یہ چاہتیں یہ شدتیں

سمیرا شریف طور

پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

یہ چاہتیں یہ شدتیں

سمیرا شریف طور

کتابی شکل: پاکستانی پوائنٹ ڈاٹ کام

پاکستانی پوائنٹ کوئی تجارتی ویب سائٹ نہیں ہے یہاں پر موجود تمام ناولز بالکل مفت ہیں۔ اس مشن کا مقصد صرف اردو ادب کی خدمت کرنا ہے تاکہ وہ لوگ جو وطن سے دور ہیں اور اردو کتب حاصل نہیں کر سکتے، وہ یہاں سے ڈائونلوڈ کر لیں۔ اگر آپ اردو لکھنا جانتے ہیں تو آپ بھی روز کا ایک صفحہ کمپوز کر کے اس مشن کا حصہ بن سکتے ہیں۔ مزید معلومات کے لئے، سُپر موڈز: زندگی، بسمہ، حسیب یا مینجمنٹ وقار سے رابطہ کریں، شکریہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تولیے سے چہرہ صاف کرتے سمعان احمد نے کمرے میں قدم رکھا تھا۔

”تم بھی بے وقت آ ٹپکے ہو... اب بھلا یہ تُک ہے کہ تمہارے ساتھ میں بھی اس حالت میں خوار ہوں۔“ سمعان کا انداز خفت لیے ہوئے تھا مگر ظفر کی جانب سے کسی بھی قسم کا رسپانس نہ ملنے پر سمعان احمد نے تولیہ ہٹا کر دیکھا تو ایک لمحے کو سمعان احمد کو اپنے حواس یکجا کرنا مشکل ہو گیا تھا۔ لمحے کے ہزارویں حصے میں اس کا دل کئی بار دھڑک اٹھا تھا۔

”یہ... یہ... یہ کیا کر رہے ہو...؟“ ایک دم حواس میں لوٹتے ہی کچھ شرمندہ سا ہوتے ہوئے کہا۔سمعان احمد نے جھنجلا کر تولیہ صوفے پر پھینک کر ظفر کی جانب پیش قدمی کی تھی جو اس کی طرف معنی خیز نظریں لیے مسکرا رہا تھا۔

”وہی جو تمہیں نظر آ رہا ہے۔“ ظفر کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی تھی۔

سمعان احمد مزید سٹپٹا اٹھا۔”مجھے پتا ہی نہیں تھا کہ سمعان احمد جیسا گھنا بھی محبت جیسا کارنامہ سرانجام دے سکتا ہے۔“

”بکومت... ادھر دو مجھے۔“ سمعان احمد نے خجالت کا تاثر مٹاتے ہوئے ظفر کے ہاتھ سے اپنی گرے کلر کی ڈائری چھیننے کی کوشش کی تھی مگر ظفر اس کی کوشش کو ناکام بناتے ہوئے اچھل کر پیچھے ہٹ گیا۔سمعان خونخوار نظروں سے گھورتا رہ گیا تھا۔

”چھپایا تھا دل میں اسے مگر عیاں ٹھہرا

سکون دل جسے سمجھے وہی دردِ نہاں ٹھہرا“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد نے سختی سے لب بھینچ لیے جب کہ وہ بڑے خاص انداز میں گنگنا رہا تھا بلکہ سمعان احمد کو چڑا رہا تھا۔

سمعان احمد کو اس لمحے پچھتاوے نے آ گھیرا جب وہ اس ڈائری کو سرہانے تلے رکھ کر بھول گیا تھا۔آج طبیعت بھی کچھ مضمحل سی ہو رہی تھی۔اوپر سے ظفر کا فون آ گیا تھا۔سمعان احمد نے سرسری سا ذکر کر دیا تھا اور اگلے گھنٹے میں وہ یہاں تھا۔

ظفر کی شگفتہ باتوں سے سمعان احمد کی طبیعت کی ساری کلفت ختم ہو چکی تھی۔دونوں کا ارادہ باہر آئوٹنگ کا تھا اس لیے سمعان احمد باتھ لینے چلا گیا تھا۔واپس لوٹا تو سامنے یہ معاملہ درپیش تھا۔

”ظفر! میں کہہ رہا ہوں شرافت کے ساتھ اسے مجھے دے دو۔“ سمعان احمد نے انتہائی ضبط سے ڈاکٹر ظفر کی آنکھوں سے چھلکتی عیاں ہوتی شرارت کو برداشت کیا تھا مگر ادھر تو سرے سے پرواہ ہی نہ تھی۔

”متاعِ زیست اب تو خاکِ راہِ دلبراں سی ہے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ جس کا نام جپتے تھے نہ جانے وہ کہاں ٹھہرا"

ڈاکٹر ظفر ڈائری کھولے مسلسل شرارت پر آمادہ تھا۔انتہائی کول مائنڈ سمعان احمد کا اس لمحے جی چاہاکہ بیڈ کی سائیڈ ٹیبل کا گلدان اٹھا کر ظفر کے سر پر دے مارے۔

"ظفر! تم نے سنا نہیں میں کیا کہہ رہا ہوں؟" اب کے سمعان احمد نے بھنا کر اس کی جانب قدم بڑھائے تھے۔اس سے پہلے کہ وہ اس تک پہنچتا' ظفر نے چھلانگ لگا کر ڈریسنگ کی دوسری طرف رکھے صوفے پر جگہ بنالی تھی۔

"وہ قصہ ہر شب غم کا' جو تھا تحریر طاقوں پر

ہے دور شمع پر نم' کہ آہوں کا دھواں ٹھہرا"

"ظفری..." سمعان احمد نے بیڈ سے کشن اٹھا کر اسے دے مارا۔

مگر ادھر تو کان پر جوں تک نہ رینگی تھی۔

"سدا بھٹکا لیے لیکن مسافت میں نہ فرق آیا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہیں تھیں منزلیں اپنی ترا پر تو جہاں ٹھہرا

تہی دان تو تھے ہی مگر یہ بھی کیا عالم ہے

نہ ٹھہرا شک ہی آنکھوں میں' نہ رخصت کا سماں ٹھہرا"

سمعان احمد اسے کینہ توز نظروں سے سردھنتے دیکھ رہا تھا۔اس سے پہلے کہ سمعان دوبارہ اس کی جانب پیش قدمی کرتا وہ اچھل کر بیڈ پر جا کھڑا ہوا تھا۔ ہاتھ اونچے کیے سمعان کی پہنچ سے دور تھا۔

"کرم جس کا بہانہ تھا جبین کا جو ٹھکانا تھا

وہ رنگ آسمان ٹھہرا' نہ سنگِ آستاں ٹھہرا"

"ظفر! تم بہت کمینے انسان ہو..." سمعان احمد کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ اسے کچا نگل لیتا۔

"وہ جب بھی بات کرتا ہے عجب مبہم سی ہوتی ہے

اب اس کی بات کیا کریں سدا کا بدگمان ٹھہرا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بہت دلکش تھا خاورؔ سراپا حسن کا جلوہ

کہ ہر اندازِ رعنائی میرا زورِ بیان ٹھہرا"

سمعان احمد نے ایک ہی جست میں اس تک پہنچتے ہی اس کے ہاتھ سے ڈائری چھین لی۔

"ارے... رے... یار... پڑھنے تو دو... تمہاری داستانِ عشق' رودادِ محبت... دردِ الفت... بلکہ تمہارا زرش نامہ۔" اس نے آنکھ میچی تھی۔سمعان احمد کا جی چاہا کہ اس کی گردن دبوچ لے۔

وہ اب نان اسٹاپ بولنا شروع ہو گیا تھا۔سمعان احمد نے ڈائری سائیڈ ٹیبل کی دراز میں رکھ کر لاک کر کے چابی اپنی پاکٹ میں ڈال کر اس کی جانب رخ کیا۔

"تمہیں شرم آنی چاہیے ظفر اس طرح کسی کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کرتے ہوئے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد کی آنکھوں میں واضح خفگی تھی بلکہ شرم دلا رہا تھا۔یوں اپنا آپ عیاں ہونے پر ہلکی سی خفت بھی تھی۔

چہرہ کچھ سرخی لیے ہوئے تھا۔ڈاکٹر ظفر اس کی بات پر ایک دم قہقہہ لگا کر ہنس دیا تھا۔سمعان کا یہ روپ اسے مزید شرارت پر اکسا رہا تھا۔

"شرم تو تمہیں آنی چاہیے۔مجھ سے یوں پردہ پوشی کرنے پر... بلکہ زرش کا نام چھپانے پر میں نے تو یوں ہی کمر سیدھی کرنے کو تکیہ اٹھایا تھا۔کیا پتا تھا اس ڈائری میں تمہاری داستانِ عشق رقم ہے۔تم نے آدھا گھنٹہ ہاتھ لینے میں لگایا ہے اور میں نے چیدہ چیدہ اسے پڑھنے میں..."وہ مسکرا کر اپنا کارنامہ بتا رہا تھا۔سمعان احمد نے اپنی خجالت مٹانے کو اس پر کشنز کی بھرمار کر دی تھا۔ وہ خود کو سینت سینت کر رکھنے والا بندہ تھا مگر اب...

"بہت غلط حرکت کی۔تم نے اگر یہ ڈائری اٹھا ہی لی تھی تو پڑھنے کی کیا ضرورت تھی...؟" اپنی خجالت پر وہ خود ہی شرمندہ ہو رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"زرش اچھی لڑکی ہے... معصوم سی، کیوٹ سی مگر..." اس کی بات کو قطعی نظرانداز کیے وہ اپنی ہانک رہا تھا۔سمعان احمد نے اسے شکایتی نظروں سے دیکھا۔

"ظفر!" وہ گھور کر رہ گیا تو وہ ہنس دیا۔

"ایسے تو اب مت دیکھو... میں زرش نہیں ہوں۔" آنکھ دبا کر وہ کہہ رہا تھا۔ نہ چاہتے ہوئے بھی سمعان احمد کے لبوں پر ایک دھیمی مسکان آ ٹھہری تھی پھر وہ خود ہی کہنے لگا۔

"میں خود بہت الجھا ہوا تھا... بلکہ میں خود تم سے یہ سب ڈسکس کرنا چاہتا تھا لیکن اس سے پہلے ہی یہ سب ہو گیا..." اپنی خفت کو ایک طرف ڈال کر سمعان احمد نے خود کو نارمل کیا۔ظفر بھی ہنس دیا پھر ایک دم وہ سنجیدہ ہو گیا تھا۔

"ایک بات کہوں...؟" سمعان احمد نے جو آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے بال سنوارنے لگا تھا۔اس کی بات پر پلٹ کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"زرش بہت کم عمر ہے... تم دونوں میں عمر کا فرق زیادہ ہے۔وہ لاابالی سی ہے اور پھر تمہاری امی، کیا وہ مان جائیں گی؟" وہ ایک مخلص دوست کی طرح مکمل طور پر سنجیدہ تھا۔سمعان احمد نے برش ڈریسنگ پر رکھ کر اس کے قریب بیڈ پر جگہ پکڑی۔

"ظفر! میں خود بہت پریشان ہوں... امی کسی بھی طرح چچا جان وغیرہ کی فیملی کا نام تک سننے کو تیار نہیں۔برسوں کی چھوٹی موٹی چپقلش کو انہوں نے اپنی انا کا مسئلہ بنایا ہوا ہے۔اب تو وہ زرش کو اپنے گھر تک میں برداشت کرنے کی روادار نہیں ہیں..." سمعان احمد کو ایک مخلص وپرخلوص دوست کی ضرورت تھی۔اس کے دل کی حالت سے تو وہ کب کا باخبر تھا مگر زرش سے متعلق قطعی طور پر بے خبر تھا اور اب جب کہ اسے حقیقت سے آگاہی ملی تھی تو سمعان احمد نے اس کے سامنے اپنے دل کا درد کھول کر رکھ دیا تھا پھر اب چھپانے کا فائدہ بھی نہیں تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”واقعی... زرش کیا ساری صورت حال سے باخبر ہے؟“ پرسوچ انداز میں اس نے سمعان احمد کا چہرہ دیکھا جہاں عجب موسم رقم تھا۔

خوشی بھی... اور دل سوزی بھی۔

”نہیں۔“ اپنے بالوں کو سمیٹتے سمعان احمد نے ایک گہری سانس خارج کی تھی۔

”اور میں چاہتا بھی نہیں ہوں کہ اسے کچھ علم ہو... اس وقت تک تو بالکل نہیں جب تک امی راضی نہ ہو جائیں اور اگر امی کو علم ہو گیا کہ زرش کے متعلق میرے محسوسات اس نوعیت کے ہیں تو وہ زمین وآسمان ایک کر دیں گی... کبھی نہیں مانیں گی... کبھی بھی نہیں... میں چاہتا ہوں کہ یہ سب کچھ اس طرح ہو کہ امی خود اپنی دلی آمادگی ورغبت سے نئے تعلقات کی ابتدا کریں۔“ سمعان نے گزشتہ چند دنوں کی اندرونی پریشانی ایک دم ظفر کے سامنے لا رکھی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ہوں... جس طرح کے تم لوگوں کے خاندانی حالات میں رنجشیں ہیں اس میں تو آنٹی کو اپنی پرانی تمام رنجشیں مٹا کر خود پیش رفت کرنا ہو گی۔“ وہ بھی نہایت سنجیدگی کے ساتھ تبصرہ کر رہا تھا۔سمعان احمد نے بغور دیکھا۔اس کے چہرے پر سے چند لمحے والی شرارت کا عکس ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملا تھا۔سمعان کے ہونٹوں پر ایک دھیمی مسکان سرایت کرتی گئی۔

”چھوڑو یار اس ٹاپک کو... جتنا بھی اسے سوچیں گے ذہنی انتشار کے سوا کچھ بھی حاصل نہیں ہوگا۔فی الحال تو تم مجھے آئوٹنگ کے لیے لے کر جانے والے تھے۔“ سمعان احمد نے فوراً موضوع بدلا

تھا۔وہ خود بھی اس ٹاپک پر مزید گفتگو کرنے کے موڈ میں نہیں تھا۔ظفر نے اسے دیکھا اس کے چہرے پر ایک دم شرارت کا عکس لہرایا تھا۔

”عشق نے نکما کر دیا ظفر

ورنہ سمعان احمد بھی آدمی تھا بڑے کام کا“

سمعان احمد نے ایک دم قہقہہ لگایا۔ظفر نے اچھا خاصا شعر برباد کر دیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ویسے یار تمہیں زرش کا نام چھپانے پر میں قطعی معاف نہیں کروں گا۔" سمعان احمد نے بمشکل اپنی مسکراہٹ کو روکا۔

"مثلاً کیا کرو گے؟" سمعان احمد مکمل طور پر تھوڑی دیر والی کیفیت سے باہر آنا چاہتا تھا۔

"مثلاً یہ کروں گا کہ یہ سارے کشنز تمہیں دے ماروں گا اور اس کے بعد اچھی سی چائے پیؤں گا اور بعد میں تمہیں لے کر آئوٹنگ پر جائوں گا اور تم نے چائے کا جو آرڈر دیا تھا وہ کہاں ہے...؟"

ڈاکٹر ظفر نے واقعی بیڈ پر بکھرے سارے کشنز ایک ایک کر کے سمعان احمد پر اچھالنے شروع کر دیے تھے۔

"ارے... رے... رے... یہ کیا کر رہے ہو تم... انسان بنو... ڈاکٹر ہو مگر حرکتیں دیکھو اپنی..." سمعان احمد ادھر ادھر ہو کر اپنا بچائو کر رہا تھا مگر ظفر باز نہ آیا تو اس نے بجائے ادھرادھر بھاگنے کے زمین پر بکھرے کشنز اٹھا کر اسے مارنے شروع کر دیے تھے۔ایک دم ہی کمرے میں کشنز بکھر گئے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چائے کا میں نے صغریٰ کو پیغام دے دیا تھا۔فرح نے تیار کروا لی ہو گی... تم بیٹھو میں دیکھتا ہوں۔" سارے کشنز ظفر پر اچھال کر سمعان احمد دروازے کی طرف بڑھا۔اس سے پہلے کہ وہ دروازہ کھولتا' آنے والا چائے کی ٹرالی لوازمات سے سجائے دروازہ دھکیل کر کمرے میں داخل ہو گیا تھا۔سمعان احمد جہاں تھا وہیں کھڑا رہ گیا۔

سمعان احمد اسے آج پورے چار دن بعد دیکھ رہا تھا۔

چار دن پہلے جب وہ ان کے ہاں سے گئی تھی تو کس قدر اداس، مضمحل اور دلگرفتہ تھی اور اب... چہرہ بالکل بے ریا تھا۔چار دن پہلے امی اور زرش کے درمیان ہونے والی تلخ کلامی کا شائبہ تک نہ تھا۔شگفتہ تروتازہ چاندنی کی طرح روشن چہرہ لیے اپنی شہد رنگ آنکھوں کے دمکتے ہیرے لیے اس کے سامنے تھی۔

چار دن سے وہ امی اور اس کے درمیان ہونے والی تلخ کلامی کو سوچ سوچ کر سخت پشیمان ہو رہا تھا اور وہ تھی کہ...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"السلام علیکم..." زرش سعود احمد نے اسے ایک دم تصورات کی دنیا سے باہر لا پٹخا تھا۔سمعان احمد ایک دم جھینپ کر سیدھا ہوا۔سر کے اشارے سے اس کے سلام کا جواب دے کر رخ موڑا تو ظفر کو شریر نظروں سے اپنی جانب دیکھتا پا کر خجل ہو گیا۔

"ارے زرش آئی ہیں۔کیسی ہیں زرش آپ...؟" سمعان احمد کو شرارتی نظروں سے تاڑتے وہ زرش کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو گیا تھا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں... آپ کیسے ہیں...؟" وہ چائے کے لوازمات سے سجی ٹرالی اندر لا چکی تھی۔آرام سے ٹرالی سیٹ کر کے وہ چائے کے لوازمات ٹیبل پر سجانے لگی تھی۔

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں... البتہ..." ظفر نے کن انکھیوں سے جھینپتے ہوئے سمعان احمد کو دیکھا۔سمعان احمد اس کے "البتہ" پر سٹپٹا اٹھا۔نجانے اب کیا کہہ دے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ظفر..." اس نے تنبیہی پکارا تھا۔وہ کھل کر ہنس دیا۔زرش نے ناسمجھی میں دونوں کو دیکھا اور پھر کمرے کی حالت کو... جہاں جابجا کشنز بکھرے ہوئے تھے۔بستر پر' قالین پر' صوفوں پر... ورنہ سمعان احمد کا کمرہ تو بہت نفاست سے ٹپ ٹاپ ہوتا تھا مگر... ارد گرد دیکھتے ہوئے اس کی نظر سمعان احمد پر آ ٹکی تو اسے یاد آیا کہ وہ آج یہاں کیوں آئی ہے؟

"سمعان بھائی! آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟" انتہائی سادہ انداز میں وہ پوچھ رہی تھی۔سمعان احمد صوفے پر بیٹھتے ہوئے ٹھٹکا تو ظفر کھنکارا۔

"کیوں میری طبیعت کو کیا ہوا ہے؟-" زرش کے استفسار پر ظفر کھانسنے لگا۔اسے نظرانداز کر کے سمعان احمد نے سنجیدگی سے اسے دیکھا۔

"وہ صبح کالج میں فرحی ذکر کر رہی تھی کہ رات آپ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔میں نے گھر جا کر مما کو بتایا تو انہوں نے سختی سے تاکید کی کہ میں پوچھ آئوں۔آدھا گھنٹہ ہو گیا ہے مجھے آئے ہوئے۔فرح چائے بنا رہی تھی۔ابھی ایک دوست کی کال آ گئی تھی۔مجھے چائے دے کر اس نے کمرے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں بھیج دیا تھا۔" سادگی سے مگوں میں چائے انڈیلتے ہوئے اس نے بتایا تھا۔ سمعان احمد کی نظریں اس کے سراپے میں الجھنے لگیں۔ظفر کی موجودگی کا خیال کر کے سمعان احمد نے اپنی نظروں کا زاویہ بدل دیا۔

"کچھ بھی نہیں ہوا تھا۔رات بس سر میں ہلکا سا درد تھا۔اسی وجہ سے فرحی پریشان ہو گئی۔بلاوجہ تم لوگوں کو بھی پریشان کیا۔پاگل ہے وہ پوری..." سمعان احمد نے ہنس کر ٹالا تھا۔

"پاگل نہیں ہے۔وہ بتا رہی تھی آپ آج کل کچھ پریشان رہنے لگے ہیں اور تو اور چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑنے بھی لگے ہیں۔کسی چیز کی ٹینشن لے رہے ہیں۔مما بھی یہی کہہ رہی تھیں اور علی بھی جب کہ میں خود بھی یہی محسوس کر رہی ہوں۔آپ بدلنے لگے ہیں... کچھ بات ہے ضرور جو ہمیں نہیں بتائیں گے۔" چائے کا مگ ظفر کو دے کر اس کی جانب بھی مگ بڑھائے بہت اپنائیت اور محبت وخلوص سے وہ پوچھ رہی تھی۔سمعان احمد نے حیرت سے اسے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ اپنے اندر کی جنگ تو خود لڑ رہا تھا اور پھر ان لوگوں کی کیسے خبر ہو گئی کہ...؟

"دھوکا ہے تم لوگوں کا... مجھے کوئی ٹینشن نہیں۔" شہد جیسی ہیروں کی طرح دمکتی صاف وشفاف آنکھوں سے خلوص واپنائیت سے نظر چرا کر اس نے کہا تھا۔

'ایسے کیسے ہو سکتا ہے...؟ ہمیں کوئی وہم نہیں ہوا۔اتنے سارے لوگوں کا مشاہدہ غلط نہیں ہو سکتا... اب آپ پہلے والے سمعان بھائی نہیں رہے... بہت تبدیل ہو گئے ہیں آپ..." وہ سمعان احمد کے چہرے پر اپنی آنکھیں گاڑھے بالکل سنجیدہ تھا۔سمعان ہنس دیا پھر ظفر کا خیال کر کے لب بھینچ لیے۔

"ظفر بھائی! آپ ہی ان سے پوچھیں ایسی کیا بات ہے جو یہ ہمیں نہیں بتا سکتے؟ کم ازکم علی اور فرح کی پریشانی کا ہی خیال کر لیں۔" اب کے اس نے بالکل خاموش مگر زیرلب مسکراتے ظفر کو بھی گھسیٹا تھا۔ظفر ایک دم سٹپٹایا تھا پھر سمعان کو معنی خیز نظروں سے تاڑتے ہوئے ہنس دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بے فکر ہو جائیں زرش سعود احمد... سمعان احمد کو جو مرض لاحق ہے وہ لاعلاج ہے۔ہاں اگر آپ تعاون کریں تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔"

وہ آخر میں شرارت سے ہنس دیا تھا۔زرش کے خاک پلے نہ پڑا۔

"کیا مطب...؟" وہ الجھی تھی۔

"مذاق کر رہا ہے یہ تم جائو۔" اس سے پہلے کہ ظفر مزید گل افشانی کرتا سمعان نے فوراً زرش کا دھیان بٹایا تھا۔وہ یہی سمجھی کہ سمعان احمد اسے ٹال رہا تھا۔

"چلی تو میں جائوں گی مگر ایک بات میری سن لیں۔آپ کی اس تبدیلی سے متعلق میں مزید جان کر رہوں گی۔میں فرح نہیں ہوں جو آپ کی باتوں سے بہل جائوں۔بات ہے ضرور... میں پتا کروا لوں گی۔" وہ اسے اپنے ارادوں سے خبردار کرتی کمرے سے چلی گئی تھی۔سمعان نے اس کے جاتے ہی ظفر کو گھورا۔

"تمہاری زبان بند نہیں رہ سکتی تھی۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں نے کیا کیا ہے؟" ایک ہی گھونٹ میں چائے ختم کرتے اس نے معصومیت سے پوچھا تھا۔سمعان بے چارگی سے اسے دیکھتے اس لمحے کو پچھتایا جب ڈائری ڈاکٹر ظفر کے ہاتھ لگی تھی۔پہلے تو وہ اس کے عشق کے فرضی قیافے لگا رہا تھا مگر اب تو اس کے پاس "زرش" کا پورا حوالہ موجود تھا۔

☆...☆...☆

داخلی دروازہ دھکیل کر وہ جیسے ہی اندر داخل ہوا تھا' سیدھی نظر گہرے پرپل دوپٹے کے ہالے سے اپنی چھب دکھاتے چہرے پر ٹک گئی تھی۔وہ بلاشبہ حسین تھی مگر اس وقت وہ اس لباس میں حسین ترین لگ رہی تھی۔

"اوہ... یہاں تقریب شروع ہو چکی ہے۔" اس نے کلائی پر بندھی گھڑی دیکھی تھی۔ائیرپورٹ سے یہاں تک پہنچنے میں اسے پورا ایک گھنٹہ صرف ہوا تھا۔یقینا اب تک نواز اس کی آمد سے مایوس ہو کر اسے لعنت ملامت کا فریضہ انجام دے رہا ہو گا۔سب ہی جانے پہچانے چہرے تھے۔تینوں چچیاں تھیں' چچا جان تھے ان کی آل اولاد تھی۔اچھا خاصا ہجوم تھا۔ہر کوئی محوِ گفتگو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھا۔گھریلو سطح پر منعقد ہونے والی سادہ سی تقریب مگر پھر بھی رشتہ دار احباب (قریبی) دکھائی دے رہے تھے۔

ابھی تک کسی نے بھی شارق زمان کی آمد پر دھیان نہیں دیا تھا۔شارق نے یوں ہی کھڑے کھڑے نواز فاروق کو ڈھونڈنا چاہا۔ارد گرد کا جائزہ لیتے' تلاش کرتے اس کی نظر بائیں جانب رکھے صوفے پر ٹک گئی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ پیش قدمی کرتا پیچھے سے کسی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔شارق زمان نے فوراً رخ بدلا۔

"شکر ہے تم بھی پہنچے ہو... دو دفعہ تائی جان کا فون آ چکا ہے۔ہر دفعہ تمہارے پہنچنے سے متعلق پوچھ رہی تھیں۔نواز بھی انتظار کر کر کے ابھی پانچ منٹ پہلے ہی یہاں پہنچا ہے۔کم ازکم کسی تقریب پر ہی دستیاب ہو جایا کرو۔" نبیل اسے دیکھتے ہی نان اسٹاپ بولنا شروع ہو گیا تھا۔شارق دھیمے سے مسکرادیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ایم سوری۔سیدھا ائیرپورٹ سے یہاں پہنچا ہوں۔کیا کروں کام ہی ایسا تھا ورنہ میں کبھی نہ جاتا۔"

نبیل کے اس محبت بھرے شکوے پر وہ فوراً شرمندہ ہو گیا تھا' نبیل مسکرا دیا۔

"چلیں آئیں... اندر چلتے ہیں۔" وہ ابھی تک دروازے کی دہلیز پر ہی کھڑا تھا۔ نبیل کے کہنے پر اس نے فوراً دہلیز چھوڑ دی اور قدم اندر کی جانب بڑھا دیے تھے۔سب سے سلام دعا کر کے وہ نواز کی طرف بڑھا اور ہاتھ ملانا چاہا تو اس نے دوسری طرف منہ پھیر لیا۔چہرے پر خفگی وناراضگی کا تاثر بھرپور تھا۔

"مجھ سے ملنے یا بات کرنے کی ضرورت نہیں۔کل سے میں تمہارے نمبر پر ٹرائی کر رہا ہوں اور تم ہو کہ اس وقت جب سب کچھ ہو چکا ہے۔اپنا چہرہ دکھا رہے ہو۔" نواز کے لہجے میں بے پناہ خفگی تھی۔اس نے شارق کا مصافحہ کے لیے بڑھا ہوا ہاتھ بھی جھٹک دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ایم سوری یار! رئیلی سوری۔میرے اتنے اچھے دوست کی منگنی ہو اور میں نہ آئوں ہو ہی نہیں سکتا۔ایئرپورٹ پر دیر ہو گئی تھی اور پھر یہاں تک آتے آتے ٹریفک نے بھی تمہیں شکوہ کرنے کا حق دے دیا۔آئی پرامس تمہاری شادی پر جلدی آئوں گا۔“ معذرت کرتے کرتے وہ غیر سنجیدہ ہو گیا تھا۔نواز نے اسے گھورنا چاہا مگر اس کو مسکراتے دیکھ کر وہ بھی ہنس دیا۔شارق نے شکرادا کرتے ہوئے اس کو گلے سے لگا لیا۔

”تم بیٹھو میں ذرا تمہاری منگیتر صاحبہ کا بھی قرض اتاردوں... پھر تمہارے پاس بیٹھتا ہوں۔“ شارق زمان، نواز سے علیحدہ ہوتے ہوئے اس جانب بڑھ گیا تھا جدھر صوفے پر نویرہ سجی سنوری بیٹھی ہوئی تھی۔چھوٹی چچی جان اس کے بائیں جانب تھیں جب کہ خالدہ چچی دائیں طرف۔

”السلام علیکم...“ دونوں خواتین نے اس کی جانب نگاہ اٹھائی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”وعلیکم السلام... بڑی دیر کر دی آنے میں... بڑی آپا کے کئی فون آ چکے ہیں۔ بار بار تمہارا پوچھ رہی تھیں۔“ چھوٹی چچی نے شارق کے سر پر پیار کرتے کہا تو وہ خفیف سا ہنس دیا۔

”میں نے راستے میں امی جان کو فون کر دیا تھا۔“ خالدہ چچی سے بھی پیار لیتے اس نے کہا تو نویرہ نے ہلکا سا سر اٹھا کر شارق زمان کو دیکھا تھا۔

کوٹ سوٹ میں ملبوس اپنے دراز قد سمیت انتہائی وجیہہ لگ رہا تھا۔نویرہ کو اپنے اس کزن میں ایک عجیب سی خلش چھپی محسوس ہوتی تھی۔اس وقت بھی وہ بظاہر مسکرا رہا تھا مگر اس کی مسکراہٹ بھی عجب بناوٹی سی تھی یا شاید کچھ کمی تھی۔

”کیسی ہو نویرہ تم؟‘ اسے اپنی جانب متوجہ دیکھ کر شارق نے پوچھا تو نویرہ نے ایک دم سٹپٹا کر چہرہ جھکا لیا۔بہت کم شارق زمان اسے براہِ راست مخاطب کرتا تھا۔عجب سی جھجک تھی۔نہ صرف ان کے درمیان تھی بلکہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خاندان کا ہر فرد شارق زمان کے معاملے میں بہت حساس ہو جاتا تھا۔اسے مخاطب کرتے ہوئے سو بار سوچتا تھا۔بے تکلفی میں بھی تکلف پنہاں رہتا۔

"جی ٹھیک ہوں۔" نویرہ نے جھکے سر سے ہی جواب دیا تھا۔

شارق زمان نے بغور دیکھا۔

گہرے پرپل دوپٹے کے ہالے میں اس کا خوب صورت چہرہ مزید گل رنگ ہوا جا رہا تھا۔چند پل کے لیے تو شارق زمان کی نظریں اس چہرے سے ہٹنا بھول گئی تھیں۔جیسے کہہ رہی ہوں "ہمیں یہاں سے ہٹنا گوارا نہیں۔"

"بیٹھو بیٹا... میں ذرا مہمانوں کو دیکھ لوں۔" وہ خالدہ چچی کی آواز پر ایک دم چونک اٹھا تھا۔عجب سی لہر اندر تک اتری تھی۔خالدہ چچی اسے کہہ کر آگے بڑھ گئیں چھوٹی چچی تو پہلے ہی اٹھ چکی تھیں۔شارق زمان نے ایک نظر پھر دیکھا۔

جھکا ہوا سر اس کے اندر اک عجیب سی لہر سرایت کرتا چلا گیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اچھی لگ رہی ہو..." اپنے احساسات سے گھبرا کر شارق نے ایک دم خود کو ٹوکتے ہوئے کہا تھا۔نویرہ کا گلنار چہرہ مزید دو آتشہ ہو گیا۔وہ الجھ کر رہ گیا پھر بغور جائزہ لیا۔شارق زمان کے لیے یہ بڑا دلچسپ لمحہ تھا پھر ہنس دیا۔

"یہ تمہارا گفٹ ہے... پتا نہیں تمہیں پسند آتا ہے کہ نہیں۔امی جان کی ہدایت پر یہ خرید لیا تھا۔" اپنی پاکٹ سے ایک چھوٹا سا مخملیں کیس نکال کر اس کی طرف بڑھاتے اس نے کہا تو نویرہ نے حیرت سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

"جی... ای..."

شارق زمان کے چہرے پر عجب سا تاثر تھا وہ صرف ایک لحظہ دیکھ پائی۔

"کیا گفٹ ہے بھلا... ذرا ہم بھی دیکھیں...؟" شارق زمان ہاتھ پھیلائے کھڑا تھا تب ہی پیچھے سے نبیلہ بھابی نے آ کر پوچھا تھا۔شارق نے وہی ہاتھ ان کی طرف بڑھا دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"دیکھ لیں۔" شارق کا انداز جان چھڑانے والا تھا۔بھابی ہنس دیں۔انہوں نے گفٹ لے کر فوراً کیس کھولا تھا۔خوب صورت نگوں سے مزین گولڈ کا بریسلٹ اپنی تمام تر خوب صورتی کے ساتھ سامنے تھا۔

"ارے اتنا خوب صورت..." بھابی ایک دم فدا ہو گئی تھیں۔دیگر کزنز لڑکیاں ان کے گرد جمع ہونے لگیں۔

"ارے نویرہ مجھے یقین نہیں آ رہا... یہ شارق لایا ہے۔" بھابی کو بے لاگ تبصرہ کرنے کی عادت تھی۔بغیر کسی کی پروا کیے انہوں نے فوراً کہا تھا۔نویرہ جہاں خائف ہوئی تھی' شارق بھی سٹپٹا کر پیچھے ہٹا تھا۔

"امی جان کی ہدایت تھی پھر جدہ سے رفعت باجی بھی کہہ رہی تھیں ان ہی کے مشورے پر خریدا تھا... پسند آئے تو ٹھیک ورنہ معذرت..." ایک دم اپنے لیے دیے انداز میں کہہ کر وہ وہاں سے نکل آیا تھا۔اس سے پہلے وہ واپس نواز کی جانب قدم بڑھاتا۔ایک دم نظر ایک جانب کھڑکی کے پاس بے حس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وحرکت کھڑے رضا حمید کی جانب اٹھی تھی۔وہ نویرہ کی جانب ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا۔

شارق زمان نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنی بھابیوں رمشائ' اور دیگر لڑکیوں میں گھری نویرہ کو دیکھا۔ایک دم شارق ٹھٹکا تھا پھر پلٹ کر رضا کی طرف نظر کی۔

وہ اب بھی اسی طرح کھڑا تھا اپنے ارد گرد سے بے خبر... شارق نواز کی جانب بڑھنے کی بجائے اس کی طرف آ گیا تھا۔

"رضا! خیریت... کیا ہوا ہے...؟" اس کے سر پر پہنچ کر اس نے پوچھا تھا۔وہ اس کی آواز سن کر یوں ٹھٹکا جیسے اچانک اس منظر میں داخل ہوا ہو۔

"کیا ہوا یار؟" وہ خالی خالی نظروں سے شارق کو دیکھ رہا تھا۔شارق نے آج سے پہلے اسے کبھی اس حالت میں نہیں دیکھا تھا۔کچھ حیران ہوتے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو وہ جیسے حواسوں میں آ گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہ... نہ... نہیں... تو کچھ بھی نہیں ہوا مجھے... میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔" ایک دم اپنے چہرے پر دونوں ہاتھ ملتے جیسے پچھلے تاثر کو زائل کرتے اس نے کہا تھا۔شارق کچھ الجھا پھر اس کی سرخ

انگارہ آنکھوں میں جھانکا۔وہ نظریں پھیر گیا۔

"کچھ نہیں ہوا بھائی بس ہلکا سا بخار ہے۔" اپنے ہونٹوں کو کاٹتے اس نے سر جھکا کر کہا تھا۔

"اچھا... تب ہی میں کہوں تمہاری کزن کم دوست زیادہ کی منگنی ہو رہی ہے اور تم مجنوں کی طرح ہوش وحواس گم کیے... دنیا ومافیہا کو بھلائے یوں رہ ہی نہیں سکتے۔" شارق نے ہنس کر کہا تو وہ اپنے ہونٹ مزید کچلنے لگا پھر شارق نے اس کی کلائی تھامی تو واقعی پریشان ہوا تھا۔وہ بخار سے پھنک رہا تھا۔

"واقعی یار! تمہیں تو بہت تیز بخار ہے۔تم یہاں کھڑے ہو اپنے بستر پر آرام کرنا چاہیے تھا تمہیں۔اس طرح تو طبیعت بگڑ بھی سکتی ہے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

انتہائی تشویش سے وہ کہہ رہا تھا۔رضا کے چہرے پر ایک تھکی مسکراہٹ ابھر آئی۔

"بس میں گھر ہی جانے والا تھا۔" اس نے تیزی سے اپنی کلائی چھڑائی۔

"ہاں تم کو بستر پر لیٹ کر آرام کرنا چاہیے۔" اس کے کندھے پر تھپکی دیتے شارق نے کہا تو وہ ایک دم تیز تیز قدم اٹھاتا دروازہ پار کر گیا تھا۔شارق نواز کے پاس وہ تنہا بیٹھا ہوا تھا۔

"یہ سب اتنی جلدی ہو گیا... میں نے تو ہفتہ پہلے صرف رشتہ طے ہونے کی خبر سنی تھی۔اب ایک دم یوں منگنی... آخر بات کیا ہے... خیریت ہے نا؟" شارق نے پوچھا تھا۔وہ ہنس دیا۔

"خیریت ویریت ہی نہیں سب کچھ ٹھیک ہے۔بس امی اور بہنیں یہ سب کچھ جلدی کرنا چاہتی تھیں۔" اس نے آرام سے بتایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور تمہاری اس کزن... کیا نام ہے اس کا...؟" شارق نے ذہن پر زور دیا تھا۔"ہاں... یاد آیا رومیسہ... اس کا کیا بنا پھر...؟ بڑے نیک جذبات رکھتی تھیں وہ تمہارے لیے۔" شارق زمان نے ازراہِ مذاق پوچھا تھا... بلکہ چھیڑا تھا۔

"امی نے میرے سامنے رومیسہ اور نویرہ دونوں کے نام رکھے تھے۔بظاہر دونوں ہی سلجھی ہوئی باادب لڑکیاں ہیں لیکن میں نے امی کے سامنے نویرہ کا نام منتخب کیا تھا۔میں اپنی چار بہنوں کا اکلوتا بھائی ہوں۔ایسے میں امی جیسی لڑکی کی ڈیمانڈ کرتی تھیں وہ ساری خوبیاں نویرہ میں تو تھیں مگر رومیسہ نے ایک آزاد خیال اور ہم سے مختلف ماحول میں پرورش پائی ہے۔وہ شاید ہمارے خاندانی طورطریقوں کے مطابق خود کو نہ ڈھال پائے جب کہ مجھے صرف اور صرف اس خاندان' اپنے گھر کی فلاح وبہبود چاہیے تھی۔اسی لیے میں نے نویرہ کا نام لے لیا تھا۔امی کو اپنی بھتیجی کے ریجکٹ ہونے پر دکھ تو ہوا تھا مگر جب میں نے اپنے خیالات سے انہیں آگاہ کیا تو وہ دل سے راضی ہو گئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھیں۔اس طرح یہ منگنی طے پا گئی۔" آرام سے اس نے چند الفاظ میں سب کچھ سنایا۔

"تم خوش ہو؟" شارق زمان نے اسے کھوجتی نظروں سے دیکھا تو وہ کھل کر مسکرایا۔

"نویرہ کسی بھی شخص کا آئیڈیل ہو سکتی ہے۔پڑھی لکھی' باحیا' باکردار' سلجھی ہوئی اور تہذیب یافتہ ہر خوبی تو اس میں موجود ہے پھر میرے رنجیدہ ہونے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔" وہ مسکرا کر کہہ رہا تھا۔

" بڑی چیز ہو تم۔" شارق نے بھی مسکرا کر ایک مکا جڑ دیا تھا۔

☆...☆...☆

"قیصرہ بیگم کی طبیعت خراب تھی۔شائستہ بیگم ان کی عیادت کو آئی ہوئی تھیں۔یوں تو قیصرہ طاہرہ بیگم کی بڑی بہن تھیں مگر رشتے میں قیصرہ ان کی چچازاد بہن بھی لگتی تھیں۔طاہرہ سے لاکھ شکوے شکایتیں ہوتیں مگر رشتے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

داری ایسی تھی کہ ہر ایک سے ملنا ملانا رہتا تھا۔

”تم ٹھہرو میں تھوڑی دیر میں آجائوں گی۔“ شوفر کو ہدایت دے کر وہ گیٹ کھول کر اندر بڑھ آئی تھیں۔راہداری میں انہیں کوئی شخص دکھائی نہیں دیا تھا۔وہ سیدھی اندرونی دروازے کی طرف بڑھی تھیں۔

اس سے پہلے کہ وہ داخلی دروازہ کھول کر قدم اندر رکھتیں آنے والی آوازوں نے ان کے قدم جکڑ لیے تھے۔

”کیا کروں آپا... مجبوری سی مجبوری ہے۔وہ لڑکی تو میرے سینے پر مونگ دلنے کو کافی ہے۔اوپر سے سمعان کے باپ کی ضد‘ وہ ہیرے جیسا بیٹا ہے میرا اسے اس چڑیل کے لیے کیسے ضائع کر دوں۔سعید احمد کو تو بھتیجی کی محبت کی تپ چڑھی ہوئی ہے۔روز میرا ضبط آزما رہا ہے وہ شخص... میرا بس نہیں چل رہا کہ کچھ کر بیٹھوں۔“ طاہرہ بیگم انتہائی نفرت سے کہتی رو بھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

رہی تھیں۔شائستہ بیگم الجھ کر رہ گئیں۔گفتگو کس کے متعلق تھی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھیں۔

”تو تم اس کم بخت کو گھر میں گھسنے ہی کیوں دیتی ہو... میں تو سچ کہوں گی یہ تمہاری ڈھیل ہے ورنہ کس کی مجال ہے جو تمہاری مرضی کے بغیر تمہارے گھر میں قدم بھی رکھ لے... اور وہ بھی چھٹانک بھر کی زرش۔“

قیصرہ بیگم کے لہجے میں انتہائی حقارت تھی۔شائستہ بیگم کے دل پر ایک چوٹ سی لگی تھی۔ایک دم یوں لگا کسی نے دل مٹھی میں لے کر بھینچ لیا ہو۔

”اوہ تو موضوع گفتگو یہ ہے۔“ وہ دکھ سے کٹ کر رہ گئیں۔

”میرے نصیب برے ہیں... مجھے تو زندگی گزارنے کا سلیقہ ہی نہیں آیا۔ماں باپ کے گھر میں بھی اور پھر سسرال میں بھی... اوپر سے سعید احمد جیسے شخص کے ساتھ نے زندگی سے بھی بیزار کر دیا ہے۔باپ تو باپ اولاد تک مجھے کچھ نہیں سمجھتی۔پتا نہیں شائستہ کے ہاتھ میں ایسا کون سا جادو ہے۔میری ساری اولاد ”چچی جان‘ چچی جان“ کے گن گاتی پھرتی ہے۔فرح تو پھر میری

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نظر سے ڈر کر کچھ اثر کر لیتی ہے۔علی تو بالکل ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔منہ پھٹ اتنا کہ خدا کی پناہ... سمعان کی ہر بات ہی نرالی ہے... جب بھی کوئی بات کہوں گی چپ چاپ سر جھکا کر سنتا رہے گا۔نہ کوئی ہاں اور نہ کوئی ناں۔

کرنا وہی ہے جو چچا، چچی یا باپ نے کہنا ہے۔" وہ اب زوروشور سے رو رہی تھیں بلکہ دل کے پھپھولے پھوٹ رہی تھیں۔

شائستہ بیگم کے دل میں ایک اشتعال کی گہری لہر اٹھی تھی مگر وہ بڑے ضبط کے ساتھ اپنے غصے کو پی گئیں۔

"ہیں اب بھی کہتی ہوں ابھی بہت وقت نہیں گزرا۔سعید احمد کو اعتماد میں لو۔اسے اپنی طرف راغب کرو۔اولاد بھی تمہارا کہنا مانے گی ویسے سمعان احمد تو بڑا سعادت مند بچہ ہے۔جو کہو گی کبھی انکار نہیں کرے گا۔ماں والا رعب رکھو۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

قیصرہ بیگم طاہرہ کو سمجھا رہی تھیں۔شائستہ بیگم کا دل قیصرہ کی جانب سے ایک دم بھر آیا۔

"یہی تو دکھ ہے آپا۔وہ زبان سے کچھ نہیں کہتا مگر اس کی ایک نظر ہی ایسی ہوتی ہے کہ مجھے اسے کچھ کہنے کی اپنے فیصلے سے آگاہ کرنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔وہ تو پورے کا پورا باپ کے کنٹرول میں ہے۔اوپر سے اب تو دل کو یہ جو نیا خدشہ لاحق ہو گیا ہے۔میری تو راتوں کی نیندیں ہی اڑ گئی ہیں۔"

سوں سوں کرتی وہ بتا رہی تھیں۔شائستہ بیگم نے ہونٹ کچلے۔اندر جو گفتگو ہو رہی تھی وہ اس قابل تو نہیں تھی کہ اب وہ اندر جائیں مگر واپس جانے کی بھی ہمت نہیں تھی۔وہ شش وپنج میں گرفتار ہو گئیں کہ کیا کریں۔

"تم نے سعید احمد سے میری فوزیہ کی بات کی۔سمعان احمد کے سلسلے میں؟"

وہ اندر قدم بڑھانے کو ہی تھیں کہ قیصرہ کی بات سن کر پھر اپنی جگہ پر ہی جم گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کہاں آپا! موقع ہی نہ مل سکا۔سعید احمد نے تو دوٹوک کہہ دیا کہ زرش کے علاوہ سمعان احمد کی زندگی میں کوئی لڑکی نہیں آ سکتی۔سو جتن کر کے عثمان سے ہادیہ کا پیچھا چھڑایا تھا۔وہ تو شکر ہوا کہ عثمان نے خود ہی زوباریہ کا نام لے کر اپنے باپ کی زبان بند کر دی تھی پھر وقار اور ہادیہ کی شادی ہوتے ہی میں نے سکھ کا سانس لیا تھا۔پیچھے رہ گئی نوشین۔اس کے طرف سے مجھے فکر تھی مگر اس کا عفان سے رشتہ طے ہوتے ہی یہ فکر بھی ختم ہو گئی مگر پتا نہیں تھا کہ سعید احمد تیسری کا نام لے کر مجھے خاموش کر دیں گے۔اوپر سے سمعان احمد، میرا تو سوچ سوچ کر دماغ پھٹنے لگا ہے۔لاکھ میں نے سعید احمد کو سمجھایا کہ وہ کم عمر ہے ناسمجھ ہے۔سمعان سے مختلف ہے مگر اس اللہ کے بندے کی بھی ایک ہی رٹ ہے۔زرش نہیں تو کوئی بھی نہیں۔ میں نے اپنی ماں کو زبان دی تھی کہ اپنے بھائی کی بیٹیوں سے کسی ایک کو سمعان کی دلہن ضرور بنائوں گا۔لو بھلا ماں تو مر گئی اور یہ شائستہ کی لڑکی میری جان کا آزار بن گئی ہے۔سچ کہتے ہیں جیسی ماں ویسی بیٹی۔ماں سعود احمد کو ہی لے اڑی اور بیٹی میرے بیٹے کی عقل گم کر رہی ہے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شائستہ بیگم کے لیے اب مزید سننا دوبھر ہو گیا تھا۔پہلے تو جی چاہا کہ خاموشی سے واپس پلٹ جائیں مگر پھر کچھ سوچ کر دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہو گئیں۔

"السلام علیکم..." دروازے کی آواز سن کر دونوں پلٹی تھیں مگر اپنے سامنے شائستہ کو دیکھ کر دنگ رہ گئیں۔شائستہ کا چہرہ سپاٹ تھا۔صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ سب کچھ سن چکی ہیں۔دونوں کے یوں رنگے ہاتھوں پکڑے جانے پر رنگ ہی اڑ گئے تھے۔

"وعلیکم لسلام! ارے شائستہ آئی ہے۔آئو بھئی... بسم اللہ... بسم اللہ۔" قیصرہ بیگم فوراً سنبھلی تھیں۔شائستہ بیگم کا جی چاہا کہ ان جیسی عیار عورت کا منہ نوچ لیں مگر ایسی جذباتیت ان کی فطرت میں نہ تھی۔ہونٹ بھینچ کر انہوں نے طاہرہ کو دیکھا جو غیظ بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔

"آئی تو میں آپ کی طبیعت معلوم کرنے تھی مگر یہاں آ کر جو کچھ سنا ہے۔ دل تو چاہ رہا ہے کہ اپنی بیٹی کے متعلق اس طرح کی واہیات گفتگو کرنے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

والا کو منہ نوچ لوں مگر قیصرہ آپا کا ادب ولحاظ آڑے آ جاتا ہے۔کاش آپ صرف طاہرہ کی بہن ہوتیں تو میرے لیے معاملہ صاف کرنا آسان ہوتا۔مسئلہ تو یہ ہے کہ آپ میرے چچا مرحوم کی بیٹی ہیں۔طاہرہ تو یہ سب رشتے فراموش کر چکی ہیں۔آپ تو یاد رکھیں۔اپنی بیٹی کی جگہ بنانے کے لیے کسی کی بیٹی پر اس طرح کی الزام تراشی کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے۔"

ان کا دل لہو لہو ہو رہا تھا۔زرش انہیں کس حد تک عزیز تھی کاش کوئی ان کا دل چیر کر دیکھتا۔انہوں نے تو اسے کبھی پھولوں کی چھڑی سے بھی نہیں چھوا تھا۔اس کے باپ نے تو اسے ہتھیلی کا چھالا بنا رکھا تھا اور یہ لوگ...

شائستہ کی باتیں سن کر جہاں طاہرہ نے نظروں کا زاویہ بدلا وہاں قیصرہ بیگم کی آنکھوں میں ایک دم غصہ چھلکنے لگا تھا۔

"ہوش میں رہ کر بات کرو تم شائستہ!" انہیں تو غصہ تھا وہ طنز سے ہنس دیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہوش میں تو ہوں... طاہرہ کی بدولت آج تک میں سعید بھائی کے سامنے شرمسار ہوں۔کبھی سر اٹھا کر ان سے بات کرنے کی جرأت نہیں کر سکی اور یہ عورت ہے کہ اپنا گھر تو برباد کر چکی ہے۔اپنی اولاد کے ساتھ ساتھ میری اولاد کو بھی باعث آزار بناتی جا رہی ہے۔" شائستہ بیگم بغیر کسی لگی لپٹی کے کہہ گئیں۔اپنی اولاد سے بڑھ کر کوئی چیز اہم نہیں ہوتی۔اس وقت ان کی یہی کیفیت تھی۔

"شائستہ۔" طاہرہ ایک دم چیخ اٹھی تھیں۔شائستہ کا گھر برباد کر لینے کا طعنہ سیدھا دل پر لگا۔دل سے خون رسنے لگا تھا۔

"اتنی تکلیف کیوں ہو رہی ہے تمہیں۔سچ کہہ رہی ہوں میں۔میرا شوہر تو ساری عمر اپنی مٹھی میں رکھا۔میرے بیٹے کو بھی تم ماں بیٹی ورغلا رہی ہو۔مجھے آئینہ دکھانے سے پہلے تم اپنی کریہہ صورت تو دیکھو۔" وہ تکلیف سے بلبلا اٹھی تھیں۔جو منہ میں آیا کہہ دیا۔شائستہ بیگم استہزائیہ ہنس دیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔پہلے تم اپنے گریبان میں جھانکو پھر مجھے الزام دینا۔ میں تو اماں جی (ساس) کے وعدے کی پابند ہوں ورنہ تمہیں ایسا جواب دیتی کہ ساری عمر پچھتاتی۔مجھے رشتوں کی محبتیں

رلاتی ہیں ورنہ میری بیٹی تم جیسی عورت کے قابل کہاں ہے... مجھے تو تمہاری اولاد کو دیکھ کر دکھ ہوتا ہے۔دل خون کے آنسو روتا ہے۔نجانے تم کیسی عورت ہو جو اپنی اولاد کی خوشیوں کو نگلنے کو بے تاب ہو۔ہمیں تو بخشو بی بی... اللہ ہی تمہیں ہدایت دے۔ہم تو صرف دعا ہی کر سکتے ہیں تمہارے لیے اور تمہاری اولاد کے حق میں بھی..."

وہ طاہرہ بیگم کو صاف صاف سنا کر بغیر ایک سیکنڈ ضائع کیے وہاں سے نکل آئی تھیں۔ڈرائیور ابھی بھی وہیں تھا۔انہیں آتا دیکھ کر اس نے مستعدی سے دروازہ کھولا۔وہ اندر بیٹھ گئیں۔

دل اندر ہی اندر تکلیف سے بلبلا رہا تھا۔

"زرش..." ان کے ہونٹوں سے بے آواز سسکاری نکلی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اماں جی آپ کے وعدے نے ہمیں کس عذاب سے دوچار کر دیا ہے۔کاش آپ دیکھتیں۔" ان کی آنکھیں جل تھل ہو رہی تھیں۔وہ کمال ضبط سے آنکھوں کو چھلکنے سے باز رکھ رہی تھیں۔

"اور سمعان احمد..." ان کا خیال بھٹک گیا۔ذہن دو حصوں میں بٹنے لگا۔ایک طرف زرش ان کی اپنی بیٹی تھی' ان کی زندگی تھی' ان کی چہیتی۔

اور دوسری طرف سمعان احمد۔اس کی بے رنگ وبے کیف زندگی... اس کی آنکھوں کے جلتے دیے... اور ان کہی خواہشیں...

"کیسی بے حس ماں ہو تم طاہرہ۔میں چچی ہو کر تمہارے بیٹے کی آنکھوں کے جلتے دیوں کی روشنی محسوس کر گئی ہوں اور تم ہو کہ ان ہی دیوں کو بجھانے کو تیار کھڑی ہو۔کاش میں صرف زرش کی ماں ہوتی۔سعید احمد کی مان بھری بہن اور سمعان احمد کی تشنگیوں کی رازداں نہ ہوتی تو میں اپنی بیٹی کی بقا کے لیے آرام سے فیصلہ کر کے ایک طرف ہو جاتی تو آج یہ تکلیف' اذیت تو نہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سہہ پاتی۔'' ان کی آنکھوں کے کناروں سے کئی صاف شفاف موتی نکل کر رخساروں پر بہتے ان کے گریبان میں جذب ہوتے چلے گئے تھے۔

☆...☆...☆

نجانے کمرے میں اس قدر حبس تھا یا پھر اس کے اندر... اس گہری ہر سو چھائی تاریکی میں وہ کھڑکی کھولے گہری گہری سانس لے رہا تھا مگر اندر کی حدت کم ہونے کی بجائے بڑھتی ہی جا رہی تھی۔نجانے کیسی آگ تھی جو بجھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔درد تھا کہ حد سے بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ اذیت تھی کہ بے حدوحساب...

غم تھا کہ نہ مٹنے والا...

چندپل رضا حمید نے زور زور سے سانس لینے کی کوشش کی تھی مگر اندر کی گھٹن جوں کی توں تھی۔اس نے اپنے قدم کھڑکی سے ہٹا کر بستر کی جانب بڑھائے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اضطراب' بے چینی' بے قراری وپریشانی سے ایک کے بعد دوسری دراز کھولتا چلا گیا تھا۔

پچھلے ایک ہفتے سے اس کے اندر سے دھواں اٹھ رہا تھا جو اس کا سب کچھ جلاتا جا رہا تھا... اس کے ارمان... اس کے ان دیکھے خواب... اس کی خواہشوں کی تتلیوں کے نازک پر... اور میٹھے میٹھے سپنے...

کھڑکی سے دوسری طرف کا منظر بہت صاف وشفاف تھا۔گہری تاریکی تھی مگر اس تاریکی میں اولین چاند کی کرنیں بہت مدہم روشنی بکھیر رہی تھیں۔وہ پلکیں جھپکائے بغیر چاند کو دیکھتا رہا۔حتیٰ کہ نامکمل چاند میں ایک ادھورا سا عکس جھلملانے لگا تھا۔

''نویرہ احسان۔'' اس کے لبوں سے یہ نام نکلا تھا اور پھر درد بن کر اس کے اردگرد پھیلتا چلا گیا تھا۔

وہ اپنے دل کی اس انوکھی جسارت پر خود بھی حیران تھا... پشیمان تھا... ایک درد کے لامتناہی صحرا میں بھٹک رہا تھا۔سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ کیا کرے؟

”اف میرے اللہ! یہ کیا ہو گیا... وہ تو میرے لیے بہت محترم تھی۔بہت عزیز، پھر یہ کیفیت کون سی سزا ہے میری...“ بالوں کو مٹھیوں میں جکڑتے وہ اذیت کی انتہا پر تھا۔

اپنے دل کے اس دوغلے پن کے پُرفریب دھوکے پر اپنے دل کے جرم کو ناقابلِ معافی قرار دے کر خود کو سزا پر سزا دے رہا تھا۔

اندر سینے میں جلنے والی آگ اس طرح بجھنے والی نہ تھی۔

”ایم سوری نویرہ میں اپنے آپ کو کیسے سمجھائوں۔تم تو میرے لیے باعثِ صداحترام تھیں۔نجانے یہ دکھ کا صحرا کہاں سے ابھر آیا ہے۔میں تو اپنے آپ سے نظریں ملانے کے قابل نہیں ہوں۔“ وہ جذباتیت سے کڑھ کر رہ گیا۔

رات کا ایک بج رہا تھا۔کلاک پر ایک نظر ڈال کر وہ باتھ روم میں گھس گیا۔چہرہ جل رہا تھا۔نظروں میں باربار دلہن بنی سجی سنوری نویرہ کا حسین چہرہ گھوم رہا تھا۔بخار جوں کا توں تھا۔اپنے اندر کی گھٹن کم کرنے کو اس نے

نل کھول کر پانی ہتھیلیوں میں بھر بھر کر چہرے پر چھپاکے مارنا شروع کر دیے تھے۔

رضا حمید کا یہ شغل نجانے کب تک جاری رہتا۔معاً دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

ایک دفعہ...

دودفعہ پھر دستک ہوتی چلی گئی۔نل بند کرکے تولیے سے منہ رگڑتے وہ باہر نکلا تھا۔

”اس وقت... خدا خیر کرے۔“ دستک اگرچہ دھیمی آواز میں احتیاط سے دی جا رہی تھی مگر رات کے اس پہر... وہ کچھ پریشان سا ہو گیا تھا۔

”کون ہے...؟“ اس نے پوچھا مگر دوسری طرف مکمل خاموشی تھی۔صرف دستک ہوئی تھی۔وہ پہلے سے زیادہ پریشان ہوا تھا ساتھ حیران بھی... اس نے دروزہ کھول دیا تھا لیکن دروازے پر موجود شخصیت کو دیکھ کر اس کا منہ حلق تک کڑوا ہو گیا تھا۔

"تم... اس وقت... خیریت...؟" اندر کی کڑواہٹ اس کی زبان میں بھی آ گئی تھی۔پچھلے ایک ہفتے سے یہ لڑکی آسیب کی طرح اس کے پیچھے لگی ہوئی تھی۔ وہ بارہا اسے جھڑک چکا تھا۔انتہائی بے عزت کر چکا تھا اور نجانے اس لڑکی کے کیا ارادے تھے اور اب اس وقت اس کی آمد اس کے اندر خطرے کا الارم بجا تھا۔

"تمہارے کمرے کی لائٹ روشن تھی۔میں نے سوچا تمہیں دیکھ لوں کہیں بخار سے زیادہ طبیعت خراب نہ ہو گئی ہو۔" وہ واقعی متفکر تھی مگر رضا حمید پر کچھ اثر نہ ہوا تھا۔

"شکریہ اس نوازش کا... میں اب بالکل ٹھیک ہوں۔" دل تو چاہا کہ ایک کڑوا سا جواب دے کر رمشاء جاوید کو اپنی نظروں سے اوجھل کر دے مگر اس کا لحاظ ومروت آڑے آ گیا تھا۔

"مگر تم جاگ کیوں رہے تھے؟" وہ قدم کمرے میں رکھ چکی تھی۔رضا نے اسے گھورا۔

"پاگل کتے نے کاٹ لیا تھا اس لیے..." بچپن سے لے کر اب تک یہ لڑکی اسے انتہائی زہر لگتی تھی۔نفرت سی ہو گئی تھی۔اس سے مگر وہ بھی ڈھیٹ تھی۔رضا حمید کو سلگتے دیکھ کر ہلکا سا مسکرا دی۔

"نویرہ یاد آ رہی تھی؟" بڑے آرام سے وہ پوچھ رہی تھی۔رضاحمید کو لگا جیسے اس نے اس پر تیزاب کی پوری بوتل انڈیل دی ہو۔

"شٹ اپ... گیٹ لاسٹ فرام ہیئر۔" دبی آواز میں وہ پھنکارا تھا۔نجانے اس کے جذبوں سے آگاہی اس پاگل لڑکی کو کیسے ہو گئی تھی۔ایک ہفتے سے رضا حمید کی یہ حالت تھی اور وہ ایک ہفتے سے اسے زچ کر رہی تھی اور اب رات کے اس پہر...

"مجھے شٹ اپ کروا کر تم کس کو دھوکا دو گے خود کو یا مجھے...؟" وہ سلگ رہی تھی۔

"تم جاتی ہو یا میں تمہیں دھکے دے کر باہر نکالوں۔" وہ بمشکل اسے برداشت کر رہا تھا۔اگر وہ اس کی ماموں زاد نہ ہوتی تو وہ واقعی اسے دھکے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دے کر نہ صرف اپنے کمرے سے نکالتا بلکہ اپنے گھر سے بھی باہر کرتا بعد میں گھر والے جو مرضی سلوک کرتے۔

"ہونہہ... تم مجھے کیا نکالو گے۔میں تو خود چلی جائوں گی مگر یاد رکھنا نویرہ کا بھوت سر سے اتار لو۔کچھ نہیں تو کم ازکم اپنی اور اس کی عمر کا ہی لحاظ کر لو... اپنے سے بڑی آپاجی سے عشق فرما رہے ہیں محترم۔" رضاحمید کا ہتک آمیز انداز دیکھ کر وہ بھی سلگ اٹھی تھی۔رضا حمید سے اس کے الفاظ برداشت نہیں ہوئے تھے۔

"شٹ اپ..." رضا نے کھینچ کر طمانچہ اس کے منہ پر دے مارا تھا۔اندر جو دل جل رہا تھا اس کی تپش کسی نہ کسی طرح تو نکلنی ہی تھی۔

رمشاء تھپڑ کھا کر ایک دم ساکت رہ گئی تھی۔بے یقینی سے رضا حمید کو دیکھا۔وہ لاکھ نفرت کا اظہار کرتا تھا مگر کبھی ہاتھ اٹھانے کی نوبت ہی نہیں آئی تھی اور اب...

وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

رضاحمید غصے بھری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔اس وقت دماغ کچھ بھی سوچنے سمجھنے کے قابل نہ تھا۔یہ بھی نہیں کہ رات کے اس پہر ان کا شور سن کر کوئی ادھر بھی آ سکتا ہے۔

"تم فوراً میرے کمرے سے نکل جائو... بس فوراً۔" وہ کہہ رہا تھا۔کمرے میں چکر لگانے لگا تھا۔

"تم پچھتائو گے دیکھنا تم... مجھے رلا کر تم کیسے سکھی رہ سکتے ہو۔تم تو اپنی کیفیت سے اب باخبر ہوئے ہو۔میں تو اسی دن سے جان گئی تھی جب مستقل تمہارے گھر رہنے آئی تھی اور وہ پاک دامن کیسے بڑی آپا بن کر تمہیں ورغلا گئی... کمینی... ذلیل..."

رخسار آگ کی طرح دہک رہا تھا اور اسی حساب سے اس کی زبان شعلے اگلنے لگی تھی۔رضا سے مزید برداشت نہ ہوا۔وہ اشتعال میں آگے بڑھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت ہو گئی... دفعہ ہو جائو تم یہاں سے۔آئندہ میرے سامنے اپنی شکل لے کر نہ آنا ورنہ کچھ کر بیٹھوں گا میں۔مجھے تم جو مرضی کہو' نویرہ کے لیے ایک لفظ بھی نہیں۔"

اس کی بارود کی طرح اگلتی زبان دیکھ کر رضا حمید نے اس کا بازو دبوچ کرکمرے سے باہر دھکیل دیا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتی۔رضا نے کھٹاک سے دروازہ لاک کر دیا۔

"بدتمیز... اسٹوپڈ..." اس نے نویرہ کو گالی دی تھی۔رضا کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا قتل کر دے۔کمرے کی جو بھی چیز ہاتھ لگتی گئی وہ تہس نہس کرتا چلا گیا تھا۔

☆...☆...☆

ماما کے لاکھ منع کرنے کے باوجود وہ آج پھر یہاں تھی۔اس گھر سے جانے کو اس کا جی ہی نہیں چاہتا تھا۔تائی جان کی بے انتہا نفرت کے باوجود ہر دفعہ وہ یہاں چلی آتی تھی اور یہاں آنے کے بعد وہ جس قدر ذلیل ہوتی تھی۔یہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

صرف وہی جانتی تھی یا پھر فرح اور علی۔یہ ان لوگوں کی محبتیں ہی تو تھیں جو ہر بار اسے یہاں کھینچ لاتی تھیں پھر تایا جان کا صرف ایک دفعہ محبت سے فون کرنا ہوتا تھا اور وہ دوڑی چلی آتی۔پچھلی ہر ذلت بھلا کر... ہر بات فراموش کیے وہ پھر یہاں ہوتی تھی۔

کالج میں روز فرح سے ملاقات ہوتی تھی۔سارا دن وہ اکٹھی ہی ہوتی تھیں۔ایک ہی سبجیکٹ تھا۔اس لیے دونوں کا ایک ساتھ پریڈ ہوتا تھا پھر دنوں کی دوستی بھی تو مثالی تھی اور گھر آ کر صرف چند گھنٹے آرام سے گزارتی تھی۔ادھر فرح کا فون آیا نہیں ادھر زرش بی بی نے گھر سے قدم نکالا نہیں۔اس وقت بھی وہ علی اور فرح کو فون کرنے آئی تھی۔

ماما نے کتنا منع کیا تھا۔غصے سے بھی پیار سے بھی سمجھایا تھا اور پھر جب زرش کی آنکھوں میں آنسو مچل آئے تو انہوں نے خود ہی پچکار کر سمجھاتے ہوئے اسے اجانے کی اجازت دے دی تھی۔ڈرائیور کی

اس نے باہر سے ہی چلتا کر دیا تھا۔چوکیدار نے اس کے لیے دروازہ کھول دیا۔لان میں فرح اور علی بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔اسے دیکھ کر دونوں کے چہرے کھل اٹھے تھے۔

"شکر ہے تم آئیں تو۔میں تو اکیلے بیٹھ بیٹھ کر بور ہو رہی تھی۔کسی چیز میں دل ہی نہیں لگ رہا تھا۔" فرح اسے دیکھ کر فوراً شروع ہو گئی تھی وہ ہنس دی۔

"کچھ نہ پوچھو ماما سے، بڑی مشکل سے اجازت ملی ہے۔نہ جانے کل سے انہیں کیا ہو گیا ہے۔کل بھی نہ آنے دیا اور آج بھی۔میں رونے لگی تھی پھر خود ہی کہنے لگیں کہ چلی جائو مگر احتیاط سے، میں کوئی گڑبڑ نہ کروں اور تائی جان کو بالکل تنگ نہ کروں۔تم خود ہی بتائو بھلا میں تمہاری والدہ صاحبہ کو کب تنگ کرتی ہوں؟ یہ وہی ہیں جو مجھے ایک لمحے کو بھی برداشت نہیں کر پاتیں۔" کرسی پر بیٹھ کر اس نے سب سے پہلے اپنا دکھڑا رویا تھا۔

چونکہ یہ روز کا معمول تھا فرح اور علی نے مطلق دھیان نہ دیا۔

"ویسے تم دونوں نے کال کر کے مجھے ارجنٹ کیوں بلایا ہے... خیریت ہے نا...؟" ان دونوں کے چہرے اسے کچھ سسپنس سے بھرپور دکھائی دیے تو وہ چونکی۔اپنا دکھڑا بھول کر فوراً پوچھا۔

"آج امی اور ابو کے درمیان بڑی زوروں کی لڑائی ہوئی ہے۔جب میں کالج سے لوٹی تب کی بات ہے۔" فرح نے سنجیدگی سے بتایا تو زرش خاموشی سے اس کا چہرہ دیکھے گئی۔علی لاپروائی سے بیٹھا ہوا تھا مگر اس کا سارا دھیان دونوں کی جانب تھا۔

"کیوں...؟" یہ لڑائی روز کا معمول تھا مگر وہ پھر بھی پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

تایا جان اور تائی جان کی ہر نئی لڑائی زرش کو اک نئی تکلیف سے دوچار کر جاتی تھی۔اس وقت بھی یہی کیفیت ہوئی تھی۔ایک دم دل اندر ہی اندر تکلیف سے دوچار ہوتا چلا گیا تھا۔

”یہ تو مجھے بھی نہیں پتا کہ کیوں ہوئی مگر جب میں گھر لوٹی تھی تو دونوں جھگڑ رہے تھے۔موضوع بحث سمعان بھائی کی شادی تھا۔“ فرح نے آرام سے بتایا تو وہ چونکی تھی۔

”کیا سمعان بھائی کی شادی...“ وہ حیرت سے چیخ اٹھی تھی۔

”ہش... آہستہ... امی کو ابھی تھوڑی دیر پہلے میں نے دوائی دے کر سلایا ہے۔ وہ اٹھ گئیں نا تو تمہارے ساتھ ہماری بھی گردن دبوچ لیں گی...“ فرح نے اسے ڈرایا تھا تو اس نے بھی لاپروائی سے اپنے سنہری بالوں کو پیچھے جھٹکا تھا۔

”خیر وہ گردن تو کبھی دبوچے گی نہیں۔اتنی تو اخلاقیات ہیں ان میں...“ اس نے کہا تو علی بھی بول پڑا۔

”خیر یہ سب کہنے کی باتیں ہیں۔آج کل ہماری والدہ صاحبہ کو تمہارے سائے سے بھی نفرت ہو رہی ہے۔اس لیے تم اپنی خیر منائو۔یہ نہ ہو کہ کسی دن حقیقت میں گرن دبوچ لیں۔“ علی نے چڑایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”یوں ہی... مفت میں۔میری ماما نے کبھی مجھے انگلی تک نہیں لگائی اور وہ گردن دبوچیں گی۔“ وہ حقیقتاً برا مان گئی تھی۔فرح کا جی چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔دونوں کی نوک جھونک میں اصل بات تو بیچ میں ہی رہ گئی تھی۔فرح بی بی تو پیٹ کی ہلکی تھی جب تک اپنے گھر کی ایک ایک بات زرش بی بی کے کانوں میں نہ انڈیل دیں۔کچھ ہضم ہی نہیں ہوتا تھا۔

”چپ کرو تم دونوں اپنی میں‘ میں شروع کر دی ہے۔اصل بات تو میں نے بتائی ہی نہیں ہے۔“ اس نے دونوں کو ڈانٹ دیا تھا۔اکثر فرح اسی طرح اپنے زرش سے ایک سال اور علی سے دوسال بڑا ہونے کا رعب جماتی رہتی تھی جس کا دونوں پر کم ہی اثر ہوتا تھا چونکہ اس وقت موضوع گفتگو سمعان بھائی کی شادی تھا۔اسی لیے زرش اور علی دونوں کو چپ ہونا پڑا تھا۔

”مگر سمعان بھائی کی شادی ہو کس سے رہی ہے؟“ زرش نے ہی پوچھا تھا۔

”امی کی بھانجی قیصرہ خالہ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی فوزیہ صاحبہ سے۔“ علی نے جواب دیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا...؟" زرش حیرت سے چیخ اٹھی مگر فرح کے گھورنے پر دھیمی آواز کر کے پوچھنے لگی۔

"مگر کب ہو رہی ہے...؟ اور سمعان بھائی ہیں کہاں، کتنے تیز ہیں مجھے پتا تک نہیں لگنے دیا اور گھر میں بھی کسی نے ذکر نہیں کیا۔"

وہ اپنی ہانک رہی تھی۔فرح کو غصہ آنے لگا۔

"تم فی الحال اپنی چونچ بند رکھو اور خاموشی سے میری بات سنو۔" اس نے ڈانٹ دیا۔زرش نے اس کے رعب جمانے پر گھورا مگر بولی کچھ نہیں۔

سمعان بھائی خود بے خبر ہیں۔فی الحال بات امی ابو کے درمیان ہے۔امی جان چاہتی ہیں کہ ہرحال میں سمعان بھائی کی شادی فوزیہ آپی سے ہو جب کہ ابو انکاری ہیں۔"

"حرج ہی کیا ہے؟ فوزیہ آپی کتنی پیاری ہیں۔ایم کام کر رہی ہیں۔اگر سمعان بھائی کی شادی ان سے ہو جاتی ہے تو کتنے اچھے لگیں گے دونوں ساتھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ساتھ۔" اس کی بات ختم ہوتے ہی زرش نے اپنی رائے دی تھی۔فرح تو فرح، علی نے بھی گھورا۔

"اللہ نہ کرے ابھی ہمارے سمعان بھائی پر اتنا برا وقت نہیں آیا۔" علی نے کچھ تلخی سے کہا تھا۔

"تمہیں کیا اعتراض ہے اتنی پیاری تو ہیں..." زرش کو اس کی تلخی ذرا نہ بھائی تھی۔

"صرف پیاری ہیں اور کوئی گُن نہیں ہے ان میں... قیصرہ خالہ کی طرح لگائی بجھائی میں ایک دم طاق... اس سے شادی کرنے سے بہتر ہے کہ سمعان بھائی ہمیشہ کنوارے ہی رہیں۔" علی سے سب کو یہی شکایت تھی کہ وہ منہ پھٹ اور صاف گو تھا۔کبھی لگی لپٹی نہیں رکھی تھی اس وقت بھی اس کی صاف گوئی سن کر زرش خاموش ہو گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ابو کو اسی بات پر اعتراض ہے۔وہ کہتے ہیں کہ قیصرہ خالہ کی کسی بھی بیٹی کو وہ ایک لمحے کو بھی برداشت نہیں کر سکتے کجا کہ ساری زندگی کی اذیت سہنا۔“

فرح نے کہا تو زرش الجھ گئی۔

”مگر فرح اس طرح تو تائی امی مزید ڈپریشن کا شکار ہو جائیں گی۔وہ فوزیہ آپی کو بہت چاہتی ہیں۔مجھے اندازہ نہیں تھا کہ ان کا ایسا ارادہ ہے۔اب اگر وہ چاہتی ہیں تو ان کی خواہش کو بھلا کیسے رد کیا جا سکتا ہے۔فوزیہ آپی اتنی بری بھی نہیں ہیں۔بس وہ قیصرہ خالہ کے زیرِاثر رہتی ہیں اس لیے ایسی ہو گئی ہیں ورنہ مجھ سے تو وہ بڑے اچھے انداز میں ملتی ہیں۔“ زرش نے سادگی وسچائی سے کہا تھا۔علی استہزائیہ ہنسا۔

”ہونہہ اچھی ہیں... پوز کرتی ہیں محترمہ...“ وہ اچھا خاصا جلا بھنا بیٹھا تھا۔

”امی اور ابو کے درمیان لڑائی اچھی خاصی بڑھ گئی ہے۔پرسوں شام سے سمعان بھائی لاہور گئے ہوئے ہیں۔اگر وہ یہاں ہوتے تو لڑائی اتنی نہ بڑھتی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ابو تو غصے سے گھر سے نکل گئے تھے۔“ فرح نے مزید بتایا تو زرش کو پھر تایا ابو کا دکھ دکھی کر گیا۔

”اس مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل تو ہو گا ناں۔“ وہ حقیقتاً بری طرح پریشان ہو گئی۔

”ہاں ہے...“ علی نے فوراً کہا تھا۔”سمعان بھائی بھی عثمان بھائی کی طرح کسی لڑکی کو پسند کر کے امی اور ابو دونوں کو نظرانداز کر کے اپنی پسند سے شادی کریں۔تمہیں علم ہے نا ابو چاہتے تھے کہ عثمان بھائی کی شادی ہادیہ آپا سے ہو۔امی نے محض تمہاری ماما کی وجہ سے ہادیہ آپی کے لیے انکار کر دیا تھا۔ تب کتنی لڑائی ہوئی تھی۔امی نے تب ہی قیصرہ خالہ کی بڑی بیٹی صباحت باجی کا نام لیا تھا جو کہ ابو کو قطعی منظور نہ تھا۔مہینوں لڑائی ہوتی رہی تھی۔عثمان بھائی اکتا کر اپنے سسر کی بیٹی کے لیے اپنے سسر سے بالا ہی بالا سارے معاملات طے کر کے آئے تھے۔یہاں آ کر ہمیں بتایا کہ ایک ماہ بعد ان کی ان کے سسر کی بیٹی ڈاکٹر زوباریہ سے شادی ہے۔امی اور ابو تو ہکا بکا رہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گئے۔ناراض ہوئے تو بھائی نے صاف کہہ دیا زوباریہ آپ دونوں کے لڑائی جھگڑوں سے زیادہ بہتر ہے اور کتنی دھوم دھام سے شادی ہوئی تھی۔ابو ہادیہ آپی کو بنیاد بنا کر اپنی جگہ رنجیدہ تھے اور امی اپنی جگہ... اب بھی یہی حال ہونا چاہیے۔سمعان بھائی خاموشی سے کسی کو پسند کر کے شادی کر کے گھر لے آئیں۔نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری...“

علی صاحب نے کیا زبردست حل پیش کیا تھا۔فرح اور زرش دونوں اس کو کھا جانے والی نظروں سے تکتی رہ گئیں۔

”تم اپنی چونچ بند ہی رکھو تو بہتر ہے۔سمعان بھائی ایسے نہیں ہیں اتنے اچھے ہیں وہ تو تایا ابو کی مرضی کے بغیر کچھ کر ہی نہیں سکتے۔“ زرش نے فوراً تردید کی تھی۔

”تب وہ ساری عمر کنوارے ہی رہیں گے۔ہمارے والدین میں کبھی اتفاق ہونے والا نہیں ہے۔“ علی نے ایک تلخ حقیقت سامنے رکھی تھی۔فرح اور زرش صرف علی کو دیکھ کر ہی رہ گئی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”شرم کرو۔وہ والدین ہیں تمہارے...“ زرش نے اسے شرم دلانا چاہی تھی۔وہ سر جھٹک گیا۔

”ہونہہ... ماں باپ ہیں۔ایسے ماں باپ سے تو ہم...“

”علی...“ اس سے پہلے کہ وہ کچھ غلط کہتا۔فرح نے لرز کر اسے ٹوک دیا۔وہ خود بھی لب بھینچ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

”چھوڑو اس ٹاپک کو... گولی مارو روز کی بات ہے یہ... آئو ہم کیرم کھیلتے ہیں۔“ فرح اسے ملامتی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔وہ نظرانداز کیے زرش سے کہہ رہا تھا۔زرش تاسف سے سر ہلاتے اٹھ گئی۔

”تم نہیں سدھرو گے... کتنے تلخ ہوتے جا رہے ہو تم... آئندہ تایا جان اور تائی امی کے لیے ایسی بات مت کہنا۔وہ والدین ہیں تمہارے اور والدین کبھی اپنی اولاد کا برا نہیں چاہتے۔“ وہ اسے ناصح بنی سمجھا رہی تھی۔علی ہنس دیا۔اندر ہی اندر اسے اپنے الفاظ کی تلخی کا احساس بھی ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ایم سوری اوکے۔آئندہ نہیں کہوں گا۔اب تو تم دونوں ہنس دو۔پلیز... پلیز...“ وہ ایک دم ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا تھا۔دونوں ہی ہنس دیں۔

”چلو اس خوشی میں کیرم کھیلتے ہیں۔امی دوائی کھا کر سوئی ہیں۔رات سے پہلے وہ اٹھیں گی نہیں۔آج جی بھر کر موج کریں گے۔“ وہ فوراً اپنی جون میں لوٹ آیا تھا۔فرح اور زرش دونوں نے اس کی ہاں میں ہاں ملائی تھی۔کتنے دنوں بعد تو انہیں کھیلنے کا موقع مل رہا تھا۔

☆...☆...☆

”نویرہ!“ و ہ کچن میں کھڑی مسالا بھون رہی تھی جب پیچھے سے بھابی نورین نے آواز دی تھی۔

”جی بھابی!“ وہ فوراً پلٹی تھی۔

”سب کچھ تیار ہے۔تم نہا کر کپڑے وغیرہ بدل لو۔میں یہ سب کر لوں گی۔ بعد میں اگر مہمان آ گئے نا تو تم اسی حلیے میں ان کے سامنے چلی آئو گی۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نورین بھابی کہہ رہی تھیں۔ان کی آخری بات پر وہ ہنس دی۔منگنی کے بعد پہلی بار فاروق چچا فیملی سمیت ڈنر پر انوائیٹڈ تھے۔اماں نے ساتھ ہی حمید چچا کی فیملی کو بھی انوائیٹ کر لیا تھا۔وہ اور بھابی صبح سے کچن میں گھسی کھانا پکانے کے چکر میں الجھی ہوئی تھیں۔اس دوران گھر کی بھی اچھی خاصی صفائی ستھرائی کر لی گئی تھی۔اب سب کچھ تیار تھا۔صرف کوفتوں کا سالن تیار کرنا باقی تھا۔باقی سارا کام ہو چکا تھا۔کوفتے بھی تیار تھے۔وہ مسالا بھون رہی تھی جب بھابی کو اس کے حلیے کا احساس ہوا تھا۔سارا دن کام کی وجہ سے وہ اچھی خاصی پیلی لگ رہی تھی۔تب ہی انہوں نے اسے کچن سے جانے کو کہا تھا۔

”ہو جائوں گی تیار،ابھی اچھا خاصا وقت ہے۔“ اس نے نظر انداز کیا تھا۔

”نہیں بالکل نہیں تم فوراً نکلو یہاں سے۔“ بھابی نے اس کے ہاتھ سے چمچ کھینچ لینا چاہا تو اسے کچن سے نکلنا ہی پڑا۔

اپنے کمرے میں الماری سے اپنا ایک سوٹ نکال کر وہ باتھ روم میں گھس گئی تھی۔نہا کر باہر نکلی تو اپنے کمرے میں ساجدہ باجی کے ساتھ نواز کی بڑی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بہن ثنا آپی کو دیکھ کر جھینپ سی گئی تھی۔منگنی کے بعد پہلی دفعہ روبرو سامنا ہو رہا تھا ورنہ اس کی ان سے اچھی خاصی فرینڈ شپ تھی مگر اب رشتہ بدلتے ہی جھجک بھی درمیان میں حائل ہو چکی تھی۔

"السلام علیکم۔" اس نے دونوں کو مشترکہ سلام کیا تھا۔کالے گیلے لباس میں لمبے بال پشت پر ڈالے وہ انتہائی تروتازہ ہوا کا جھونکا محسوس ہوئی تھی۔

"وعلیکم لسلام۔" پہلے ساجدہ باجی نے پھر ثنا آپی نے اسے گلے سے لگا لیا تھا۔

"کالے لباس میں تیرا گورا بدن یوں لگے ایمان سے..." اس سے جدا ہو کر بازوئوں سے تھام کر اس کا چہرہ دیکھتے ثنا آپی شرارت سے گنگنائی تھیں۔وہ مزید جھینپ گئیں۔"کاش نواز بھائی بھی آج آتے۔" اس سے دور ہو کر انہوں نے کہا تھا۔اس کا چہرہ مزید سرخ ہو گیا۔

"سب آ گئے ہیں۔" اس سے پہلے کہ وہ مزید کوئی پھلجھڑی چھوڑتیں اس نے فوراً پوچھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سب سے کیا مراد ہے؟" انہوں نے آنکھیں مٹکائی تھیں۔نویرہ کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لیں۔

"کم ازکم وہ نہیں جو آپ سمجھ رہی ہیں۔" تولیے سے اپنے بال خشک کرتے اس نے کہا تو وہ کھل کر ہنسی تھیں۔

"مثلاً میں کیا سمجھی ہوں؟" وہ مسلسل شرارت پر آمادہ تھیں۔نویرہ نے ہاتھ روک کر انہیں خفگی سے دیکھا۔

"اف... آج یہ ثنا آپی کو کیا ہو گیا ہے؟" وہ کلسی۔

"ساجدہ باجی! آپ اکیلی آئی ہیں۔بھائی جان اور بچے نہیں آئے؟" تولیہ ایک طرف ڈال کر برش لے کر اپنے لمبے بالوں کو وہ سلجھانے لگی تھی۔ساجدہ باجی جو مسلسل مسکرا رہی تھیں وہ ہنسنے لگیں۔

"توبہ کرو۔تمہارے بھائی صاحب مجھے بھلا اکیلے کہاں آنے دیتے ہیں۔ان ہی کے ساتھ آئی ہوں۔البتہ بچوں کو گھر خالہ جی کے پاس ہی چھوڑ آئی ہوں۔" ساجدہ باجی نبیل بھائی سے بڑی تھیں۔ان کی شادی نبیل بھائی کے سسرال

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں نبیلہ بھابی کے بھائی کے ساتھ ہی ہوئی تھی۔احمد بھائی بہت اچھے مزاج کے شخص تھے ادھر نبیلہ بھابی بھی سلجھی ہوئی ملنسار طبیعت کی مالک تھیں۔ کبھی محسوس نہیں ہوا تھا کہ وٹے سٹے کی شادی ہے۔نویرہ چار بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹی تھی۔بڑے بھائی ساجد تھے جو کہ بیوی بچوں سمیت دُبئ میں رہتے تھے۔سال بعد آتے۔مل کر پھر چلے جاتے تھے۔بس نویرہ ہی غیر شادی شدہ تھی۔اب منگنی ہو چکی تھی۔ارادہ چند ماہ بعد شادی کر دینے کا تھا۔

بال سلجھا کر وہ سلیقے سے دوپٹہ اوڑھ کر ان دونوں کے ساتھ ہی کمرے سے باہر آئی تھی۔چچا حمید کی بھی فیملی آ چکی تھی۔بھابی نے سب کو ہی چائے اور دیگر لوازمات پیش کر دیے تھے۔وہ سب سے مل کر بھابی کے پاس آ گئی۔وہ چھوٹی چچی کے پاس بیٹھی باتیں کر رہی تھیں جب کہ اماں تائی جان کے ساتھ مصروف گفتگو تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ہنڈیا تیار ہو گئی ہے۔کچھ رہ تو نہیں گیا؟“ اس نے آہستگی سے بھابی سے پوچھا۔انہوں نے سر ہلا دیا تھا۔اس نے سکون کا سانس لیا پھر حاضرین پر نظر ڈالی۔

ثنا آپی کے علاوہ شائلہ آپی‘ زارا آپی اور حمیرا چاروں بہنیں آئی ہوئی تھیں۔ صرف ثنا آپی کے میاں اور بچے تھے جب کہ زارا اور شائلہ دونوں تنہا ہی تھیں۔حمیرا اور رمشاء سر جوڑے باتیں کر رہی تھیں ساتھ ساتھ چائے بھی پی رہی تھیں۔ان پر نظر پڑنے کے بعد رضاحمید پر جا ٹھہری۔وہ ہال کے کونے میں رکھے آخری صوفے پر بیٹھا ہوا تھا۔

”ارے رضا بھی آیا ہوا ہے...“ اسے ایک دم یاد آیا تھا جب سے اس کا رشتہ طے ہوا تھا تو اسی شام وہ ان کے گھر آیا تھا۔کس قدر غصے میں تھا۔صرف اتنی بات پر کہ اسے کچھ بھی بتایا نہیں گیا۔نویرہ نے اسے کتنا سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ وہ خود بھی اس سارے معاملے سے بے خبر تھی جو بھی ہوا تھا آناً فاناً ہوا مگر یقین کیے بناء ہی ناراض ہو کر چلا گیا تھا پھر پورے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آٹھ دن بعد اس نے اسے اپنی منگنی والے دن دیکھا تھا۔وہ دلہن بنی ہوئی تھی ورنہ اسے منانے کی کوشش ضرور کرتی۔اس کے بعد بھی دن اتنی مصروفیت میں گزرے کہ وہ روز ارادہ کرنے کے باوجود نہ تو ان کے ہاں جا سکی تھی اور نہ ہی فون کر سکی تھی۔اب منگنی کے پورے چھ دن بعد وہ دکھائی دے رہا تھا۔انتہائی سنجیدہ اور خفا خفا سا۔اس کی ناراضی کو یاد کر کے نویرہ کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

وہ خاموشی سے اٹھ کر اس کی طرف چلی آئی تھی۔رضا حمید نے صرف ایک لحظہ کو گردن اٹھا کر اس جانب دیکھا تھا پھر گردن جھکا لی۔

"کیسے ہو رضا...؟" اسے خاموش دیکھ کر نویرہ نے پہل کی تھی۔

اس کے کھنکتے لہجے پر رضا حمید نے سر اٹھا کر نویرہ کو دیکھا۔

بلیک سوٹ میں وہ انتہائی جاذبِ نظر لگ رہی تھی۔بغیر کسی ہار سنگھار کے بھی وہ بہت خوب صورت لگ رہی تھی۔بائیں ہاتھ کی کلائی پر موجود بریسلٹ کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں سے گھماتے رضا کے اندر انتشار برپا کرتی چلی گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ٹھیک ہوں۔" دوپٹے سے جھانکتے بالوں کی آبشار وہ صرف ایک نظر ہی دیکھ پایا تھا۔اس سے پہلے کہ بڑی مشکل سے سمجھایا دل پھر اختیار سے باہر ہوتا اس نے نظر ہی پھیر لی تھی۔نظر بلاارادہ رمشاء اور حمیرا کی جانب جا اٹھی تھی۔

رمشاء اسی کی طرف دیکھ رہی تھی۔ہونٹوں پر عجیب طنزیہ واستہزائیہ مسکراہٹ تھی۔رضا کو لگا جیسے وہ اس کا مذاق اڑا رہی ہو۔وہ مزید سلگنے لگا۔

"ناراض ہو؟" وہ سائیڈ پر رکھی تپائی پر بیٹھ چکی تھی۔رضا نے اس دفعہ اس کی طرف دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی۔

"نہیں۔"

"تو پھر یہ سب کیا ہے؟ پچھلے دو ہفتوں سے تم میرے ساتھ ایسا کر رہے ہو۔تم میرے چھوٹے سے دوست ہی نہیں انتہائی پیارے سے بھائی بھی ہو۔ میں بھلا تم سے وہ سب کچھ کیوں چھپاتی؟ مجھے تو خود علم نہیں تھا۔" نویرہ وضاحت کر رہی تھی۔رضا حمید کو لگا وہ اسے "چھوٹا سا دوست' پیارا بھائی"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کہہ کر جیسے اس کے منہ پر طمانچے مار گئی ہو۔وہ تو ہمیشہ یہی سب کہتی تھی مگر پہلے کبھی دل کو اتنی تکلیف ہی نہیں ہوئی تھی۔

"میں ناراض نہیں ہوں۔" رضا کو اس ذکر سے ہی تکلیف ہو رہی تھی۔اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ کچھ کہتی اس نے فوراً تردید کی تھی۔

"واقعی...؟" وہ بے یقینی سے پوچھ رہی تھی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔چلیں یہ بتائیں آپ خوش ہیں؟" اپنی طرف سے اس نے نویرہ کا دھیان بٹانا چاہا۔

"یہ امی اور بھائیوں کا مشترکہ فیصلہ ہے۔وہ خوش ہیں تو ظاہر ہے میں بھی خوش ہوں۔" اس نے صاف گوئی سے بتایا تھا۔رضا حمید اس کے ملیح چہرے کو دیکھے گیا۔

"کیا باتیں ہو رہی ہیں؟" شاید وہ کچھ اور بھی پوچھتا۔رمشاء حمیرا کو لیے ادھر ہی آ گئی تھی۔بظاہر بہت اپنائیت وبے تکلفی سے اس نے نویرہ کو مخاطب کیا تھا لیکن دیکھ رضا کو رہی تھی۔رضا نے نظریں پھیر لیں۔وہ اچھی طرح سمجھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گیا تھا کہ وہ ان دونوں کو باتیں کرتا دیکھ کر جان بوجھ کر آئی ہے۔اسے رمشاء سے مزید نفرت سی ہوئی۔

"کچھ نہیں... رضا سے یوں ہی منگنی کی باتیں ہو رہی تھیں۔" وہ چپ سادھے بیٹھا ہوا تھا۔نویرہ نے ہی بتایا۔

"اچھا... میں تو سمجھی کہ شاید..." رمشاء فقرہ ادھورا چھوڑ کر ہنس دی تھی۔ رضا نے غیظ وغضب بھری نظروں سے اسے دیکھا۔حمیرا اور نویرہ کچھ نہیں سمجھی تھیں سوائے اس کے کہ شاید دونوں میں پھر کوئی نیا معرکہ ہوا ہے۔

"ایکسکیوزمی..." رمشا کو مسکراتے دیکھ کر وہ اس پر لعنت بھیجتا وہاں سے اٹھ ہی گیا تھا مگر پلٹنے سے پہلے اس نے رمشاء پر ایک نگاہِ غلط ضرور ڈالی تھی جسے اس نے طنزیہ مسکراہٹ میں اچھال دیا تھا۔

☆...☆...☆

وہ اپنے P.C کے سامنے بیٹھی انٹرنیٹ پر چیٹنگ میں مصروف تھی جب ہی آنے والی ای میل پر فرح چند سیکنڈ کو ہل بھی نہیں سکی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ کیسی ہیں اور میری ای میلز کا جواب کیوں نہیں دے رہیں؟ پلیز مجھے جواب دیں۔میں شدت سے منتظر ہوں۔" مونیٹر کی اسکرین پر نظر آنے والے یہ الفاظ فرح کے دل ودماغ میں گھوم رہے تھے۔

وہ اکثر انٹرنیٹ پر چیٹنگ کرتی رہتی تھی مگر پچھلے چند ماہ سے اسے اس قسم کی میلز آنا شروع ہو گئی تھیں۔شروع میں تو اس نے بھی "جسٹ فار انجوائے منٹ" ان کا جواب بھی دیا تھا۔میلز کے ذریعے سے ہی اسے علم ہوا کہ "پرنس" نام کا وہ کوئی لڑکا ہے۔پاکستان میں ہی رہتا ہے مگر کہاں یہ اس نے کبھی بتانے کی کوشش نہیں کی تھی۔وہ اپنی تعلیم ایم۔بی۔اے بتاتا تھا۔ شروع میں وہ بہت اچھے انسانوں کی طرح میلز بھیجتا تھا مگر پھر اس کی میلز پڑھ کر اس "پرنس" (اسے نہیں لگتا تھا کہ یہ اس لڑکے کا اصل نام ہو گا بلکہ وہ تو اس بات سے بھی خائف تھی کہ ہو سکتا ہے وہ لڑکی ہو اور لڑکا بن کر اس کو بے وقوف بنا رہی ہو) سے فرح کو خوف آنے لگا تھا۔فرح نے اسے اپنے بارے میں کبھی کچھ بھی بتانے کی کوشش نہیں کی تھی بلکہ شروع

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں جب اس نے فرح سے اس کا نام پوچھا تھا تو فرح نے شرارت سے لکھ دیا تھا "اگر آپ پرنس ہیں تو ہم "پرنسس" ہیں اور پرنسس کے نام نہیں ہوا کرتے۔" تب سے اب تو وہ اسے پرنسس ہی کہتا تھا مگر اب صرف ایک ہفتہ پہلے ہی اس نے فرح کو وہ سب کچھ بتا کر نہ صرف حیران کر دیا تھا بلکہ خوفزدہ بھی کر دیا تھا۔

وہ جو کوئی بھی تھا۔فرح سعید احمد کے متعلق اچھی خاصی معلومات رکھتا تھا۔وہ نہ صرف اس کا اصل نام جانتا تھا بلکہ وہ تینوں بھائیوں' امی' ابو' فرح کے فیملی بیک گرائونڈ اور ابو کے بزنس سے متعلق بھی اچھی خاصی معلومات رکھتا تھا۔وہ سیکنڈ ایئر میں پڑھتی ہے۔اسے یہ بھی علم تھا۔اس دن فرح واقعی سچ مچ ڈر گئی تھی۔وہ نجانے کون تھا یا تھی اس کا پتا نہیں کیا مقصد تھا؟ مگر فرح کو حقیقی طور پر اس کی ای میلز سے خوف محسوس ہونے لگا۔جیسے اس وقت بھی وہ یہ ای میل دیکھ کر ڈر گئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"فرح پلیز! مجھے ری پلے کرو۔مجھے پتا ہے تم میری ساری ای میل پڑھ رہی ہو۔بس ایک دفعہ نیٹ پر تو آئو۔میں تمہارا جواب پڑھنا چاہتا ہوں پلیز۔"

ایک اور ای میل آ گئی تھی۔فرح کی ساکت انگلیاں کی بورڈ پر لرز رہی تھیں۔

"یااللہ میں کیا کروں...؟ اگر وہ واقعی کوئی لڑکا ہوا تو...؟" وہ یہ سوچ کر ہی دہل گئی تھی۔"اس کا کیا مقصد ہو سکتا ہے؟ مجھ سے نیٹ پر چیٹنگ شروع کرنے سے لے کر اب تک کے ہر عمل میں ایک سوچا سمجھا منصوبہ صاف دکھائی دے رہا ہے پھر وہ مجھ سے متعلق اتنی درست معلومات کیسے رکھتا ہے؟" وہ جوں جوں کڑھ رہی تھی۔اس کا دماغ پھٹنے کو تھا۔

"وہ جو کوئی بھی ہے مجھے ایک دفعہ اس سے دوٹوک بات کرنی چاہیے۔اس کی معلومات کی کم ازکم تردید تو کر ہی سکتی ہوں۔اگر پھر بھی وہ نہ مانا تو میں صاف صاف بات کروں گی ورنہ نیٹ استعمال نہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کروں گی یا اپنا ای میل ایڈریس ہی تبدیل کر لوں گی پھر وہ جو کوئی بھی ہے بھلا کیا کر لے گا۔"

کافی دیر سوچنے کے بعد اس کے ذہن نے یہ حل پیش کیا تھا۔

"ہاں مجھے اس کی ای میلز کا جواب ضرور دینا چاہیے۔اس طرح تو میں اس کی معلومات پر "سچ" کا یقین ثبت کر رہی ہوں۔کم ازکم میں اس کی معلومات کو ہی رد کر سکتی ہوں۔اس طرح خوف زدہ ہونے سے بھلا کیا ہوتا ہے؟"

اس سوچ کے ساتھ ہی اسے کچھ حوصلہ ہوا۔کی بورڈ پر اس کی انگلیاں تیزی سے حرکت کرنے لگی تھیں۔

"میں ٹھیک ہوں۔آپ کیسے ہیں؟"

مونیٹر پر یہ الفاظ لکھ کر اس نے انٹر کی'دبا دی۔

"شکریہ فرح۔آپ کو میرا خیال تو آیا۔اگر آج بھی آپ میری میلز کا جواب نہ دیتیں تو کل میں نے آپ کے گھر آ جانا تھا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کی توقع سے بھی جلدی اسے جواب موصول ہوا تھا۔اس کے الفاظ نے فرح کو بھک سے اڑا دیا تھا۔

"میں فرح نہیں ہوں سمجھے آپ مسٹر پرنس..." خوف کے ساتھ ساتھ اس کے اندر مزاحمت کی بھی ایک شدید لہر اٹھی تھی۔

"تم فرح ہو۔تمہارے بائیں رخسار کا تل مجھے تمہیں لاکھوں لڑکیوں میں بھی غلط پہنچاننے کی غلطی نہیں کرنے دیتا مائی ڈیئر فرح سعید احمد۔"

فرح کے ہاتھ بے اختیار اپنے بائیں رخسار کے تل کو چھونے لگے تھے۔

فرح کا دل چاہا کہ کاش وہ جو کوئی بھی تھا وہ اس کے سامنے ہوتا تو وہ اس کا سر پھاڑ دیتی۔

"تم کون ہو... اور کیا چاہتے ہو؟" وہ جتنی بھی تردید کرتی۔وہ جو کوئی بھی تھا اس کی معلومات بڑی اپ ڈیٹ تھیں اسی لیے اس نے مزید "میں فرح نہیں ہوں" کے الفاظ لکھنے کی بجائے اس سے اصل بات معلوم کرنا چاہی تھی۔یہ اس کا خود پیدا کردہ مسئلہ تھا جسے اس نے خود ہی ہینڈل کرنا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں جو کوئی بھی ہوں اس بات کو جانے دو۔بس مائی ڈیئر فرح یہ یاد رکھنا کہ میں تم سے بہت شدت سے محبت کرتا ہوں۔کب سے یہ تو شاید مجھے بھی علم نہیں مگر تب سے مجھے شدت سے تمہارے وجود کا احساس ہوا ہے جب تمہاری تصویر دیکھی تھی۔اب تو مجھے تمہارے چہرے کا ایک ایک نقش ازبر ہو چکا ہے۔میں تو یہ بھی جانتا ہوں کہ تمہاری آنکھوں کا رنگ کیا ہے۔" وہ آنکھیں پھاڑے مونیٹر کی اسکرین کو گھورے گئی۔

"تمہیں میری تصویر کہاں سے ملی تھی؟" وہ جو کوئی بھی تھا اپنے بارے میں کبھی بھی بتانے والا نہیں تھا سو "تم کون ہو؟" کے سوال کو دوبارہ دہرانے کی بجائے اس نے یہ الفاظ لکھ دیے تھے۔

"ڈھونڈنے والے تو خدا کو بھی ڈھونڈ لیتے ہیں۔یہ تو تمہاری تصویر ہے۔" فرح کو لگ رہا تھا کہ جیسے ای میل بھیجنے والا اس کے احمقانہ سوالات پر قہقہے لگا رہا ہو۔وہ بری طرح الجھ گئی۔اسے اس دن پر پچھتاوا ہونے لگا جب سمعان

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھائی سے فرمائش کر کے اس نے اپنے P.C پر انٹرنیٹ کی سہولت لگوائی تھی۔

"مجھے پڑھائی کے لیے ڈیٹا لوڈ کرنا پڑتا ہے پھر کالج سے آ کر سیکھے گئے سبق کو بھی کمپیوٹر پر دہرانا پڑتا ہے اس لیے پلیز بھائی مجھے نیٹ کی سہولت مہیا کر دیں ناں۔"

سمعان بھائی سے انٹرنیٹ کی بات کرتے ہوئے اس نے کتنے آرام سے کہا تھا جو کہ غلط بھی نہ تھا۔بس کبھی کبھار وہ نیٹ پر چیٹنگ کرنے لگی تھی مگر وہ بھی بہت کم۔نیٹ پر وہ جتنے بھی لوگوں سے چیٹنگ کرتی تھی۔ان میں زرش کے علاوہ اس کی کالج کی فرینڈز تھیں اور چند ایک ماموں اور خالائوں کی بیٹیاں تھیں۔کوئی بھی لڑکا نہ تھا۔پہلی دفعہ اس نے "پرنس" نامی شخص کی آنے والی ای میل پر جواب دیا تھا اور زندگی میں پہلی ہی چوری پہلا ہی پھندا ثابت ہو رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خاندان میں زرش کے اور چند ایک کزنز لڑکیوں کے علاوہ کسی اور کے پاس اس کا ای میل ایڈریس تھا ہی نہیں کہ وہ یہ سوچتی کہ ان میں سے کسی ایک کی شرارت ہو سکتی تھی مگر کون تھا جو اس قدر اپ ڈیٹ انفارمیشن رکھتا تھا۔نہ صرف اسے معلومات حاصل تھیں بلکہ اس کے پاس اس کی تصویر بھی تھی۔

وہ اس قدر کنفیوژ ہو چکی تھی کہ مارے خوف کے اس نے کمپیوٹر ہی شٹ ڈائون کر دیا تھا۔

"مجھے علی یا پھر سمعان بھائی میں سے کسی ایک سے بات ضرور کرنی چاہیے۔ اس سے پہلے کہ میرے کردار پر حرف آئے۔"

ادھرادھر مسلسل چکر لگاتے وہ سوچ رہی تھی۔

"نہیں... میں بھلا انہیں کیا کہوں گی... کیا بتائوں گی...؟ اس طرح تو میری اپنی ہی سبکی ہو گی پھر میں کیا کروں...؟ یا اللہ تو ہی جانتا ہے میری نیت صاف

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھی۔" تھک ہار کر بستر پر گر کر وہ زورشور سے درودشریف کا ورد کرنے لگی تھی۔

"جب بھی کوئی پریشانی یا مسئلہ ہو تو بیٹا درودشریف کا ورد شروع کر دیا کرو۔ درودابراہیمی سے ساری پریشانی ختم ہو جاتی ہے اور اللہ ایسی جگہ سے پریشانی کا حل فرماتا ہے کہ انسان اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

بہت عرصہ پہلے اسے دادی جان کی ہی بات یاد آ رہی تھی۔وہ مزید خشوع وخضوع سے ورد کرنے لگی تھی۔

☆...☆...☆

آج وہ جلدی آفس سے اٹھ گیا تھا۔ارادہ چچا جان کے ہاں جانے کا تھا۔کتنے دن ہو گئے تھے۔زرش کو دیکھے ہوئے' اس سے ملے ہوئے۔جس دن ظفر آیا تھا اس دن وہ ان کے ہاں آئی تھی۔اس کے بعد وہ نہیں آئی تھی پھر سمعان احمد کو لاہور چارپانچ دن کے لیے جانا پڑ گیا تھا۔دو دن ہو گئے تھے اسے واپس لوٹے ہوئے مگر واپس آ کر وہ ایسا الجھا تھا کہ رات گئے فارغ ہوتا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دوسرا زرش بھی ان کے ہاں نہیں آئی تھی۔آج آفس آتے ہی اس نے دو بجے کے بعد کی اپنی آج ساری مصروفیات ترک کر دی تھیں۔اب آفس سے نکلتے ہوئے بھی اسے چار بج گئے تھے۔

سمعان احمد جب ان کے گھر پہنچا تو چوکیدار نے گیٹ کھول دیا تھا۔سمعان سیدھا گاڑی اندر لے آیا تھا۔گاڑی سے نکلتے ہی پہلی نظر لان کی چیئر پر بیٹھی زرش پر ہی پڑی تھی۔سمعان کے ہونٹوں پر خودبخود مسکراہٹ آ ٹھہری۔آفس سے نکلتے ہوئے اس نے سب سے پہلے اسے دیکھنے کی خواہش کی تھی اور بعض خواہشیں کتنی جلدی پوری ہو جاتی ہیں۔

وہ لان چیئر پر بیٹھی اپنی کتابیں بکھرائے ان میں غرق تھی۔گرین ہلکے شیڈ کے سوٹ میں وہ ڈھلتے سورج کا ہی ایک حصہ محسوس ہو رہی تھی۔سمعان احمد نے اندر بڑھنے کی بجائے اس کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

"السلام علیکم۔" وہ اس قدر اپنے کام میں مگن تھی کہ سمعان احمد کی آمد کا نوٹس ہی نہیں لے پائی تھی۔اب سمعان کی آواز پر فوراً اچھلی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ارے... آپ... سمعان بھائی آپ..." وہ ایک دم سیدھی ہوئی تھی پھر سمعان کو دیکھ کر ایک دم بے خود ہو گئی تھی۔کتنے دنوں بعد تو وہ دیکھ رہی تھی۔

"کیسی ہو...؟" سمعان نے اس کے دمکتے رخساروں کی لالی محسوس کرتے مسکرا کر پوچھا تھا۔زرش کی آنکھوں کے روشن چمکتے دمکتے ہیرے کچھ اور خیرہ کن ہو گئے تھے۔

"میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔پتا ہے سمعان بھائی!ابھی میں آپ کو ہی یاد کر رہی تھی اور میں نے چپکے سے دل میں دعا بھی مانگی تھی کہ اللہ کرے سمعان بھائی آ جائیں۔مجھے یقین نہیں آ رہا آپ اتنی جلدی آ گئے ہیں۔" سمعان احمد اس کی بات پر ہنس دیا۔

"چلو تمہاری دعا مجھے کھینچ کر یہاں لے آئی ہے۔اب بتائو مجھے یاد کیوں کیا جا رہا تھا؟" کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے سمعان نے پوچھا تو وہ فوراً سنجیدہ ہوئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھے یہ سوال سمجھ نہیں آ رہے تھے۔کل میرا ٹیسٹ بھی ہے اور ہماری ٹیچر نے ہمیں کچھ نہیں سمجھایا۔پچھلے ایک ہفتے سے چھٹی پر تھیں اب آتے ہی ٹیسٹ دے دیا ہے۔جب سے کالج سے لوٹی ہوں ان ہی کے ساتھ الجھی ہوئی ہوں۔" اس نے فوراً اپنا مسئلہ بتایا۔سمعان نے ایک گہری سانس لی۔

"تم مجھے فون کر کے بلوا لیتی یا فرح کے ساتھ مل کر حل کر لیتیں۔" سمعان نے کہا تو زرش بُرے بُرے منہ بنانے لگی۔

"کہاں بلوا لیتی... میں نے فون کرنا چاہا تھا مگر ماما نے منع کر دیا بلکہ ڈانٹ بھی دیا کہ میں خود ہی سوال حل کرنے کی کوشش کروں۔خوامخواہ آپ کو ڈسٹرب کرنے کی کوشش نہ کروں بلکہ تین دن سے مجھے آپ کے ہاں بھی جانے نہیں دے رہیں۔پتا نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے انہیں۔بات بات پر مجھے ڈانٹ دیتی ہیں۔" آخر میں وہ واقعی رنجیدہ سی ہو گئی تھی۔سمعان نے حیرانی سے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”وہ منع کیوں کر رہی ہیں...؟ تم کون سا وہاں پہلی دفعہ جا رہی ہو۔ہفتے میں دو تین دن تو ضرور جاتی ہو۔“

”مجھے کیا پتا آپ خود ہی ان سے پوچھ لیجئے گا۔میں پوچھتی ہوں تو مجھے ”ابھی تم بچی ہو۔تمہاری سمجھ میں آنے والی نہیں ہیں یہ باتیں۔جو کہا ہے وہ کرو“ کہہ کر ٹال جاتی ہیں۔“ وہ اچھی طرح جلی بیٹھی تھی۔سمعان احمد مسکرا دیا۔وہ سمعان احمد کو مسکراتے دیکھ کر مزید کلسی۔

”آپ مسکرا رہے ہیں۔یہاں میرا ایک کلو خون جل جل کر خاک ہو گیا ہے۔“ بے انتہا خفگی سے اس نے کہا تھا۔سمعان نے بمشکل اپنی مسکراہٹ ہونٹوں پر روکی۔

”اس وقت میں مسکرانے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتا ماسوائے اس کے کہ تمہارے ٹیسٹ میں تمہاری ہیلپ کر دوں۔“ سمعان نے مسکرا کراس کے آگے سے نوٹ بک اٹھا لی تھی۔ایک نظر کاپی پر ڈالی، پھر اس پر۔وہ انہیں ہی دیکھ رہی تھی۔ایک لمحے کو سمعان کی نظر اس کے چہرے پر ٹھہر سی گئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھی۔ڈھلتی سہ پہر میں وہ گرین لباس میں سرسبز لان کا ایک دلکش حصہ ہی محسوس ہو ئی تھی۔اس سے پہلے کہ سمعان حواس سے بیگانہ ہوتا‘ اس نے فوراً نگاہ پھیر لی تھی۔

”سمعان بھائی! فرح بتا رہی تھی کہ آپ لاہور سے اس کے لیے گولڈ کا لاکٹ لے کر آئے ہیں۔میں نے دیکھا تھا بڑا خوب صورت ہے۔“ سمعان کے آگے کتاب رکھتے ہوئے اس نے یوں ہی کہا تھا۔

”تمہیں پسند آیا...؟“ بال پوائنٹ لے کر سمعان نے لکھتے ہوئے سرسری سا پوچھا تھا۔

”جی بہت زیادہ۔میرا دل چاہا کہ میں...“ کچھ کہتے کہتے اس نے زبان فوراً ہونٹوں تلے دبا لی۔سمعان نے ہاتھ روک کر اس کو دیکھا۔ادھوری بات کا مفہوم وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

”تمہیں اگر اچھا لگا ہے تو میں تمہیں بھی لا دوں گا۔دراصل لاہور میں مجھے یہ پسند آیا تھا اور اس وقت وہاں صرف ایک ہی لاکٹ تھا ورنہ میں تمہارے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لیے بھی ضرور لاتا پھر یہ F.S کے حروف سے مزین تھا۔تمہارے نام کا آرڈر پر بنوانا پڑتا اور مجھے تو اگلے دن ہی واپس آنا پڑ گیا تھا ورنہ ضرور خریدتا۔" سمعان نے وضاحت کی تھی۔سمعان کا یہ ہمیشہ سے اصول رہا تھا کہ جب بھی کراچی سے باہر جانا پڑتا تھا وہ فرح اور زرش کے لیے کچھ نہ کچھ ضرور لاتا تھا۔پہلی دفعہ ایسا ہوا تھا کہ اس نے کچھ خریدا بھی تو صرف فرح کے لیے۔ اگر اسے زرش کے نام کے حروف سے کنندہ لاکٹ مل جاتا تو وہ ضرور لاتا۔

زرش سمعان کی وضاحت پر خوا مخواہ شرمندہ ہو گئی تھی۔

"نہیں۔اس کی ضرورت نہیں ہے۔میرے پاس تو ویسے ہی اچھی خاصی جیولری ہے۔ماما' ہادیہ آپا اور پاپا اکثر دلاتے رہتے ہیں۔میں نے تو یوں ہی کہہ دیا تھا۔پہلی دفعہ آپ فرح کے ساتھ ساتھ میرے لیے کچھ نہیں لائے تھے۔ اس لیے میں نے محسوس بھی کیا تھا۔آپ نے وضاحت کر دی اب اس کی ضرورت نہیں۔بس میرے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ نے مجھے جان بوجھ کر نظرانداز نہیں کیا۔" وہ اپنی ازلی معصومیت سے کہتی گئی تھی۔اس میں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بناوٹ نہیں تھی جو دل میں تھا وہی زبان پر بھی۔سمعان کے دل میں اس وقت پکڑدھکڑ ہونے لگی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ اب تم ساری توجہ اس جانب مبذول کر لو تو بہتر ہے۔" سمعان نے نا صرف اپنا دھیان بٹانے کے لیے بلکہ اس کی بھی توجہ کاپی کی طرف مبذول کروا دی تھی۔وہ فوراً سنجیدہ ہو کر کاپی پر جھک گئی تھی۔

ذہانت کے معاملے میں وہ خاندان کی سب لڑکیوں سے بڑھ کر تھی۔اپنی تعلیم کے معاملے میں وہ بہت زیادہ سنجیدہ تھی بھرپور توجہ دیتی تھی اور کبھی کبھار سمعان احمد سے بھی مدد لے لیتی۔

سمعان احمد کو اسے چیدہ چیدہ نکات بتانے پڑے تھے۔اس نے منٹوں میں حل بھی کر لیے تھے۔سمعان احمد دل ہی دل میں اس کے اس قدر تیزی سے پک کرنے کی صلاحیت کو سراہے بغیر نہ رہ سکا۔

"بس اب میں بعد میں کر لوں گی۔میں نے آتے ہی آپ کو اس طرح الجھادیا تھا۔شکر ہے ماما ابھی تک اپنے کمرے سے نہیں نکلیں ورنہ میری

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شامت پکی تھی۔وہ سمجھیں گی کہ میں نے آپ کو بلوایا ہے۔ویسے آپ چائے پیئں گے یا کولڈ ڈرنک...؟ اب اندر چلیں اگر ماما کو پتا چل گیا ناں کہ میں نے آپ کو اتنی دیر تک بھوکا پیاسا بٹھائے رکھا ہے تو وہ میری جان کو آ جائیں گی۔"

جلدی جلدی ٹیبل سے بکھری کتابیں سمیٹ رہی تھی۔اسی رفتار سے اس کی زبان بھی چل رہی تھی۔سمعان ہنستے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔

"چچی جان کیا کر رہی ہیں...؟" اندر کی طرف بڑھتے سمعان پوچھ رہا تھا۔

"کل سے انہیں کچھ فلو سا محسوس ہو رہا تھا۔آپ کے آنے سے تھوڑی دیر پہلے ہی لیٹی تھیں۔شاید سو گئی ہیں ورنہ آپ کی گاڑی کی آواز سن کر وہ فوراً کمرے سے نکل نہ آتیں۔" اس نے آرام سے بتایا تو سمعان احمد یک دم رک گیا۔

"چچی امی کی طبیعت خراب ہے اور تم مجھے اب بتا رہی ہو...؟" انہوں نے خفگی سے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"قسم لے لیں۔خیال ہی نہیں رہا ورنہ سب سے پہلے یہی بتاتی۔" سمعان کی خفگی دیکھ کر اس نے فوراً کہا تھا۔

"میں ان کے کمرے میں جا رہا ہوں۔تم چائے لے کر ادھر ہی آ جانا۔" اندر داخل ہو کر سمعان احمد سیدھا ان کے کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

"جو حکم سر! بس ماما سے میری سفارش ضرور کر دیجیے گا کہ مجھے آپ کے ہاں آنے کی اجازت دلوا دیں۔وہ آپ کی بات کبھی نہیں ٹالیں گی۔پلیز میرے اچھے بھائی ہیں ناں۔" ایک دم اس کے سامنے آ کر وہ لجاجت سے کہہ رہی تھی۔سمعان نے تیزی سے اپنے اٹھتے قدم روکے ورنہ اس کے یوں سامنے آ جانے سے ٹکرا جانے کا خدشہ تھا۔

اس کی اس حرکت میں اس قدر معصومیت وبرجستگی تھی کہ سمعان احمد کے دل کی دھڑکن مس ہوئی تھی۔بے اختیار سر نے جنبش کی تھی۔

"تھینک یو سو مچ۔مجھے پتا تھا آپ انکار نہیں کریں گے۔بس آپ نے مما کو منانا ہے۔میرے لیے پلیز میرے بھائی ہیں ناں۔" اب کے اس کے "میرے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھائی ہیں" کہنے پر سمعان نے اپنے مسکراتے لب سمیٹے۔اس کی آنکھوں کا سنہری پن کاریڈور کی نیم تاریکی میں کچھ اور بھی سنہرا محسوس ہوا تھا۔وہ رکی نہیں تھی۔کتابیں رکھنے اپنے کمرے کی طرف چل دی تھی۔

"تمہارے لیے ہی تو یہ سب کچھ کر رہا ہوں پاگل لڑکی..." وہ اپنے کمرے میں گم ہو چکی تھی۔سمعان احمد نے شائستہ بیگم کے کمرے کی طرف پیش رفت کی۔اس نے دو دفعہ دروازے پر دستک دی تھی۔

"کون ہے...؟" تیسری بار کے لیے اٹھتا ہوا ہاتھ رک گیا۔شائستہ بیگم کی آواز آئی۔سمعان کمرے میں داخل ہو گیا۔کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔صرف بیڈ لائٹ تھی جو ابھی شائستہ بیگم نے روشن کی تھی۔

"میں ہوں چچی امی... سمعان..." سمعان نے آگے بڑھ کر سارے کمرے کی لائٹ روشن کر دی تھی۔وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سمعان! تم اس وقت...؟" وہ کمبل لیے لیٹی ہوئی تھیں۔اسے دیکھ کر اٹھ بیٹھیں۔ان کی آنکھیں سرخ رنگ ہو رہی تھیں۔ایک لمحے کو سمعان احمد کو لگا جیسے وہ کافی دیر سے رو رہی تھیں۔

"جی... یوں ہی ادھر سے گزرتا یہاں چلا آیا مگر یہاں آ کر علم ہوا ہے کہ آپ کی طبیعت خراب ہے۔" سمعان نے فکرمندی سے پوچھا تھا۔وہ ہنس دیں۔

"کچھ زیادہ نہیں۔بس ہلکا سا فلو ہو رہا تھا۔میڈیسن لی تھی اب تو افاقہ ہے۔" سمعان ان کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

"پھر بھی آپ کو ضرور احتیاط کرنی چاہیے۔یہ چھوٹا موٹا فلو بعض اوقات بگڑ بھی جاتا ہے۔" سمعان احمد کے لہجے میں ابھی بھی فکرمندی تھی۔شائستہ بیگم ہنس دیں۔بڑی تلخ سی ہنسی تھی۔سمعان محسوس کیے بغیر نہ رہ سکا۔

"کیا بات ہے کوئی بات ہوئی ہے...؟" بغور ان کے چہرے کا جائزہ لیتے اس نے بہت کچھ اخذ کرتے ہوئے پوچھا تھا۔انہوں نے نفی میں سر ہلادیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کوئی بات نہیں ہوئی۔تم خوا مخواہ پریشان ہو رہے ہو۔بس موسم کا اثر ہے اور کچھ نہیں۔" اب کے انہوں نے مسکرانے کی بھی کوشش کی تھی مگر ان کا ستا ہوا چہرہ سمعان کو کوئی اور ہی کہانی سنا رہا تھا۔

"چچی جان! چھپایا ان سے جاتا ہے جو آپ کے دل میں اتر کر سب کچھ جان لینے کے گر سے ناواقف ہوں۔آپ صرف میری چچی امی ہی نہیں بلکہ میری سب سے مخلص دوست بھی ہیں... اور آپ اپنے دوست سے کچھ چھپا رہی ہیں۔" اب کے اس نے خفگی سے کہا تھا۔

"میں نے کہا ناں سمعان بیٹے! کوئی بات نہیں ہوئی۔" انہوں نے جھنجلا کر کہا تھا۔

"تو پھر آپ زرش کو ہمارے گھر کیوں نہیں آنے دے رہیں؟ میں دو دن سے کراچی میں ہوں۔اس سے چار دن پہلے لاہور گزار کر آیا ہوں۔آپ نے ان چھ سات دنوں میں ایک دفعہ بھی فون کر کے مجھ سے میری خیریت دریافت نہیں کی؟ اپنا خیال رکھنا کہہ کر خاص تاکید نہیں کی اور تو اور میں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جب سے آیا ہوں آپ اپنے کمرے میں بند ہو کر رونے کا شغل فرما رہی ہیں۔میں سامنے آیا ہوں تو یوں حیران ہو رہی ہیں جیسے پہلی دفعہ دیکھ رہی ہیں،سب سے بڑھ کر یہ کہ مجھ سے نظریں چرا رہی ہیں اور اس کے باوجود کہتی ہیں کہ کوئی بات نہیں ہوئی..." ان کا ہاتھ تھامے وہ بہت ہلکے ہلکے انداز میں شکوہ کر بیٹھا تھا۔وہ پہلے تو سمعان احمد کے اس قدر درست اندازے لگانے پر حیران ہو کر دیکھے گئیں پھر ان کی آنکھوں کی سطح نمی سے تر ہونے لگی۔

اللہ نے انہیں صرف تین بیٹیاں ہی دی تھیں۔ہادیہ' نوشین اور زرش۔سمعان احمد کی موجودگی نے انہیں کبھی بیٹے کی حسرت ہی نہیں ہونے دی تھی۔ان کے لیے سمعان احمد بیٹوں سے بڑھ کر تھا مگر اب قیصرہ بیگم اور طاہرہ بیگم کی باتیں سن کر ان کا دل اندر ہی اندر ریزہ ریزہ ہو کر کہیں بکھر گیا تھا۔

"سمعان..." وہ سسکی لے کر رو پڑی تھیں۔سمعان حیرانی سے دیکھے گیا۔

"چچی امی... چچی..." اس نے ایک بیٹے کی طرح انہیں بازو کے حصار میں لے لیا تھا۔وہ روتی رہی تھیں حتیٰ کہ سارے آنسو سمعان کے کندھے پر بہا دیے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ میری امی سے بڑھ کر ہیں... بخدا بتائیں اگر میری ذات آپ کے لیے دل آزاری کا سبب بنی ہے تو میں خود کی کبھی معاف نہیں کر پائوں گا۔آپ میرے لیے میری امی کی طرح ہیں۔" ان کے آنسو سمعان کو تکلیف میں مبتلا کر رہے تھے۔ان کا سر اپنے کندھے سے ہٹا کر اس نے کہا تو شائستہ بیگم کو احساس ہوا کہ وہ کتنی دیر سے کیا حماقت سرانجام دیے جا رہی تھیں۔

"کچھ نہیں ہوا... بس دل بھر آیا تھا۔رونے کو دل چاہ رہا تھا۔زرش تو یوں ہی پریشان ہو جاتی ہے۔نوشین بھی ہادیہ کے ہاں گئی ہوئی ہے۔شاید گھر میں سناٹے سے گھبرا گئی ہوں۔" انہوں نے فوراً خود کو سنبھالا تھا۔سمعان احمد ہونٹ بھینچے دیکھتا رہا۔

"ٹھیک ہے آپ مجھے اس لائق نہیں سمجھتیں کہ مجھے کچھ بتائیں تو میں چلا جاتا ہوں۔خوا مخواہ آپ کو پریشان کرنے آ گیا تھا مگر آپ تو..." بہت سنجیدگی سے کہتے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔شائستہ بیگم نے اسے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سمعان! تم غلط سمجھے ہو... تم میری بات تو سنو... سمعان... سمعان..." وہ آوازیں دیتی رہ گئی تھیں مگر سمعان بے انتہا ڈسٹرب ہو چکا تھا۔وہ اچھی طرح سمجھ چکا تھا کہ وہ لاکھ سر پٹخ لے وہ اسے کچھ بھی بتانے والی نہیں ہیں۔

وہ آندھی طوفان کی طرح کمرے سے نکلا تھا مگر زرش کو دیکھ کر رک گیا۔وہ چائے کی ٹرالی گھسیٹے اس کے سامنے ہی تھی۔اسے کمرے سے نکلتا دیکھ کر رک گئی تھی۔

"ارے... آپ کہا ں جا رہے ہیں...؟ میں ابھی تو چائے تیار کر کے لائی ہوں۔آپ پی کر جائیں اور ہاں... ماما سے بات کی...؟" سمعان احمد لب بھینچے کھڑا تھا۔اسے دیکھ کر بھی اس کے زاویوں میں فرق نہ آیا تو زرش متوجہ ہوئی۔

"کیا ہوا ہے..." وہ کچھ پریشان ہو گئی تھی کیونکہ سمعان کے عقب میں ماما بھی کھڑی تھیں۔زرش کی وجہ پریشانی سمعان احمد نہیں بلکہ ماما کا متورم چہرہ تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ماما! کیا بات ہے...؟آپ روئی ہیں؟" وہ ٹرالی وہیں چھوڑ کر فوراً ماں کی طرف بڑھی تھی۔ان کے کندھے کو تھام کر بے تحاشا پریشان ہو چکی تھی۔ اس نے ماما کو کبھی روتے نہیں دیکھا تھا اور اب ان کا چہرہ...

"سمعان چائے پی کر جانا..." ماما نے اس کی طرف دھیان نہیں دیا تھا۔ان کی ساری توجہ سمعان احمد کی طرف تھی جو ان سے ناراض ہو کر جا رہا تھا۔

"نہیں۔چچی امی! ایک بہت ضروری کام ہے۔اس وقت چلتا ہوں اللہ حافظ۔" زرش کبھی حیرانی سے ماما کا رویا متورم چہرہ دیکھ رہی تھی تو کبھی سمعان احمد کے تاثرات سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جو اپنی بات کہہ کر رکا نہیں بلکہ تیز تیز قدم اٹھاتا چلا گیا تھا۔

"ماما... کیا بات ہے...؟ سمعان بھائی آپ سے ناراض ہو کر گئے ہیں؟" جیسے ہی سمعان باہر نکل گیا تھا زرش کی بھی حیرانی ختم ہو گئی تھی۔اس نے رخ شائستہ بیگم کی طرف کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم نے سمعان کو کیوں بلایا تھا جب کہ میں نے منع کر دیا تھا تو..." وہ سخت لہجے میں پوچھ رہی تھیں۔زرش بھونچکا رہ گئی۔

"ما...ما..." وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔"میں انہیں فون کر کے کیوں بلاتی جب آپ نے ایک دفعہ منع کر دیا تھا تو وہ میرے لیے حکم کا درجہ رکھتا تھا۔میں نے پہلے کبھی آپ کی اجازت کے بغیر کوئی قدم اٹھایا ہے جو اب اٹھاتی۔" وہ دکھ سے کہہ رہی تھی۔

"تو پھر سمعان کو کیسے علم ہو گیا کہ میں تمہیں ان کے ہاں جانے کی اجازت نہیں دے رہی...؟"

"اوہ۔تو یہ بات... مگر ماما کو اس قدر غصہ کیوں آ رہا ہے؟" وہ حیرانی سے سوچ کر رہ گئی۔

"میں نے ان سے ذکر کیا تھا۔" اسے لگا ماما صرف اس کی اس بات پر روئی ہیں مگر اتنی سی بات پر یوں بری طرح تو نہیں رویا جاتا کہ چہرہ یوں سرخ ہو جائے۔وہ الجھ کر رہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مغرب کی اذان ہو رہی ہے۔اپنے کمرے میں جا کر نماز ادا کرو... اور اس کے بعد اپنی پڑھائی پر توجہ دو... بہت نالائق ہوتی جا رہی ہو تم... سیکنڈ ائیر میں آ چکی ہو مگر تمہارا بچپنا جوں کا توں برقرار ہے۔نہ جانے کب عقل آئے گی تمہیں...؟" انہوں نے اسے بے بھائو کی سنائی تھیں۔وہ منہ کھولے حیرت سے گنگ دیکھتی رہ گئی جب کہ وہ اس کی طرف سے رخ موڑ کر واپس کمرے میں جا چکی تھیں۔

☆...☆...☆

"سر شہوانہ زمان سے متعلق ساری انفارمیشن اس لفافے کے اندر ہیں۔ساتھ تصاویر بھی۔لالہ منصور صرف سیاسی ہی نہیں اپنے علاقے کی بڑی زورآور شخصیت بھی ہے۔احسان منصور اس کا اکلوتا بیٹا ہے۔اس وقت شہوانہ زمان اپنی ماں بدرآراء کے ساتھ احسان منصور کے عطا کردہ فلیٹ میں رہ رہی ہیں۔ شہوانہ کی پہلی شادی اس کی ماں بدرآراء نے اپنے ایک جاننے والے تحسین خان سے کی تھی۔خاصی موٹی تازی آسامی تھا۔خوب لوٹا دونوں ماں بیٹیوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نے اسے۔وہ کروڑ پتی سے کنگلا پتی بن گیا تو اس کی ماں نے شہوانہ کی وہاں سے طلاق دلوا کر دوسری جگہ شادی کرنے کی حماقت کرنے کی بجائے کئی عقل کے اندھوں کو الو بنایا تھا۔اب بدرآراء کی نظر احسان منصور پر ہے۔ احسان منصور بھی شہوانہ پر جان چھڑکتا ہے جب کہ لالہ منصور کو اپنے بیٹے سے بڑی محبت تھی اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کا بیٹا ایسی عورتوں کے ہاتھوں برباد ہو۔لالہ منصور کے لیے ان دونوں ماں بیٹی کو ختم کرانا مشکل کام نہیں تھا مگر احسان منصور نے اپنے باپ کو دھمکی دے رکھی ہے کہ اگر ان ماں بیٹی کا بال بھی بیکا ہوا تو وہ کھڑے کھڑے اپنی جان دے دے گا۔"

شارق زمان کے سامنے بیٹھا اس کا سب رپورٹر اسے یہ سب انفارمیشن دے رہا تھا۔اس دوران شارق زمان نے اسے قطعی نہیں ٹوکا تھا اور نہ ہی کسی قسم کی رائے کا اظہار کیا تھا۔رپورٹر عمران کی فراہم کردہ معلومات سے وہ پہلے ہی باخبر تھا۔اس کا شارق کے سامنے رکھا ہوا لفافہ بھی جوں کا توں تھا۔شارق زمان نے ہاتھ بڑھا کر اسے اٹھانے کی قطعی کوشش نہیں کی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"شہوانہ زمان کی اپنے پہلے شوہر تحسین خان سے کوئی اولاد بھی ہے؟" اپنے اندر کی وحشت سے گھبرا کر اس نے پیپر ویٹ اٹھا لیا تھا۔ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ پر منتقل کرتے اس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا تھا۔

"جی سر! اس کا ایک بیٹا ہے۔دونوں ماں بیٹی اس کو اپنے ساتھ رکھتی ہیں۔ دراصل تحسین خان کی اچھی خاصی جائیداد ہتھیانے کے باوجود دنوں ماں بیٹی نے بیٹے کو عدالت کے ذریعے حاصل کر لیا تھا۔اب آہستہ آہستہ تحسین خان دوبارہ اپنی بنیادیں مضبوط کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔" عمران نے تفصیلاً بتایا تھا۔

"اچھا۔اب تم جائو اور منصور صاحب کو کال کر دینا اور بتا دینا کہ رپورٹ شائع ہو جائے گی۔" ایک دم اس کے اندر کی وحشت اس قدر بھر چکی تھی۔شارق زمان کو خدشہ لاحق ہوا کہ وہ کہیں عمران کے سامنے ہی خود پر کنٹرول نہ کھو دے۔اس نے ایک دم قطعی انداز میں حکم دیتے ہوئے اسے چلتا کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جی..." وہ باہر چلا گیا۔

شارق زمان اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا تھا۔

"شہوانہ زماں..." کوئی اس کے اندر سے چیخا تھا۔وہ گہرے گہرے کش لینے لگا۔

"زمان اور بدرآراء کی بیٹی..." کسی نے اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسانے شروع کر دیے تھے۔

"نہیں۔وہ صرف اور صرف بدرآراء کی بیٹی ہے۔اس کا زمان حسنین سے کوئی تعلق نہیں ہے۔"

میز پر پڑی کئی چیزیں دھمک سے نیچے گر گئی تھیں۔

"اس طرح سے تعلق ختم نہیں ہو جاتے شارق زمان... وہ زمان حسنین کی بیٹی ہی نہیں حسنین کی پوتی بھی ہے اور سب سے بڑھ کر وہ تمہاری بہن ہے۔ صرف تمہاری بہن۔" کوئی اس کے اندر بیٹھا زور سے چیخا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان کا اشتعال بڑھنے لگا۔

اسے محسوس ہونے لگا جیسے اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائیں گی۔

”وہ کمینی... بدذات میری بہن کیسے ہو سکتی ہے...؟ وہ تو صرف ایک طوائف زادی ہے۔بدرآراء کی بیٹی ہے۔شہوانہ بدرآراء بس...“

وہ اپنے ہوش وحواس کھوتا جا رہا تھا۔

”تم رشتوں سے انکاری ہو رہے ہو۔آج منصور لالہ تمہارے سامنے آ کر تمہیں بتا رہا ہے کہ شہوانہ زمان اس کے بیٹے کی رکھیل بنی ہوئی ہے اور وہ تمہارے سامنے تمہاری بہن کو گالی دے گیا تھا۔تمہارے اندر کی غیرت کہاں جا سوئی تھی جو اس کا طمانچہ لفظ رکھیل کی صورت میں برداشت کر گئے تھے۔تمہیں تو غیرت سے مر جانا چاہیے تھا۔“ کوئی اس کے اندر بیٹھا مسلسل کچوکے لگا رہا تھا۔اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہا تھا۔

وہی جو مسلسل بچپن سے اب تک اس کے تعاقب میں تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہی جس نے اس سے اس کی بچپن کی معصومیت چھین لی تھی۔

اس کے اندر محرومیوں کے لامتناہی صحرا دیے تھے۔

جسے رشتوں سے نفرت ہو گئی تھی۔جسے اپنی ذات سے نفرت ہو گئی تھی۔

”بدر آرائ... میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا... دعا کرو تم کبھی میرے سامنے نہ آنا ورنہ میں بیٹا ہونے کا حق ادا نہ کر پائوں گا۔تمہاری شہرت مسلسل میرے تعاقب میں رہی ہے۔پہلے پہل تمہارا حوالہ بن کر... پھر تمہاری یاد بن کر اور اب تمہاری بیٹی شہوانہ زمان کی صورت میں... میں غلط لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے لگا ہوں۔میں خود کو بھول چکا ہوں۔اس کے باوجود تمہاری شہرت میرا پیچھا ہی نہیں چھوڑتی۔میری ماں ایک طوائف ہے... میں ایک طوائف زادہ ہوں۔

وہ اپنے آپ سے لڑ رہا تھا۔اپنے اندر اٹھنے والی آوازوں کو دبا رہا تھا۔

یوں ہی ادھر سے ادھر چکر لگاتے اس کی نظر اس خاکی لفافے پر جا ٹھہری جو اس کا رپورٹر اس کی ٹیبل پر رکھ گیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس میں مکمل رپورٹ کے ساتھ ساتھ تصاویر بھی تھیں جو لالہ منصور نے بھجوائی تھیں بلکہ شارق زمان کے منہ پر طمانچہ مارا تھا۔جس شخص کو شہوانہ زمان کا بائیوڈیٹا اکٹھا کرنے میں کوئی دقت نہیں ہوئی... وہ کیسے بدرآراء بیگم کی سابقہ شہرت سے بے خبر ہو گا اور اس شخص نے یہ رپورٹ شائع کروانے کا بندوبست بھی کس سے کروایا تھا۔بدرآراء کے بیٹے' شہوانہ زمان کے بھائی کے ہاتھوں... کتنا عقل مند اور چالباز شخص تھا۔جانتا تھا ایک بھائی اپنی غیرت پر پڑنے والی چوٹ کیسے برداشت کر سکتا ہے۔وہ ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتا تھا۔اپنے بیٹے کو بھی نہیں کھونا چاہتا تھا اور بدرآراء بیگم کے ساتھ ساتھ اس کی بیٹی کا بھی پتہ صاف کر دینا چاہتا تھا۔

واقعی شارق زمان اس شخص کی ذہانت پر عش عش کر اٹھا۔

شارق نے آگے بڑھ کر خاکی لفافہ اٹھا لیا تھا۔

لفافے کو چاک کرتے ہوئے اس کے ہاتھوں کی انگلیاں کانپی تھیں۔

اس کے سامنے لالہ منصور کی بھیجی گئی تصاویر تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تصاویر پر ایک نظر ڈال کر شارق زمان کا جی چاہا کہ کاش اس لمحے اس کے سامنے شہوانہ زمان ہوتی تو وہ اپنے ہاتھوں سے اس عورت کا گلہ دبا دیتا۔

ایک تصویر میں بدرآراء تھی۔وہ اس عورت کو یکسر فراموش کر چکا تھا مگر اس کا ایک ایک نقش اس کے دل ودماغ پر ثبت ہو چکا تھا اور اب وہ اس عورت کو جو کہ اسے صرف جنم دینے کا سبب بنی تھی دیکھ رہا تھا۔ماہ وسال اس عورت پر صرف تھوڑا سا فرق چھوڑ پائے تھے۔وہ آج بھی ویسی تھی جیسی شارق زمان نے تصویروں میں دیکھی تھی۔عمر بڑھ چکی تھی۔جسم فربہی مائل ہو چکا تھا مگر خوب صورتی جوں کی توں تھی جس کا اثر اس کے سادہ لوح باپ پر ہوا تھا۔

ایک ایمان دار' باحیا بیوی اور ننھی سی بیٹی رفعت زمان کی موجودگی کے باوجود وہ اس چالاک وچال باز عورت کی ادائوں کا گھائل ہو گیا تھا پھر وہ اسے ایک بیٹے کا تحفہ دے کر کہیں چلی گئی تھی۔کہاں...؟ اس کا باپ یہی غم کھائے قبر میں جا اترا تھا۔اس کی پہلی بیوی شارق زمان کی پالی پوسی تھی۔بیٹے کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

طرح محبت دی تھی مگر بدرآراء کی پرچھائیں سے اس شارق زمان کو نہ بچا سکی حتیٰ کہ وہ حوادث زمانہ کا شکار ہو گیا۔اچھے برے کی تمیز کے باوجود وہ گناہوں میں لذت محسوس کرنے لگا تھا۔جب اس کی ماں اس کے باپ کی جمع پونجی چُرا کر بھاگ رہی تھی۔اس نے پلٹ کر بیٹے کا احساس نہیں کیا تھا تو وہ اپنا احساس کیسے کر لیتا۔اسے دنیا نے جو دیا تھا وہ دنیا کو لوٹا رہا تھا۔اپنے خاندان میں بہت کم ملنا ملانا تھا۔صرف اس پڑھائی سے بھاگتے بھاگتے وہ نجانے کن اندھیروں کا مسافر بنتا جا رہا تھا جن کی کوئی منزل نہ تھی۔واپسی کا کوئی راستہ نہ تھا۔اس کا یہ چھوٹا سا پریس میڈیا تھا۔وہ پیسہ کمانے کے لیے ہر جائزوناجائز چیز شائع کرتا تھا۔چاہے وہ اشاعت فلم انڈسٹری سے متعلق ہو یا سیاست سے متعلق... وہ حکام بالا سے متعلق ہو یا کسی کی ذاتی مخالفت سے متعلق... وہ بلاخوف وخطر ہر کام کر جاتا تھا جس طرح پیسہ اس کے ہاتھ میں آرہا تھا اسی طرح لٹاتا بھی جا رہا تھا۔

تصویروں کو لفافے میں ڈال کر اس نے ٹیبل پر پٹخ دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کی آنکھیں لہو رنگ ہو رہی تھیں۔

اس رپورٹ کو شائع کر کے وہ اپنی غیرت کا خون کرنے جا رہا تھا۔اپنے اندر کے غیرت مند مرد کو مار رہا تھا۔اس رپورٹ میں شامل تصاویر کو شائع کر کے۔

”بدرآراء بیگم۔بس تم تیار رہنا۔تم اور تمہاری بیٹی کو میرے ہاتھوں سے عبرت ناک موت سے کوئی نہیں بچا سکتا... کوئی بھی نہیں...“ وہ دوبارہ کرسی پر گر چکا تھا۔تھک ہار کر اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا لیا تھا۔وہ حالات کا مارا ہوا شخص تھا اور یہی موت اس کے جسم اور روح کے مقدر میں بھی تھی۔

☆...☆...☆

کالج سے آنے کے بعد نمازِ ظہر ادا کر کے کھانا کھا کر وہ لیٹ گئی تھی۔عصر کے قریب آنکھ کھلی تھی۔نماز ادا کر کے وہ کتابیں سمیٹ کر باہر لان میں آ بیٹھی تھی۔دو دن ہو گئے تھے زرش بھی نہیں آ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آج کالج میں وہ بتا تو رہی تھی کہ چچی امی نے اسے یہاں آنے سے منع کیا تھا۔زرش کی زبان سے سن کر وہ خود بھی حیران تھی۔کل کالج میں ٹیسٹ تھا اور زرش ہوتی تو دونوں مل کر تیاری کر لیتیں مگر اب لگ رہا تھا کہ اسے سمعان بھائی سے مدد لینا ہو گی۔

طاہرہ بیگم کچن میں مصروف تھیں۔آج کل ان کا غصہ ویسے ہی آسمان کو چھو رہا تھا۔ایسے میں فرح ان سے دور ہی رہتی تھی کیونکہ ان کا سارا نزلہ اس کی ناتواں جان پر ہی نکلا کرتا تھا۔آج تو ویسے بھی قیصرہ خالہ آئی ہوئی تھیں۔ وہ کالج میں تھی جب ان کی آمد ہوئی تھی۔گھر لوٹی تو وہ جا رہی تھیں۔امی کا موڈ خاصا جارحانہ ہو رہا تھا۔وہ فوراً اندازہ کر کے اپنے کمرے میں گھس گئی تھی۔صرف کھانا کھانے کچن میں آئی تھی۔اس کے بعد اب کمرے سے نکلی تھی۔وہ سیدھی لان میں چلی آئی۔اتناتو وہ بھی سمجھ چکی تھی کہ امی اسے پڑھتا دیکھ کر خود ہی جل کڑھ لیں گی۔اسے کچھ نہیں کہیں گی۔علی بھی کھانا کھا کر نکل گیا تھا۔ابو نے اسے اپنے آفس بلوایا تھا۔شاید اسے چچا ابو کے ساتھ کہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھیجنا تھا۔اکثر وہ چچا ابو کے ساتھ کہیں نہ کہیں جاتا رہتا تھا۔خاص طور پر میٹنگز وغیرہ میں۔اب اکثر ابو اسے بزنس کے امور سے آگاہ کرنے لگے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ وہ ابھی سے ہی ان کے ساتھ اٹھا بیٹھا کرے۔اسی طرح وہ بزنس کی تربیت حاصل کر سکتا ہے۔وہ کتاب کھولے نوٹ بک پر لکھنے میں مصروف تھی جب چوکیدار بابا چلے آئے تھے۔ان کے ہاتھ میں پھولوں کا بکے تھا ساتھ میں شاید کارڈ بھی۔

”فرح بیٹا! آپ کے لیے کوئی یہ دے کر گیا ہے۔کہہ رہا تھا کہ آپ کو دے دوں۔“

”کیا میرے لیے...؟“ وہ حیران ہو کر سرخ گلابوں سے بنے گلدستے میں سجے بکے کو دیکھ رہی تھی۔

”جی انہوں نے آپ کا ہی نام لیا تھا پھر مجھ سے سائن کروا کر چلا گیا تھا۔“

اس نے الجھتے ہوئے ان سے پھول اور کارڈ لے لیے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کون ہو سکتا ہے...؟“ اس نے سوچا۔”اچھا آپ جائیں میں دیکھ لیتی ہوں۔“ اس نے کہا۔

پھولوں کی مہک اسے مزید متوحش کر رہی تھی۔اس نے جلدی سے کارڈ کھولا۔

”مائی ڈیئر سویٹ لو“ کا انتہائی خوب صورت کارڈ تھا۔کارڈ خالی تھا مگر اس کے اند رکھا صفحہ خالی نہ تھا۔فرح نے کارڈ میز پر رکھ کر کاغذ اٹھا لیا تھا۔

ہجر کے ماہتاب سن

ہم بھی ہیں تیرے ہم سفر

ہم سے بھی کوئی بات کر

ہم بھی تو تیرے رفیق ہیں

ہم سے نہ اجتناب کر

دستِ فراق یار میں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ازلوں کے ہمرکاب سن

ہجر کے ماہتاب سن

بخت میں جب نہ چین ہو

وقت سے کیا گلہ کریں

اس سے کہاں گلہ کریں

راہ میں اس کو روک لیں

کیسے یہ حوصلہ کریں

تُو تو ہمارے ساتھ چل

تُو تو ہمارے خواب سن

تاروں میں انتشار ہے

کسی کی نگاہ کے سبب

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنی ہی چاہ کے سبب

ہم نے جسے گنوا دیا

شدت راہ کے سبب

اس کے غمِ فراق کا

ہم سے کبھی حساب سن

ہجر کے ماہتاب سن

جذبوں سے گندھی یہ نظم فرح کے اندر عجب سا انتشار برپا کر رہی تھی۔نظم کے اختتام پر رقم طراز تھا۔

"اس نظم کو پڑھنے کے بعد میری میلز کا رسپانس دیں ورنہ یہ سلسلہ تب تک چلے گا جب تک آپ میرے لیے سنجیدہ نہیں ہو جاتیں مائی ڈیئر فرح سعید احمد۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ شخص انتہائی بلیک میلر تھا۔فرح نے مٹھیاں بھینچ لیں۔دماغ سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے مفلوج ہو رہا تھا۔

"یااللہ یہ میرے ساتھ کیا ہو رہا ہے...؟ وہ کون ہے... کیوں میرے ہی پیچھے پڑ گیا ہے؟" وہ رو دینے کو تھی۔اشتعال میں آ کر اس نے کارڈ سمیت کاغذ کے بھی ٹکڑے ٹکڑے کر دیے تھے۔

"بلیک میلر... ذلیل انسان..." فرح کو لگ رہا تھا کہ اس کے دماغ کی کوئی نہ کوئی رگ پھٹ جائے گی۔

اس نے ایک قہر بھری نفرت انگیز نظر پھولوں کے بکے پر ڈالی تھی۔غصے سے اس نے خوب صورت انداز میں بنایا گیا گلدستہ بکھیر دیا تھا۔سرخ گلابوں کی پتیاں ارد گرد بکھر کر احتجاج کرنے لگی تھیں۔اس سے پہلے کہ امی لان میں چلی آتیں' اس نے بکھرے پھول' پھولوں کی ٹہنیاں اور ریپر اٹھا کر گیٹ کے ایک طرف پڑے کوڑادان میں سارا ڈھیر ڈال دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اب کچھ بھی پڑھنے کا موڈ نہیں تھا۔اس نے کوفت' جھنجھلاہٹ وپریشانی سے اکتا کر کتابیں اٹھا کر اپنے کمرے کی راہ لی مگر راہداری میں ہی اسے رکنا پڑا تھا۔

ماجدہ کسی سے فون پر بات کر رہی تھی۔ماجدہ ان کی کل وقتی ملازمہ تھی۔ چوکیدار بابا کی بیٹی۔اس وقت امی کے ساتھ کچن میں مصروف تھی۔شاید گھنٹی بجنے پر وہ ادھر آئی۔

"جی میں نے کہا ناں کہ یہاں کوئی پرنسس نہیں رہتی۔غلط نمبر ہے۔عجیب ڈھیٹ انسان ہیں آپ۔ایک دفعہ کہی بات کا اثر نہیں ہوتا۔" ماجدہ غصے میں کہہ رہی تھی اور فرح کے پائوں تلے سے زمین سرکتی جا رہی تھی۔

"یااللہ!" اس سے پہلے کہ کتابیں ہاتھ سے نکل کر زمین پر گرتیں' اس نے فوراً ماجدہ کی طرف قدم بڑھائے۔ماجدہ فون رکھ کر بڑبڑاتی ہوئی جانے لگی تھی۔اسے دیکھ کر رک گئی۔

"کس کا فون ہے ماجدہ؟" اس کی زبان لڑکھڑائی۔ماجدہ نے ناک سکیڑی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پتا نہیں کون بدتمیز ہے بی بی جی! مسلسل تنگ کر رہا ہے۔روز اسی وقت فون کر دیتا ہے کہ مجھے پرنسس سے بات کرنی ہے۔ہزار بار اسے کہہ چکی ہوں کہ اس نام کی کوئی لڑکی یہاں نہیں رہتی مگر وہ بھی ڈھیٹ ہے۔" وہ اکتا کر بتا رہی تھی۔فرح کا رنگ مزید زرد ہو گیا۔

"تو یہ بلیک میلر شخص اس حد تک پہنچ گیا ہے۔" اس کا جی چاہا کہ پھوٹ پھوٹ کر روئے۔وہ بے بسی کی انتہا پر تھی۔ماجدہ واپس کچن میں چلی گئی تھی۔وہ بمشکل اپنے آپ کو گھسیٹتی کمرے میں پہنچی تھی۔کتابیں میز پر پٹخ کر وہ بستر پر بیٹھ کر ممکنہ کارروائی پر کڑھنے لگی تھی۔ایک دم اس کے ذہن میں خیال آیا کہ دیکھے تو سہی کہ نمبر ہے کونسا... اپنے کمرے میں رکھے ایکٹینشن میں اس نے آنے والی کالز میں سی ایل آئی پر نمبر دیکھے تھے۔سب سے پہلے جو نمبر تھا۔وہ پاکستان کا نہیں تھا۔شاید کسی باہر کے ملک کا تھا۔وہ نمبر گھورے گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ شخص پاکستان میں رہتا ہے پھر یہ نمبر...'' وہ الجھ کر رہ گئی۔''چلو یہ مان بھی لوں کہ اس نے مجھے پاکستان کے نام پر جھوٹ بھی بولا ہو تو پھر اس نے یہ کارڈ اور پھول خود سے کیسے بھجوا دیے۔'' وہ جوں جوں سوچتی مزید فکرمند ہوتی جا رہی تھی پھر یوں ہی آزمانے کو اس نے وہ نمبر ری ڈائل کر دیے تھے مگر دوسری جانب کمپیوٹر آپریٹر کی آواز سن کر وہ کڑوا گھونٹ پی کر رہ گئی۔

''یہ نمبر آف تھا۔'' کمپیوٹر آپریٹر اسے کچھ دیر بعد نمبر ڈائل کرنے کو کہہ رہی تھی۔فرح کا جی چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔آخر یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا تھا... وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

اس رات کے بعد اس نے دوبارہ کمپیوٹر آن ہی نہیں کیا تھا۔اگر کمپیوٹر ایک دو دفعہ آن کرنے کی ضرورت پڑی بھی تو وہ صرف کمپیوٹر تک رہی تھی۔ انٹرنیٹ کو چھیڑا بھی نہیں تھا۔کیا شخص تھا وہ بلیک میلر بھی۔پہلے اس کو ای میل کی تھی پھر اسے مسلسل زچ کرتا رہا تھا اور اب اگر اس نے اس شخص

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کی ای میلز کی جانب سے خاموشی اختیار کی بھی تھی تو وہ ان ہتھکنڈوں پر اتر آیا تھا۔فرح کو حقیقتاً اس شخص سے نفرت محسوس ہوئی تھی جو اسے مسلسل ذہنی اذیت پہنچا رہا تھا۔

☆...☆...☆

نفیسہ پھوپو نوشین کو چھوڑنے آئی تھیں مگر یہاں آ کر گھر کی خاموشی دیکھ کر حیران رہ گئیں۔زرش ان سے بظاہر خوش ہو کر ملی تھی مگر اس کا ستا ہوا چہرہ بتا رہا تھا کہ کوئی بات ہوئی ضرور ہے۔شائستہ بیگم بھی خوش مزاجی سے ملی تھیں۔نفیسہ سعید احمد اور سعود احمد کی نہ صرف اکلوتی بہن تھیں بلکہ شائستہ کے اکلوتے بڑے بھائی جمال کی بیوی ہونے کے ناطے بھابی بھی لگتی تھیں۔ دوسری طرف ہادیہ کی شادی وقار سے ہونے پر رشتہ مزید گہرا ہو گیا تھا۔

نفیسہ کے پانچ بچے تھے۔دو بیٹے اور تین بیٹیاں۔بڑے بیٹے وقار تھے جو کہ ہادیہ کے شوہر بھی تھے۔پھر دو بیٹیاں زویا اور ماریہ دونوں کی شادیاں طاہرہ کے بڑے بھائی کے بڑے دونوں بیٹوں سے ہوئی تھیں۔اس کے بعد سعد

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جمال تھا جو کہ امریکہ میں ڈاکٹری کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔اس کا آخری سال چل رہا تھا۔چند ماہ رہ گئے تھے اس کی واپسی کو۔سعد کے بعد ستارہ تھی جس کی شادی چند ماہ

پہلے غفان کے بڑے بھائی قادر سے ہوئی تھی۔وہ اپنے گھر میں بہت خوش تھی۔غفان نہ صرف سعود احمد کے چہیتے دوست ہارون آغا کا بیٹا تھا بلکہ نوشین کا منگیتر بھی تھا۔دونوں کی منگنی ستارہ کی شادی کے ایک ماہ بعد ہی ہو گئی تھی۔نوشین بی اے کی اسٹوڈنٹ تھی۔ایک ہفتہ ہو گیا تھا وہ پھوپو کے ہاں گئی ہوئی تھی۔ادھر سے ہی کالج چلی جاتی تھی۔گھر میں کل سے زرش کو ڈانٹنے کے بعد سے بالکل خاموشی چھا گئی تھی۔زرش شائستہ بیگم سے اچھی خاصی ناراض ہو چکی تھی۔کل شام سے کمرے میں بند تھی۔صبح کالج گئی' واپس آ کر پھر کمرے میں بند ہو گئی تھی۔اب پھوپی کو دیکھ کر ہی کمرے سے نکلی تھی۔سلام دعا کر کے ایک طرف ٹی وی لگا کر بیٹھ گئی تھی۔شائستہ بیگم کو اس کا یہ انداز بہت زیادہ کھولا رہا تھا مگر کل اسے اچھا خاصا ڈانٹ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چکی تھیں۔اس لیے خاموش رہیں۔آج سعود احمد بھی جلدی آ گئے تھے۔وہ کسی بھی بات سے قطعی بے خبر تھے اور وہ نہیں چاہتی تھیں کہ انہیں کسی بات کا علم ہو۔

"آپا! آپ رات رہیں گی ناں؟" کھانے سے فارغ ہو کر سعود احمد نے پوچھا تھا۔نفیسہ آپا نے سر ہلا دیا۔

"ہاں آج رات رہنے کے لیے ہی آئی ہوں۔بہت دن ہو گئے تھے تم لوگوں سے ملے ہوئے۔" انہوں نے مسکرا کر کہا تھا۔

"آپا! چائے پیئں گی؟" سعود احمد آپا کو لے کر لائونج میں آ بیٹھے تھے۔شائستہ بیگم بھی وہیں چلی آئیں۔نفیسہ آپا نے سر ہلا دیا تھا۔وہ کچن میں جا کر نوشین کو چائے کا کہہ کر واپس آ گئیں۔

"زویا اور ماریہ کیسی ہیں...؟" صوفے پر بیٹھتے ہوئے شائستہ بیگم نے پوچھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اللہ کا شکر ہے۔پچھلے ہفتے ہی ان کے ہاں گئی تھی۔بال بچوں سمیت خوش ہیں اپنے گھروں میں۔ستارہ بھی آئی ہوئی تھی۔کل ہی گئی ہے۔"

"اچھے لوگ ہیں ہارون آغا بھی۔پہلے تو صرف دوستانہ تعلقات تھے اب تو رشتہ داری بھی ہو گئی ہے۔اپنوں سے بڑھ کر ہیں۔" شائستہ نے تعریف کی تھی۔

"ہاں واقعی۔یہ زرش کہاں گئی ہے؟ کھانا کھاتے ہی اٹھ گئی۔" ارد گرد دیکھتے زرش کو تلاش کرتے انہوں نے پوچھا تو شائستہ نے پہلو بدلا۔

"وہ کمرے میں جا چکی ہے۔آج کل اس کے کالج کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ سارا دن کتابوں میں ہی الجھی رہتی ہے۔" تاہم انہوں نے مسکرا کر کہا تھا۔

"کل قیصرہ ہمارے ہاں آئی تھی کہہ رہی تھی سعید احمد اور طاہرہ کے درمیان جھگڑا چل رہا ہے۔میں ادھر ایک چکر لگالوں اسی لیے پہلے ادھر آئی ہوں۔کل ادھر کی بھی خبر لوں گی۔طاہرہ تو سیدھے منہ بات تک نہیں کرتی مگر کیا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کریں بھائی اور بچوں کا خیال آتا ہے ورنہ کیا پڑی ہے روز بے عزتی کروانے آ جائیں۔"

نفیسہ آپا نے خود ہی بات شروع کر دی تھی۔شائستہ چپ رہی تھیں۔سعود احمد حیران ہوئے تھے۔

"مگر بھائی جان اور طاہرہ کے درمیان جھگڑا کیوں چل رہا ہے؟ اب کیا بات ہو گئی ہے؟ روز ملاقات ہوتی ہے۔آفس میں مجھ سے تو کوئی بات نہیں ہوئی ان کی۔" سعود احمد نے بھی پوچھا تھا۔نفیسہ آپا نے گہری سانس لی۔

"سمعان احمد کے رشتے کی بات کی وجہ سے۔طاہرہ اپنی بھانجی فوزیہ کو بہو بنا کر لانا چاہتی ہے مگر سعید بھائی نہیں مان رہا۔بس اسی بات سے جھگڑا طول پکڑتا جا رہا ہے۔میں نے قیصرہ سے سنا ہے۔سعید احمد نے عثمان کو بلوایا ہے۔ آج کل وہ طاہرہ سے کافی خار کھائے بیٹھا ہے۔قیصرہ کی ہی زبانی ہے کہ آج کل سعید احمد اس کے لیے کوئی فیصلہ کرنے کا سوچ رہا ہے۔" نفیسہ آپا نے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بہت دکھ سے بیان کیا تھا۔سعود احمد بھی گہرے دکھ میں گھرے چپ چاپ سنتے گئے۔

"اللہ خیر کرے۔ساری عمر اس بربادی میں گزار کر وہ اب کیا سوچ رہے ہیں۔" شائستہ نے بھی دہل کر کہا تھا۔

"پتا نہیں یہ سچ بھی ہے کہ نہیں۔ہماری بھاوج کو تو ساری عمر عقل نہیں آئی۔اس کی بہن نے ساری عمر اسے سکھی رہنے نہیں دیا اور وہ ہے کہ کاٹھ کی الو بنی ہوئی ہے۔"

"آپا! شاید آپ کو برا لگے اس میں کچھ حد تک قصوروار بھائی صاحب بھی ہیں۔جب ساری عمر گزر چکی ہے تو اس عمر میں آ کر اولاد کا ہی کم از کم خیال کر لیں۔" سعود احمد دکھ سے باہر نکلے تو کہے بغیر نہ رہ سکے۔

"ہاں کہنا آسان ہے۔سعید احمد کی باتیں سنتی ہوں تو دل رونے لگتا ہے۔ماں جایا ہے میرا اسے کبھی سکھی وآباد دیکھنے کی سدا خواہش رکھی ہے۔وہ کبھی مجھے الزام نہیں دیتا مگر سچ کہتی ہوں اس کی بربادی کی ذمہ دار میں ہی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہوں۔میں نے ہی تو گھروالوں سے طاہرہ کو بہو بنانے پر زور دیا تھا۔" وہ آنسو بہانے لگی تھیں۔شائستہ تاسف سے ہونٹ کچلنے لگیں۔

"آپا! پرانی باتیں کریدنے سے کیا حاصل... دل اپنا ہی دکھے گا۔مجھے تو بچوں کا خیال آتا ہے۔عثمان بیوی بچے سمیت اسلام آباد اکیلا رہتا ہے۔سمعان خود کو گھریلو رنجشوں سے دور رکھنے کے لیے اس طرح بزنس میں انوالو ہو چکا ہے کہ آج وہ لاہور میں ہے تو کل اسلام آباد۔کبھی یہاں ہے تو کبھی وہاں۔علی کی جذباتی طبیعت کا بیان ہی نہیں۔رہ گئی فرح تو وہ نہ ادھر کی ہے نہ ادھر کی۔اس طرح تو بچوں پر ہی غلط اثر پڑ رہا ہے۔" شائستہ کو پھر سمعان یاد آ گیا تھا۔کس طرح ان سے ناراض ہو کر گیا تھا مگر وہ اسے اس کی ماں اور خالہ کی باتیں بتا کر مزید دکھی ورنجیدہ نہیں کر سکتی تھیں۔جہاں تک زرش کی بات تھی انہوں نے اسے کسی نہ کسی طرح بہلا ہی لیا تھا۔وہ بہل جاتی تھی مگر سمعان اصل بات جانے بغیر نہیں ٹلنے والا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپا! بھائی صاحب نے تو مجھ سے بھی بات کی تھی سمعان اور زرش کے رشتے کے لیے۔" سعود احمد نے ہی بتایا تھا۔آپا حیران ہوئی تھیں جب کہ شائستہ بے تاثر چہرہ لیے بیٹھی رہیں۔سعود احمد ان سے پہلے بھی ذکر کر چکے تھے۔ان کے لیے یہ اطلاع نئی نہ تھی۔بہت پہلے سے وہ جانتی تھیں۔

"اچھا... پھر تم نے کیا کہا؟"

"انہوں نے نوشین کی عفان سے بات طے کر لینے کے موقع پر یہ بات کی تھی تب وہ ناراض ہوئے تھے کہ میں باہر لڑکا دیکھ رہا ہوں گھر میں سمعان نظر نہیں آیا مگر میں یہ کہہ کر ٹال گیا تھا کہ بعد میں دیکھا جائے گا مگر اگلے ہی لمحے انہوں نے زرش کا نام لے کر مجھے چپ کروا دیا تھا۔" وہ بتا رہے تھے جب نوشین چائے کی ٹرے لیے اندر داخل ہوئی تھی۔وہ خاموش ہو گئے تھے۔وہ بچوں کے سامنے ایسی باتیں ڈسکس نہیں کرتے تھے۔نوشین ان کے خاموش ہونے پر سمجھ چکی تھی کہ کسی اہم مسئلے پر بات ہو رہی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہے۔وہ فوراً چائے پیش کر کے اپنا اور زرش کا مگ لے کر اس کے کمرے میں چلی گئی۔

"میں نے زرش کی کم عمری کا کہہ کر ٹال دیا تھا مگر وہ بضد رہے بلکہ وہ مجھے یہ بات یاد دلاتے رہے کہ میں نے مرتی ہوئی اماں‌جان سے بھائی صاحب کے سامنے وعدہ کیا تھا کہ میری بیٹیوں میں سے ایک بھائی صاحب کی بہو بنے گی تو پھر اب زرش کیوں نہیں۔وہ کم عمر ضرور ہے مگر بالغ ہے' تب میں نے وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا کا کہہ کر بات ختم کر دی تھی اور انہوں نے بھی یہ کہہ کر دوبارہ بات نہیں کی تھی کہ آج یا کل تمہارے پاس زرش میرے سمعان کی امانت ہے وہ ہمارے گھر ہی آئے گی یہ کبھی نہ بھولنا۔"

انہوں نے تفصیل سے ساری بات کہہ سنائی تھی۔

"اور تم مجھے اب بتا رہے ہو۔" آپا نے سنجیدگی سے شکوہ کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”آپا! میں نہیں چاہتا کہ بات ایک زبان سے دوسری زبان تک نکلتے ہوئے ہمارے بچوں کے کانوں تک پہنچے اور ان کے ذہن غلط اثر لیں۔بھائی صاحب نے اگر اتنی بڑی بات کی ہے تو یقینا سمعان کی رضامندی سے ہی کی ہو گی مگر زرش اس معاملے سے لاعلم ہی رہے تو بہتر ہے۔ہم نہیں چاہتے تھے کہ بچی کی معصومیت تباہ ہو پھر کون سا باقاعدہ بات طے ہوئی تھی۔زبانی کلامی گفتگو تھی اسی لیے میں نے وقت سے پہلے کسی سے ذکر کرنا مناسب نہ جانا تھا۔“ انہوں نے نہ بتانے کی مکمل وضاحت کر دی تھی۔

وہ اپنی تینوں بچیوں کے معاملے میں ازحد حساس تھے۔ہادیہ کے لیے عثمان کے رشتے کی جب بات کہی تو انہوں نے خاموشی سے نفیسہ آپا کے وقار کے لیے ہامی بھر کے سارا معاملہ ہی حل کر لیا تھا۔دوسری طرف عثمان بھی زوباریہ کو پسند کرتا تھا سو اس طرح عثمان کی شادی زوباریہ اور ہادیہ کی وقار سے بخیروعافیت طے ہو گئی تھی مگر اب مسئلہ گھمبیر تھا۔آپا کی زبانی طاہرہ کی ضد اور بھائی صاحب کا ردِعمل دیکھ کر وہ الجھ گئے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”اگر طاہرہ اسی طرح اپنی ضد پر قائم رہی تو تم کیا کرو گے؟“ آپا نے پوچھا تھا۔انہوں نے شائستہ کو دیکھا ان کے چہرے پر بھی یہی سوچ تھی۔

”آپا! سمعان میرا داماد بنے یہ میرے لیے خوش قسمتی کی بات ہے جس طرح سمعان نے سارا بزنس سنبھال رکھا ہے میں تو خود چاہتا ہوں کہ وہ میرا بیٹا بن جائے۔وقار اور عفان سے بڑھ کر وہ مجھے عزیز ہے مگر آپا مجھے اس سے بھی بڑھ کر اپنی زرش عزیز ہے جس نے بھی اسے بیاہ کر لے جانا ہے۔ پوری آن بان اور شان وعزت کے ساتھ لے کر جائے ورنہ مجھ پر بیٹی بوجھ نہیں ہے۔ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے؟ سکینڈ ائیر میں ہے۔آرام سے اپنی تعلیم مکمل کرے جب مناسب ہو گا تو شادی بھی ہو جائے گی۔ان چاہی بہو وہ کبھی نہیں بنے گی۔طاہرہ نے جس بات کو بنیاد بنا کر ساری زندگی خود بھی عذاب میں جلی ہے اور اپنے ساتھ بچوں کی بھی زندگی سے کھیلی ہے ایسے کھیل میں، میں اپنی بیٹی کو قطعی جانے نہیں دوں گا۔مجھے اپنی زرش پر پورا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اعتماد ہے۔وہ سمعان سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتی ہے اور یہ ایک بھائی کی محبت سے زیادہ کچھ نہیں۔" وہ آرام سے سب کہہ گئے تھے۔

نفیسہ آپا اور شائستہ دونوں نے گہری بوجھل سانس فضا میں خارج کی تھی۔ شائستہ بیگم کی تو آنکھوں میں آنسو بھی آ گئے تھے۔

"طاہرہ کو خود آ کرپوری عزت وشان کے ساتھ میری بیٹی کو مانگنا ہو گا ورنہ کبھی نہیں۔" ان کے لہجے میں قطعیت تھی۔شائستہ کے رخساروں پر آہستہ آہستہ آنسو گرتے چلے گئے۔وہ کیسے کہہ دیتیں کہ ان کو سمعان احمد کس حد تک عزیز ہے۔

وہ ان کے کن کن خوابوں کا مرکز تھا۔

وہ ان کی انہونی خواہشوں کا محور تھا۔

مگر اب لگ رہا تھا کہ سارے خواب ملیا میٹ ہو رہے ہیں۔

ساری خواہشیں راکھ کا ڈھیر بنتی جا رہی ہیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد طاہرہ کا بیٹا تھا۔ان کا بیٹا کبھی نہیں بن سکتا تھا۔کس قدر تلخ حقیقت تھی۔وہ اس سے گزشتہ کئی دنوں سے نظریں چرا رہی تھیں مگر اب وہ تلخ سچائی حقیقت کا روپ دھارے ان کے سامنے موجود تھی۔وہ کس طرح اس سے انکاری ہوتیں۔آپا نفیسہ اور سعود احمد دونوں نے انہیں آنسو بہاتے دیکھا۔

"اچھا ہے یہ غبار ابھی نکل جائے۔اگر اسے نکلنے کو راہ نہ ملی تو خواہ مخواہ دل کا ناسور بن جائے گا۔" سعود احمد ان کے سمعان احمد سے متعلق جذبات سے اچھی طرح آگاہ تھے اسی لیے انہوں نے دوٹوک قطعیت سے یہ الفاظ دہرائے تھے۔وہ شائستہ کے دل میں کوئی امید باقی رہنے نہیں دینا چاہتے تھے جس سے نہ صرف وہ خود دکھی ہوتیں بلکہ ان کا خاندان بھی متاثر ہوتا۔"اور مجھے اپنی بچیاں ہر شے سے زیادہ عزیز ہیں۔" انہوں نے ان کے چہرے کو دکھ سے دیکھتے ہوئے سوچا۔

"آپ باتیں کریں۔میں تھک چکا ہوں۔اب صرف سونا چاہوں گا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ اس ماحول سے ہی نکل گئے تھے۔شائستہ بیگم کو کھل کر رونے کا موقع ملا تھا۔

”شائستہ حوصلہ کرو۔یہ وہ تلخ حقیقت ہے جو تم اول روز سے جانتی ہو پھر بھی تم یوں جذباتی ہو رہی ہو۔تمہارا یہ حال ہے تو سعود کو کون سمجھائے گا۔ سعید بھائی ہے اس کا یوں بھائی سے اپنی جڑیں کاٹنا آسان نہیں ہے۔تمہیں تو اس کی ہمت بندھانا چاہیے۔اس کو حوصلہ دینا چاہیے۔“ آپا نفیسہ ان کا کندھا تھپکتے انہیں سمجھا رہی تھیں ان کا دل بھر آیا۔

”آپا! سمعان پیدا ہوتے ہی میری گود میں آیا تھا اور پھر جب طاہرہ اسے چھوڑ کر چلی گئی تھی تو اسے میں نے ہی پالا تھا۔ہادیہ تو میری گود میں بعد میں آئی تھی مجھے تو یوں ہی لگتا ہے کہ وہ میرا بیٹا ہے۔کتنی خواہش تھی کہ وہ ہادیہ کا نصیب بنتا مگر وقار سے ہادیہ کی شادی کے بعد میں نے یہ بات دوبارہ نہ چھیڑی تھی۔ہادیہ کے بعد نوشین کی طرف کبھی کبھار سوچ چلی جاتی تھی مگر جس طرح سعود نے آناًفاناً ہارون بھائی سے عفان کے لیے ہاں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کر دی تھی‘ میں دل مسوس کر رہ گئی تھی اور اب زرش... جب بھی یہ سوچتی ہوں کہ میری تینوں بیٹیوں میں سے وہ کسی ایک کا بھی نصیب نہیں تو کوئی میرے دل کو اپنی مٹھی میں لے کر بھینچ لیتا ہے مگر آپا یہ بھی سچ ہے۔ سعود کی طرح میری بھی خواہش ہے کہ طاہرہ اپنی خوشی‘ اپنی رضا ودلی رغبت وآمادگی سے اسے مانگے ورنہ کبھی نہیں۔“

وہ روتے ہوئے اپنے دلی جذبات بیان کر گئی تھیں۔

”چلو ابھی تو حالات سازگار ہونے کی دعا تو کرو‘ میری تو بڑی خواہش ہے کہ میں سعد کے لیے زرش کو مانگ لوں مگر...“ وہ کچھ کہتے کہتے ایک دم رک گئیں۔محسوس کرنے کے باوجود شائستہ بیگم نے ان کے رک جانے پر قطعی دھیان نہ دیا تھا۔

”یہ تو قسمت کی باتیں ہیں۔اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا کہیں نہ کہیں جوڑ ضرور بنایا ہے۔کل جا رہی ہوں میں طاہرہ کے ہاں‘ کچھ اس کی سنوں گی کچھ اپنی سنائوں گی۔دیکھتی ہوں کیا ہوتا ہے... ویسے کل دوپہر کو عثمان بھی آ رہا ہے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سعید کو بھی سامنے بٹھا کر سمجھائوں گی۔کچھ نہ کچھ حل تو نکال کر ہی اٹھوں گی۔'' انہوں نے اپنے ارادوں سے آگاہ کیا تھا۔

پھر ایک دم انہیں کچھ یاد آیا تو پوچھا۔

''ارے ہاں۔تمہاری قیصرہ سے گھر میں طاہرہ سے کوئی جھڑپ ہوئی تھی؟'' آخر کار انہوں نے شائستہ کی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھ دیا تھا۔وہ کچھ حیران ہوئی تھیں۔

''آپ کو کس نے بتایا ہے؟'' دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کرتے پوچھا تھا۔

''لو مجھے کون بتاتا۔کل آئی نہیں تھی قیصرہ وہی ذکر کر کے گئی ہے۔پوری بی جمالو ہے۔ادھر سے ادھر کی اور ادھر سے ادھر کی لگائی بجھائی کرنے والی اس کی عادت نہیں جانے والی اوپر سے اس کا میاں بھی ویسا ہی ہے۔اولاد بھی ان ہی کے رنگ میں رنگی گئی ہے۔میں تو سچ کہتی ہوں طاہرہ کو اس حال تک پہنچانے والی وہی اور اس کا میاں ہے۔اپنے گھر میں وہ خود تو سکھی ہے مگر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اسے برباد کر دیا ہے اور طاہرہ تو کانوں کی ایسی کچی ہے کہ ساری عمر اسی کے کہنے پر چلے۔'' انہوں نے جی بھر کر قیصرہ کو کوسا تھا۔

''باقی بہن بھائی تو اپنے اپنے گھروں میں خوش ہیں۔صرف طاہرہ کی ہی مت ماری گئی ہے۔'' وہ مزید تبصرہ کر رہی تھیں۔شائستہ بیگم خاموش رہیں۔''تم نے بتایا نہیں کیا بات ہوئی تھی؟'' انہوں نے پھر پوچھا تھا۔

شائستہ بیگم نے آرام سے ساری بات کہہ سنائی تھی۔وہ سن کر کلس کر رہ گئیں۔

''اللہ سمجھے اس قیصرہ کو۔اس طرح کسی کی بیٹی پر الزام لگا کر بہتان بازی کر کے وہ اپنی بیٹی کو بسا لیں گی۔نجانے لوگ دوسروں کا گھر اجاڑنے سے پہلے اپنے آشیانے کی فکر کیوں نہیں کرتے۔''

''چھوڑیں آپا! مجھے تو یہ دکھ ہے زرش وہاں جاتی ہے۔نجانے طاہرہ اس کے ساتھ کیا کیا بدکلامی کرتی ہو گی۔مجھے اس نے کبھی آ کر ادھر کی بات نہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بتائی بلکہ خوش ہو ہو کر ہر بار بھائی صاحب' علی' فرح اور سمعان کی باتیں ہی کرتی رہتی ہے۔"

"اللہ طاہرہ کو ہدایت دے۔یہ ہدایت ایسی چیز ہے جو کسی کے سمجھانے سے نہیں آتی بلکہ خود عقل کرنے سے آتی ہے جب عقل پر پردے پڑ جائیں تو ہر چیز' ہر بھلائی پس منظر میں چلی جاتی ہے۔اللہ اس کی عقل پر پڑنے والے پردے ہٹا دے۔اماں جی' اباجی دونوں سعید احمد اور طاہرہ کی خراب زندگی کا دکھ لیے قبر میں جا اترے تھے۔وہ گھر دوگھروں میں بٹ گیا۔تم لوگ یہاں آباد ہو ئے وہ لوگ وہاں۔دیکھتی ہوں تو دل خون کے آنسو روتا ہے۔میرے لیے تو دونوں بھائی' جان سے بڑھ کر ہیں۔اللہ بس ہدایت دے۔" وہ غمگیں ہو کر رو دیں تو شائستہ نے خاموشی سے ان کو بازو کے حصار میں لے لیا تھا۔

"حوصلہ کریں سب انشاء اللہ ٹھیک ہو جائے گا۔"

نفیسہ آپا کی بجائے شائستہ نے اس بات سے خود کو زیادہ حوصلہ دیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

☆...☆...☆

شہوانہ زماں اور بدرآراء کی میگزین رپورٹ بمعہ تصاویر دونوں کے سابقہ تمام افیئرز کے ساتھ "سچ کیا ہے" میگزین کی زینت بن چکی تھی۔صبح سے لے کر شارق زمان کو قارئین کے کئی فون آ چکے تھے مگر وہ ایک بھی ریسیو نہیں کر رہا اور نہ کرنا چاہتا تھا۔اس نے دودن سے اپنا موبائل بالکل آف کر رکھا تھا۔کل سے وہ گھر بھی نہیں گیا تھا پھر وہ اس گھر میں جا کر کیا کرتا۔بیمار ماں کا چہرہ اسے مزید محرومیوں میں دھکیل دیتا تھا۔نوکروں کی ایک فوج تھی گھر میں مگر وہاں سکون نہ تھا جس کی تلاش آج کل اس کو تھی۔

صبح سے شام اور شام سے رات ہونے لگی۔وہ یوں ہی آفس چیئر پر بیٹھا رہا۔ منصورلالہ نے اس میگزین رپورٹ کے چھپتے ہی طے شدہ معاوضہ بھیج دیا تھا جو اس کی ٹیبل کے لاکر میں موجود تھا اور لمحہ بہ

لمحہ اسے اندر ہی اندر ڈستا جا رہا تھا۔پہلی دفعہ احساس ہوا تھا کہ "سچ کیا ہے" بعض اوقات انسان کے لیے کس قدر تلخ بن جاتا ہے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

غیرت مندی کا خون رگوں میں تیرنے کے باوجود بے غیرت بن جانا کس قدر دشوار ہوتا ہے۔

بعض اوقات حقیقت کا کھلی آنکھوں سے مقابلہ کرنا جان سے گزرنے سے بھی دشوار ہوتا ہے۔

وقت بیتا جا رہا تھا۔وقفے وقفے سے اس کی ٹیبل پر پڑے ٹیلی فون کی گھنٹی بجتی رہی تھی مگر اسے جیسے پروا ہی نہ تھی۔نجانے کب تک یہی کیفیت برقرار رہتی اس کے اندر کی گھٹن اس کے اندر مزید وحشت بھرتی جا رہی تھی۔اسی وحشت سے گھبرا کر وہ اپنی چیزیں سمیٹ کر آفس سے نکل آیا تھا۔ کل سے وہ یہاں تھا۔گیٹ پر موجود گارڈ مین بھی یہیں ہوتا تھا۔اکثر جب وہ یہاں رکتا تھا تو وہی اس کے کھانے پینے کا بندوبست کرتا تھا۔اب اسے اپنی گاڑی کر طرف بڑھتے دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ جا رہا ہے

”سر آفس کو لاک لگا دوں؟“ وہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا جب اس نے پوچھا تھا۔شارق زمان نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہاں سے نکلنے کے بعد وہ کتنی دیر تک بے مقصد ہی سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا تھا۔اس کا ذہن کہیں بھی نہیں ٹھہر رہا تھا۔اسے کہاں جانا تھا؟ کیا کرنا تھا؟ وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔صرف خبر تھی تو یہ کہ شہوانہ زمان اس کی بہن ہے اور بدرآراء اس کی ماں۔میگزین کے صفحات کی زینت بننے والی‘ دونوں کی تصاویر اور سابقہ افیئرز۔شارق زمان کا جی چاہ رہا تھا کہ وہ کسی پول کے ساتھ اپنی گاڑی ٹکرا کر اپنے آپ کو ختم کر لے۔جس پرچھائیں سے وہ بچپن سے جوانی تک لڑتا آیا تھا۔وہ اب اس کو مکمل طور پر اپنے حصار میں مقید کرنے کو تیار تھی۔

کتنی بار وہ خود کو یہ کہہ کر بہلا چکا تھا کہ اس کی ماں مر چکی تھی۔اس کی کوئی بہن تھی ہی نہیں مگر ہر دفعہ لالہ منصور کی کریہہ گفتگو‘ دونوں ماں بیٹی کی تصاویر اور میگزین کی رپورٹ اسے پاگل کر دیتی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نجانے کب اس نے ”ینگسٹ کلب“ کی جانب گاڑی موڑ لی تھی۔وہ ہوش میں تو اس وقت آیا جب گاڑی کلب کے مین گیٹ کے سامنے رک چکی تھی۔

وہاں موجود گارڈ نے اسے دیکھ کر احتراماً سلیوٹ کرتے ہوئے گیٹ کھول دیا۔ وہ جب بھی اس طرح انتشار و وحشت کا شکار ہوتا تھا وہ یہاں چلا آتا تھا۔ نجانے پہلی بار وہ یہاں کب آیا تھا۔اب تو وہ یہ بھی بھول چکا تھا مگر یہاں کے لوگوں سے آنے والے امیرزادوں اور زادیوں سے اس کی پرانی علیک سلیک تھی۔سب ہی اسے جانتے تھے۔

شارق زمان نے آہستگی سے گاڑی اندر پارکنگ میں جا کر کھڑی کی۔اندر داخل ہو کر بہت سے لوگوں نے اسے ویلکم کہا تھا۔کئی لڑکیوں نے دور سے ہی ہاتھ لہرائے اور کچھ امیرزادیوں نے اسے دیکھ کر اپنے بیگ سے اپنا روپ بہروپ دیکھنے کو آئینے نکالے تھے۔

وہ ایسی ہی شخصیت کا مالک تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھرپور مردانہ وجاہت‘ دلکش ودلنشیں سراپا۔

جس راہ سے بھی گزر جاتا تھا ہزاروں پلٹ کر دیکھنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

اس کے اندر صرف باپ کی وجاہت ودلکشی ہی نہیں سمٹ آئی تھی بلکہ ماں کی خوب صورتی واکھڑپن بھی موجود تھا۔وہ کج تھا‘ ہرجائی تھا۔یہاں کتنی امیرزادیاں اس کی صرف ایک جنبش ابرو کی منتظر تھیں۔وہ ان کی رعنائی وخوب صورتی سے فائدہ بھی اٹھاتا تھا مگر کوئی بھی اس کے اندر کے مرد کو مطمئن نہ کر پائی تھی۔وہ صرف ان کو دیکھتا تھا۔ان کے ساتھ ہنس بول کر‘ گفتگو کرتے‘ ڈائیلاگز بول کر اپنے کچھ پل حسین کر لیتا تھا۔ان میں سے کوئی بھی لڑکی اس کے دل کی دھڑکنوں میں انتشار برپا نہ کر پائی تھی پھر وہ بہت جلد اکتا جاتا تھا۔وہ فطرتاً ہرجائی تھا۔اپنی اس خصوصیت سے نہ صرف وہ خود آگاہ تھا بلکہ یہاں موجود ہر شخص جانتا تھا۔اس سارے کھیل میں اس نے کبھی خود سے کسی لڑکی کی جانب پیش رفت کی بھی نہ تھی۔یہ امیرزادیاں خود تھیں جو اس کی جانب پکے پھل کی طرح آ گرتی تھیں۔وہ تو صرف ان کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خواہش پوری کرتا تھا۔صرف چند حسین لمحے ہوتے تھے اور بس... وہ کبھی آخری حد تک نہیں گیا تھا۔

اسے خود پر کنٹرول ہوتا تھا۔شاید پتا نہیں کون سی نیکی تھی' کون سی طاقت تھی جو اسے برائی کی دلدل میں اترنے کے باوجود باہر کھینچ لاتی تھی اور پھر وہ کئی دن تک ملول وپشیمان پھرتا تھا۔اپنے آپ سے الجھتا۔خود سے لڑتا مگر پھر جب اس کے اندر ایسی آگ لگتی تو وہ پھر یوں ہی بکھر جاتا پھر یہیں آ کر اسے پناہ ملتی تھی۔

اس وقت بھی وہ خاموشی سے اپنی مخصوص کرسی پر آ بیٹھا تھا۔ویٹر اس کا مخصوص گلاس اسے پکڑا گیا اور وہ ارد گرد دیکھتا رہا۔

''ہیلو۔بہت دنوں بعد آئے ہو آج۔'' یہ زیبا تھی جو اسے دیکھ کر اس کی ٹیبل پر چلی آئی تھی۔کروڑوں کے مالک باپ کی اکلوتی جانشین تھی۔اکثر یہاں آتی رہتی۔یہاں کے سب ممبر اسے بخوبی جانتے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان نے سر اٹھا کر اسے صرف ایک نظر دیکھا تھا۔پچھلے وزٹ میں یہ لڑکی اسے اچھی لگی تھی مگر اس بار اسے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا حتیٰ کہ خوب صورتی کی انتہا تک حسین لڑکی زیبا بھی نہیں۔

''کیا بات ہے بہت خاموش ہو... آر یو آل رائٹ...؟'' اپنے حسین ہاتھ اس کے بازو پر رکھے وہ ایک ادا سے پوچھ رہی تھی۔

نجانے شارق زمان کو کیا ہوا تھا۔اس نے نفرت سے زیبا کیانی کے ہاتھ جھٹک دیے تھے۔

''شٹ اپ۔حد میں رہو۔'' وہ پھنکارا تھا۔زیبا حیران ہوئی۔پچھلی ملاقات میں تو وہ اس پر بری طرح مہربان تھا مگر اس بار تو... وہ حیرت سے شارق کو دیکھ رہی تھی۔

''واٹ اے نان سینس...؟'' شارق زمان کے یوں نخوت سے ہاتھ جھٹکنے پر وہ اپنی ننھی سی ناک سکیڑ کر اسے گھوری تھی۔شارق نے ایک غیظ بھری نظر اس کی جانب کی مگر پھر نگاہ بدل کر رہ گیا۔اندر جو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آگ جل رہی تھی اس کی تپش سے اس کا اندر تو جل ہی رہا تھا لیکن دماغ بھی جھلس رہا تھا۔

"لیو می آلون۔" اس کا بس چلتا تو پوری دنیا کو آگ لگا دیتا۔

اس سمے اپنے سامنے بیٹھی لڑکی شہوانہ زمان اور بدرآراء کا ہی عکس لگ رہی تھی۔

"اوہ یو... کیا سمجھتے ہو تم خود کو...؟ تم میری انسلٹ کر رہے ہو۔" وہ لڑکی بھی ایک دم پھنکاری تھی۔شارق زمان نے اپنی انگارہ آنکھیں اس کے سرخ وسپید سلیقے سے کیے گئے میک اپ سے سجے چہرے پر ڈالی تھیں۔

"میں نے تمہیں دعوت نہیں دی تھی۔" وہ پہلے سے زیادہ آتش فشاں مادے کی مانند پھٹ پڑنے کو تھا۔

"دیکھ لوں گی میں تمہیں بھی۔میرے پائوں نہ چاٹے تو کہنا' یاد رکھنا..." زیبا کیانی کو اپنی اس درجہ ہتک کسی طور برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔ارد گرد کی میزوں پر موجود کئی نفوس اس جانب متوجہ ہوئے تھے۔زیبا کیانی کو بے انتہا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سبکی کا احساس ہو رہا تھا۔اپنے پائوں پٹختے اسے دھمکی دیتی وہاں سے نکل گئی تھی۔شارق نے نخوت سے سر جھٹکا اور ویٹر کو اشارہ کیا۔وہ ایک اور گلاس اسے تھما گیا تھا۔زیبا سے جھڑپ کا نتیجہ تھا یا کہ اس گلاس کے اثر سے اس اندر کی کھولن پہلے سے کچھ کم ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔

اس کلب میں ہمیشہ اسے اس کے اندر کی وحشت ودیوانگی اور پاگل پن کھینچ لاتا تھا۔اکثر راتیں وہ گھر سے باہر گزارتا تھا مگر اس دفعہ تو گھروالوں کو اس نے پرسوں سے اپنی کوئی خبر ہی نہیں دی تھی ورنہ اس سے پہلے وہ اکثر اماں سے بات کر لیا کرتا تھا لیکن اس دفعہ...

وہاں بیٹھے آدھی رات سے زیادہ کا وقت گزر چکا تھا۔اس کے خشک وسرد رویے کو محسوس کر کے کسی نے بھی اس کے قریب پھٹکنے کی کوشش نہ کی تھی۔زیبا کی شامت وہ لوگ دیکھ چکے تھے۔اس کے بعد کوئی بھی اس کی میز کی جانب نہیں آیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بہت سا وقت گزرنے کے بعد وہ وہاں سے اٹھ گیا۔وہاں موجود نفوس اپنے اپنے دولت کدوں کی طرف واپسی کی راہ پکڑ رہے تھے۔وہ بھی اپنی گاڑی میں آ بیٹھا۔

اس حالت میں گھر جانے کا اس کا قطعی موڈ نہیں تھا۔لاکھ بے باک سہی مگر اماں اور خاندان کے دیگر افراد کے سامنے وہ بہت باحیا ہی رہا کرتا تھا۔اس کی یہ ساری سرگرمیاں صرف باہر کی حد تک تھیں۔خاندان کی سطح پر وہ بہت کم گو' اپنی ذات میں مگن رہنے والا لاپروا سا انسان تھا۔خاندان کے اکثر افراد کو اس سے بہت سے گلے شکوے تھے۔کبھی وہ ان کا خیال کرتااور کبھی نفرت سے ٹال جاتا تھا اور کبھی کبھار اسے اپنی ماں کے ساتھ ساتھ یہ لوگ اپنی بربادی کے ذمہ دار محسوس ہوتے تھے۔رفعت باجی اچھی تھیں' اماں بھی اس کا خیال رکھتی تھی مگر ان سب رشتہ داروں میں صرف نواز فاروق ہی اسے پسند تھا۔نجانے کیوں اسے اس سے نہایت انسیت محسوس ہوتی تھی۔یہی وجہ تھی کہ اس کی اس سے دوستی بھی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہاں سے نکلنے کے بعد وہ کتنی دیر تک بے مقصد سڑکوں پر گاڑی دوڑاتا رہا اور پھر فجر کی اذانیں جب سنائی دیں تو وہ خاموشی سے اپنے دفتر کی جانب واپس لوٹ آیا۔اس کا آفس اس کی اچھی پناہ گاہ تھا جو کہ اب بھی اس کے کام آ رہی تھی۔

☆...☆...☆

فرح تین بجے کے قریب علی کے ساتھ کالج سے لوٹی تو سامنے ہی عثمان بھائی اور پھوپو نفیسہ کو بیٹھے دیکھ کر حیران رہ گئی۔

''السلام علیکم۔'' کتنے مہینوں بعد وہ عثمان بھائی کودیکھ رہی تھی۔ایک دم جذباتی ہوئی تھی۔بھاگ کر بھائی کے پاس آئی۔

''وعلیکم السلام... اچھی ہو؟'' انہوں نے محبت وہ اپنائیت سے اس کا سر تھپکتے ہوئے اپنی طرف چہرہ کر کے پوچھا تو وہ ہنس دی اور سر ہلادیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”بہت اچھی ہوں۔بہت دنوں بعد آئے ہیں۔بھابی اور حمزہ کو نہیں لائے... اور اس طرح اچانک...؟“ ان سے جدا ہو کر کتنے سوال کر دیے تھے۔وہ مسکرا دیے

”دھیرج سے سب سوالوں کے جواب ملیں گے۔پہلے پھوپو سے تو ملو۔“ انہوں نے اس کی توجہ پھوپو کی طرف مبذول کروائی تو وہ شرمندہ ہو کر فوراً ان کی طرف بڑھی تھی۔انہوں نے محبت سے گلے لگایا۔

”کیسی ہیں پھوپو؟“

”جیتی رہو‘ خوش رہو۔“ انہوں نے شفقت ومحبت سے اس کی پیشانی چومی تھی۔وہ جھینپ گئی جب کہ ایک طرف بیٹھی طاہرہ بیگم کو ان کی یہ کارروائی قطعی نہ بھائی تھی۔ان کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔علی عثمان سے گلے مل کر پھوپو سے پیار لے کر وہیں صوفے پر بیٹھ گیا تھا جب کہ پھوپو نے محبت سے فرح کا ہاتھ تھام کر اپنے پاس بٹھا لیا تھا۔

”آپ لوگ کب آئے...؟“ علی نے پوچھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میں تو آج دس بجے کی فلائٹ سے سیدھا گھر ہی آیا ہوں جب کہ پھوپو تم لوگوں کی آمد سے آدھا گھنٹہ پہلے ہی آئی ہیں۔“ عثمان بھائی نے بتایا۔

”آپ رہیں گے ناں؟“ علی نے عثمان کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو انہوں نے نفی میں گردن ہلا دی

”نہیں۔یہاں ایک ضروری کام تھا۔صرف دو دن کی چھٹی پر آیا ہوں۔زوباریہ اپنی امی کے ہاں چلی گئی تھی۔پھر ڈیوٹی کا بھی مسئلہ ہوتا ہے۔میرے لیے رکنا ناممکن ہے۔“

”عجیب ٹف زندگی ہے آپ فوجیوں کی بھی۔شکر کریں آپ کے سسر کرنل ہیں جو ان کی سفارش پر آپ کو صرف اسلام آباد میں ہی مستقل رکھا ہوا ہے ورنہ جس طرح فوجیوں کی پوسٹنگ ایک شہر سے دوسرے شہر میں ہوتی رہتی ہے۔آپ بھی پھنسے ہوتے ادھر سے ادھر‘ کے چکر میں۔“ علی نے ہنس کر چھیڑا تھا۔وہ دھیرے سے مسکرا دیے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم دونوں آ کر ہی جم گئے ہو۔جائو اپنے اپنے کمروں میں جا کر کپڑے تبدیل کرو پھر کھانا کھائو گے۔" فرح عثمان سے اور پھوپو سے کچھ اور بھی پوچھنا چاہتی تھی مگر طاہرہ بیگم کے ٹوکنے پر لب سی گئی۔اچھی طرح سمجھ گئی کہ ان کا موڈ آف ہے۔اسی لیے فوراً اٹھ گئی۔آنکھوں ہی آنکھوں میں علی کو بھی امی کے خراب موڈ کا بتایا مگر وہ مزید پھیل کر بیٹھ گیا۔

"پھوپو! اور سنایئے گھر میں سب کیسے ہیں؟ ہادیہ آپی... بھائی وغیرہ" فرح کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔علی نے جان بوجھ کر وہ موضوع چھیڑا تھا جس سے امی کا بلڈپریشر ضرور ہائی ہونا تھا۔

"اللہ کا شکر ہے۔"

"سعد بھائی کی سنایئے۔سنا ہے اسی سال چند ماہ بعد آ رہے ہیں وہ؟" امی نے اب باقاعدہ علی کو گھورنا شروع کر دیا تھا۔فرح نے وہاں سے بھاگنے میں ہی عافیت جانی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہاں ماشاء اللہ اس کی بھی تعلیم ختم ہو گئی ہے۔بس رکا ہوا ہے۔کہہ رہا تھا کہ چند ضروری کام ہیں۔وہ نمٹا کر ہی آئے گا۔اللہ ساتھ خیریت کے وہ دن لائے۔" پھوپو کے لیے تو بس سعد کا نام ہی کافی تھا وہ فوراً شروع ہو گئی تھیں۔

طاہرہ نے کھا جانے والی نظروں سے علی کی حرکت کو دیکھا۔نفیسہ بیگم سے ان کو کئی شکوے شکایتیں تھیں۔اول الذکر وہ شائستہ کی بھابی تھیں پھر ان کو اسی جہنم میں دھکیلنے میں ان کا زیادہ ہاتھ تھا۔سعید احمد سے ان کی شادی کروانے میں سارا کریڈٹ ہی ان کو جاتا تھا۔اس کے بعد انہوں نے دونوں بیٹیوں زویا اور ماریہ کی شادیاں بھی ان کے سگے بھائی کے بیٹوں سے کی تھیں۔دونوں بہنیں عیش کر رہی تھیں وہاں۔اپنے اس بڑے بھائی سے بھی ان کی شروع سے ہی ان بن چلتی آئی تھی۔وہ اصول کی بات کرتے تھے۔ان کے قیصرہ اور طاہرہ دونوں سے اختلافات رہتے تھے۔سو ان دونوں بہنوں کو ان سے اور یہ کشیدگی روزبروز بڑھتی ہی چلی گئی تھی جس کا وہ سارا ذمے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دار نفیسہ آپا کو ہی سمجھتی تھیں۔سعید احمد کی بہن تھیں جو انہیں بولنا پڑتا تھا ورنہ وہ ان کو کبھی منہ نہ لگاتیں۔اس وقت بھی منہ میں ہی بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔عثمان نے پھوپو کے آتے ہی سعید احمد کو اطلاع کر دی تھی سو عثمان کی آمد اور نفیسہ آپا کی وجہ سے وہ کچھ لمحوں میں بس پہنچنے ہی والے تھے۔اسی لیے وہ خاموش تھیں۔

تھوڑی دیر بعد سعید اور سمعان احمد بھی آگیا تھا بھائی اور پھوپو کا سن کر۔ عثمان نے کھانا نہیں کھایا تھا۔سب نے اکٹھے ہی ٹیبل پر دوپہر کا کھانا کھایا تھا۔کھانا کھاتے ہی سعید احمد اٹھ گئے تھے۔جاتے جاتے انہوں نے فرح کو چائے بنانے کا کہا۔وہ فوراً چائے بنانے کچن میں گھس گئی تھی۔بہت کم ایسا ہوا کہ گھر کے سب افراد یوں ایک ہی ٹیبل پر اکٹھے ہوئے تھے۔آج جمع ہوئے تو فرح بے انتہا خوش تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ماجدہ کھانے کے برتن اٹھانے لگی تو سب ایک ایک کر کے اٹھ گئے۔پھوپو' علی' طاہرہ اور سعید احمد لائونج میں ہی آ بیٹھے تھے جب کہ عثمان' سمعان احمد کو لے کر اس کے کمرے میں چلے آئے تھے۔

"زوباریہ بھابی اور حمزہ خیریت سے ہیں؟" سمعان نے عثمان کو بستر پر بیٹھتے دیکھ کر پوچھا تو انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سب خیریت ہے۔تمہیں پتا ہے میں آج کیوں آیا ہوں؟" انہوں نے سمعان احمد سے پوچھا تو اس نے ناسمجھی میں انہیں دیکھا

"نہیں۔"

"مجھے ابو نے بلوایا ہے۔" انہوں نے آرام سے بتایا تھا۔سمعان احمد حیران ہوا۔ابو نے تو ان سے کوئی ذکر نہیں کیا تھا۔

"کیوں... کوئی کام تھا انہیں آپ سے؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"گھر میں جو ٹینشن چل رہی ہے اس سے تو تم باخبر ہی ہو گے؟" اب کے سمعان احمد نے صرف سر ہلایا تھا۔

"ابو نے مجھے فون پر سب کچھ بتایا تھا کہ آج کل میں آ کر اپنی ماں کو سمجھائوں ورنہ نتائج کی ذمہ دار وہ خود ہوں گی۔" عثمان نے ابو کے الفاظ دہرائے تھے۔

"اوہ آئی سی۔" سمعان احمد نے ہونٹ سکیڑے۔

"میں اس مسئلے پر سوچ سوچ کر الجھ گیا ہوں۔امی ابو کبھی اپنی اپنی ضد نہیں چھوڑیں گے۔بچپن سے اب تک ان کے یہی حالات دیکھتے آ رہے ہیں۔ان دونوں کی وجہ سے میں سب سے الگ تھلگ اپنوں سے دور اسلام آباد میں خودساختہ جلاوطنی کی سزا بھگت رہا ہوں۔اللہ کا شکر ہے کہ زوباریہ میرا انتخاب غلط نہیں ہے مگر والدین اور بہن بھائیوں کے ساتھ اپنے حقیقی گھر میں جو سکھ چین ہوتا ہے اس سے تو میں محروم ہی ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ ایسی ہی کوئی جلاوطنی تمہیں بھی برداشت کرنی پڑے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد بغور انہیں سن رہا تھا۔وہ رکے پھر سمعان احمد کو دیکھ کر مسکرائے۔

"دیکھو یار! ان حالات میں تمہیں کوئی فیصلہ کرنا ہو گا۔امی ابو میں سے کسی ایک کے انتخاب کو اہمیت دینا ہو گی۔زرش یا فوزیہ... لڑکیاں دونوں ہی اچھی ہیں۔خوب صورت ویل آف اور مہذب۔فوزیہ میں صرف ایک خامی ہے کہ خالہ قیصرہ کی طرح اس میں بھی ادھر سے ادھر لگائی بجھائی کی عادت ہے اور یہ خامی اس کی ساری خوبیوں کو پس منظر میں دھکیل دیتی ہے اور زرش میں سب سے بڑی خامی اور جو خوبی ہے وہ یہ ہے کہ وہ حددرجہ معصوم ہے اور کم عمر بھی۔اب بتائو تم کیا چاہتے ہو؟"

وہ شاید اسی لیے اس کے کمرے میں آئے تھے۔سمعان احمد نے ان کے چہرے سے نظریں ہٹائی تھیں۔"وہ کیا چاہتا تھا؟" سمعان احمد نے اپنے دل پر اپنا ہاتھ رکھ لیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میری جو خواہش ہے وہ امی ابو میں سے دونوں کو ہی قبول نہیں ہو گی۔“ سمعان احمد کے لہجے میں خودبخود تلخی اتر آئی تھی۔

”کیا ہے تمہاری خواہش؟“ عثمان احمد نے دریافت کیا تھا۔وہ تلخی سے ہنس دیا۔

”میری خواہش ہے کہ اس گھر میں جو بھی لڑکی آئے وہ ابو کے ساتھ ساتھ امی کی بھی من پسند اور خواہش ہو۔چاہے وہ زرش ہی کیوں نہ ہو۔“ سمعان احمد نے اپنی خواہش کو اس انداز میں ظاہر کر دیا تھا کہ عثمان محسوس کیے بغیر نہ رہ سکا تھا۔

”تم فوزیہ کی بجائے زرش کو اہمیت دے رہے ہو۔خیریت تو ہے ناں؟“ انہوں نے تعجب سے استفسار کیا تھا۔سمعان احمد جھینپ سا گیا تھا۔وہ اپنے آپ کو پرت درپرت لپیٹ کر رکھنے والا بندہ تھا مگر اس معاملے میں وہ آہستہ آہستہ بہت سے لوگوں پر عیاں ہوتا جا رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میرا خیال ہے کہ ان حالات میں اور خاندانی رنجشوں کو بھلانے کے لیے زرش کسی پل کا کردار ضرور ادا کر سکتی ہے۔“ اس نے سادگی سے کہہ دیا تھا۔عثمان نے سمعان احمد کو بغور دیکھا پھر مسکرا دیے تھے۔

”یہ کہو کہ تم خود ہی زرش کے سب سے بڑے حامی ہو۔“ انہوں نے چوٹ کی تھی۔

”یوں تو پھر یوں ہی سہی۔آپ کی سمجھ دانی ہے۔“ سمعان احمد نے بھی ان کی بات اڑانے کی کوشش کی تھی بلکہ کندھے اچکائے تھے۔انہوں نے سمعان کے کندھے پر دھپ لگائی۔

”یار الو نہ بنائو۔سیدھے سادھے انداز میں اپنے دل کی بات کہو۔ابو جی نے ہی مجھے یہ کام سونپا تھا تاکہ وہ امی کے سامنے دوٹوک بات کر سکیں دوسرا انہیں کچھ کچھ تمہاری دلی کیفیت کا اندازہ بھی ہے۔میں تو یوں ہی تمہیں موضوع پر لا رہا تھا۔کیا میں نہیں جانتا کہ تمہاری زرش سے کس حد تک انسیت ہے۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ مسکراتے ہوئے کہہ رہے تھے۔سمعان احمد نے صرف گھورنے پر ہی اکتفا کیا تھا۔کتنے تیز تھے اسے الو بنا رہے تھے۔

"جب ابو سب سمجھتے ہیں تو پھر میرے منہ سے سننا لازمی ہے کیا؟ جو ان کی مرضی وہی میری بھی مرضی ہے۔کیا یہ کافی نہیں ہے۔" سمعان احمد نے کچھ خفا سے انداز میں کہا تھا۔عثمان ہنسنے لگا تھا۔

"ابو' امی کے سامنے اس طرح اسٹینڈ لے رہے ہیں تو یقینا وہ ساری بات اچھی طرح سمجھ کر ہی لے رہے ہیں۔تمہارا نام استعمال کیے بغیر۔اتنا تو انہوں نے میرے اور ہادیہ کے سلسلے میں بھی انا کا مسئلہ نہیں بنایا تھا جتنا کہ اب۔" وہ کھل کر تبصرہ کر رہے تھے۔

"ابو چچا جان سے بات کر چکے ہیں۔شاید چچی جان کو بھی میری دلی کیفیت کا اندازہ ہو چکا ہے۔وہ زبان سے کچھ نہیں کہتیں مگر میں نے بارہا محسوس کیا ہے وہ کچھ کہتے کہتے رک جاتی ہیں۔زرش اس معاملے سے قطعی نابلد ہے پھر جب ابو نے چچا جان سے بات کی تھی تو مجھ سے میری رضامندی لی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ان کا کہنا تھا کہ اگر میں راضی ہوں تو وہ تب ہی چچا جان کے سامنے بات کریں ورنہ میری پسند کو اہمیت دی جائے گی اور یہ سچ ہے کہ ابو کے پوچھنے کے بعد ہی مجھ پر انکشاف ہوا کہ زرش صرف میرے لیے ایک چچازاد نہ تھی بلکہ وہ شروع سے ہی میرے لیے بہت خاص اہمیت رکھتی تھی۔میں نے ابو سے سوچ کر جواب دینے کا وقت مانگا تھا اور اس ساری مہلت میں میرے سامنے گزشتہ ایک ایک پل واضح ہو گیا تھا۔شاید زرش کے علاوہ کوئی اور میری زندگی میں اس طرح مقام نہ بنا سکا جس طرح وہ بنا چکی ہے۔اس کے علاوہ میں کسی اور کے ساتھ زندگی بھی نہ گزار سکوں۔" سمعان احمد نے آہستگی سے اپنے جذبات واحساسات سے آگاہ کر دیا تھا۔عثمان پرسوچ نظروں سے سمعان کو دیکھے گئے۔

"اب اگر امی ابو کے درمیان کوئی فیصلہ نہ ہو پایا تو تم کیا کرو گے؟" انہوں نے کچھ توقف کے بعد پوچھا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”تو میں اس وقت تک انتظار کروں گا جب تک امی ابو کا ایک فیصلہ نہ ہو جائے ورنہ آدھی زندگی تو گزر چکی ہے۔زیادہ سے زیادہ آدھی اور ہو گی گزر ہی جائے گی مگر یہ بات کلیئر ہے زرش نہیں تو کوئی اور بھی نہیں۔“ سمعان احمد نے کھل کر عثمان کے سامنے ہی اپنا سارا معاملہ کلیئر کر لینا چاہا تھا۔عثمان احمد تفکر سے اسے دیکھنے لگے۔

”اب تو کچھ نہ کچھ ضرور ہی کرنا ہو گا۔بس یار تم ہمت نہ ہارنا۔میں دونوں کو منانے کی کوشش کروں گا کہ وہ اسے انا کا مسئلہ بنانے کی بجائے خاندانی بقا کا معاملہ جان کر اہمیت دیں ورنہ یہ رنجشیں کبھی بھی ختم ہونے والی نہیں ہیں۔“ عثمان نے سمعان کے کندھے پر محبت سے ہاتھ رکھ کر اسے سمجھایا تو سمعان نے اثبات سے سر ہلا دیا۔

”یہی تو سارا مسئلہ ہے۔وہ ان معاملات کو صرف انا کا ہی تو مسئلہ بنا رہے ہیں۔نجانے کس کس محرومی کا بدلہ وہ یہ ایشو اٹھا کر لینا چاہتے تھے۔زرش کے معاملے کی حد تک تو میں ابو کا ساتھ دے رہا ہوں مگر اس مسئلے کو بنیاد

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بنا کر انہوں نے مزید جن مسائل کو کھڑا کر دیا تھا وہ تو اس معاملے کو مزید بگاڑ دیں گے۔“ سمعان احمد واقعی کافی حد تک ٹینس تھا۔عثمان احمد اچھی طرح محسوس کر گئے تھے۔

”میں پتا ہے کیا سوچ رہا ہوں؟“ سمعان احمد نے کچھ دیر سوچنے کے بعد عثمان احمد کو متوجہ کیا تھا۔عثمان احمد اسے سوالیہ نظروں سے دیکھے گئے۔

”کئی دنوں سے میرے ذہن میں یہ خیال بار بار آ رہا ہے۔اس مسئلے کی وجہ سے امی ابو کے درمیان جو شدید ناچاقی ہوئی ہے اس وقت صرف اس کا حل کیا جائے۔امی ابو کے درمیان حالات سازگار ہوں گے تو دونوں ہی اس مسئلے کو اہمیت دیں گے۔ایسے میں امی کو زرش کے لیے کنوینس کرنا آسان ہو سکتا ہے جب کہ اب اس مسئلے کا حل صرف مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن بھی ہے۔ابو اپنے فیصلے کو اہمیت دیں گے اور امی اپنے فیصلے کو۔جب کہ ہمیں درمیانی راہ نکالنا ہے۔مجھے شادی کی کوئی جلدی نہیں ہے اور زرش بھی ابھی پڑھ رہی ہے۔چچا کم ازکم اس کے گریجویشن سے پہلے شادی کبھی نہیں کرنے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

والے۔جب تک تو ہم اپنے طور پر حالات کو اپنے حق میں کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں مگر یہ طے ہے کہ امی کی مرضی کے بغیر کچھ بھی ممکن نہیں۔ میرے لیے ابو کے ساتھ امی کی رائے بھی اولیت کا درجہ رکھتی ہے۔وہ اگر نہیں مانیں گی تو یہ مسئلہ جوں کا توں رہے گا تاوقت یہ کہ وہ دل وجان سے راضی نہ ہو جائیں۔'' سمعان احمد نے اپنی سوچ سے عثمان احمد کو آگاہ کر دیا تھا۔وہ پرسوچ انداز میں

''سوچ تو تمہاری بھی درست ہے۔جب تک امی ابو کے درمیان کسی فیصلے پر اتفاق نہیں ہو گا یہ مسئلہ کبھی حل نہیں ہو گا۔''

عثمان احمد نے سمعان احمد کو آنے والے حالات سے بھی آگاہی دی تھی۔

''اچھا یہ بتائو۔چچا جان کے گھر کی کیا کنڈیشن ہے؟ میرا مطلب ہے وہ لوگ ہمارے گھر کی ساری صورت حال سے کیا باخبر ہیں؟'' عثمان کو اچانک دوسری جانب کا بھی خیال آیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

''میں نہیں جانتا۔آفس میں تو روز چچاجان سے ملاقات ہوتی ہے۔ان کی کسی بات سے ایسا محسوس نہیں ہوتا کہ ہمارے گھر میں چلنے والا جھگڑا ان لوگوں کے کانوں تک بھی پہنچا ہو ہاں البتہ چچی جان کچھ افسردہ بلکہ غم زدہ ہیں کیوں؟ میں نے بہت دفعہ ان سے پوچھنے کی کوشش کی ہے مگر وہ تو کچھ بھی بتانے پر آمادہ ہی نہیں اور تو اور انہوں نے زرش کو بھی یہاں آنے سے منع کر دیا تھا۔دو دن پہلے میں ادھر گیا تھا۔وہ رو رہی تھیں۔میں نے بارہا پوچھنے کی کوشش کی تھی مگر صاف ظاہر تھا کہ وہ مجھے کچھ بھی نہیں بتانے والی جواباً میں ان سے خفا ہو کر آگیا تھا۔یہ دو دن میں نہیں گیا اس انتظار میں رہا کہ شاید وہ رابطہ کر لیں مگر ان کی خاموشی دیکھ کر لگتا ہے مجھے کل خود وہاں جانا پڑے گا۔''

سمعان نے وہاں کے موجودہ حالات سے عثمان احمد کو پوری طرح آگاہ کیا تھا۔

''یہ تو گھمبیر مسئلہ ہے۔دونوں طرف سے ایک طرح کے ہی حالات ہیں۔بندہ کس کس محاذ پر لڑے۔میدانِ جنگ میں تو لڑنا آسان ہوتا ہے کہ وہاں سامنا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دشمن سے ہوتا ہے مگر گھریلو محاذ سے کسی بھی طرح کامیابی ممکن نہیں ہو سکتی۔یہاں ہمیں شکست دینے والے بھی ہمارے اپنے ہی ہوتے ہیں۔" عثمان احمد دھیرے سے ہنس دیے تھے پھر باہر جانے کی نیت سے بستر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"میں باہر دیکھوں کیا حالات چل رہے ہیں؟ بیک وقت کئی محاذوں پر لڑنے کی ضرورت ہے۔"

عثمان احمد کی بات پر وہ بھی مسکرا دیے اور پھر عثمان کو باہر نکلتے دیکھ کر وہ بھی اس کے ہمراہ ہو لیا تھا۔

☆...☆...☆

وہ سلائی مشین رکھے نورین کا سوٹ سلائی کر رہی تھی۔گریجویشن کے بعد اس نے صرف تین ماہ سلائی انسٹی ٹیوٹ جوائن کیا تھا۔آج کل وہ گھر بیٹھے خاندان بھر کی لڑکیوں کے سوٹوں پر نت نئے ڈیزائن بنا بنا کر اپنی سلائی میں مہارت پیدا کر رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

یہ ڈیزائن اس نے میگزین میں دیکھا تھا۔سوئی دھاگے اور موتیوں کا ورک ہوا تھا۔دو دن لگا کر اس نے بڑی محنت سے قمیص کی آستینوں اور گلے پر کڑھائی کی تھی۔موتی بھابی نے لگا دیے تھے اور اب بیٹھی وہ اس کی سلائی کر رہی تھی۔

امی اپنی بڑی بہن واجدہ خالہ کی طبیعت معلوم کرنے گئی ہوئی تھیں۔گزشتہ تین روز سے شارق بھائی گھر نہیں لوٹے تھے۔ان کے آفس جو بھی گیا تھا وہ وہاں بھی نہیں ملے تھے۔ہر کوئی مایوس ہو کر لوٹا تھا۔شارق بھائی کی طرف سے اس درجہ فکرمندی کی وجہ سے واجدہ خالہ بیمار پڑ گئی تھیں۔کل سے انہیں بخار تھا اور آج اماں ان کی عیادت کو چلی گئی تھیں۔اس وقت گھر میں وہ اور بھابی ہی تھیں۔بھابی شام کی تیاریوں کے سلسلے میں کچن میں گھسی ہوئی تھیں جب کہ وہ پوری تندہی سے اپنے کام میں مصروف تھی۔

"السلام علیکم۔" وہ مشین پر جھکی ہوئی تھی جب اپنی پشت پر آواز سن کر وہ فوراً سیدھی ہوئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آنے والے کو دیکھ کر اس کے ہونٹوں پر اپنائیت سے لبریز مسکراہٹ ابھر آئی۔

"وعلیکم السلام۔بڑے دنوں بعد تمہیں ہمارے گھر کی یاد آئی ہے۔" نویرہ شکوہ کیے بغیر نہ رہی تھی جب سے اس کی منگنی ہوئی تھی وہ صرف ایک بار ان کے ہاں آیا تھا اور اب شکل دکھا رہا تھا۔

"بس پڑھائی میں مصروف تھا۔" وہ قالین پر مشین رکھے بیٹھی ہوئی تھی۔وہ بھی جوتا اتار کر اس سے کچھ فاصلے پر کشن پر بیٹھ گیا تھا۔

رضا اس دن کے بعد آج دیکھ رہا تھا۔اتنے دن کس قدر وہ دل کو سمجھا چکا تھا مگر یہ پاگل دل کسی بھی طور پر نہ مانا تو وہ اب مجبور ہو کر یہاں تھا۔اس کی پیاسی نظریں نویرہ کے چہرے پر دیوانہ وار رقصاں تھیں۔وہ یوں ٹکٹکی باندھے اسے دیکھے جا رہا تھا جیسے اس کی نظریں جنموں سے اس دید کی پیاسی ہوں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رضا!" وہ مشین پر جھکی ہوئی دھاگہ ڈال رہی تھی۔جھکے جھکے ہی پکارا تھا۔ رضا کو لگا جیسے اس کے گرد گھنٹیاں سی بج گئی ہوں۔

"ہوں۔"

"تم اتنے دن کیوں نہیں آئے؟" وہ پوچھ رہی تھی۔رضا کا چہرہ ایک دم کھل اٹھا تھا۔

"آپ نے یاد کیا تھا؟" وہ جیسے آسمان پر جا بیٹھا تھا۔

"بہت زیادہ۔" اس نے دھاگہ ڈال کر سر اونچا کیا تھا۔رضا نے اس کی گہری سیاہ صاف وشفاف آنکھوں میں جھانکا۔اس کا دل ان نین کٹوروں میں ڈوب ڈوب گیا تھا۔

"میں بھابی سے روز کہتی تھی کہ تم لوگوں کے ہاں چلتے ہیں مگر روز کوئی نہ کوئی کام آ پڑتا تھا۔آج بھی میرا ارادہ ہو رہا تھا مگر اماں واجدہ خالہ کے ہاں چلی گئی ہیں۔" قمیص کا کپڑا سیدھا کر کے وہ مشین کے پیر کے نیچے رکھ رہی تھی۔رضا کی نظریں اس کی سیدھی مانگ میں الجھنے لگیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ نے مجھے یاد کیوں کیا تھا؟" وہ نجانے کیا سننا چاہتا تھا۔

"ظاہر ہے تم اپنی زبان سے نہ کہو مگر تم مجھ سے میری منگنی پر خفا تھے۔تم تو اتنے اچھے دوست جیسے بھائی ہو۔تمہاری خفگی میں بھلا سہہ سکتی ہوں۔"

نویرہ نے ایک لمحے کو رضا کے ایک دم زرد پڑتے چہرے کو دیکھتے ہوئے محبت سے کہا تھا۔

"چھن... چھن۔" کر کے رضا کے سینے کے اندر بہت کچھ ٹوٹتا چلا گیا تھا۔اس کی آنکھوں میں ایک پردہ سا بننے لگا۔

"اچھا دوست... بھائی۔" وہ زیرلب بولا۔رضا کا دل لہو لہو ہوتا چلا گیا۔اس نے ایک خفگی بھری نظر نویرہ پر ڈالی تھی مگر وہ سر جھکائے مشین چلا رہی تھی۔ اس کی پوری توجہ کپڑے پر تھی۔

"تمہاری اہمیت تو شاید اس کپڑے سے بھی کم ہے۔" وہ خودترسی کا شکار ہونے لگا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ارے رضاحمید آیا ہوا ہے۔" بھابی کچن سے نکل کر لائونج میں آئیں تو سامنے ہی اسے براجمان دیکھ کر فوراً کہا تھا۔رضا نے فوراً سنبھل کر سلام کیا تھا۔

"السلام علیکم۔"

"وعلیکم السلام۔بہت دنوں بعد شکل دیکھ رہے ہیں تمہاری کہاں ہوتے ہو آج کل۔" وہ نویرہ کے پاس ہی ٹک گئی تھیں۔رضا بمشکل مسکرایا۔

"مجھے کہاں ہونا ہے؟ گھر میں ہی ہوتا ہوں۔" اس نے استہزائیہ کہا تھا۔

"رمشاء کیسی ہے۔اسے بھی لیتے آتے۔وہ مجھے کہہ رہی تھی کہ میں اس قمیص کا ڈیزائن ضرور دکھائوں۔آکر وہ بھی دیکھ لیتی۔" اچانک نویرہ کو خیال آیا تو کہنے لگی۔رضا نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"وہ کہاں مل گئی آپ کو؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کل میں اور بھابی "چھپائی والے" کی دکان پر گئے تھے۔کچھ میٹریل چاہیے تھا وہ بھی اپنی دوستوں کے ساتھ تھی۔"

"اوہ اچھا۔" اسے ایک دم اس ماحول سے اکتاہٹ ہونے لگی یا شاید رمشاء کے ذکر سے۔

"تائی جان کب آئیں گی؟" اب کے اس نے برائے بات پوچھا تھا۔

"امی رات کو آئیں گی۔ویسے نویرہ یہ شارق صاحب کچھ کھسکے ہوئے نہیں ہیں۔مہینے میں ایک آدھ بار انہیں ایسا دورہ ضرور پڑتا ہے۔"علی کو جواب دے کر بھابی نے ساتھ ہی شارق پر بھی تبصرہ کیا تھا۔

"ایسے تو نہ کہیں اچھے خاصے ہیں۔بس ذہنی طور پر کبھی ڈسٹرب ہو جاتے ہیں۔نبیل بھائی نے بتایا نہیں کہ کس قدر خستہ حال اور برسوں کے بیمار لگ رہے تھے۔"

نویرہ سب کام چھوڑ کر ایک دم افسردہ ہو گئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نجانے کیوں اسے شارق کی شخصیت کے الجھے اسرار حل کرنے کا شوق تھا۔

وہ ان سے ان کا مسئلہ پوچھنا چاہتی تھی۔ان کے ذہنی خلفشار کی وجہ جاننا چاہتی تھی۔وہ ان کے اندر تک اتر کر ان کو ازبر کر لینا چاہتی تھی۔

کبھی کبھی اس کے اندر بڑی انوکھی وانہونی خواہش بھی کروٹ لیتی تھی کہ وہ اپنی تمام خوشیاں ان کو دے کر ان کی آنکھوں کے تمام کرب' ان کے اندر کے سارے غم' زندگی کے سارے دکھ اپنے آنچل میں سمیٹ لے اور انہیں کہے کہ "شارق بھائی آپ صرف مسکرائیں۔آپ مسکراتے ہوئے بہت اچھے لگتے ہیں۔" مگر وہ ان سے یہ کبھی نہ کہہ پائی تھی ہر دفعہ ان سے سامنا ہونے پر صرف سوچ کر دل مسوس کر رہ جاتی تھی۔

انہوں نے اس کی منگنی پر جو برسلیٹ دیا تھا۔وہ اس وقت بھی اس کی کلائی میں موجود تھا۔برسلیٹ کو انگلیوں کی پوروں سے چھوتے ہوئے اس کی آنکھوں کے سامنے شارق زمان کا بھرپور توانا ودلکش وجیہہ سراپا آ سمایا تھا۔

دل نے ایک کروٹ بدلی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ ایک دم سنبھلی تھی۔یوں ہی گھبرا کر اس نے یہ دیکھنے کے لیے اس کی اس خودفراموشی کو کسی نے محسوس تو نہیں کیا۔بھابی کو دیکھا تھا وہ اپنی قمیص دیکھ رہی تھیں۔اس نے دوسری نظر رضا پر ڈالی تھی۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی نظروں میں ایک عجیب سی چمک تھی۔

نجانے کیا تھا؟ کون سی چیز تھی۔نویرہ کا دل سکڑ کر سمٹا تھا۔

"رضا!" اس کی آواز نے رضا کا ارتکاز توڑ دیا تھا۔

نویرہ اسے کھوجنے والی نظروں سے دیکھ رہی تھی۔وہ نظریں جھکا گیا۔

"کیا بات ہے؟ میں دیکھ رہی ہوں تم آج کل کچھ الجھے الجھے بلکہ پریشان رہنے لگے ہو۔کوئی مسئلہ ہے؟" وہ یہی اخذ کر سکی تھی سو بہت خلوص سے پوچھ بھی لیا تھا۔اس نے ایک دم نفی میں گردن ہلائی۔

"نہیں۔بالکل نہیں۔میں تو شارق بھائی کے بارے میں سوچ رہا تھا۔" اس نے ایک دم بات پلٹ دی تھی۔نویرہ کو یقین تو نہ آیا مگر اس نے اپنی کھوجتی نظریں بھی ہٹالی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اچھا اب میں چلتا ہوں۔" وہ اٹھ کھڑا ہوا تھا جیسے بھاگنے کو ہو۔

"بیٹھو تو سہی۔کھانا بس تیار ہی ہے۔کھا کر ہی جانا۔" بھابی نے ہی اسے روکا تھا۔

"نہیں بھابی! مجھے گھر جا کر پڑھنا بھی ہے۔چلتا ہوں پھر کبھی آئوں گا اللہ حافظ۔" عجلت میں کہتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔

"بھابی! آپ نے محسوس کیا ہے کہ رضا کچھ بدل گیا ہے۔پہلے تو جب بھی آتا تھا ایک ادھم مچائے رکھتا تھا۔خاموش تو بیٹھا ہی نہیں جاتا تھا اس سے۔ زبان ہر وقت چلتی رہتی تھی۔پچھلی مرتبہ دعوت میں بھی چپ چاپ کھویا کھویا سا رہا تھا اور اب بھی ایک ہی جگہ پر بیٹھ کر چلا گیا ہے اور بات چیت بھی بس برائے نام ہی کی ہے۔مجھے لگتا ہے اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہے جسے وہ کسی کے ساتھ شیئر نہیں کرنا چاہتا ورنہ مجھے تو ضرور بتاتا۔خیر میں بھی پتا کروالوں گی آخر وہ پریشان کیوں ہے؟" وہ بھابی سے کہہ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہاں محسوس تو میں نے بھی کیا ہے۔خیر دیکھا جائے گا۔میں اپنے کمرے میں جا کر دیکھوں گڑیا اٹھ تو نہیں گئی۔" بھابی بھی اٹھ کر چلی گئی تھیں۔وہ بھی ایک بار پھر مشین پر جھک گئی تھی۔اسے آج ہی یہ قمیص مکمل کرنا تھی۔

☆...☆...☆

اگلے دن فرح اور علی اپنے اپنے کالج روانہ ہو گئے تھے۔رات نفیسہ آپا یہیں ٹھہری تھیں۔طاہرہ کا خیال تھا کہ وہ چلی جائیں گی مگر رات ان کے ٹھہرنے کا پروگرام دیکھ کر وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گئی تھیں۔اب صبح سے لے کر عثمان احمد' سمعان احمد' سعید احمد سمیت باقی لوگ بھی ان کے ساتھ ہی لگے ہوئے تھے۔وہ بظاہر کچن میں ماجدہ کے ساتھ مصروف رہی تھیں مگر سارا وقت وہ جلتی کڑھتی رہی تھیں۔خدا خدا کر کے علی اور فرح کے بعد سمعان احمد بھی اپنے آفس کے لیے روانہ ہوئے تو انہوں نے سکھ کا سانس لیا۔ نجانے کیا بات تھی کہ وہ سمعان احمد کواپنے سوا کسی اور جانب متوجہ دیکھ ہی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں سکتی تھیں۔سعید احمد آج آفس نہیں گئے تھے۔انہیں اندر ہی اندر یہ بات بھی کھٹک رہی تھی مگر وہ ان سے کچھ کہہ نہیں سکتی تھیں۔

دونوں کے درمیان ایک خلیج تو نجانے کب سے حائل تھی مگر ایک ہفتے سے بول چال بالکل بند تھی۔اب سعید احمد کو اپنی بہن کے آگے بچھتے دیکھ کر ان کے اندر آگ کی لپٹیں اٹھ رہی تھیں۔

عثمان احمد کتنے مہینوں بعد ملنے آیا تھا مگر انہیں اس کے پاس بیٹھ کر بات کرنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔کل سے وہ پھوپھی' باپ' بہن بھائیوں کے ساتھ مصروف تھا۔ماں کا تو شاید اسے احساس ہی نہ تھا۔یہ دکھ بھی اندر ہی اندر گھلا رہا تھا۔

کچن کا کام ختم ہوتا وہ ماجدہ کو چند ہدایت دیتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف جانے کی نیت سے راہداری سے گزر رہی تھیں مگر اندر سٹنگ روم میں ہونے والی گفتگو نے ان کے قدم روک لیے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس وقت گھر میں ملازموں اور ان کے علاوہ نفیسہ آپا عثمان احمد اور سعید احمد بھی تھے۔

"آپا! آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں مگر یہ بات وہ کم عقل عورت بھی تو سوچے۔زندگی جیسے بھی گزر گئی وہ الگ قصہ ہے۔مجھے اس عورت سے زندگی کے اس موڑ پر آ کر کوئی ذاتی پرخاش نہیں ہے۔میں بھی اپنے بچوں کی بہتری کے لیے ہی یہ سب کچھ کرنا چاہتا ہوں اور وہ کم عقل عورت ہے کہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی ہے۔" آواز اگرچہ دھیمی تھی مگر لہجے کی تندی وترشی غصے سمیت صاف عیاں تھی۔طاہرہ بیگم لق دق کھڑی رہ گئی تھیں۔آگے بڑھنے کا خیال ہی نہ رہا۔

"وہ اگر ضد پر اڑی ہے تو تمہیں ہی عقل کرنی چاہیے۔ایک بات تم بھی مانو گے۔زبردستی سے چیزیں سدھرتی نہیں بلکہ ٹوٹ جاتی ہیں اور عورت کے لیے کہا گیا ہے کہ وہ ٹیڑھی پسلی سے پیدا ہونے والی ٹیڑی ہی چیز ہے۔اسے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اب انسان کا کام ہے کہ عقل سے' محبت سے' پیار سے سیدھا کرے ورنہ کچھ بھی ہاتھ نہیں آنے والا۔" نفیسہ آپا کی آواز تھی۔

"ہونہہ۔وہ عورت محبت وپیار سے سمجھنے والی نہیں ہے اور محبت وپیار کے مظاہرے بھی آپا تب ہوتے ہیں جب دوسری طرف کچھ گنجائش ہو جب کہ وہ اس گھر میں ملاوٹ زدہ دل لے کر آئی تھی اور ایسی ہی نحوست اس نے اپنے ساتھ ساتھ میری زندگی میں بھی گھول دی ہے۔"

سعید احمد کے لہجے میں زمانے بھر کی تلخی تھی۔طاہرہ بیگم کو ایک پل کو لگا تھا کہ ان کا پورا وجود اس تلخی وحقارت کے ذرّوں میں تبدیل ہو کر ہوا کے گرداب میں گم ہو گیا ہو۔

"نہیں سعید احمد! تم نے اپنی زندگی گزار لی۔اب بچوں کی باری ہے۔وہ چھوٹے تھے اب بڑے ہو گئے ہیں۔ان کی بقا کے لیے سوچو' جذباتی ہونے یا انا میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ ان بچوں کی ماں ہے۔اس کے بھی ان بچوں کے متعلق کچھ خواب ہیں اسے اہمیت دو۔" طاہرہ کو نفیسہ آپا کا کردار

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ایک مکلد عورت کا سا لگا جو ان کے سامنے کچھ اور ہے اور بھائی کے سامنے اور ہے۔

"ابّو جان! پھوپو صحیح کہہ رہی ہیں۔آپ کو اپنی ضد چھوڑنا ہو گی۔امی وہاں راضی نہیں ہیں تو آپ کو بھی سوچنا چاہیے۔حالات کے موافق ہونے کی تدبیر کرنی چاہیے نہ کہ اس طرح کا رویہ اختیار کر کے سنورتے حالات کو بھی مزید بگاڑ دیا جائے۔"

یہ عثمان کی آواز تھی۔طاہرہ بیگم کو لگا ان کا رہا سہا مان بھی ختم ہو گیا ہے۔ بیٹے کی یہ ساری گفتگو سن کر... ان کا دل ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگا۔

"یار! تم بھی اپنی ماں کی حمایت کر رہے ہو۔میں نے تمہیں اس لیے نہیں بلوایا تھا۔" سعید احمد عثمان کے اس طرح سمجھانے والے انداز پر ٹوک گئے تھے۔

"گستاخی معاف مگر آپ نے مجھے اس لیے بلوایا تھا کہ میں امی کو منالوں مگر ان کو منانا بہت مشکل ہے۔میں آپ کو درست راہ بتا رہا ہوں۔سمعان احمد

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کی عمر واقعی شادی کی ہی ہے مگر زرش بھی کہیں بھاگی نہیں جا رہی۔آپ شوق سے اسے بیاہ کر لے آیئے گا مگر امی کو راضی کر کے اور سمعان بھی یہی چاہتا ہے بلکہ وہ تو یہاں تک کہہ رہا ہے امی کی رائے ومرضی کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو گا۔وہ راضی ہوں گی تو یہ شادی ممکن ہے ورنہ نہیں۔"

طاہرہ بیگم سپاٹ چہرہ لیے کھڑی تھیں۔

"میرے جیتے جی شائستہ تمہاری لڑکی میرے گھر میں اس حیثیت سے قدم بھی رکھ لے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔میں نہیں جانتی، نہیں سمجھتی کہ تم ماں بیٹی نے میرے بیٹے کو کس طرح انگلیوں پر ڈالا ہوا ہے مگر یاد رکھنا میرے جیتے جی تمہارا یہ خواب پورا ہونے والا نہیں ہے۔" ان کا روم روم نفرت سے بھرا تھا۔انہوں نے ایک سلگتی ہوئی نظر اندر کے منظر پر ڈالی۔دروازے کی اوٹ سے سعید احمد اور عثمان بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے جب کہ ساتھ والے صوفے پر نفیسہ آپا تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں نے سعود احمد سے بات کی ہوئی ہے۔میں کیسے پیچھے ہٹ جائوں؟ پہلے ہی سمعان احمد کی شادی کو دیر ہوتی جا رہی ہے۔" اب کے سعید احمد جھنجلا اٹھے تھے۔

"تو کیا طاہرہ کی غیر موجودگی میں یہ سب کچھ کر کے خوش رہ لو گے؟" نفیسہ آپا نے تاک کے تیر لگایا تھا۔سعید احمد نے پہلو بدلا تھا۔

"مجھے اس عورت کی پروا نہیں۔پہلے بھی تو وہ اس گھر میں نہ ہونے کے برابر ہے۔میرے بچوں کی خوشیاں اس کے بغیر بھی ہو جائیں گی۔"

طاہرہ کئی لمحے ساکت وصامت کھڑی رہی تھیں۔کتنی آسانی سے سعید احمد نے کہہ دیا تھا۔وہ لرزتی، جھلملاتی آنکھوں سے ادھر ہی دیکھے گئیں جہاں سعید احمد براجمان تھے۔ان کے دل پر بڑی گہری چوٹ لگی تھی۔

"سعید احمد تم آج بھی اتنے ہی سفاک وظالم ہو جتنے ماضی میں تھے۔کاش میں تم سے تمہاری اس نفرت کا، اپنے یوں دھتکارے جانے کا حساب مانگ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سکتی۔" وہ اندر ہی اندر سلگ اٹھی تھیں۔دل ودماغ میں کئی یادیں مچل اٹھی تھیں مگر وہ کیسے حساب مانگتیں؟

وہ تو کل بھی خسارے میں تھیں آج بھی اور شاید ساری عمر اسی خسارے کا بھگتان بھگتنا تھا۔

"ابو پلیز! وہ عورت ہماری ماں ہے۔اس نے ہمیں جنم دیا ہے۔" عثمان احمد کا دبا دبا لہجہ طاہرہ کے دل کا لہو لہو کر گیا تھا۔

"یہی تو رونا ہے۔کاش وہ عورت تم لوگوں کی ماں نہ ہوتی تو میں نجانے کب کا سارے حساب بے باق کر چکا ہوتا۔اسے اپنی ضد چھوڑنا ہو گی۔یہ میری بھی ضد ہے ورنہ وہ میری طرف سے آج ہی فارغ ہیں۔"

"ابو پلیز!" عثمان احمد ملتجی ہوا تھا۔

"عثمان! مجھے مجبور مت کرو۔میں اپنی اولاد کے سامنے تماشا بن گیا ہوں۔ لوگ تو ایک طرف... میں اپنے بچوں سے نظر ملانے کے قابل نہیں ہوں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مجھے نہیں یاد پڑتا کہ میں نے زندگی میں کوئی اتنا بڑا گناہ کیا ہو جس کی سزا مجھے تم لوگوں کی ماں کی صورت بھگتنا پڑ رہی ہے۔"

وہ اٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگے تھے۔طاہرہ بیگم کے پتھر وجود میں حرکت ہوئی تھی۔

"یہ شخص آج بھی اسی مقام پر ہے۔" وہ رو رہی تھیں۔ان کا جی چاہا دھاڑیں مار مار کر اپنی بدقسمتی کا اعلان کریں۔"تخت یا تختہ... ساری عمر میں نے اس شخص کے نام کی خاطر اذیت سہی اب نہیں۔آج ہی فیصلہ ہو جائے تو بہتر ہے۔میں بھی دیکھتی ہوں یہ شخص کس حد تک جا سکتا ہے؟ میری اولین نادانی کی مجھے کس حد تک سزا دے سکتا ہے۔" وہ ایک دم مقابلے پر اتر آئی تھیں۔سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے بالکل نابلد ہو کر۔

وہ ایک دم دروازے سے اندر داخل ہو گئی تھیں۔وہاں موجود تینوں نفوس نے انہیں حیرت سے دیکھا تھا۔عثمان احمد ان کے چہرے پر آنسو دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"امی..." عثمان احمد کو طاہرہ بیگم کو دیکھ کر یوں محسوس ہوا تھا کہ بس اب کوئی طوفان آنے ہی والا ہے۔

طاہرہ بیگم عثمان کی پکار کی پروا کیے بغیر سعید احمد کے سامنے جا کھڑی ہوئیں۔ وہ انہیں یوں کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر نخوت سے سر جھٹک کر چہرے کا رخ ہی موڑ گئے تھے۔

"آپ کو آج جو بھی فیصلہ کرنا ہے۔وہ کر لیں میں بھی دیکھوں اپنی بہن اور بیٹے کی شہ پاکر آپ کس حد تک جا سکتے ہیں۔" انہیں کسی چیز کا اب خوف یا ڈر نہ تھا۔بے خوف وخطر لہجے میں کہہ رہی تھیں۔نفیسہ آپا ڈر کر آگے بڑھ آئیں۔

"میں تمہارے منہ نہیں لگنا چاہتا۔" انہوں نے حقارت سے کہا تھا۔عثمان تڑپ کر آگے بڑھا تھا۔

"ابو جی پلیز!" اسے ماں کی یوں برملا تذلیل برداشت نہیں ہوئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تو پھر اپنی ماں سے کہو وہ میرے سامنے نہ آیا کرے۔اسے سامنے دیکھتا ہوں تو مجھے اپنے شدید نقصان کا احساس ہوتا ہے۔شکر کرے ابھی بھی یہ میرے نام پر میرے گھر میں آباد ہے۔"

طاہرہ کو لگا انہوں نے آج سب کچھ تو کہہ دیا تھا۔ایک جوان بیٹے کے سامنے ان کے الفاظ ان کے سینے پر بھالے کی طرح لگے تھے اور خون رسنے لگا تھا۔

وہ بلک بلک کر رونے لگیں۔

"امی پلیز! آپ ہی یہاں سے چلی جائیں۔بے وقوفی مت کریں۔زندگی یوں جذباتیت سے نہیں‌گزرتی پلیز۔" عثمان احمد نے ایک دم ان کو کندھوں سے تھام لیا تھا جو ان کے الفاظ سن کے بے یقین نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے ٹوٹے پتے کی طرح لرز رہی تھیں مگر دوسری جانب پروا ہی کب تھی۔

"عثمان! پوچھو ان سے کیا قصور تھا میرا؟ میری ساری اولاد کو میرے خلاف ورغلا دیا ہے اور اب بھی اسے سکون نہیں۔جو جرم تھا اس کا اقرار ساری عمر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کیا اب کیا چاہتے ہیں یہ؟" وہ پھٹ پڑیں تھیں۔عثمان احمد کچھ نہیں سمجھ پایا تھا۔بس ماں کو کندھوں سے تھام کر ساتھ لے لگا لیا تھا۔

"عثمان! اسے یہاں سے لے جائو۔یہ چاہتی ہے کہ اس کی عزت' اس کا بھرم برقرار رہے تو میرے سامنے سے چلی جائے ورنہ بہت برا ہو سکتا ہے۔" وہ خود پر بہت ضبط کر رہے تھے۔خاموش کھڑی نفیسہ آپا نے تاسف سے دونوں کی دیکھا اور پھر عثمان کی موجودگی پر انہیں گھورا بھی۔

"آفرین ہے تم پر بھی سعید احمد! طاہرہ تو اس وقت جذباتی ہو رہی ہے۔کم ازکم تم ہی ہوش کے ناخن لو۔" انہوں نے اس کے آتش فشاں موڈ کو دیکھتے ہوئے ٹوکا تھا۔

"ساری عمر یہی تو کرتا آرہا ہوں۔" طاہرہ بیگم عثمان کے حصار میں زاروقطار رو رہی تھیں۔وہ ایک نگاہ غلط ڈال کر تیزی سے قدم اٹھاتے باہر نکلتے چلے گئے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ان کے باہر نکلنے پر نفیسہ آپا نے سکون کا سانس لیا ورنہ ان کا دل کانپ رہا تھا کہ کہیں طاہرہ کی جذباتی طبیعت سعید احمد کے منہ سے برسوں سے پردہ پوشی کرتے راز کو ہی طشت ازبام نہ کر دے۔

طاہرہ!'' انہیں بہت دکھ ہو رہا تھا۔وہ آگے بڑھ کر طاہرہ کو تسلی دینا چاہتی تھیں مگر وہ ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی پھٹ پڑی تھیں۔

''نام نہ لیں میرا... مل گیا سکون آپ کو بھی... آگ لگائی ہوئی ہے مل کر آپ نے بھی اور اس عورت نے بھی۔اب وہ جو چکر چلا رہی ہے کبھی کامیاب نہیں ہونے دوں گی میں۔اس کی بیٹی کو آگ لگا دوں گی جس طرح میرے اندر لگی ہوئی ہے... مکار عورت۔'' وہ چیخ چیخ کر کہہ رہی تھیں اور پھر عثمان احمد کے بازو جھٹک کر وہ کمرے سے ہی نکل گئی تھیں۔

نفیسہ آپا کی آنکھیں بھر آئیں۔عثمان بھی گنگ کھڑا تھا پھر اس نے حرکت کی تھی۔

''پھوپو!'' عثمان کی آنکھوں میں سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

''ہوں۔'' انہوں نے آنسو پونچھے۔

''امی' ابو جان اور شائستہ چچی میں آخر ایسی کون سی بات ہے جس نے نوبت یہاں تک پہنچا دی ہے؟ بچپن سے لے کر اب تک امی ابو کی ہر لڑائی میں شائستہ چچی اور چچا کے ذکر کے ساتھ کچھ مبہم سی پر تجسّس باتیں بھی سننے کو ملی ہیں۔خود سے بڑھ کر کبھی جاننے کی کوشش نہیں کہ اس سے باپ کا بھرم ٹوٹ جاتا ہے۔صرف بھرم ہی نہیں دل بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔امی اور ابو کو ہم اچھی طرح جانتے ہیں' سمجھتے ہیں۔آج آپ مجھے وہ بات بتائیں جس نے دلوں میں اس قدر نفرت کاشت کر دی ہے کہ اولاد بھی اسے ختم نہیں کر پا رہی۔پلیز پھوپو مجھ سے چھپائیں نہیں۔اب ہم بچے نہیں ہیں۔کم ازکم میں نہیں۔میں اپنی ایک زندگی شروع کر چکا ہوں۔یہ نفرت کی کاشت یہاں رکنے والی نہیں۔اس کے اثرات بہت آگے تک جائیں گے۔مجھے علم ہونا چاہیے کہ اس نفرت کی بنیاد کیا ہے اور کیونکر ہے؟''

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ نفیسہ پھوپو کے سامنے ایک سوالیہ نشان بنا کھڑا تھا۔انہوں نے ایک لحظہ کو اسے دیکھا تھا پھر نظریں چرا گئی تھیں۔اسی دن سے تو وہ ڈرتی تھیں مگر سعید احمد اور طاہرہ بیگم دونوں کو اس کی پروا نہ تھی۔

"کوئی بات نہیں ہے۔تمہیں وہم ہو رہا ہے۔" انہوں نے ٹالنا چاہا۔

"پھوپو پلیز! امی ابو جس طرح کے الفاظ بول رہے تھے کم ازکم آپ تو مت جھٹلائیں۔ابو اگر باہر نہ نکل جاتے تو آج یہ راز بھی فاش ہو جاتا۔مجھے بہلائیں نہیں... پلیز..."

"کیا بتائوں عثمان! مجھے مجبور نہیں کرو۔وقت ابھی نہیں آیا۔جب آئے گا تم لوگوں کو خودبخود ہی پتا چل جائے گا۔بس شکر کرو کہ ایک قیامت آتے آتے ٹلی ہے۔" صوفے پر ٹکتے اپنے آنسو پونچھتے انہوں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا تھا۔عثمان چند لمحے لب بھینچے کھڑا دیکھتا رہا تھا مگر پھر تیزی سے کمرے سے نکلنے لگا تھا۔جب وہ پیچھے سے کہہ رہی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اپنی ماں سے پوچھو گے تو وہ کبھی نہیں بتائے گی۔کوئی بھی والدین گوارا نہیں کرتے کہ ان کی اولاد کی نظروں میں ان کا بھرم ٹوٹے۔اگر انہوں نے تم بچوں کو بتانا ہی ہوتا تو نوبت یہاں تک آتی ہی کیوں...؟ جو کچھ ہو رہا ہے اسے وقت پر چھوڑ دو۔وقت سب سے بڑا استاد ہے۔وہ تمہیں سب کچھ سکھا دے گا۔" عثمان نے پلٹ کر ناراض نظروں سے انہیں دیکھا تھا۔

"یہاں سب تمہاری ماں اور باپ کے خیرخواہ ہیں۔اگر کچھ معلوم کرنے کا اتنا ہی شوق ہے تو قیصرہ سے دریافت کرنا مگر پھر اپنے ماں باپ سے ملنے کی کوشش مت کرنا کیونکہ ان کے سر تمہارے سامنے ہمیشہ جھکے ہی رہیں گے۔ غلطی کا احساس وہ نہیں ہوتا جس کی نشاندہی دوسرے کریں بلکہ احساسِ ندامت اور غلطی کا احساس وہ ہوتا ہے جو دل میں پیدا ہو۔اپنے ماں باپ کو ان کے حال پر چھوڑ دو جب ان کو اپنی اپنی غلطیوں کا احساس ہو گا تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔" وہ اپنے بھیگے چہرے کو دوپٹے کے پلو سے صاف کرتے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہوئے کہہ رہی تھیں۔عثمان احمد خاموشی سے آ کر ان کے پاس صوفے پر بیٹھ کر کندھے پر اپنا سر رکھ گیا تھا۔

"ایم سوری پھوپو! مگر میرا مقصد ان دونوں کے درمیان رنجشوں کو ختم کرانا ہے نہ کہ ان کو ندامت سے دوچار کرنا ہے۔" انہوں نے عثمان کے بالوں میں انگلیاں پھیری تھیں۔

"سب اللہ پر چھوڑ دو۔ہم سے جو ہو سکا ہم نے کیا ہے۔آگے وہ جانے اور اس کا کام۔" انہوں نے بہت ضبط سے کہا تھا۔عثمان بس ان کو دیکھتا چلا گیا تھا۔

☆...☆...☆

شارق زمان آج پورے چار دن بعد اپنے آفس آیا تھا۔اماں گھر میں بیمار تھیں۔گزشتہ چند دن سے اپنے غم میں نڈھال وہ گھر سے بالکل لاپروا رہا تھا اور اماں اسی پریشانی میں بستر سے جا لگی تھیں۔پچھلے سال ان کی کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس کو وجہ سے ان کی دائیں ٹانگ کاٹنی پڑ گئی تھی۔وہ ہر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وقت گھر میں ہی ہوتی تھیں۔کہیں آنا جانا ان کا بالکل ہی بند ہو چکا تھا۔وہیل چیئر استعمال کرتی تھیں۔ان کے لیے شارق نے ایک کل وقتی ملازمہ کا بندوبست کر رکھا تھا۔اپنی بزنس مصروفیات کی وجہ سے وہ گھر پر کم ہی ٹکتا تھا۔کبھی یہاں پریس میٹنگ کا دعوت نامہ آ گیا ہے تو کبھی وہاں سے۔اس کے علاوہ نبیل

بھائی کے ساتھ اس نے اس کے کاروبار میں شراکت کی بنیاد پر بزنس بھی شروع کر رکھا تھا جس کا شارق زمان سے صرف اس حد تک تعلق تھا کہ ہر ماہ اسے نبیل کی طرف سے ایک معقول آمدنی مل جاتی تھی پھر والد صاحب کا بھی وسیع کاروبار تھا جو اس کے فاروق چچا ہی ہینڈل کرتے تھے۔شارق کا صرف اتنا کام تھا کہ وہ کبھی کبھار جا کر فاروق چچا سے اباجی کے کاروبار کا پوچھ لیا کرتا تھا کیونکہ آج کل سارے کا سارا کاروبار انہوں نے ہی سنبھالا ہوا تھا۔وہ اپنی پوری توجہ اپنے میگزین کی جانب رکھے ہوئے تھا مگر اب جوں جوں وقت گزر رہا تھا وہ اس کام سے اکتاتا جا رہا تھا۔خاص طور پر پچھلے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دنوں سے وہ اس کام کو چھوڑ کر فاروق چچا کے ساتھ سنجیدگی کے ساتھ ہاتھ بٹانے کا سوچ رہا تھا۔

آج اماں کی طبیعت کافی بہتر تھی۔بخار بھی اتر چکا تھا۔سہارے سے وہ چلنے پھرنے بھی لگی تھیں۔پچھلے تین دن خالدہ چچی جو رشتے میں اماں کی سگی بہن بھی تھیں' اماں کے پاس تھیں۔کل رات چلی گئی تھیں۔صبح وہ مطمئن ہو کر آفس چلا آیا تھا۔

دوپہر کے قریب وہ ایک فائل لیے اس کا مطالعہ کر رہا تھا جب آفس فون بجنے لگا تھا۔

"یس۔" مصروف انداز میں اس نے ریسیور اٹھالیا تھا۔

"سر آپ کی والدہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔" دوسری طرف سے اس کا سیکرٹری کہہ رہا تھا۔شارق زمان نے حیران ہو کر فائل سے نظریں ہٹائیں۔

اماں نے آج تک آفس فون نہیں کیا تھا پتا نہیں کیا بات تھی کہیں ان کی طبیعت پھر سے خراب نہ ہو گئی ہو اور ملازمہ نے فون کر دیا ہو۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بات کروائو۔" وہ پوری طرح متوجہ ہو گیا تھا۔دوسری طرف اس کے سیکرٹری نے اس کی کال ملا دی تھی۔

"ہیلو۔" رابطہ ہوتے ہی اس نے کہا تھا۔

"ہیلو۔" دوسری طرف بھی وہی الفاظ دہرائے گئے تھے وہ الجھا۔یہ اماں کی آواز نہ تھی اور نہ ہی ان کی ملازمہ کی۔

"جی کون؟" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"شارق زمان بات کر رہے ہیں نا۔" دوسری طرف سے پوچھا گیا تھا۔اب کے وہ مزید حیران ہوا۔

"جی میں شارق زمان ہی ہوں مگر آپ کون ہیں؟" اس نے تحمل سے جواب دیا۔

"شکر ہے تم سے بات تو ہوئی۔میں کتنے دنوں سے کال کر رہی ہوں مگر تم تو..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ جو بھی ہیں پہلے اپنا نام بتائیں۔" شارق نے تندھی سے بات کاٹ دی تھی۔اسے اپنے سیکرٹری پر غصہ آنے لگا جس نے غلط بیانی سے اس کی کال ملا دی تھی۔

"میں بدرآراء ہوں۔" دوسری طرف سے بڑے سکون سے کہا گیا تھا۔

شارق زمان اپنی جگہ پتھر ہو گیا تھا۔

"جی...ای..." اس کی زبان سے ٹوٹے بکھرے لفظ بے آواز نکلے تھے۔اندر کی وہ آگ جسے وہ اتنے دنوں سے بڑی مشکل سے بجھا رہا تھا۔وہ ایک دم بھڑک اٹھی تھی۔شعلے لپکنے لگے تھے۔دل وماغ ایک دم آندھیوں کی زد میں آ گئے تھے۔

کتنے مشکل سے اس نے خود کو سنبھالا تھا۔اپنے اندر کی شکست وریخت میں اسے اپنا منتشر و بچاکچا سراپا نکال کر وہ دوبارہ اس جگہ آ کر بیٹھا تھا مگر وہ پھر سے اس الائو میں دہکنے لگا تھا۔

"کون بدر آرا؟" وہی آگ اس کے لہجے سے بھی عیاں تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں بدرآراء زمان۔زمان حسین کی بیوی۔" دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ پرسکون لہجہ تھا۔

شارق زمان کو محسوس ہوا کہ آگ کے دہکتے کوئلے اس کے کانوں میں ڈال دیے گئے ہوں۔

"شٹ اپ۔میں کسی بدر آراء کو نہیں جانتا۔" وہ پھنکارا تھا۔اندر کی آگ باہر نکلنے کو تھی۔

"چلو زمان حسین کی بیوی کو نہ پہچانتے ہو گے مگر اپنی ماں کو تو جانتے ہی ہو گے۔"

نجانے وہ عورت کس مٹی کی بنی ہوئی تھی جو اپنے بیٹے کے جذبات سے بھی کھیلنے سے باز نہ آئی تھی۔

شارق زمان کا جی چاہا کہ وہ اس عورت اس کے سامنے ہو اور وہ اس کے پرخچے اڑا دے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”شٹ اپ۔میں تم جیسی کسی عورت کو نہیں جانتا۔میری ماں اپنے گھر میں بیٹھی بڑی عزت کے ساتھ زندگی گزار رہی ہے۔کوئی بدچلن اور بدکردار عورت میری نہیں ہو سکتی۔“ شارق زمان کے منہ سے شعلے نکل رہے تھے۔

آگ برس رہی تھی۔

آنکھیں وحشت وبربریت سے ابل پڑنے کو بے تاب تھیں۔

”ہا... ہا... ہا...“ دوسری طرف سے زبردست قہقہے پڑنے لگے تھے۔

”بڑی اچھی بات ہے۔میں بھی نہیں جانتی تھی کہ کوئی شارق زمان ”سچ کیا ہے؟“ کا مالک ہو سکتا ہے۔تمہارے میگزین نے ہی بتایا ہے۔بڑا اچھا میگزین ہے۔بڑا جوشیلا‘ کڑوا سچ لکھتے ہو تم اس کے اندر۔چنددن پہلے پڑھا تھا اچھا لگا پھر سوچا اپنے بیٹے کو مبارک باد ہی دے دوں کہ اس نے ایک بدکردار وبدچلن عورت کی کہانی اس کی بیٹی سمیت پوری دنیا کے سامنے بیان کی ہے۔ تمہارا حق بنتا ہے۔بڑے حوصلے والے ہو تم تو۔“ وہ عورت زہر اگل رہی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھی اور شارق کو لگ رہا تھا کہ جیسے اس کے کانوں میں کوئی سیسہ انڈیل رہا ہو۔

”اوہ یو شٹ اپ۔بکواس بند کرو اپنی۔میرا تم سے کوئی تعلق نہیں۔آئندہ یہاں فون مت کرنا ورنہ پھر جو کچھ میں کروں گا وہ تم دیکھنا۔نہ تم سلامت رہو گی نہ وہ تمہاری خبیث بیٹی۔“ لفظ تھے کہ زہر میں بجھے ہوئے تیر۔

شارق نے کھٹاک سے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا تھا۔

اندر ابال اٹھ رہے تھے۔

طیش بڑھتا جا رہا تھا۔

جس عورت کی پرچھائیں سے وہ بچپن سے ہی پیچھا چھڑاتا آ رہا تھا وہ زندگی کے اس موڑ پر پوری طرح اس پر حاوی ہو چکی تھی۔

زندگی میں اس کو اپنے ارد گرد لوگوں سے لاکھ شکوے سہی مگر ہر بار اپنے آپ سے گھبرا کر اس نے صرف اپنی پیدا کرنے والی ماں سے ہی نفرت کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھی۔کبھی وہم وگمان میں نہ تھا کہ وہ ان حالات میں کسی دن اس سے ہم کلام بھی ہو گی۔

وہ تو اس عورت کی کی گئی غلطیوں کا ابھی تک خمیازہ بھگت رہا تھا اور اب اس مقام پر وہ پھر اس کے زخم تازہ کرنے اس کی زندگی میں آ گئی تھی۔

اس نے وحشت سے میز پر پڑا پیپرویٹ اٹھا کر سامنے کی دیوار پر دے مارا تھا۔

''ٹھا...'' کی آواز کے ساتھ وہ قالین پر جا گرا تھا اور پھر کمرے میں ایک گہری معنی خیز خاموشی تھی مگر کہیں اک شور اٹھا تو... شارق زمان کے اندر... اس کے سینے کے اندر... دماغ کے ہر حصے میں... ایک گہرا شور برپا ہو چکا تھا... وہ جو بمشکل خود کو سنبھالے ہوئے تھا ایک دم بکھرتا چلا گیا تھا۔کرسی کی پشت سے سر ٹکائے وہ اندر کی جنگ سے لڑنے لگا تھا یا شاید خود سے ہارنے لگا تھا۔

☆...☆...☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عصر کے قریب وہ یہاں پہنچا تھا۔سارے دن کی ٹینشن اسے یہاں کھینچ لائی تھی اور پھر کل عثمان احمد کو چلے بھی جانا تھا۔اس لیے وہ جانے سے پہلے چچا کی فیملی سے بھی ملنے آ گیا تھا۔

چوکیدار نے گیٹ کھولا تو۔وہ گاڑی اندر بڑھا لے آیا تھا۔رہداری خالی تھی وہ سیدھا داخلی دروازے کی جانب بڑھا تھا۔سامنے ہی لائونج تھا جہاں ہلکی آواز میں ٹی وی چل رہا تھا۔عثمان احمد نے قدم اندر کی جانب بڑھائے تھے۔

نوشین اور چچی جان چائے پی رہی تھیں جب کہ زرش ریموٹ کنٹرول پکڑے چینل پر چینل بدل رہی تھی۔

''السلام علیکم۔'' عثمان احمد کی آواز پر تینوں نے رخ موڑے تھے۔

''عثمان۔'' وہ تینوں ہی حیرت زدہ رہ گئی تھیں۔

''عثمان بھائی۔'' زرش نے فوراً ٹی وی بند کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"وعلیکم السلام۔" شائستہ بیگم فوراً اٹھ کھڑی ہوئی تھیں۔عثمان احمد بھی ان کی جانب بڑھا۔

انہوں نے اس کے سر پر پیار کیا تھا۔کتنے مہینوں بعد وہ دکھائی دے رہا تھا۔ وہ والہانہ نظروں سے دیکھے گئیں۔

"کیسے ہیں عثمان بھائی۔" زرش اور نوشین بھی اس کے قریب آ کھڑی ہوئی تھیں۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں۔تم دونوں کیسی ہو۔" بہت اپنائیت سے دونوں کے سروں پر پیار کرتے ہوئے انہوں نے بڑے بھائیوں والی شفقت سے کہا تھا۔

"اے ون۔" زرش چہکی تھی۔انہوں نے بغور دیکھا۔

پہلی دفعہ اس کو صرف زرش سے ہٹ کر کسی اور نظر سے دیکھ رہے تھے۔ شاید سمعان احمد کی نظر سے... خوب صورت' گڈلکنگ' ایکٹیو اور اسمارٹ...

اور... ان کی نظریں اس کے چہرے پر بھٹک بھٹک گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"واقعی اگر سمعان دل ہارا ہے تو غلط نہیں۔یہ معصومیت' یہ دلربائی وخوب صورتی کسی کو بھی اس کے سامنے ہرا سکتی ہے۔" وہ خود سے کہے بغیر نہ رہ سکے تھے۔

"کب آئے۔" وہ صوفے پر بیٹھ گئے تھے۔زرش اور نوشین اردگرد براجمان ہوئی تھیں۔شائستہ بیگم نے پوچھا تھا۔

"کل دوپہر کو آیا تھا۔سارا دن آپ کے ہاں آنے کا سوچتا رہا مگر اب فرصت ملی ہے۔"

"کیا...؟" ان کے بتانے پر زرش چیخی تھی۔

"مگر کالج میں تو مجھ سے فرح نے کوئی ذکر نہیں کیا۔آپ آئے ہیں' اس نے بتایا تک نہیں۔"

"ہو سکتا ہے اسے تمہیں سرپرائز دینا مقصود ہو..." اس نے پکاارادہ کیا تھا۔

"پوچھوں گی اس بدتمیز کو۔" اس نے پکاارادہ کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نوشی' زری! بھائی آیا ہے۔کوئی کھانے پینے کا بندوبست کرو۔" اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور بات پوچھتی امی نے ٹوک دیا تھا۔

"کیوں نہیں ابھی لے کر آتے ہیں۔" نوشین نے بھی فوراً کہا۔وہ اٹھ گئی تھی۔اس کے ساتھ ساتھ زرش کو بھی جانا پڑا کہ یہ ماما کا حکم تھا جسے وہ کبھی ٹال نہیں سکتی تھی ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ عثمان بھائی کے پاس بیٹھ کر باتیں شروع کر دے۔

"اکیلے آئے ہو یا زوباریہ اور حمزہ بھی ہمراہ ہیں؟" شائستہ بیگم نے دریافت کیا تھا۔وہ ہنس دیے۔

"نہیں۔فی الحال میں تنہا ہی آیا ہوں۔ابو نے بلوایا تھا ضروری کام سے۔" انہوں نے مختصراً بتایا تھا۔شائستہ بیگم نے بغور دیکھا۔الجھا الجھا سا افسردہ چہرہ۔ان کا دل دکھنے لگا تھا۔

"خیریت تھی ناں؟" وہ بلوانے کی وجہ سے باخبر تو تھیں مگر پوچھے بغیر نہ رہ سکیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جی بالکل۔" انہوں نے صرف یہی کہا تھا۔

"نفیسہ آپا ادھر گئی تھیں۔ابھی وہیں ہیں یا چلی گئیں ہیں؟" انہوں نے پوچھا تھا۔

"چلی گئی ہیں بلکہ میں ابھی انہیں ہی چھوڑ کر ادھر آیا ہوں۔"

"اچھا۔" انہوں نے ایک لمحہ کو عثمان احمد کو دیکھا۔"زوباریہ اور حمزہ کیسے ہیں؟"

"اچھے ہیں دونوں۔اگلے ماہ ہمارا ارادہ ہے کہ چنددن رہنے کو یہاں آئیں۔" انہوں نے بتایا تھا پھر پوچھنے لگے۔

"چچا جان کب تک آئیں گے؟"

"مغرب کے بعد ہی آئیں گے۔" انہوں نے بتایا تو عثمان نے سر ہلا دیا۔اسی اثنا میں زرش اور نوشین ٹرالی میں کولڈڈرنک کے ساتھ ساتھ دیگر لوازمات سجائے چلی آئی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”عثمان بھائی! حمزہ اور بھابی کو بھی لے آتے کتنے مہینے ہو گئے ہیں ان دونوں کو دیکھے ہوئے۔“ کولڈ ڈرنک کا گلاس تھماتے زرش نے کہا تھا۔وہ مسکرا دیے۔

”تم لوگ ہمارے ہاں آجائو۔زوباریہ بہت یاد کرتی ہے۔“

”میں تو کتنی دفعہ ماما پاپا کو کہہ چکی ہوں مگر یہ دونوں مانیں تب نا۔“ ناراضگی سے شائستہ بیگم کو دیکھتے ہوئے اس نے منہ بنا کر کہا تھا۔

شائستہ زرش کی بات پر صرف سر ہلا کر رہ گئیں۔جس دن سے سمعان احمد ناراض ہو کر گیا تھا۔زرش بھی ان سے منہ پھلائے ہوئے تھی۔ان سے بات بھی کرتی تھی مگر ناراضگی کا بھرپور تاثر لیے ہوئے اب بھی اس کا یہی انداز تھا۔

”فرصت ہی نہیں ملتی۔ہر دفعہ پروگرام بناتے بناتے رہ جاتے ہیں اور سعود کسی نہ کسی کام میں الجھتے چلے جاتے ہیں۔“ انہوں نے جلدی سے وضاحت

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کر دی تھی۔زوباریہ بھی جب فون کرتی تھی ان سب سے اسلام آباد آنے کا ضرور کہتی تھی۔

عثمان کی شادی کے بعد وہ لوگ ان دونوں کے ہاں صرف ایک دفعہ ہی جا سکے تھے البتہ سعود احمد کتنی بار جا چکے تھے مگر پوری فیملی سمیت صرف ایک دفعہ ہی جانا ہوا تھا۔

”چلیں اس دفعہ پروگرام ضرور بنایئے گا۔چچا جان اگر فارغ نہ ہوئے تو مجھے بلوا لیجے گا یا پھر سمعان وغیرہ کے ساتھ آ جایئے گا۔“ کولڈڈرنک پیتے انہوں نے کہا تو زرش کو سمعان کے نام سے یاد آیا وہ اس دن سے دوبارہ ان کے ہاں نہیں آئے تھے۔اس نے کن اکھیوں سے ماما کو دیکھا۔وہ سر جھکائے پرسوچ نظروں سے کچھ سوچ رہی تھیں۔

”سمعان بھائی کہاں ہوتے ہیں وہ آج کل نہیں آ رہے؟“ نوشین نے گویا اس کے دل کی بات چھین لی تھی۔اس نے ممنون نظروں سے اسے دیکھا جب کہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ بھائی کی طرف متوجہ تھی۔ماما نے بھی عثمان کو دیکھا تھا۔گویا وہ بھی ان کا جواب سننے کی منتظر ہوں۔

"گھر میں ہی ہوتا ہے۔کل بھی آفس سے لوٹا تھا۔صبح بھی آفس چلا گیا تھا۔ اس وقت میرا خیال ہے کہ وہ ادھر ہی ہو گا۔" وہ بتا رہے تھے امی نے یوں سر ہلایا جیسے واقعی سوال انہوں نے ہی پوچھا تھا۔

زرش کو ہنسی آ گئی تھی۔اس نے ہنسی چھپانے کو سر جھکایا۔وہ اچھی طرح سمجھ چکی تھی۔سمعان بھائی اور ماما کے درمیان کوئی بات ہوئی تھی... کیا وہ نہیں جانتی تھی مگر اتنا وہ سمجھ چکی تھی۔سمعان بھائی کو ناراض کر کے وہ خود بھی بے چین ہیں۔لاشعوری طور پر وہ ان کی آمد کی منتظر بھی تھیں۔

ابھی وہ لوگ باتیں ہی کر رہی تھیں جب ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے لگی تھی۔

زرش نے فوراً لپک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"السلام علیکم۔" سی ایل آئی پر آنے والا نمبر دیکھ کر زرش کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیلتی چلی گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"وعلیکم السلام۔" سمعان کی گھمبیر آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔

"کیسی ہو زرش؟" وہ پوچھ رہے تھے۔اس دن کے بعد آج سمعان احمد کی آواز زرش کے کانوں میں رس گھول رہی تھی۔وہ خوش تھی اور اپنی خوشی کا سبب وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھی۔سوائے اس کے کہ آج کتنے دنوں بعد انہوں نے کال کی تھی۔

"آپ کو اس سے کیا؟ آپ تو ہم سب کو بھول ہی گئے ہیں۔اس دن سے ایک دفعہ بھی فون کرنے کی زحمت نہیں کی۔" معصومیت سے غیرارادی طور پر وہ شکوہ کر بیٹھی تھی۔شائستہ بیگم کا سارا دھیان اسی جانب تھا۔انہیں سمجھنے میں قطعی دشواری نہیں ہوئی تھی کہ دوسری جانب کون ہے... ان کے دل میں ہلچل سی ہونے لگی تھی۔

"ناراض ہو؟"

"نہیں جی۔میں کیوں ناراض ہونے لگی۔بہت خوش ہوں قسم سے آپ سے لڑنے کو دل چاہ رہا ہے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اب تو عثمان نے بھی سمجھنے میں دیر نہیں کی تھی کہ کس کا فون ہے... البتہ زرش کی بات پر وہ ہنس پڑے تھے۔

"سمعان بھائی کا فون ہے؟" نوشین نے بھی پوچھا تو اس نے فوراً سر ہلایا۔

"لڑ لینا آج رات یا پھر کل آئوں گا۔چچی امی سے ابھی کچھ حساب بے باق کرنے ہیں۔تم سے بھی نمٹ لوں گا۔" دوسری طرف سے بڑے سکون سے فرمایا گیا تھا۔وہ سلگ گئی۔

"تو پھر اب فون کیوں کیا ہے؟ ماما سے تو آپ کبھی بھی مل سکتے ہیں۔ان کی وجہ سے ہمیں کیوں نظرانداز کر رہے ہیں۔" شائستہ بیگم کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لیں۔عجیب لڑکی تھی۔ان کی خفگی پر' اشاروں کنایوں میں سمجھانے پر بھی وہی بے تکلفی' وہی لاپروائی جوں کی توں برقرار تھی۔

"بہت ناراض ہو۔" دوسری طرف سمعان احمد اس کی خفگی سے بھرپور آواز سے لطف اٹھا رہا تھا۔گھمبیر سی آوازمیں عجیب سی تپش بھی تھی۔اس پاگل لڑکی کا دھیان کب تھا ادھر جو محسوس بھی کرتی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت زیادہ۔ایک دفعہ میرے ہاتھ لگ جائیں پھر بتائوں گی۔" اس نے دانت کچکچائے تھے۔سمعان احمد ہنستا چلا گیا۔

"زرش لائو ریسیور مجھے دو۔" ماما سے اس سے زیادہ برداشت نہیں ہوا تھا۔ انہوں نے خود ہی بڑھ کر اس کے ہاتھ سے ریسیور لے لیا۔وہ منہ بناتی واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھی۔

"کیسے ہو سمعان؟" شائستہ بیگم کا انداز نارمل تھا۔دوسری طرف سمعان احمد بالکل چپ ہو گیا۔

"ٹھیک ہوں۔مجھے دراصل یہ پوچھنا تھا کہ کہیں عثمان بھائی ادھر تو نہیں آئے؟ ان کا موبائل آف ہے شاید۔کال نہیں جا رہی۔" سنجیدگی سے سمعان احمد پوچھ رہا تھا۔ناراضگی کا واضح تاثر موجود تھا۔شائستہ کے لبوں پر خودبخود مسکراہٹ سمٹ آئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہاں عثمان یہیں ہے۔تم بھی آ جائو۔میں کھانا بنواتی ہوں۔ادھر ہی آ کر کھانا۔" ایک دم انہوں نے کہہ دیا تھا۔زرش نے حیران ہو کر دیکھا۔عثمان خاموش تھا۔

"مگر چچی جان..." دوسری طرف ان کے رویے پر حیران ہوتے سمعان نے کچھ کہنا چاہا تو انہوں نے بات کاٹ دی۔

"اگر مگر کچھ نہیں۔رات کو تم آ رہے ہو۔عثمان کو بھی کھانا کھائے بغیر جانے نہیں دوں گی پھر جو چاہے پوچھ لینا میں تیار ہوں۔"

اتنے دنوں سے وہ خود سے لڑلڑ کر ہاری تھیں۔وہ ان بچوں سے دور رہ بھی نہیں سکتی تھیں۔سمعان احمد کی صرف یہ تین چار دن کی خفگی ان کے دل کو اندر ہی اندر چھیڑے جا رہی تھی۔اوپر سے زرش کا خفگی بھرا لاتعلق سا انداز... انہیں احساس ہو گیا تھا کہ سمعان احمد ان کی جانب سے کس قدر دلگرفتہ ہو کر گیا ہو گا۔

"ہم انتظار کریں گے رات کو۔" انہوں نے سلسلہ منقطع کر دیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ نوشین اور زرش کی طرف پلٹی تھیں جو دمکتے چہرے لیے اسی جانب متوجہ تھیں۔

"رات کھانے کا اچھا سا انتظام ہونا چاہیے۔کوارٹر سے یاسمین کو بلوالو اور تم دونوں بھی میرے ساتھ کچن میں چلو۔عثمان اور سمعان دونوں ہوں گے۔کتنے دنوں بعد تو یوں یہ بچے اکٹھے ہو رہے ہیں۔" ماما کا انداز پرجوش سا تھا۔سمعان احمد سے بات کر لینے کا احساس تھا یا پھر کیا تھا وہ ایک دم متحرک ہو گئی تھیں۔زرش اندر ہی اندر خوش ہوئے بغیر نہ رہ سکی تھی۔

"آئیں بھائی کچن میں چلتے ہیں۔وہاں باتیں بھی کریں گے اور کام بھی۔"

شائستہ بیگم اور نوشین کو کچن کی طرف جاتا دیکھ کر اس نے عثمان کا بازو پکڑ کر اپنے ساتھ گھسیٹا تھا۔وہ بھی ہنستے ہوئے اس کے ساتھ ہی ہو لیے تھے کہ یہ لڑکی انہیں بھی بہت عزیز تھی۔

☆...☆...☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کالج سے آنے بعد وہ عجب بولائی بولائی پھر رہی تھی۔عثمان بھائی پھوپو کو چھوڑنے گئے ہوئے تھے۔اسے یہ بات ماجدہ نے بتائی تھی کیونکہ طاہرہ بیگم کمرہ بند کیے نجانے کیا کر رہی تھیں۔فرح نے ایک دو دفعہ دستک بھی دی تھی مگر دوسری جانب سے صرف سردمہری تھی۔وہ سمجھ چکی تھی کہ ان کی غیرموجودگی میں کوئی معرکہ سر ہوا تھا۔اس نے ماجدہ سے پوچھنے کی کوشش کی۔

"پتا نہیں بی بی جی! میں تو کچن میں تھی۔ہلکی ہلکی لڑنے کی آوازیں تو آ رہی تھیں پھر بیگم صاحبہ اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھیں۔بڑے صاحب گھر سے نکل گئے۔دوپہر کو لوٹے تھے۔آپ کی پھوپو عثمان بھائی اور بڑے صاحب تینوں نے اکٹھے ہی کھانا کھایا تھا پھر صاحب جی تو کہیں اپنا بریف کیس لے کر چلے گئے تھے۔البتہ تھوڑی دیر بعد آپ کی پھوپو اور عثمان صاحب بھی چلے گئے تھے۔وہ

شاید انہیں چھوڑنے گئے ہیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ماجدہ کی طرف سے ملنے والا تفصیلی جواب تھا۔اس نے مزید کچھ پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔گھر کا جو ماحول چل رہا تھا۔اس سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ بات کیا ہو سکتی ہے؟ وہی سمعان بھائی کی شادی کا مسئلہ۔ابو اپنے مئوقف پر ڈٹے رہے ہوں گے اور امی اپنے پر...

وہ جوں جوں سوچتی الجھتی جا رہی تھی۔تھوڑی دیر پہلے علی اپنے دوستوں کی کال پر کہیں چلا گیا تھا یہ کہہ کر کہ وہ مغرب تک لوٹ آئے گا۔وہ اکیلی گھر میں بیٹھی ادھر سے ادھر کبھی چکر لگانے لگتی اور کبھی ٹی وی کھول کر بیٹھ جاتی تھی۔

کچن میں بھی کوئی کام نہ تھا۔ماجدہ کھانا وغیرہ تیار کر چکی تھی۔

نیند اسے آ نہیں رہی تھی۔کافی دیر تک وہ عثمان بھائی کا انتظار کرتی رہی کہ شاید وہ لوٹ آئیں اور اس کی بوریت ختم ہو مگر وہ نہیں لوٹے تھے۔البتہ سمعان بھائی کا فون آ گیا تھا۔اس نے عثمان بھائی کے نہ لوٹنے کا بتایا تو انہوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نے بتا کر اسے کال بیک کرنے کا کہہ کر فون بند کر دیا تھا اور وہ اب ان کے فون کا انتظار کر رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہی ان کی کال آ گئی تھی۔

"عثمان بھائی! چچی جان کے ہاں ہیں تم فکر نہ کرو۔ابو کو بزنس کے کسی اہم کام کے سلسلے میں ارجنٹ لاہور جانا پڑ گیا ہے۔وہ دو دن بعد لوٹیں گے۔علی گھر لوٹے تو اسے دوبارہ کہیں باہر نہ جانے دینا۔" اسے عثمان بھائی اور ابو کے متعلق بتا کر وہ ہدایت بھی دے رہے تھے۔اس نے سر ہلایا۔

"میں بہت بور ہو رہی ہوں۔آپ ہی گھر آ جائیں۔امی اپنے کمرے میں بند ہیں۔مجھے ان درودیوار سے وحشت ہو رہی ہے۔" وہ کہے بغیر نہ رہی تھی۔

دوسری طرف سمعان احمد خاموش ہو گیا۔

"بھائی آپ آ رہے ہیں نا..." اس نے ان کی خاموشی پر دوبارہ پوچھا تھا۔

"نہیں گڑیا! دراصل چچی امی نے گھر بلایا ہے۔شاید کھانے پر۔دیر سے آئوں گا تب تک عثمان بھائی بھی وہیں ہوں گے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ٹھیک ہے... لیکن جلدی آنے کی کوشش کیجیے گا۔مجھے اس طرح اتنے بڑے گھر میں اکیلے ہونے سے بہت ڈر لگتا ہے۔امی بھی اپنے کمرے میں ہیں۔کتنی دفعہ میں نے دروازہ کھٹکھٹایا ہے مگر وہ کھول ہی نہیں رہیں۔"

"کیوں...؟" اس کی فراہم کردہ خبر پر وہ حیران ہوئے تھے۔صبح تک تو امی ٹھیک تھیں۔

"پتا نہیں۔ماجدہ بتا رہی تھی۔امی ابو کے درمیان شاید پھر کوئی نئی جھڑپ ہوئی ہے۔" اس نے تلخی سے بتایا تھا۔سمعان کئی لمحے تک خاموش رہا۔

"سنو مغرب کے بعد میں آ جائوں گا۔تم تیار رہنا میرے ساتھ ہی چچا جان کے ہاں چلی جانا۔" سمعان نے فوراً پروگرام سیٹ کیا تھا۔

"ٹھیک ہے... مگر وہ امی..." اچانک اسے ماں کا خیال آیا تو رک گئی۔

"انہیں جب تمہاری پرواہ نہیں تو تم بھی چپ رہو۔فی الحال تم ان سے ذکر نہیں کرو گی جب تک امی ابو اپنی نفرت کی کوئی ٹھوس وجہ نہیں بتا سکتے۔ہم یوں بزدلوں کی طرح پیچھے بھی نہیں ہٹ سکتے۔جو ہو گا دیکھا جائے گا۔بس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تم تیار رہنا۔میں مجید (ڈرائیور) کو بھیج دوں گا بلکہ میں خود ہی آ جاؤں گا۔"

اس نے آرام سے سر ہلا دیا تھا۔

کمرے میں آ کر اس نے الماری سے اپنے کپڑے نکالے تھے۔

آج کتنے دنوں بعد اسے چچا جان کے ہاں جانے کا موقع مل رہا تھا۔وہ واش روم میں گھسنے تک یہی سوچ رہی تھی۔گہرا برائون سوٹ بڑے سے دوپٹے کے ہمراہ پہن کر جب وہ باتھ روم سے نکلی تو بہت فریش لگ رہی تھی۔

آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر وہ اپنے چہرے پر کولڈ کریم لگا رہی تھی جب انگلیوں سے مساج کرتے اس کی نظریں خودبخود اپنے بائیں رخسار کے سیاہ تل پر ٹھہر گئی تھیں۔انگلیوں کی حرکت رک گئی تھی۔وہ بغور اپنے چہرے کے تل کا جائزہ لے رہی تھی جب کہ پس منظر میں کوئی آواز گونج رہی تھی۔

"تم فرح ہو۔تمہارے بائیں رخسار کا تل مجھے تمہیں لاکھوں لڑکیوں میں بھی پہچاننے کی غلطی نہیں کرنے دیتا۔مائی ڈیئر فرح سعید احمد..."

آواز کیا تھی اس کے دماغ پر گویا ہتھوڑے سے برسے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس دن پھول اور کارڈ موصول ہونے کے بعد اور کوئی واقعہ نہیں ہوا تھا۔وہ آج کل نیٹ استعمال نہیں کر رہی تھی اسی لیے اسے نہیں خبر تھی کہ اس کی ای میلز کا اب کیا ردعمل ہے۔کریم لگا کر بالوں میں برش پھیر کر وہ آئینے کے سامنے سے ہٹ گئی تھی۔

آج کتنے دنوں بعد اس کا دل چاہ رہا تھا کہ جب تک سمعان بھائی اسے لینے نہیں آ جاتے وہ نیٹ یوز کر لے۔اسی وقت تو وہ بھی نیٹ پر ہوتا تھا۔آج نجانے کیوں دل ہمک ہمک کر اس کی ای میلز پڑھنے کو اکسا رہا تھا۔وہ لاکھ خود کو سرزنش کرتی رہی مگر دل کسی طور مان نہیں رہا تھا۔وہ خاموشی سے پی۔سی کے سامنے بیٹھ گئی۔

کمپیوٹر اسٹارٹ کر کے وہ نیٹ کھول رہی تھی۔ایسا کرتے ہوئے اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے مگر وہ پھر بھی اپنے آپ کو نہ روک پائی تھی۔نجانے اندر کون سی طاقت تھی جو اسے ایسا کرنے پر اکسا رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فرح ای میل باکس کھول چکی تھی۔اب وہ اپنے ای میل ایڈریس پر آئی ہوئی ای میلز چیک کر رہی تھی۔

اس شخص کی کئی ای میلز تھیں۔اس نے کانپتے ہاتھوں سے سب سے پہلی ای میل کھولی تھی۔

دل کا سکون چھین کے اسباب لے گیا

اک شخص میری نیند' میرے خواب لے گیا

بھٹکا کے ساری رات سحر کی تلاش میں

جانے کہاں کہاں مجھے ماہتاب لے گیا

خوب صورت اشعار تھے فرح کا دل سینے کے اندر زور زور سے دھک دھک کرنے لگا تھا۔

"فرح تم بہت زیادتی کر رہی ہو میرے ساتھ۔فون کرنے پر کوئی ملازمہ ٹائپ خاتون کی آواز سننے کو ملتی ہے۔مجھے پتا ہے میرے بھیجے گئے پھول اور

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کارڈ کا کیا حشر ہو چکا ہے مگر پھر بھی دیکھ لو کس قدر حوصلہ ہے کہ بجائے اس کے تمہاری اس مسلسل خاموشی سے اکتا جائوں ہر وقت نیٹ پر موجود رہتا ہوں۔اس گمان میں کہ شاید تم جواب دو۔میری ای میلز ہی پڑھ لو اور دل میں کوئی نرم جذبہ پیدا ہو جائے۔" اگلی ای میل یہ تھی۔فرح سعید کے دھڑکتے دل کی رفتار میں ایک دم مزید اضافہ ہوا تھا۔اس نے خود سے گھبرا کر فوراً ہی پی۔سی بند کر دیا تھا۔

"یااللہ! یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟ یہ میں کس راہ پر نکل رہی ہوں... نہیں... یہ غلط بات ہے۔مجھے اس کی ای میلز پڑھنی ہی نہیں چاہیے تھیں۔" پی۔سی کو گھورتے وہ مسلسل خود سے الجھ رہی تھی۔

"نجانے وہ کون ہے؟ میرے بارے میں اتنا کچھ کیسے جانتا ہے؟ اور وہ فون نمبر وہ بھی پاکستان کا نہیں ہے۔پتا نہیں کہاں کا ہے لیکن وہ تو پاکستانی ہے پھر وہ پھول اور کارڈ..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کرسی کی پشت سے سر ٹکائے وہ مسلسل اسی شخص کو سوچ رہی تھی۔کڑیوں سے کڑیاں ملتی جا رہی تھیں۔

"مجھے ہیلپ لائن سے اس نمبر کا پتا کروانا چاہیے کہ وہ کہاں کا نمبر ہے؟" خود سے الجھتے اس کے دماغ میں اچانک خیال آیا تو وہ فوراً کرسی سے اٹھ گئی تھی۔نمبر وہ اپنی ڈائری میں اتار چکی تھی۔

"اس نے اپنے کمرے میں ہی رکھے ہوئے ٹیلی فون کا ریسیور اٹھا لیا تھا۔وہ اب ون فائیو کی ہیلپ لائن ملا رہی تھی۔دوسری طرف سے رابطہ ہونے پر فرح نے جلدی سے فون نمبر بتا کر ہیلپ چاہی تھی۔

"ہم معلوم کر دیتے ہیں پلیز آپ کچھ دیر بعد رابطہ کیجیے۔" نسوانی آواز پر اس نے سر ہلایا تھا پھر فرح نے پورے پانچ منٹ بعد ون فائیو پر کال دوبارہ کی تھی۔انہیں اپنی کال کا مقصد بتا کر وہ دوسری جانب لڑکی کی آواز سننے لگی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ امریکہ کا نمبر ہے اور موبائل نمبر ہے۔" دوسری طرف سے اسے اطلاع دی گئی تھی۔وہ شکریہ ادا کر کے ریسیور کریڈل پر رکھ کر اپنے بستر پر بیٹھ گئی۔یہ وہ بھی سمجھ گئی تھی کہ یہ موبائل نمبر ہے مگر کہاں کا اب اسے علم ہوا تھا۔

"امریکہ کا نمبر ہے تو اس شخص نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا ہے... کیوں...؟" فرح کو بہت دکھ ہو رہا تھا۔

"مگر وہ پھول اور کارڈ..." وہ جوں جوں سوچ رہی تھی الجھتی جا رہی تھی۔

"مجھے سمعان بھائی کے سامنے سارا معاملہ لانا ہو گا ورنہ جس طرح وہ شخص گھر میں فون کرتا اور پھول وکارڈ بھیج رہا ہے۔وہ بعد میں میرے لیے کسی بہت بڑی پریشانی کا بھی سبب بن سکتا ہے۔جذباتیت سے نکل کر سوچتے ہوئے اس کے ذہن کو صرف یہ حل سوجھ رہا تھا۔

پھر وہ ایک فیصلہ کر کے مطمئن ہو گئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مغرب کے بعد سمعان احمد آ گیا تھا۔وہ اس وقت نماز پڑھ کر فارغ ہوئی تھی۔امی ابھی تک کمرے سے نہیں نکلی تھیں۔علی اس کے نماز ادا کرنے کے دوران گھر لوٹا تھا۔

"امی ابھی تک اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلیں؟" سلام دعا کے بعد سب سے پہلے سمعان نے فرح سے یہی پوچھا تھا۔اس نے نفی میں سر ہلا دیا تھا۔ سمعان لب بھینچ گیا تھا۔وہ اچھی طرح سمجھ رہا تھا کہ ان کے بعد گھر میں اس کے رشتے کے موضوع پر ہی گفتگو ہوئی ہو گی جس کی وجہ سے امی کا یہ ردعمل تھا۔

"میں ذرا کپڑے چینج کر لوں بہت تھک گیا ہوں۔تم بھی تیار ہو جائو پھر چچا جان کے ہاں چلتے ہیں۔" سمعان احمد کہہ کر اپنے کمرے میں چلا گیا تھا۔

"کیا... چچا جان کے ہاں جا رہے ہو تم دونوں...؟" علی نے پوچھا تو وہ اپنے ہی دھیان سے چونکی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہاں... عثمان بھائی ادھر ہی ہیں۔پھوپو کو چھوڑ کر وہیں چلے گئے تھے۔بھائی بھی جا رہے ہیں ساتھ میں بھی۔" وہ تیار تو تھی ہی صوفے پر بیٹھتے ہی بتانے لگی۔

"اور امی کو پتا ہے؟"

"نہیں۔"

"چلو میں بھی چلتا ہوں۔" وہ ایک دم پرجوش ہوا تو فرح نے گھورا۔

"کوئی نہیں۔ہم سب چلے گئے تو امی کا موڈ مزید خراب ہو جائے گا، بہتر ہے کہ تم امی کے پاس گھر میں ہی رہو پھر پتا نہیں سمعان بھائی چچا جان کے ہاں جانے کا امی کو بتاتے بھی ہیں کہ نہیں۔"

"کیا ہے بھئی! میں بھی چلتا ہوں۔کتنے دن ہو گئے ہیں ادھر کا چکر لگائے ہوئے۔" وہ بضد ہوا تھا۔فرح نے مطلق دھیان نہ دیا تھا۔ریموٹ اٹھا کر ٹی وی آن کر لیا۔اندر ہی اندر وہ سمعان احمد سے موقع دیکھ کر اس ای میل کرنے والے شخص سے متعلق گفتگو کرنے کے ارادے باندھ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

☆...☆...☆

نواز احمد ان کے ہاں آئے ہوئے تھے، تب سے وہ اپنا کمرہ بند کیے اس میں مقید تھی۔نویرہ کو ان کے سامنے جاتے ہوئے ایک عجیب سی جھجک محسوس ہو رہی تھی۔ان سے اس کا شروع سے ہی ایک پر تکلف تعلق تھا۔وہ بہت کم ان کے ہاں آتے جب بھی آتے نبیل بھائی یا اماں کے ساتھ باتیں کر کے چلے جاتے تھے۔آج منگنی کے بعد پہلی دفعہ وہ ان کے گھر آئے تھے۔پیشے کے لحاظ سے وہ استاد تھے۔گزشتہ سال سے ایک دو کالجز میں انہوں نے اکنامکس وغیرہ پڑھا کر تدریس کا آغاز کیا تھا۔وہ اپنے خاندان کے ذہین ترین شخص تھے پھر ان کی اکیڈمی بھی تھی پہلے وہ مختلف کالجز میں پیریڈ لیتے اس کے بعد کا سارا وقت وہ اپنی اکیڈمی میں ہوتے۔جب کہ ان کے خاندان کے باقی افراد ذاتی کاروبار یا بزنس وغیرہ کرتے تھے۔صرف اُن کا شروع سے ہی رجحان تدریس کی جانب تھا، اسی لیے سب کی مخالفت کے باوجود وہ اس جانب آئے اپنے اس کام سے وہ بہت مطمئن تھے۔ایم بی اے کیا ہوا تھا۔چچا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جان کا خیال تھا کہ وہ ان کا بزنس میں ہاتھ بٹائیں مگر پھر ان کے شوق کو دیکھتے ہوئے انہوں نے انہیں مجبور نہیں کیا۔ان کا خیال تھا کہ ان کے بعد انہیں ہی سارا کچھ سنبھالنا ہوگا، فی الحال وہ اپنا شوق پورا کرلیں جب وقت آئے گا تو دیکھا جائے گا۔

ان کے خاندان میں پردے کا خاص اہتمام تو نہیں تھا مگر منگنی ایک ہی جگہ پر ہوئی تھی۔دونوں گھروں میں یوں بے دھڑک آنا جانا بھی نہیں تھا۔منگنی کے بعد نویرہ تو ایک دفعہ بھی نہ گئی تھی۔چچا جان، ان کی بیٹیاں اور چچی جان سب کتنی بار کہہ چکی تھیں مگر نویرہ حجاب سے انکار کر دیتی۔چچا جان کو نبیل بھائی سے کچھ کام تھا،اس لیے انہوں نے نوازاحمد کو ان کے گھر بھیجا تھا۔بھابھی آتے جاتے اسے چھیڑ رہی تھیں۔وہ احتجاجاً اپنے کمرے میں بند ہو گئی تھی۔کھانا اس نے بھابھی کے ساتھ مل کر بنایا تھا لیکن اب...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

محترمہ نویرہ صاحبہ باہر تشریف لے آئیں کھانے پر اماں حضور آپ کو یاد فرما رہی ہیں۔جب بھابھی دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئیں تو وہ ایک کتاب کی ورق گردانی میں مصروف تھی۔

"مجھے بھوک نہیں ہے..."اس نے کتاب سے نظریں ہٹائے بغیر کہا تو بھابھی نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ سے کتاب چھین لی، وہ انہیں گھورنے لگی۔

"بہانہ نہیں...تمہارے محترم نواز صاحب تو تمہارا کھانے پر انتظار کر رہے ہیں اور تم یہاں بھوک ہڑتال پر بیٹھی ہو۔"وہ بظاہر سنجیدہ تھیں مگر ان کی آنکھوں سے پھوٹتی مسکراہٹ پر وہ جھلا گئی۔

"بھابھی... وہ زچ ہوتے ہوئے بولی۔"

"چلو،اٹھو شاباش...ہمارے ہاں ایسا بھی کوئی خاص پردہ نہیں ہے۔"انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچا تو وہ کنفیوژ ہوگئی۔

"مگر بھابھی، وہ اماں اور نبیل بھائی..."وہ اماں اور بھائی کی وجہ سے گھبرا رہی تھی، بھابھی ہنس دیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ایک ہی خاندان میں رشتہ جڑنے سے یہ سب چلتا ہے اور اس میں قباحت بھی نہیں ہے۔بس چلو اماں نے تمہیں خود بلانے کو کہا ہے تو اس کا یہی مطلب ہے ناں کہ تمہارا نواز کا سامنا کرنے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں بلکہ ان کی اپنی بھی یہی مرضی ہے۔"اب کے انہوں نے واقعی سنجیدگی سے کہا تو وہ خاموشی سے دوپٹہ درست کرکے بھابھی کے ساتھ باہر نکل آئی۔

اماں، نواز اور نبیل بھائی ڈائننگ ٹیبل پر شاید اسی کے منتظر تھے۔وہ اندر ہی اندر کنفیوژ ہو رہی تھی۔دروازے سے اندر قدم رکھتے ہی نگاہوں کا پہلا تصادم نواز فاروق سے ہی ہوا۔نویرہ نے گھبرا کر نظروں کا زاویہ بدلا۔

"السلام علیکم..." اس نے مشترکہ سلام کیا پھر آگے بڑھ کر اماں کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔اماں گڑیا کو گود میں بٹھا کر کھانا کھلا رہی تھیں جب کہ نبیل بھائی اور نواز بھی کھانا شروع کر چکے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”نواز یہ چاول ضرور لینا...نویرہ نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں...“وہ خاموشی سے سر جھکائے کھانا کھا رہی تھی جب بھابھی کی آواز پر اس نے گھبرا کر دیکھا۔

بھابھی کے چہرے پر مسکراہٹ رقصاں تھی جب کہ ان کے یوں کہنے پر اماں کے ساتھ ساتھ نواز اور نبیل بھائی بھی ہنس دیے۔نویرہ کا جی چاہا کہ اپنا سر پیٹ لے۔اس نے واقعی چاول پکائے تھے۔

مگر...بھابھی تو...

”جی بھابھی! میں ضرور ٹیسٹ کروں گا...“نواز نے مسکرا کر کہا۔نویرہ اسی کی جانب دیکھ رہی تھی۔ایک نظر نویرہ پر بھی ڈالی۔اس نے جلدی سے سر جھکا لیا۔

”اف۔“ کیا مصیبت ہے۔اسے بھابھی پر غصہ آنے لگا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خاموشی سے کھانا کھایا۔ٹیبل سے سب سے پہلے اماں اٹھیں۔گڑیا اب انہیں تنگ کرنے لگی تھی۔نویرہ نے اسے لینا چاہا مگر اماں اسے لے کر باہر نکل گئی تھیں۔ان کے نکلتے ہی بھابھی کی رگِ شرارت پھڑکی۔

”نواز زبان گھر پر رکھ کر آئے ہو...“بھابھی مسکرا کر پوچھ رہی تھیں۔انہوں نے الجھ کر انہیں دیکھا مگر ان کی آنکھوں میں مچلتی مسکراہٹ دیکھ کر ہنس دیے۔

”فی الحال تو نہیں...“ بہت آرام سے تولیہ سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

”مجھے تو یہی لگ رہا ہے یہ تمہاری سسرال بعد میں پہلے چچا کا گھر ہے کچھ بولو، مجھے تمہیں اکسانا پڑ رہا ہے۔“

”مسئلہ کیا ہے۔“انہوں نے دلچسپی سے انہیں دیکھا۔جب کہ نبیل ان کی اس ہلکی پھلکی نوک جھونک پر مسکرا رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مسئلہ یہ کہ آج نویرہ نے چاول بہت مزیدار پکائے ہیں..."ان کی تان وہیں آکر ٹوٹی تھی۔نویرہ نے کھا جانے والی نظروں سے انہیں گھوراجب کہ باقی دونوں نے قہقہے لگائے۔

"چلیں جی میں کہہ دیتا ہوں۔"انہوں نے مسکرا کر چہرہ نویرہ کی طرف کیا تو وہ ایک دم جھینپ سی گئی۔"نویرہ چاول بہت مزیدار تھے...اب خوش۔"اسے جھینپے دیکھ کر وہ فوراً بھابھی سے پوچھ رہے تھے جن کے چہرے کی چمک دیدنی تھی۔

"ہاں...اور چائے پی کر جانا ہے...نویرہ بنائے گی..."آخر میں انہوں نے پھر کہا۔

اب کے نویرہ بھی ہنسنے لگی۔کم از کم ان کے نارمل انداز سے اس کی گھبراہٹ ضرور کم ہوئی تھی۔وہ کھانا کھا چکی تھی اسی لیے ٹیبل سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

نواز نے اسے دیکھا۔سادہ گھریلو لباس میں وہ اپنے صاف شفاف چہرے کی خوبصورتی سمیت آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم کہاں چلی...؟" بھابھی نے پوچھا۔

"کچن میں...چائے بنانے..."اس کا اعتماد بحال ہو چکا تھا، اسی لیے آرام سے جواب دیا۔

"نہلے پہ دہلا...اسی کو کہتے ہیں..."نبیل بھائی بھی کھل کر ہنسنے لگے۔وہ فوراً وہاں سے نکلی۔اس نے کچن میں آکر چائے کا پانی چولہے پر چڑھایا۔فریج سے دودھ نکال کر پلٹی تو بھابھی برتن لے کر داخل ہوئیں۔نویرہ کو ان کی فضول گوئی پر تپ چڑھی ہوئی تھی۔وہ برتن سنک میں رکھ کر پلٹیں تو اس نے مصنوعی غصے سے کہا۔

"اب بتائیں...بڑی ہانک رہی تھیں اُدھر...نویرہ نے چاول بہت مزیدار پکائے ہیں..."کمر پر ہاتھ رکھے وہ انہیں گھور رہی تھی۔

"میں تو اچھی بھابھی کا کردار ادا کر رہی تھی...نواز پر اچھا امپریشن پڑے گا۔"انہوں نے اس کی باتوں کو بغیر کسی خاطر میں لائے بڑے آرام سے کہا بلکہ ان کا حوالہ دے کر چڑایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”بڑا اچھا کردار ادا کر رہی تھیں، دل تو چاہ رہا تھا کہ آپ کی زبان بند کردوں۔“وہ گھور کر دودھ ابلتے پانی میں ڈالنے لگی۔

”ویسے اس لباس میں لگ خوب رہی ہو، بڑے غور سے نواز دیکھ رہا تھا تمہیں۔“

وہ جھینپ سی گئی۔

”بھابھی پلیز...مجھے کنفیوژ نہیں کریں...“ اس نے پلٹ کر شکوہ کناں نظروں سے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تو وہ ہنستی چلی گئیں۔

”قسم سے نویرہ یہاں نواز ہوتا تو وہ فدا ہو جاتا تم پر...“ لو میں جھوٹ تھوڑی بول رہی ہوں یقین نہیں آتا تو اس سے پوچھ لینا۔وہ اب بھی باز نہیں آئی تھیں۔

”اگر آپ اسی طرح کی فضول باتیں کرتی رہیں گی تو میں چلی جاؤں گی یہاں سے پھر چائے بھی خود ہی بنا کر دیجیے گا۔اس نے منہ بنا کر کہا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھابھی نے آگے بڑھ کر اس کے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔

”میں تو تمہارا دل بہلا رہی ہوں، اس ڈل لائف میں تھوڑا بہت مذاق ہونا چاہیے۔نواز بھی کم گو سنجیدہ سا شخص ہے اور تم بھی ایسی ہی ہو...بدلو تھوڑا سا خود کو۔منگنی کا پیریڈ اسی لیے ہوتا ہے۔شکر کرو اس جیسا شخص تمہارے حصے میں آیا ہے۔“

نویرہ نے مسکرا کر ان کے بازو پر اپنے ہاتھ رکھ دیے۔

”بھابھی...پتا نہیں کیوں مجھے بہت خوف محسوس ہوتا ہے، جب بھی میں یہ تصور کرتی ہوں کہ آئندہ زندگی مجھے نواز احمد کے ساتھ گزارنا ہوگی تو ایک سوالیہ نشان میرے سامنے آجاتا ہے۔کئی چہرے گڈمڈ ہو جاتے ہیں۔میں آنکھیں بند کرتی ہوں تو ان کی جگہ دوسرے لوگوں کے چہرے آجاتے ہیں اور میرا دل عجیب توہمات کا شکار ہونے لگتا ہے۔ایسے میں آپ کا مذاق میرے دل پر ایک عجیب سی چوٹ لگاتا ہے۔میں اپنے جذبات کو بیان نہیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کر سکتی کہ میں کیا محسوس کر رہی ہوں۔مجھے لگتا ہے جیسے میرے ساتھ ضرور کچھ ہونے والا ہے۔"

اس کی آنکھوں میں عجیب سا رنگ اور خوف تھا۔بھابھی نے اسے کندھوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی جانب کیا۔

"کیا کہہ رہی ہو تم...؟" وہ حیران تھیں۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔میرے اندر کی یہی کیفیت ہے۔نواز کو دیکھ کر بھی میرا دل اندر سے اسی طرح خوف زدہ ہوتا ہے اوپر سے آپ کی چھیڑ چھاڑ...میں ڈبل مائنڈ ہو رہی ہوں۔"

بھابھی پُرسوچ نظروں سے اس کا صبح روشن صاف، چمکتا چہرہ دیکھنے لگیں۔

چائے ابلنے کی آواز پر نویرہ فوراً پلٹی۔آنچ دھیمی کرکے اس نے چائے میں چینی ڈالی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم خوش نہیں ہو اس رشتے سے...؟پیچھے سے بھابھی کی آواز پر بھی وہ نہ پلٹی۔

"میں خوش ہوں یہ اماں، بھائی، چچا وغیرہ سب کا مشترکہ فیصلہ ہے لیکن اس رشتے سے میرے اندر کی دنیا عجیب طوفان کی زد میں آرہی ہے...کچھ سمجھ میں نہیں آرہا..." بھابھی نے اس کی بات پر،

پرسکون سانس لی۔

"شکر ہے۔تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا...اچانک کسی ایسے شخص سے ایک ایسا تعلق جڑ جائے جو کہ آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں تو کچھ عرصے تک یہی کیفیت رہتی ہے۔یہ فطری بات ہے۔تم نواز کو ذہنی طور پر مطمئن ہو کر قبول کرنے کی کوشش کرو گی تو خودبخود دل و دماغ پرسکون ہو جائیں گے۔"

بھابھی اطمینان سے کہہ رہی تھیں۔نویرہ ایک گہری بوجھل سانس فضا میں منتقل کرکے کیبنٹ سے مگ نکالنے لگی۔بھابھی کے جواب میں اس نے کچھ بھی کہنے سے احتراز کیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

r...r

نوشین اور زرش کی خوشی دیکھنے کے قابل تھی،بہت عرصے بعد یوں ڈنر پر سمعان بھائی ان کے ہاں تھے۔عثمان، احمد، فرح، پاپا، ماما، نوشین، عثمان احمد اور وہ خود ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھانے سے زیادہ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔پاپا، سمعان اور عثمان اپنے بزنس کی باتیں کر رہے تھے جب کہ تینوں لڑکیاں اپنے اپنے کالج، پڑھائی اور دوستوں کے ذکر میں الجھی ہوئی تھیں۔شائستہ بیگم دونوں طرف کی گفتگو سن رہی تھیں۔

”چچی امی! یقین کریں زرش سب اساتذہ تو ایک طرف پورے کالج کی فیورٹ اسٹوڈنٹ ہے۔اس دفعہ بھی پچھلے ہفتے ہونے والے ٹیسٹ میں سب سے زیادہ مارکس زرش کے ہی تھے۔میرے تیسرے نمبر پر تھے۔“ فرح کھانا کھاتے ہوئے چچی کو بتا رہی تھی، انہوں نے مسکرا کر زرش کو دیکھا وہ لاپرواہی سے کھانا کھا رہی تھی۔زرش صرف ذہین ہی نہیں بلکہ ہر سال پوزیشن بھی لیتی تھی۔نصابی وغیر نصابی ہر طرح کی سرگرمیوں میں وہ نہ صرف حصہ لیتی بلکہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شاندار کامیابی بھی حاصل کرتی۔گولڈ میڈلسٹ تھی۔انہیں اپنی زرش پر فخر محسوس تھا۔ہر کوئی اسے سراہتا تھا اور وہ تھی بھی سراہے جانے کے لائق۔

”تمہارے نمبر کیوں کم تھے؟“ سمعان احمد کی ساری توجہ اس کی جانب تھی بھائی اور چچا سے گفتگو کرنے کے باوجود وہ فرح کو سن رہا تھا۔ایک دم انہوں نے پوچھا تو زرش ہنس دی۔

”اب آئی ناں پہاڑ کے نیچے اور کرو تعریفیں۔“ وہ چہکی،سعود احمد بھی مسکرادیے۔سمعان کے ہونٹوں پر بھی مسکراہٹ ابھر آئی۔

”جہاں زرش بی بی ہوں وہاں بھلا کسی اور کی دال کہاں گلنے والی ہے؟“ فرح نے اطمینان سے کہا تو شائستہ سمیت سب ہنس دیے۔

”سمعان بھائی مجھے تو کچھ جلنے کی بو آرہی ہے...“نوشین فرح کو چھیڑے بغیر نہ رہ سکی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں کیوں جلنے لگی زرش سے بلکہ مجھے تو فخر محسوس ہوتا ہے جب ہر استاد، ہر لڑکی صرف اور صرف زرش کی تعریفیں کرتی ہے۔"اس نے برا مان کر نوشین کو دیکھتے ہوئے فوراً تردید کی۔

سمعان احمد نے بغور دیکھا، کھانا کھاتی ہوئی وہ لاپرواہی سے مسکرا رہی تھی، یوں جیسے یہ تعریفیں اس کی نہیں کسی اور بندے کی ہو رہی ہوں۔انہیں اس کی یہی بات تو اچھی لگتی تھی۔ان کے ہونٹوں پر دلفریب سی مسکراہٹ سمٹ آئی۔

لا تعلق...بے پرواہ سے انداز۔

"اب بس بھی کرو...زیادہ تعریفیں نہ کرو یہ نہ ہو کہ کل صبح زرش بی بی اٹھیں تو بالکل بدلی ہوئی ہوں۔"نوشین اب زرش کو چھیڑ رہی تھی۔زرش نے فوراً کھانے سے ہاتھ کھینچا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ماما! دیکھ لیں نوشی کیا کہہ رہی ہے...میں کیوں بدلوں گی بلکہ میرے اندر تو اور زیادہ دلچسپی سے پڑھنے کا جذبہ پیدا ہو گیا ہے..."اس نے فوراً ماما کو گھسیٹا تو وہ مسکرادیں۔

"چپ ہو کے کھانا کھاؤ، تم لوگ بعد میں باتیں کر لینا..."انہوں نے ٹوکا۔

سب کھانا کھا کر ٹیبل سے اٹھ گئے تھے۔ان تینوں نے ملازمہ کے ساتھ مل کر ناں صرف برتن اٹھوائے بلکہ کچن کی صفائی بھی کی۔اس دوران زرش نے چائے تیار کرلی۔سرو کرنے کی ذمہ داری نوشین کے سر ڈال کر وہ دونوں اپنے کپ اٹھا کر اوپر ٹیرس پر چلی گئیں۔

"آج موسم بہت اچھا ہو رہا ہے۔"ٹھنڈی ٹھنڈی معطر ہوا چل رہی ہے۔ ریلنگ پر جھکتے ہوئے زرش نے کہا۔فرح نے بغور اسے دیکھا۔

لاپرواہ سا معصوم حسن تھا کھلکھلاتی ہوئی ہنسی کے ساتھ وہ دل میں گھٹ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ سمعان بھائی کے ساتھ یہاں آتو گئی مگر اب گھر کی فکر بھی ستانے لگی تھی۔نجانے،امی کا ری ایکشن کیا ہوسکتا ہے وہ ابھی تک اپنے کمرے سے ہی نہ نکلی ہوں۔وہ سوچ رہی تھی مگر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں سمعان بھائی کے ساتھ ادھر آگئی ہوں اور انہیں خبر نہ ہو۔

"کہاں ہو تم...؟"وہ نجانے سوچ کی وادیوں میں کہاں جانکلی تھی۔جب زرش نے زور سے پوچھا تو وہ چونکی پھر مسکرادی۔

"کچھ نہیں یار...میں امی کے بارے میں سوچ رہی تھی،لگتا ہے آج پھر امی اور ابو کے درمیان کوئی معرکہ ہوا ہے جب سے میں کالج سے گھر واپس گئی ہوں وہ کمرے میں بند ہیں۔سمعان بھائی مجھے یہاں لے آئے تھے، ہم لوگ انہیں بتائے بغیر آئے ہیں۔پتا نہیں ان کا کیا ری ایکشن ہو..."

"اوہ...ویری سیڈ...زرش کئی لمحے تک خاموش رہی پھر اس خاموشی کو نوشین کی آمد نے توڑا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا بات ہے تم دونوں بہت خاموش ہو...خیریت ہے ناں؟"فرح کی گیلی آنکھوں اور زرش کو ہونٹ کچلتے دیکھ کر نوشین پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

"کچھ نہیں بس وہ تائی امی کی بات ہو رہی تھی، فرح بتا رہی تھی کہ آج پھر تایا ابو اور تائی امی کے درمیان کوئی جھگڑا ہوا ہے..."چائے کے چھوٹے چھوٹے سپ لیتی زرش نے بتایا۔

"اوہ مگر جھگڑا ہوا کس بات پر...؟" کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے نوشین نے پوچھا۔

فرح بھی ساتھ والی کرسی پر آبیٹھی جبکہ زرش ریلنگ کے ساتھ ہی کھڑی رہی۔

"یہ تو علم نہیں...مگر جہاں تک مجھے اندازہ ہو رہا ہے امی، ابو میں آج کل صرف اور صرف سمعان بھائی کی شادی کے معاملے پر ہی جھگڑے ہو رہے ہیں۔"فرح نے سنجیدگی سے بتایا۔زرش تو چونکی ہی مگر نوشین نے بھی چونک کر زرش کو دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ارے ہاں فرح! میں تو یہ بات بھول ہی گئی تھی پھر کیا فیصلہ ہوا؟" زرش بھی قریب آگئی۔فرح نے سر اٹھا کر اسے دیکھا پھر نوشین کو، نوشین نے فوراً نظریں پھیر لیں۔فرح کو سمجھنے میں صرف ایک پل لگا۔

"اوہ تو نوشین سب جانتی ہے..." وہ ایک گہری سانس لے کر رہ گئی۔

"کچھ بھی نہیں... آج کے واقعے کا مجھے علم نہیں ہے کہ نوبت کہاں تک پہنچی ہے۔" وہ کچھ تلخ سی ہونے لگی۔

"نوشین تمہیں پتا ہے تائی امی فوزیہ آپی سے سمعان بھائی کی شادی کرنا چاہتی ہیں مگر تایا ابو نہیں مان رہے..." زرش نے نوشین کو بتایا۔اپنی طرف سے وہ انکشاف کر رہی تھی مگر نوشین پر سکون تھی۔

"ہاں میں جانتی ہوں، پھوپو کے ہاں تھی جب قیصرہ خالہ وہاں آئی تھیں۔ بہت کچھ بتا رہی تھیں تبھی مجھے علم ہوا تھا..."

فرح نے حیرت سے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پھر تو نوشین یہ بھی جانتی ہوگی کہ ابو کس کا نام لے رہے ہیں..." وہ بغور نوشین کو دیکھنے لگی۔

"فرح! سمعان بھائی ہمیں بہت عزیز ہیں فوزیہ جیسی لڑکی کا ان کے ساتھ تصور بھی نہیں کیا جاسکتا مگر..." نوشین کچھ کہتے کہتے رک گئی۔

"مگر تایا ابو جو چاہ رہے ہیں وہ تبھی ممکن ہے جب تائی امی راضی ہوں ورنہ کچھ بھی ممکن نہیں۔نئے رشتے پرانی رنجشیں ختم کرنے کے لیے کیے جاتے ہیں ناکہ نئے تعلق پرانی رنجشوں کو مزید مضبوط کریں۔" زرش کے کچھ پلے نہ پڑا۔نوشین خاموشی سے چائے کی چسکیاں بھرنے لگی۔فرح، چپ چاپ دونوں کی صورتیں دیکھتی زرش کو دیکھا پھر مسکرادی۔

"کاش امی راضی ہو جائیں...سمعان بھائی کے ساتھ زرش کتنی جچے گی...اتنی پیاری سی، معصوم سی تو ہے..." وہ مسلسل زرش کو دیکھ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ زرش کو بہت چاہنے کے باوجود یہ بات نہ بتا سکی اور علی کو بھی اس نے سختی سے منع کر دیا تھا۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ زرش ان کے گھر میں ہر روز ہونے والے جھگڑے کی اصل وجہ کو جان لے اور اس کی دل آزاری ہو۔

"چھوڑو اس ٹاپک کو میں تم دونوں کو بور کرنے نہیں آئی بلکہ یہاں فریش ہونے آئی ہوں۔تم بتاؤ نوشی تمہاری سسرال میں سے بھی کوئی آیا گیا ہے؟"فرح نے اس بوجھل سی خاموشی سے گھبرا کر فوراً گفتگو کا موضوع بدلا۔تو زرش ہنس دی۔

"تم تو اس کی سسرال کا پوچھو ہی مت...نوشی کی ساس کا بس چلے تو محترمہ یہاں ہی ڈیرہ جمالیں، یہ بہانہ کرکے کہ جب تک میں اپنی چاند سی بہو کو دیکھ نہ لوں، مجھے نیند نہیں آتی۔"زرش کو تو موضوع چاہیے تھا فوراً نوشین کو چھیڑنے پر تیار رہتی۔

"بکو مت...اب وہ لوگ اتنا زیادہ بھی نہیں آتے، بس کبھی ہفتے میں چکر لگالیتے ہیں۔" نوشین فوراً جھینپ کر کہنے لگی تو دونوں ہنس دیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سنا تم نے فرح کبھی ہفتے میں..."بھنویں اچکاتی زرش نوشین کا ریکارڈ لگانے کو بے تاب تھی۔

"تو اور کیا دل میں تو لڈو پھوٹتے ہوں گے بلکہ خواہش ہوگی کہ کاش روزانہ آنٹی یہاں تشریف فرما ہوں..."فرح کیوں پیچھے رہتی۔نوشین کا چہرہ سرخ ہونے لگا۔

"تم دونوں باز آجاؤ ورنہ..." خالی مگ دکھاتے وہ دھمکی دے رہی تھی۔

"ورنہ کیا...بولو..." دونوں اسے زچ کر رہی تھیں بلکہ زرش تو باقاعدہ چڑا رہی تھی۔پتا نہیں یہ سلسلہ کتنا طول پکڑتا اگر سمعان احمد سیڑھیاں چڑھتے اوپر نہ آجاتے۔نوشین زرش کے جواب میں کچھ کہتے کہتے رہ گئی تھی۔

"فرح! گھر چلیں،بہت دیر ہوگئی ہے..."آتے ہی انہوں نے گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

"ارے اتنی جلدی...ابھی تو میں نے آپ سے کوئی بات نہیں..."زرش سمعان احمد کو اتنی جلدی جاتے دیکھ کر فوراً کہنے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان نے ایک نظر اس پر ڈالی۔کھلے لمبے بال پشت پر بکھرے ہوئے تھے، دوپٹہ لاپرواہی سے کندھے پر جھول رہا تھا۔خوبصورت چہرے پر ہیرے کی طرح دمکتی آنکھیں انہیں نظر ہٹانا مشکل ہونے لگا۔

"علی دو دفعہ فون کر چکا ہے...امی کئی بار پوچھ چکی ہیں بلکہ وہ تو ہماری یہاں آمد سے بھی قطعی نابلد ہیں...اب اگر ہم مزید لیٹ ہوئے تو علی کے لیے امی کو بہلانا مشکل ہو جائے گا..."انہوں نے کھڑے کھڑے بتایا۔زرش نے منہ بنایا۔

"ایک تو مجھے یہ آپ کی والدہ ماجدہ سمجھ نہیں آئیں...آخر انہیں اس ساری نفرت سے کیا حاصل ہوگا۔خود تو مشکل میں ہیں ہی دوسروں کو بھی اذیت سے دوچار کر رہی ہیں۔"زرش کہے بغیر نہ رہ سکی۔نوشین نے اسے یوں بکواس کرنے پر گھورا مگر وہ سر جھٹک گئی۔وہ ایسی ہی تھی دو ٹوک بات کرنے والی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم نہیں سمجھو گی،تم اپنے چھوٹے سے دماغ پر زور نہ ڈالو تو بہتر ہے۔یہ بڑوں کے معاملات ہیں، انہیں بڑوں تک ہی رہنے دو۔"سمعان احمد کو زرش کی بات سے سخت تکلیف ہوئی مگر برا مانے بغیر ہلکے پھلکے انداز میں کہا تو وہ منہ بنانے لگی۔

"رہنے دیں اب اتنا بھی چھوٹا دماغ نہیں ہے میرا، کم از کم آنکھوں کی زبان، لفظوں کا ہیر پھیر میں بھی سمجھنے لگی ہوں..."

نہ چاہتے ہوئے بھی سمعان احمد کے ہونٹوں پر اس کی بات پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"مثلاً اب تک کس کس کی آنکھوں کی زبان اور لفظوں کے ہیر پھیر کو سمجھ پائی ہو؟"

زرش سمعان احمد کے ہونٹوں پر کھیلتی مسکراہٹ صاف دیکھ رہی تھی۔فرح اور نوشین بھی مسکرا رہی تھیں۔اسے اپنی بات کا یوں مذاق میں اڑایا جانا بہت برا لگا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پلیز بھائی... مذاق مت اڑائیں... آئی ایم سیریس..." اس نے فوراً احتجاج کیا۔

"ہاں میں بھی سیریس ہوں بلکہ بہت زیادہ...کیوں فرح..."انہوں نے فرح کو متوجہ کیا تو مسکرا کر دیکھنے لگی۔ذومعنی بات تھی کچھ پلے نہ پڑی لیکن سمعان کے پوچھنے پر سر ضرور ہلایا پھر شرارت سے کہنے لگی۔

"مجھ سے کیا پوچھ رہے ہیں...یہ آپ اور زرش ہی جانیں..." وہ فوراً پہلو بچا گئی۔

"آپ نے ماما سے بات کی..." بات کو مذاق کے رخ پر جاتے دیکھ کر زرش نے فوراً اصل بات پوچھی۔"میرا مطلب ہے کہ آپ کے ہاں آنے کی اجازت پر..."

"نہیں...موقع ہی نہیں ملا... ادھر اُدھر کی ہی باتیں ہوتی رہیں۔میرا نہیں خیال کہ وہ اب بھی تمہیں ہمارے ہاں آنے سے منع کریں۔اس دن سے قطعی مختلف موڈ تھا آج چچی جان کا۔اس دن تو مجھے بھی ناراض کر دیا تھا انہوں نے مگر آج تو خود ہی مجھے مدعو کیا تھا انہوں نے۔عثمان بھائی اور چچا جان کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

موجودگی میں،میں اس دن کے رویے پر استفسار نہیں کرسکا لیکن کل ان سے فون پر ضرور بات کرلوں گا..."

یعنی کہ معاملہ ابھی جوں کا توں ہے...ویسے بائی دی وے اس دن آپ اتنے خراب موڈ میں واپس کیوں گئے تھے؟"

فرح اور نوشین زرش کی زبانی ہی ساری صورتحال سے باخبر اور خاموش تھیں لیکن زرش کا ذہن ابھی بھی اس دن والی بات میں الجھا ہوا تھا۔

"کوئی بات نہیں، تم اپنے ذہن پر زور مت ڈالو تو بہتر ہے۔فرح! جانے کا ارادہ نہیں ہے کیا۔"اسے گول مول سا جواب دے کر انہوں نے فرح کو ٹوکا جو کھڑی مسکرا رہی تھی۔

"میں تو تیار ہوں...چلیں..."اس نے فوراً قدم بڑھائے۔

زرش سمعان احمد کے بات کو یوں ٹال دینے پر گھور رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد جانے کے لیے پلٹا مگر پھر اچانک کچھ یاد آیا تو فوراً زرش اور نوشین کو دیکھا۔

"ہاں مجھے یاد آیا میں نے تم دونوں کے لیے جیولر کو لاکٹ بنوانے کا آرڈر دیا ہے۔جلد ہی مل جائیں گے،جب دوبارہ آؤں گا تو لیتا آؤں گا۔"نوشین تو کچھ نہ سمجھی البتہ مارے خوش و انبساط کے زرش کی ہلکی سی چیخ نکل گئی۔

"ہائے...اللہ...سمعان بھائی!...آپ کو وہ بات یاد ہے...میں تو بھول بھال گئی تھی۔یوں ہی ایک بات کہہ دی تھی میں نے، آپ تو واقعی سنجیدہ ہوگئے..."

"ہیں فرح کے لیے کچھ لاتا اور تم لوگوں کو بھول جاتا، یہ ناممکن تھا۔گھر آکر فرح کو لاکٹ دیا تو اس نے بھی سب سے پہلے یہی بات کہی کہ زرش اور نوشی کے تحائف کہاں ہیں، یقین مانو مجھے خود سے شرمندگی ہوگئی۔تم سے بھی وہی گفتگو چل نکلی اب تو آرڈر بھی دے دیا ہے سیم ٹو سیم۔فرح کے لاکٹ کی طرح کا ہی تیار کروانے کو کہا ہے، دیکھو جیولر کب تک دیتا ہے۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سمعان بھائی! آپ بھی بہت زیادہ تکلف کرنے لگے ہیں، ہم اور فرح جدا نہیں ہیں...ہلکے پھلکے گفٹس کی کوئی بات نہیں مگر اس طرح کی جیولری اچھا نہیں لگا..."

نوشین نے بھی کہا تو سمعان احمد نے اسے گھورا۔

"کیا اچھا لگتا ہے اور کیا نہیں...یہ میں تم دونوں سے بہتر جانتا ہوں۔بہتر ہے کہ تم اپنی فلاسفی اپنے پاس رکھو۔گفٹ بس گفٹ ہوتا ہے۔مہنگے اور سستے کا کیا ذکر بھلا۔"پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے سمعان احمد نے سنجیدگی سے کہا تو نوشین ہنس دی۔

"آپ کو سمجھانا ہمارے بس کا کام نہیں...آپ سے الجھنے کے لیے تو زرش کا ہی حوصلہ ہے۔میں تو نیچے چلوں...آؤ فرح..."

نوشین مسکرا کر فرح کے ساتھ نیچے اترنے لگی۔سمعان احمد نے بھی قدم بڑھائے تو زرش تیزی سے ان کے قریب آگئی۔

"بھائی بات سنیں..."سمعان احمد کے اٹھتے قدم رک گئے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھے سچ سچ بتائیں اس دن کیا بات ہوئی تھی...آپ اتنے غصے سے کیوں گئے تھے؟"وہ بہت سنجیدہ تھی۔سمعان احمد نے مکمل طور پر رخ اس کی طرف کیا۔

"چچی امی نے تم سے کوئی ذکر نہیں کیا؟"بجائے جواب دینے کے انہوں نے الٹا سوال کیا تو اس نے نفی میں گردن ہلائی۔

"نہیں...بلکہ مجھے تو اچھا خاصا ڈانٹا بھی۔میں نے ایک دو دفعہ آپ کو فون بھی کرنا چاہا مگر انہوں نے سختی سے منع کر دیا۔کالج سے آنے کے بعد وہ تو مکمل طور پر مجھے اپنی نظروں میں رکھنے لگیں۔آپ کا ذکر کرتی ہوں تو بری طرح جھڑک دیتی ہیں۔"وہ معصومیت سے وہ سب کچھ بھی بتا رہی تھی جو اسے ہرگز نہیں بتانا چاہیے تھا۔سمعان احمد نے الجھ کر زرش کو دیکھا۔وہ اس سے زیادہ الجھی ہوئی تھی۔

"امی ایسا کیوں کر رہی ہیں...بتائیں مجھے...پلیز..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چچی جان! زرش کو مجھ سے دور رکھنا چاہتی ہیں مگر کیوں؟"اس کے آگے ایک سوالیہ نشان تھا جس کا جواب سوائے چچی جان کے کسی کے پاس نہ تھا۔ سمعان احمد زرش کی حالت دیکھ کر مزید الجھ گیا تھا۔

"مجھے خود نہیں پتا وہ ایسا کیوں کر رہی ہیں۔آج آیا تو میں ان سے اسی معاملے پر گفتگو کرنے کو ہی تھا مگر امی کی وجہ سے جلدی جانا پڑ رہا ہے۔انشاء اللہ چند دنوں میں چچی جان سے بات کرکے اصل معاملہ ضرور سلجھاؤں گا، تم فکر نہیں کرو..."

زرش سے زیادہ انہوں نے خود کو حوصلہ دیا۔

"پتا نہیں سمعان بھائی! مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ماما پاپا کسی ٹینشن میں ہیں، وہ لوگ ہمارے سامنے کبھی اصل معاملہ نہیں لائیں گے لیکن وہ پریشان ضرور ہیں۔کوئی نہ کوئی بات ضرور ہے پھر ماما کا ری ایکشن۔اس دن پھوپو نوشین کو چھوڑنے آئی تھیں تو وہ بھی سارا وقت امی کے ساتھ آپ کی شادی اور تائی امی کی باتیں کرتی رہیں۔فرح نے ہی ذکر کیا تھا کہ تائی امی آپ کی شادی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فوزیہ آپی سے کرنا چاہتی ہیں جب کہ تایا ابو راضی نہیں ہیں، اس دن پھوپو بھی یہی کہہ رہی تھیں۔آج عثمان بھائی بھی امی کو یہی بتا رہے تھے، کیا اسی لیے ماما پریشان ہیں...؟"

ساری بات سمعان احمد کے سامنے رکھ کر وہ آخر میں پوچھ رہی تھی۔سمعان احمد حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے وہ کس قدر اطمینان سے اپنی معصومیت میں اس کے سامنے اصل بات لے آئی۔جس کی طرف سمعان کا ابھی تک ذہن بھی نہیں گیا تھا۔

"اوہ تو اسی لیے چچی جان کا ری ایکشن ایسا تھا۔کہیں نہ کہیں کہیں سے انہیں اصل بات پہنچ ہی گئی ہوگی اور یقیناً وہ اس رشتے والی بات پر پریشان ہوں گی۔ہیں بھی کس قدر احمق ہوں، میرا تو اس طرف دھیان ہی نہیں گیا..."بظاہر زرش کو دیکھتے ہوئے سمعان احمد کی سوچ کہیں اور محوِپرواز تھی۔

"کیا سوچ رہے ہیں...؟"سمعان احمد کے بازو پر ہاتھ رکھے وہ پوچھ رہی تھی۔

سمعان احمد اس کے ہاتھ کے لمس پر چونکے پھر ایک دم ہوش میں آگئے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کچھ نہیں اگر وہ اس بات پر پریشان ہیں تو تم فکر نہیں کرو، میں ان سے بات کر لوں گا یہ اتنا اہم ٹاپک نہیں ہے کہ اس کے لیے یوں پریشان ہوا جائے۔"سمعان احمد نے مسکرا کر کہا بلکہ زرش کو ریلیکس کرنے کو انہوں نے ٹالا تھا۔

"سمعان بھائی! آپ واقعی فوزیہ آپی سے شادی کر لیں گے جیسا کہ تائی امی یہی چاہتی ہیں اور تایا ابو نہ مانے تو پھر؟" وہ اس طرح سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

سمعان احمد کو زرش کے منہ سے یہ ساری گفتگو سننا اچھا تو نہیں لگ رہا تھا مگر کیا کرتا وہ اسے ٹوک بھی نہیں سکتا تھا۔

"اچھی امید رکھنی چاہیے...شادی تو میں امی اور ابو دونوں کی باہمی رضامندی سے ہی کروں گا۔انشاء اللہ وہ دن ضرور آئے گا، جب امی ابو ایک بات کریں گے، وہ کب آتا ہے یہ دیکھنا ہے۔تم مت الجھو،یہ تمہارے سوچنے کی بات

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں مگر یہ دعا کرو کہ جو میرے دل کی خواہش ہے وہ ابو کے ساتھ ساتھ امی کے بھی دل کی بھی بن جائے...“

نجانے گفتگو کا اثر تھا یا اندرونی خواہشوں کی یلغار زرش کا مرمریں ہاتھ تھام کر ہلکے سے تھپتھپاتے وہ خود کو یہ سب کہنے سے نہ روک پائے۔چہرے پر دھیمی سی، الوہی مسکراہٹ تھی۔

”اللہ...سمعان بھائی کیا آپ کسی کو پسند کرتے ہیں؟“جملے کا آخری حصہ سن کر زرش فوراً اچھلی۔سمعان احمد کو ایک دم احساس ہوا کہ وہ کن لمحوں میں بہہ نکلے۔ایک دم خفت سے دوچار ہوئے۔زرش کا ہاتھ چھوڑ کر دو قدم پیچھے ہٹے۔چہرہ سرخ ہو گیا۔زرش کے لیے سمعان احمد کی یہ کیفیت حیران کن تھی۔

”نہیں...میں یوں ہی امی ابو کی بات کر رہا تھا...“ سمعان احمد کی راہ میں ابھی نہ جانے کتنے دشوار لمحے باقی تھے۔وہ زبان سے اقرار کرکے اس معصوم سی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لڑکی کو کسی اذیت سے کبھی دوچار نہیں کر سکتے تھے۔یہ انہیں بہت عزیز تھی۔نازک آبگینے سے بھی زیادہ۔

”تو پھر یہ آپ نے کیوں کیاکہ جو میرے دل کی خواہش ہے وہ ابو کے ساتھ ساتھ امی کے بھی دلی خواہش بن جائے۔“

وہ شکی نظروں سے دیکھتے ہوئے جرح پر اتر آئی۔

سمعان احمد کو اپنی ایک لمحے کی بے اختیاری پر ندامت ہوئی۔

”ہاں تو امی ابو کا ایک فیصلہ ہو، کیا یہ میرے دل کی خواہش نہیں ہے؟“ سمعان احمد بڑی مشکل سے خود کو سنبھال کر کہہ پایا تھا۔

وہ اسے شکی نظروں سے دیکھنے لگی پھر ہنس دی۔یوں لگا جیسے فضا میں کئی مدھر مترنم سی گھنٹیاں گنگنا اٹھی ہوں۔

’میں تو حیران ہوگئی تھی کہ آپ کسی کو پسند کرتے ہوں گے۔“ میں مان ہی نہیں سکتی۔“وہ ہنس کر کہہ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیوں...میں کسی کو پسند کیوں نہیں کر سکتا؟" سمعان احمد پوچھے بغیر نہ رہ سکا۔

"آپ اس قدر اچھی نیچر کے مالک ہیں کہ ادھراُدھر تانکنا جھانکنا آپ کو زیب نہیں دیتا۔یہ بات علی کہتا تو میں آنکھیں بند کرکے یقین کرلیتی مگر کوئی مجھ سے یہ آکر کہے کہ سمعان احمد فلاں کو پسند کرتا ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تو میں کبھی یقین نہیں کروں گی۔آپ میرے لیے کیا ہیں کاش میں آپ کو بتاسکتی۔"

وہ بڑی معصومیت، بڑے بھولپن سے دل کی بات کہہ رہی تھی اور سمعان احمد حیرت سے اسے دیکھ رہا تھا۔دل تو چاہا کہ جھنجوڑ کر اسے کہے کہ میں یہ کیوں نہیں کر سکتا،میں کسی کو کیا پسند کروں گا میرے دل و دماغ پر تو صرف تمہارا ہی عکس ہے مگر وہ نہیں کہہ پا رہا تھا۔اس کے ہونٹ جیسے کسی نے گوند سے چپکادیے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چلیں نیچے چلتے ہیں فرح آپ کا انتظار کر رہی ہوگی اور ماما بھی پتا نہیں کیا سوچیں گی۔آج کل تو ان کی ساری سوچیں جیسے میری ذات پر ہی آکر ختم ہو جاتی ہیں۔اس وقت تو ویسے بھی میں آپ کے ساتھ ہوں۔"

پہلے کی طرح معصوم انداز میں وہ اونچی آواز میں کہتی آگے قدم بڑھاچکی تھی لیکن سمعان احمد ایک قدم بھی نہ بڑھا سکا۔ذہن زرش کی آخری بات پر ہی اٹک گیا تھا۔

"اس وقت تو ویسے بھی میں آپ کے ساتھ ہوں..."سمعان احمد کو اپنے اردگرد یہی جملے گردش کرتے دکھائی دیے۔زرش نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے اسے دیکھا تو سمعان احمد بھی اس کے پیچھے چل دیے مگر سیڑھیاں اترتے اترتے وہ ادھیڑبُن کا شکار ہو چکا تھا۔

"چچی جان یقیناً میرے جذبوں سے واقف ہوگئی ہوں گی...ان کا اس دن کا انداز،زرش کو سختی سے ہمارے گھر آنے سے منع کر دینا اور میرے ساتھ

اس کے موجود ہونے پر بھی ان کا نظر میں رکھنا...یہ ساری باتیں تو یہی ظاہر کرتی ہیں کہ وہ میری انہونی خواہشوں تک رسائی پاگئی ہیں مگر کیسے...؟"

سیڑھیاں اترے سمعان احمد کا دماغ الجھتا چلا گیا۔

r...r

نبیلہ بھابھی کے ساتھ وہ واجدہ خالہ کی عیادت کو آئی تھی مگر سامنے ہی زبیدہ چچی کے ساتھ رمشا اور رضا کو دیکھ کر وہ کھل اٹھی۔

"السلام علیکم..."کہتے ہوئے وہ اندر داخل ہوئی تو واجدہ خالہ وہیل چیئر پر اور سبھی لاؤنج میں تھے۔

"وعلیکم السلام...ارے میری بچیاں آئی ہیں...بسم اللہ..."واجدہ خالہ کا چہرہ کھل اٹھا۔انہوں نے نویرہ اور نبیلہ بھابھی کے جھکے سروں پر بھاری بھاری بوسہ دیتے ہوئے پیار کیا۔زبیدہ چچی سے ہاتھ ملا کر وہ رمشا کے پاس صوفے پر آبیٹھی۔

"لگتا ہے آپ کو خبر تھی کہ ہم آج یہاں آئے ہوئے ہیں..."رمشا کا لہجہ عجیب سا تھا۔نویرہ نے محسوس کیا لیکن توجہ نہ دی بلکہ ہنس دی۔

"ارے کب...کئی دنوں سے ہم آنے کا پروگرام بنا رہی تھیں مگر فرصت ہی نہیں مل رہی تھی۔آج بھی بھابھی کو گھسیٹ گھساٹ کر لائی ہوں..."بھابھی کی طرف دیکھ کر اس نے مسکرا کر بتایا۔رضا حمید نے کھا جانے والی نظروں سے رمشا کو گھورا۔وہ سامنے ہی تو بیٹھی تھی۔وہ بھی یہاں آنے کو کب تیار تھا امی کے اصرار پر چلا آیا تھا۔کیا پتا تھا کہ نویرہ اور بھابھی عین وقت پر پہنچ جائیں گی ورنہ وہ شاید کبھی نہ آتا۔اسے رمشا ہمیشہ سے ناپسند تھی۔

"خالہ جان! آپ سنائیں اب طبیعت کیسی ہے؟" نبیلہ بھابھی نے واجدہ خالہ سے پوچھا تو نویرہ نے بھی ادھر توجہ دی۔

"اللہ کا شکر ہے۔شارق بہت دھیان رکھتا ہے۔آج کل آفس سے بھی جلدی آجاتا ہے پھر شاکرہ بھی ہر وقت خدمت کو تیار رہتی ہے۔پہلے سے بہت بہتر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہوں کمرے سے نکل کر یہاں بیٹھی ہوں۔شکر ہے اس ذات کا...“ہاتھ اٹھا کر شکر ادا کرتے ہوئے انہوں نے بتایا۔

”واجدہ اس کی سب سے چہیتی خالہ تھیں۔نویرہ کو اماں کے بعد ان سے خاص انسیت محسوس ہوتی تھی۔ہر دفعہ ان کے پاس آکر وہ ان کی گفتگو سے نئے سرے سے متاثر ہوتی۔

”شارق بھائی کب تک آئیں گے۔“ رضا حمید نے پوچھا۔نویرہ نے دیکھا کہ وہ سنجیدہ چہرے کے ساتھ کچھ اکتایا ہوا لگ رہا تھا۔نجانے کیوں وہ اب ہر ملاقات کے بعد اسے پہلے سے بھی زیادہ سنجیدہ و پژمردہ سا نظر آتا۔

”تھوڑی دیر تک آجائے گا۔“ خالہ نے بتایا تو رضا کے چہرے پر پہلے سے زیادہ اکتاہٹ طاری ہوگئی۔

”امی! میں جا رہا ہوں، صبح کالج میں ٹیسٹ ہے ابو کو بھیج دوں گا ان کے ساتھ آجایئے گا...“رضا حمید اٹھ کھڑا ہوا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”اتنی جلدی بیٹا! ابھی تو میں نے شاکرہ کو چائے وغیرہ کا کہا ہے...“واجدہ خالہ نے اسے جانے کے لیے تیار دیکھ کر کہا تو اس نے ایک نظر نویرہ پر ڈالی وہ بغور اسے ہی دیکھ رہی تھی۔رضا حمید نے فوراً نظریں جھکالیں۔

نویرہ کی آنکھوں میں ایسی کیا بات تھی کہ رضا حمید کو اپنے دل میں ایک کوندا سا لپکتا محسوس ہوا۔

”کوئی بات نہیں امی وغیرہ ہیں نا...“وہ ایک منٹ ضائع کیے بغیر یہاں سے نکل جانا چاہتا تھا۔رمشا جاوید کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری۔

”ٹیسٹ کی تو تم کل بھی تیاری کر لوگے کل چھٹی ہے آج اتنا ضروری بھی نہیں...نویرہ آپی اور بھابھی ابھی آئی ہیں کچھ دیر بیٹھ کر ان کے ساتھ باتیں ہی کر لو اگر اتفاق سے اکٹھے ہو ہی گئے ہو تو۔“

رمشا نے بظاہر مسکرا کر کہا لیکن اس کے لفظوں کی کاٹ پر رضا نے بھنا کر اسے دیکھا وہ استہزائیہ نظروں سے اسے دیکھتی گویا دہکتے انگاروں پر لوٹ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

رضا کا جی چاہا کہ ایک منٹ بھی ضائع کیے بغیر اس کا منہ توڑ دے۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہا..."رضا حمید کا لہجہ ایک دم کڑوا ہو گیا۔ تلخی سے اس نے جوابی کارروائی کی۔ سبھی چونکے۔

"ایں...ہے...رضا!...یہ کیا انداز ہے بات کرنے کا..."رضا اور رمشا جاوید کی آپس میں کبھی نہیں بنی تھی اس وقت بھی رضا کے تلخ انداز پر زبیدہ چچی نے فوراً بیٹے کو ٹوکا۔

"مجھے ایک بہت ضروری کام ہے...جا رہا ہوں میں، آتے رہیے گا آپ لوگ بعد میں..."رمشا کی گھٹیا سوچ پر وہ تلملاتے ہوئے اندر ہی اندر سلگ اٹھا۔

بغیر کسی کی پرواہ کیے وہ بھناتے ہوئے وہاں سے نکل آیا۔

"رضا!...رضا!..."چچی زبیدہ اسے آوازیں دیتی رہ گئیں مگر وہ ہوا کے گھوڑے پر سوار پلٹ کے دیکھے بغیر چلا گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"لو...اس لڑکے کی عادت نرالی ہے...دیکھ لیا بھابھی بیگم آپ نے بھی۔رمشا نے ایسی کون سی بات کہہ دی کہ یوں غصے سے چلا گیا۔پتا نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے اس لڑکے کو۔مجھے تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا اکلوتا ہے، کچھ کہنے سننے سے پہلے ہزار دفعہ سوچنا پڑتا ہے کہ کہیں اثر نہ لے لے۔"زبیدہ چچی رنجیدہ سی ہوگئی تھیں۔نویرہ کے لیے ان کی یہ ساری باتیں حیران کن تھیں۔

"مگر چچی جان! رضا ایسا کیوں کر رہا ہے کچھ بتاتا نہیں..."نویرہ نے زبیدہ چچی سے پوچھا۔

"مجھے تو خود کچھ نہیں سمجھ میں آرہا۔اچھا بھلا تھا۔ابھی یہ حرکتیں کرنے لگ گیا ہے۔پہلے میں سوچتی رہی کہ پڑھائی کی ٹینشن ہے مگر اب تو اسے کچھ پڑھتے ہوئے بھی نہیں دیکھتی۔پتا نہیں کالج بھی جاتا ہے کہ نہیں۔سارا سارا دن آوارہ گردی کرتے ہی دیکھتی ہوں۔گھر میں باپ کے آنے کا وقت ہوتا ہے تو چلا آتا ہے ورنہ تو اسے گھر کی بھی ضرورت نہیں۔" چچی زبیدہ اب باقاعدہ آنسو بہا رہی تھیں۔رمشا نے ہونٹ بھینچ لیے۔نویرہ حیرت کے سمندر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں غوطہ زن تھی۔رضا بدل گیا ہے۔اب اس میں وہ پہلے والا چونچالی، شرارتی پن اور اپنائیت مفقود ہوگئی ہے۔وہ بھی محسوس کر رہی تھی مگر وہ گھروالوں کو اس حد تک ڈسٹرب کر دے گا اس کے تو وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔

"اللہ خیر کرے...زبیدہ حوصلہ کرو...بچہ ہے، ناسمجھ ہے...پیار سے سمجھا بجھا کر پوچھو تو سہی کہیں غلط صحبت میں تو اٹھنے بیٹھنے نہیں لگ گیا۔"واجدہ خالہ بڑے تفکر سے کہہ رہی تھیں۔

"پتا نہیں بھابھی بیگم۔رضا کے باپ اتنے غصے والے ہیں۔ان سے تو ذکر کرنا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔آج بھی نہ جانے کیسے ہاتھ لگا تھا۔میں نے کہا چلو دو گھڑی کو ساتھ مل کر بیٹھ لیں گے۔زبردستی لائی تھی لیکن ایک دم اٹھ کے چل دیا ہے...رمشا کی بات تو بس بہانہ بنی ہے۔"انہوں نے دوپٹے سے آنسو صاف کرکے بتایا تو وہاں موجود سب کے دل بھر آئے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چچی جان! فکر نہیں کریں...نبیل سے بات کروں گی وہ پتہ کریں گے کہ کہاں آتا جاتا ہے، کن لوگوں میں اٹھتا بیٹھتا ہے۔نبیلہ بھابھی نے بھی انہیں تسلی دی۔

"تو اور کیا...یہی عمر ہے بھٹکنے والی۔شارق کو بھی اتنی ہی عمر میں باہر کی ہوا نے خراب کیا۔اب بھی جب ساری ساری رات گھر نہیں لوٹتا تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔کچھ کہنے سننے سے بھی ڈرتی ہوں کہ کہیں سوتیلی کا الزام نہ آجائے۔خدا گواہ ہے میرا حقیقی بیٹا بھی ہوتا تو اتنی محبت نہ کر پاتی لیکن اس کے ذہن میں تو سگی اور سوتیلی کی گرہ پڑ چکی ہے۔اللہ سلامت رکھے حمید میاں کو۔اچھا موڈ دیکھ کر بات کرنا، جوان اولاد ہے، یوں نظر بھی نہیں بچائی جاسکتی لوگ تو باہر تیار بیٹھے ہیں ایسے بچوں کو شکار کرنے کے لیے۔میں بھی ماں ہوں اچھی طرح تمہارا دکھ سمجھ رہی ہوں لیکن تم خود سے بھی اسے اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کرو۔یوں رونے سے کچھ حاصل ہونے والا نہیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

واجدہ خالہ کی زبان سے دکھ بول رہا تھا۔نویرہ جھلملاتی آنکھوں سے انہیں دیکھ رہی تھی۔اس سے بہتر کون سمجھ سکتا تھا کہ خالہ شارق زمان سے کس قدر والہانہ محبت کرتی ہیں۔

”نویرہ! تمہاری تو رضا سے کتنی انڈراسٹینڈنگ ہے۔پیار سے بہلا کر پوچھنا تو سہی مسئلہ کیا ہے...کیوں کر رہا ہے وہ ایسے...تمہاری تو وہ بہت عزت کرتا ہے تمہیں تو ضرور بتادے گا۔“چچی زبیدہ نے امید بھری آنکھوں سے نویرہ کو دیکھا تو اس نے فوراً سر ہلایا۔

”جی چچی جان ضرور...میں تو خود کب سے محسوس کر رہی ہوں مگر سیریس نہیں لیا۔وہ بھی ہمارے گھر بہت کم آنے لگا ہے... کچھ میرا بھی آپ کے ہاں آنا جانا نہیں ہو رہا۔اب ساری صورتحال کا علم ہوا ہے تو پہلی فرصت میں اس سے بات کروں گی۔“

وہ چچی زبیدہ کو تسلی دے رہی تھی اور رمشا اسے عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میرا بھی خیال ہے نویرہ آپی! وہ کسی اور کو تو بتائے یا نہ بتائے آپ سے کچھ نہیں چھپائے گا۔“رمشا کا لہجہ عجیب سا تھا کسی اور نے نہیں غور کیا البتہ نویرہ ضرور چونکی تھی۔رمشا کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔نویرہ جواباً دیکھ کر رہ گئی۔

”ہاں اس میں تو شک نہیں ہے کہ رضا کو نویرہ سے بے حد انسیت ہے۔اس کی ہر بات بلا چوں چرا مان لیتا ہے۔پہلے بھی تو جب بھی تنگ کرتا تھا میں نویرہ سے کہتی تھی۔وہ اسے صرف ایک بار سمجھاتی تھی تو وہ فوراً سیدھا ہو جاتا تھا۔اب تو میں اس کے سامنے تمہارا نام لے لوں تو اس کے ماتھے پر بل پڑنے لگتے ہیں۔پتا نہیں کیا ہوتا جا رہا ہے اس لڑکے کو...“

چچی زبیدہ بہت دل گرفتہ ہو رہی تھیں۔نویرہ کچھ نہ کہہ سکی۔

”بیگم صاحبہ میں نے چائے ٹیبل پر لگادی ہے۔“شاکرہ(ملازمہ) نے آکر اطلاع دی تو واجدہ خالہ ایک ٹھنڈی سانس لے کر رہ گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"شارق نہیں آیا ابھی تک...شاکرہ اس کے موبائل پر کال تو کرو..."انہوں نے شاکرہ سے کہا تو وہ فوراً ٹیلیفون اسٹینڈ کی طرف بڑھ گئی۔

"تم سب لوگ ٹیبل پر چلو میں فون سن کر آتی ہوں۔"واجدہ خالہ نے شاکرہ کو نمبر ملاتے دیکھ کر ان سے کہا۔

"بیگم صاحبہ! موبائل بند ہے...کال نہیں مل رہی..."ایک دو مرتبہ مسلسل کال ملانے کے بعد شاکرہ نے ریسیور کریڈل پر واپس رکھتے ہوئے انہیں اطلاع دی۔

"پتا نہیں کیوں بند ہے؟اب تو ہر وقت بند ہی رکھنے لگا ہے۔" وہ متفکر سی ہو کر کہنے لگیں۔

"ہوگا کوئی ضروری کام ان کو، چلیں آئیں ہم چائے پیتے ہیں۔"

سب ہی اٹھ کھڑی ہوئیں۔نویرہ واجدہ خالہ کی متفکر صورت دیکھ کر فوراً ان کی پشت پر آکھڑی ہوئی۔شاکرہ کو جانے کا اشارہ کرکے وہ ان کی وہیل چیئر کو گھسیٹنے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اللہ اس خاندان کے لڑکوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے...ذرا سی شارق کو دیر ہونے لگے تو میری جان لبوں پر آجاتی ہے...مگر اسے تو پرواہ ہی نہیں ہوتی..."نویرہ خاموشی سے انہیں ڈائننگ ٹیبل پر لے آئی۔

☆...☆...☆

بہت خاموشی سے آگے قدم بڑھاتے لان کی جانب کھلنے والی اس کھڑکی کے پاس سے گزرتے سمعان احمد کے قدم بری طرح ٹھٹکے تھے۔

"سعید احمد میں نے ہمیشہ برداشت کیا ہے اب میری برداشت کی یہ حد ہے... مجھ پر یوں کیچڑ اچھالنے سے پہلے کچھ خدا کا خوف تو کیا ہوتا..."روتی سسکتی یہ طاہرہ بیگم کی آواز تھی، دھیمی مگر بہت واضح۔اندر گفتگو نہ جانے کس نہج پر تھی مگر امی کی سسکیاں سمعان احمد کو سننے پر مجبور کرگئی تھیں۔

"خدا کا خوف ہی تو ہے...اپنے بچوں کا پاس ہے ورنہ تم جیسی عورت کے ساتھ کوئی بھی مرد ایک لمحہ بھی گزارنے کا تصور نہیں کر سکتا..."

یہ سعید احمد کی آواز تھی۔غصیلی، ضبط کی آخری حدوں کو چھوتی ہوئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد نے ضبط سے ہونٹ بھینچ لیے۔

اس کے والدین نے اپنی اندرونی چپقلش کی اصل وجہ کو کبھی ان کے سامنے برملا آشکار نہیں کیا مگر کیا ان کے روز روز جھگڑوں سے وہ اصل وجہ نہ جان سکا تھا۔سمعان احمد کا دل لہو لہو ہونے لگا۔

"سعید احمد...پلیز..." امی کی یہ آواز سمعان احمد کو ضبط کی انتہا پر پہنچا گئی۔

"زرش نہیں تو پھر کوئی بھی نہیں...قیصرہ کی لڑکی تو بالکل بھی نہیں..."ابو کا وہی اٹل انداز تھا۔

"اگر آپ کو مجھ سے ضد ہے تو پھر میں کہے دیتی ہوں فوزیہ نہیں تو پھر زرش بھی نہیں۔میں بھی اس گھر میں قیصرہ کی ہی لڑکی کو لے کر آؤں گی..."ابو کے اٹل اور دوٹوک انداز پر امی کا لہجہ بھی ضدی ہو گیا۔

"تو پھر تم بھی میری بات کان کھول کر سن لو اس عورت کی لڑکی کو گھر لانے سے پہلے میں تم کو اس گھر سے رخصت کردوں گا۔پھر بے شک بڑے شوق سے اپنی اس عقل کل، باکردار بہن کے پاس باقی ساری زندگی گزارنا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مگر میری اولاد کا نام نہ لینا۔تم جیسی عورت انہیں ذہنی سکھ دے نہیں سکی، روحانی خوشیاں خاک دے گی..."

"سعید احمد..." ابو کی اس دھمکی پر امی کی بے ضبط سی سسکاری نکلی۔سمعان احمد کو لگا جیسے اس کے دل پر گھونسا سا دے مارا ہو۔

اسی بات پر آکر تو اس کی ماں کی ضد ٹوٹی تھی اور اب بھی...

"آپ مجھے اس طرح بلیک میل نہیں کر سکتے۔"امی کہہ رہی تھیں۔عجیب ٹوٹا سا انداز تھا۔

"پھر تم بھی مجھے بلیک میل نہیں کرو۔زندگی جس طرح گزر رہی ہے گزرنے دو۔ہمارا اچھا یا برا وقت گزر چکا ہے۔یہ میرے بچوں کی زندگی ہے اور میں تمہیں اپنے بچوں کی زندگی سے کھیلنے کی اجازت قطعی نہیں دوں گا۔یہ بات اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو بھی باور کروادینا ورنہ جو بات راکھ کا ڈھیر بنی ہوئی ہے وہ کہیں چنگاریوں کی صورت اختیار کرکے تمہارے ساتھ ساتھ اسے بھی نہ تباہ کردے میں تو جیسے تیسے کرکے برداشت کر گیا ہوں۔ہماری اولاد یہ سب

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

برداشت نہیں کرے گی...میرا تو بھرم ٹوٹے گا ہی ساتھ میں تم بھی کسی سے آنکھ ملانے کے قابل نہ رہو گی۔"تیز آواز میں غصے سے کہا گیا پھر زور سے دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔

اندر سے امی کے رونے کی آوازیں باہر تک آرہی تھیں۔سمعان احمد جہاں تھا وہیں کھڑا رہا۔چہرے پر سوچ کی پرچھائیاں تھیں۔امی ابو کی زندگی کا یہ موڑ اس کے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔جب تک کسی چیز سے آگہی نہیں تھی، قطعی دھیان نہیں دیا تھا مگر اب یہ بات واضح اور صاف صاف سامنے آرہی تھی وہ کیونکر رخ پھیر سکتا تھا۔ذہنی خلفشار ایک دم بڑھا تھا۔

بچپن سے ہی سب کچھ چلتا آرہا تھا مگر اب تو انتہا تھی۔

سمعان احمد اپنے کمرے میں جانے کے لیے پلٹا مگر اپنے سامنے کھڑے وجود کو دیکھ کر ٹھٹکا۔

آدھی رات سے زیادہ کا وقت گزر چکا تھا اسے یوں سامنے دیکھ کر حیران ہوئے وہ شرمندگی سے سر جھکا گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ لان میں ٹہل رہے تھے۔میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھا تھا۔ میں تو بس یوں ہی آگئی۔نیند نہیں آرہی تھی اس لیے...مگر..."

اس"مگر" کے بعد کیا تھا سمعان احمد خاموشی سے اسے ہاتھ مسلتے دیکھتا رہا۔

"نیند کیوں نہیں آرہی؟"انہوں نے استفسار کیا۔

"پتا نہیں..." بھرایا ہوا لہجہ تھا۔سمعان احمد کو دکھ نے آگھیرا...وہ پلکیں جھکائے آنسو پی رہی تھی۔ان کے ماں باپ اپنے ساتھ ساتھ اپنی اولاد کو بھی ذہنی اذیت سے دوچار کر رہے تھے کاش وہ ان کو بتاسکتا...سمعان احمد نے خاموشی سے فرح کو بازو کے حصار میں لے لیا۔

"رات بہت ہوگئی ہے...آؤ اندر چلتے ہیں..."امی ابو کی جو باتیں اس نے سنی تھیں یقیناً وہ فرح بھی سن چکی تھی۔سمعان احمد کے اندر ان کی گفتگو کو نئے سرے سے دہرانے کا حوصلہ نہ تھا۔بے حد خاموش سا سمعان احمد اسے لے کر اپنے کمرے میں آگیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دو دن بعد آج شام کو ابو لاہور سے واپس آئے تھے۔کھانا وغیرہ سب نے اکٹھے ہی کھایا تھا۔اس کے بعد فرح اور علی تو اپنی اسٹیڈی میں مصروف ہوگئے جب کہ سمعان احمد کمپیوٹر کھول کر بیٹھ گیا۔بارہ بجے تک وہ یہی کام کرتا رہا۔ کمپیوٹر آف کرنے کے بعد نیند نہیں آرہی تھی۔یوں ہی ٹہلنے کو، جی بہلانے کو وہ لان میں نکل آیا۔ذہن بہت الجھا ہوا تھا۔گھریلو حالات پر، چچی جان اور زرش کی باتوں پر مگر کافی دیر تک ٹہلنے کے باوجود دل کسی طور پر بھی مطمئن نہ ہو پایا تو وہ واپس اپنے کمرے میں جانے کے لیے پلٹا لیکن امی ابو کے کمرے کی کھڑکی کے پاس سے گزرتے ہوئے وہ سب کچھ سن لیا جو کہ عام حالات میں وہ کبھی دانستہ نہ سنتا۔

"بیٹھو..."اپنے کمرے میں لاکر سمعان احمد نے اسے اپنے بستر پر بٹھا دیا۔وہ آہستگی سے بیٹھ گئی تھی۔دوپٹے سے گیلی آنکھیں صاف کرکے اس نے سمعان احمد کو دیکھا جو نہ جانے کس سوچ میں گم تھا۔

"بھائی..."اس نے پکارا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہوں..."سمعان احمد نے اسے دیکھا۔

"امی ابو کی زندگی کا یہ کون سا پہلو ہے بچپن سے یہی سب کچھ سنتے آرہے ہیں مگر اب تو..."آنسوؤں کے ریلے نے اس کے الفاظ کو نامکمل ہی رہنے دیا۔

"پتا نہیں گڑیا...تم کیوں روتی ہو...پلیز چپ ہو جاؤ، یوں سمجھو تم نے کچھ سنا ہی نہیں۔تم پریشان نہیں ہوا کرو...میں ہوں ناں..."بہت شفقت سے اس کے سر کو تھپتھپاتے ہوئے سمعان احمد نے اسے دلاسہ دیا۔

"بھائی! مجھے بہت ڈر لگتا ہے...عثمان بھائی اسلام آباد میں رہتے ہیں، امی ابو کے ان جھگڑوں سے اگر آپ بھی چلے گئے تو..."وہ خوف سے پوچھ رہی تھی۔سمعان احمد ہنسا۔

"نہیں گڑیا...میں کہیں نہیں جاؤں گا...میں یہیں رہوں گا..." بڑے ضبط سے ہنس کر اسے مطمئن کرنا چاہا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اگر امی زرش کے لیے نہ مانیں تو..." وہ سوالیہ نظروں سے سمعان احمد کو دیکھنے لگی۔

"نو..." اس "نو" سے آگے تو سمعان احمد بھی نہیں جانتا تھا کہ کیا ہوگا مگر بعض خواہشیں بہت تڑپاتی ہیں۔

"جو ہوگا دیکھا جائے گا تم کیوں فکر کرتی ہو۔"سمعان احمد نے اسے بہلانا چاہا۔

"آپ زرش کو پسند کرتے ہیں نا؟" اس کا سر تھپتھپاتے سمعان احمد کے ہاتھ رک گئے۔

"تمہیں نیند آرہی ہے..." سمعان احمد نے اس کے سوال کو ٹالنا چاہا مگر وہ اپنے سر سے سمعان احمد کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر کہنے لگی۔

"مجھے زرش بہت پسند ہے...مجھے پتا ہے آپ بھی پسند کرتے ہیں...میں نے ہمیشہ اسے آپ کے ساتھ چلتے پھرتے دیکھا ہے۔علی بھی یہی چاہتا ہے...مگر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

امی..."اس کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرانے لگے۔سمعان احمد نے بغور دیکھا۔

"فرح! ساری بات امی کی خواہش اور مرضی کی ہے...میں ابھی اس مقام پر نہیں کہ ان کی مرضی اور خواہش کے بغیر عثمان بھائی کی طرح کوئی انتہائی قدم اٹھاؤں۔میں اس گھر کو اس خاندان کو جوڑنا چاہتا ہوں نہ کہ توڑنا۔ہم سب کے ساتھ ساتھ زرش امی کی بھی خواہش ہونی چاہیے۔ورنہ کچھ بھی ممکن نہیں...وہ آزردگی سے بولا۔

"امی نہیں مانیں گی...کبھی نہیں مانیں گی...کل قیصرہ خالہ سے فون پر بات کر رہی تھیں اور انہیں کہہ رہی تھیں کہ ابو چاہے کوئی بھی انتہائی قدم اٹھالیں وہ زرش کے لیے کبھی نہیں مانیں گی..."

"ایک تو یہ قیصرہ خالہ بھی کیا چیز ہیں...اصل فساد کی جڑ تو یہی ہیں...ہمارے گھر کے سارے انتشار اور بدنظمی کی اصل وجہ بھی یہی ہیں۔امی ابو کا خیال

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہ ہوتا تو میں ان سے پوچھتا کہ وہ چاہتی کیا ہیں؟وہ کس چیز کا بدلہ ہم سے لے رہی ہیں؟...“

قیصرہ خالہ کے نام پر سمعان احمد کا غصے سے برا حال ہو گیا۔کمرے میں چکر لگاتے ہوئے وہ ضبط کی آخری سیڑھی پر تھا۔

”امی کو پتا نہیں کیوں سمجھ نہیں آرہی...صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ قیصرہ خالہ یہ سب کچھ جان بوجھ کر کروارہی ہیں مگرامی تو...“ فرح کی آنکھیں جل تھل ہو گئیں۔

”میں نے تمہیں کہا ہے نا کہ یہ تمہارے سوچنے کی باتیں نہیں ہیں۔سب ٹھیک ہو جائے گا تم ریلیکس رہا کرو...تم روتی ہو تو مجھے تکلیف ہوتی ہے...اپنا آپ بہت برا لگنے لگتا ہے...تم تو ہماری جان ہو۔تمہاری آنکھ میں آنسو آتے ہیں تو سخت اذیت محسوس کرنے لگتا ہوں...“اسے کندھوں سے تھام کر پیار سے اس کی پیشانی چومتے سمعان احمد نے دلا سا دیا۔وہ محبت کے اس مظاہرے پر بے اختیار سمعان احمد کے ساتھ لپٹ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”بھائی! امی ابو کو اس حال میں دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے مجھے۔میرا بس چلے تو میں اپنی جان دے کر ان دونوں کو ایک کردوں مگر میں کیا کروں میں تو کچھ بھی نہیں کر سکتی۔میں آپ کو بھی دکھی نہیں دیکھ سکتی۔علی تو لاپرواہ سا ہے وہ امی ابو کے جھگڑوں کو اتنی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر آپ تو...جب آپ دکھی ہوتے ہیں تو میری جان پر بن آتی ہے۔“وہ رو رہی تھی سمعان احمد نے بہت شفقت سے اس کے تمام آنسو پونچھ دیے تھے۔

”بس...رونا نہیں...بہت رات ہوگئی ہے، جاؤ جاکر سوجاؤ، صبح کالج بھی جانا ہے...امی ابو کے یہ جھگڑے اب روز کا معمول ہیں۔ٹینشن لوگی تو بیمار پڑجاؤ گی...“ سمعان احمد نے اسے سمجھایا پھر اس کا سر تھپک کر اسے جانے کو کہا۔

”اگر مجھے نیند نہ آئی تو؟“دروازے کے پاس جاکر وہ رکی۔سمعان احمد مسکرایا۔

”سونے کی کوشش کروگی تو نیند بھی آجائے گی، چلوجاؤ شاباش...“

”آپ بھی سوجائیں...ورنہ میں دوبارہ آجاؤں گی...“کمرے سے نکلتے ہوئے اس نے کہا تو سمعان احمد کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ دروازہ بند کرگئی تھی اس کے جاتے ہی سمعان احمد کے ہونٹوں پر رقصاں مسکراہٹ ایک دم غائب ہوگئی۔فرح کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو پرسکون اور نارمل رکھے ہوئے تھا مگر اب اس کے جاتے ہی اندرونی خلفشار و انتشار ایک دم اسے اپنے گھیرے میں لینے لگا۔

امی ابو کے روز روز کے جھگڑوں کا صرف ایک ہی حل تھا کہ وہ زرش کے حق سے دستبردار ہو جائے۔

"کیا زرش سے دستبردار ہونا اس قدر آسان ہے؟"

لائٹس آف کرکے نیم خوابناک روشنی میں خود سے الجھتے سمعان احمد نے اس سوال پر کچھ لمحے خود فراموشی میں گزار دیے تھے۔

"نہیں...بہت مشکل ہے...بہت مشکل..."بستر پر کروٹ بدلتے اس کے دل نے سرگوشی کی۔

"ناممکن تو نہیں..."سمعان احمد نے دل کو تسلی دی مگر دل تو پہلے سے زیادہ کراہ اٹھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہرگز نہیں...کیا تم اپنے والدین کی سی ایک ناکام زندگی گزار لو گے...؟"سمعان احمد کے سامنے ایک بڑا سا سوالیہ نشان تھا۔وہ بستر سے اٹھ بیٹھا۔

"سمعان بھائی! آپ میرے ساتھ جب ہوتے ہیں تو مجھے لگتا ہے جیسے میں ایک دم کسی پناہ کے حصار میں آگئی ہوں مگر جب میں آپ سے جدا ہوتی ہوں تو میرے اندر ایک خلا سا ابھرنے لگتا ہے۔دل چاہتا ہے میں چیخ چیخ کر روؤں...کیوں ہوتا ہے میرے ساتھ ایسا...مجھے بتائیں نا مجھے اتنی گھبراہٹ کیوں ہونے لگی ہے۔"کئی ماہ پہلے زرش اس کا ہاتھ پکڑے اپنی کیفیت بتا رہی تھی اور وہ حیرت سے ساکن و صامت کھڑا سن رہا تھا۔تب پہلی دفعہ اسے زرش کے وجود کی اہمیت کا احساس ہوا تھا۔

"مجھ سے ناراض نہ ہوا کریں۔آپ ناراض ہوتے ہیں تو لگتا ہے زندگی روٹھنے لگی ہے۔سچ کہتی ہوں آپ کے گھر نہ آؤں تو مجھے موت دکھائی دیتی ہے۔میں آپ لوگوں کے بغیر نہیں رہ سکتی..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ اس سے ناراض تھا اس کی اور امی کی ہلکی سی بدکلامی ہوگئی تھی۔قصور سراسر امی کا ہی تھا مگر اس نے اسے اچھا خاصا ڈانٹ دیا۔پھر تین دن تک وہ ان کے ہاں نہیں آئی تھی چوتھے دن جاکر سمعان احمد اسے منا رہا تھا تو وہ یہ سب کہہ رہی تھی اور تب سمعان احمد کو اپنا دل مکمل طور پر ڈوبتا ہوا محسوس ہوا۔

اس کے والہانہ پن پر دل ڈوب کر ابھرتا تھا۔

محبت کے احساس نے پورے وجود کو گھیرے میں لے لیا تھا اور تب پہلی دفعہ سمعان احمد اس کی آنکھوں کے دمکتے ہیروں کے سامنے ریزہ ریزہ ہو گیا اور وہ لمحہ اس کی کل زندگی بن گیا۔وہ ہر لمحہ اس لمحے میں گزار رہا تھا۔اپنے ہاتھوں پر ان سبک ہاتھوں کی نرمی محسوس ہوئی تو بستر پر کانٹے اُگ آئے۔

بعض اوقات جان بوجھ کر محبت سے دامن چھڑانا کس قدر مشکل ہو جاتا ہے۔بستر کے کراؤن سے سر ٹکاتے سمعان احمد کو اپنی کنپٹیاں سلگتی محسوس ہوئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”مگر مجھے اپنے گھر کو انتشار اور بدنظمی سے بچانے کے لیے بروقت ایک فیصلہ تو کرنا ہوگا۔“سینے پر ہلکے ہلکے انگوٹھے سے ضربیں لگاتے سمعان احمد نے سوچا۔

”میرے لیے امی ابو دونوں اہم ہیں کسی ایک کی برتری کے لیے کسی دوسرے کو ہرانا وہ بھی صرف اور صرف اپنی خواہش کے لیے...کیا ساری زندگی میں اپنے والدین کے سامنے سر اٹھا کر جی سکوں گا...؟“سینے کے بائیں جانب درد کی ایک ہلکی لہر اٹھی مگر کمال ضبط سے سمعان احمد برداشت کر گیا۔

”شاید میں اپنے دل کے سامنے تو سرخ رو ہو ہی جاؤں مگر والدین کے سامنے ہمیشہ سر جھکائے ہی رہوں گا تو پھر کیا کروں...“

کروٹ بدلتے سمعان احمد کو کسی پل سکون نہ تھا۔

زندگی میں آنے والے اولین لمحات کے رنگ مہکتے ہوئے،رسیلے اور نشیلے تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تصور اتنا جاں فزاں تھا کہ وہ چاہ کر بھی نظریں چرانے کی ہمت نہیں رکھتا تھا۔سرخ گلابی چہرہ، ہیروں کی طرح دمکتی آنکھوں کی لانبی سیاہ پلکوں کی معصوم لرزش، سرخ، ملیح، سبک ہاتھوں کا پرجوش لمس۔

وہ کس کس رخ سے نظر چراتا۔اس کا تو ہر ہر انداز گھائل کر دینے والا تھا۔

وہ ایک بھرپور مرد تھا۔زندگی کے میدان میں ہر لحاظ سے کامیاب و کامران مگر اس مقام پر آکر سمعان احمد کو اپنی ساری ذہانت، معاملہ فہمی، سوجھ بوجھ راکھ کا ڈھیر محسوس ہو رہی تھی۔

زندگی نے ہر مقام پر اسے ایک نئے تجربے، نئے واقعے سے روشناس کیا تھا لیکن گزشتہ ماہ سے دل جس طرح الجھا تھا وہ خود کو کہیں کھو کر بھولتا جا رہا تھا۔وہ جو خود ناقابل تسخیر تھا اب کسی اپنے کو اپنے لیے ناقابل تسخیر گردان رہا تھا۔

زرش کا دل میں یوں جگہ بنا لینا، ایک انوکھے تجربے سے دوچار کر گیا تھا رگ و پے میں ایک میٹھا درد سلگ رہا تھا۔اس احمق سی، معصوم سی، کم عمر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جذباتی لڑکی کی چاہ سمعان احمد جیسے باہوش، عقلمند شخص کو نئی الجھن سے دوچار کر گئی۔

زندگی میں آنے والا یہ سوز عجیب اذیت سموئے ہوئے تھا۔ایسی ڈور جس کا کوئی بھی سرا ہاتھ نہیں آرہا تھا۔

وہ مسلسل کرب سے عجیب طرح کی یاسیت و پژمردگی کا شکار ہو چکا تھا۔ایسی یاسیت جو اذیت بن کر رگ وپے کو چھیدتی چلی جاتی ہے، گھائل کر دیتی ہے۔

مسلسل کروٹیں بدلتے بدلتے ایک دم وہ اٹھ بیٹھا۔کمرے کی لائٹ روشن کی۔سائیڈ دراز سے اپنی ”گرے“ ڈائری نکالی۔اس دن جب ظفر آیا تو اس نے اس دراز میں رکھی تھی اور آج نکالی۔بہت دنوں بعد سمعان احمد اسے کھول رہا تھا۔گرے جلد کو کھولتے ہوئے اس کے انداز میں بے پناہ عقیدت تھی، بہت والہانہ پن تھا۔اس ڈائری میں جا بجا اس کے اولین جذبوں کے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مہکتے گلاب رقم تھے۔سفید گلابی کاغذ اس کے جذبوں کی شدتوں کے گواہ تھے۔

اس کے سچے جذبوں کی پاکیزگی کے امین تھے۔

اس کی نس نس میں بکھرے محبت کے امرت کے رازداں تھے۔

سمعان احمد کے دل سے ایک ہوک سی اٹھی۔بعض اوقات لفظ حقیقت کا روپ دھار کر انسان کو کس قدر اذیت ناک دھوکے سے دوچار کر دیتے ہیں۔دراصل یہاں سارا قصور اس کی سمجھ کا ہے۔وہ تخیل کی پرواز سے نہ جانے کہاں کہاں کی سیر کرنے نکل جاتا ہے اور جب واپس آتا ہے تو وہی ماحول، وہی جگہ وہی سب کچھ ہوتا ہے اور یہ لمحات بعض اوقات انسان کو دائمی غم سے بھی دوچار کر دیتے ہیں۔نہ جانے سمعان احمد کے مقدر میں کیا تھا لیکن اس گرے ڈائری پر وہ اپنی ساری الجھنیں، ساری کلفتیں، سارے غم رقم کرتے کرتے ایک دم حال سے بے خبر پورے تخیل سے سیراب ہوتا چلا گیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

☆...☆...☆

یہاں آنے کا اس کا قطعی موڈ نہیں ہو رہا تھا مگر پھر خانہ پری کو وہ آگیا تھا۔ بہت سے ایڈیٹرز اور اخباری رپورٹرز آئے ہوئے تھے۔وہ سب سے مل کر ایک طرف بیٹھ گیا تھا۔ویٹر اسے مشروب پکڑا گیا تھا۔وہ ہولے ہولے سپ لے رہا تھا۔

"ہیلو مسٹر شارق زمان..."عقب سے آنے والی آواز پر وہ پلٹا مگر ایک لمحہ کو لگا کہ زمین آسمان گھوم گئے ہوں۔

قیامت کبھی یوں ہی بغیر بتائے آجاتی ہے۔

کبھی بیٹھے بٹھائے ہی انسان اذیتوں کے پہاڑ سہ جاتا ہے۔

وہ جس،جس اذیت سے بھاگ رہا تھا، وہ مسلسل اس کے تعاقب میں تھی۔کس قدر وہ بچنے کی کوشش میں تھا لیکن اس کی ہر کوشش ناکامی سے ہمکنار ہو رہی تھی۔شارق زمان کے اپنے سامنے نظر آنے والے نفوس کوئی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اور نہ تھے۔بہت جانے پہچانے چہرے تھے۔وہ تو ان چہروں کو بند آنکھوں سے بھی اچھی طرح پہچان سکتا تھا۔اب کیوں نہ جانتا۔

"ہیلو..."شارق زمان کے لہجے میں پہاڑوں کی سی سختی تھی۔وہ کھا جانے والی نظروں سے اپنے سامنے والے چہروں کو دیکھ رہا تھا۔وہ اس وقت ضبط کی کس منزل پر تھا کاش کوئی سمجھ سکتا۔

"یقیناً اچھی طرح پہچان گئے ہوگے ہمیں، شارق زماں صاحب..."

شارق نے سختی کے ساتھ اپنی مٹھیاں بھینچ لیں۔وہ اذیت و صبر کے جس مقام پر تھا وہ صرف وہی جانتا تھا۔اس کے سامنے کھڑااحسان منصور انتہائی خباثت سے مسکرا رہا تھا اور اس کے ساتھ کھڑا وجود اپنی حشر سامانیوں سمیت شارق زمان کی غیرت کو للکار رہا تھا۔بڑی مشکل سے شارق زمان نے اپنی غیظ وغضب والی فطرت کو اشتعال انگیزی کا لبادہ اوڑھنے سے روکا تھا۔ایک سلگتی وحشیانہ نظر احسان منصور کے ساتھ کھڑی شہوانہ زمان پر ڈالی جو اپنے بھڑکتے چمکتے وجود کے ساتھ آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت اچھی طرح..."بہت ضبط سے شارق زمان نے خود کو بحران کے شدید دباؤ سے نکالا۔

"آپ سے ملنے کا بڑا اشتیاق تھا...بڑا زبردست ہے آپ کا میگزین..." شہوانہ زمان دلچسپ نظروں سے دیکھ رہی تھی مگر وہ لاپرواہی سے ایک سلگتی نظر ڈال کر دوبارہ ادھر متوجہ نہیں ہوا۔البتہ احسان منصور کی بات پر شارق کی بھنویں تن گئی تھیں۔

"زبردست" کی پلیز وضاحت کردیں ذرا..."

اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل امر ضرور تھا مگر ناممکن نہیں تھا۔وہ اس پل ایک نئے تجربے سے دوچار ہوا تھا خود پر قابو پالینے کے تجربے سے۔

اپنے بپھرتے وحشی جذبوں کو لگامیں ڈال لینے کے تجربے سے بہت ہی خشک کھردرا لہجہ تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"گزشتہ دنوں آپ کے میگزین میں شائع ہونے والی رپورٹ کی تعریف کر رہا ہوں محترم شارق زمان صاحب..."احسان منصور اسی طرح چرکے لگا رہا تھا۔

شارق زمان کو لگا جیسے اس کا سارا ضبط بے ربط ہونے کو ہے۔اختیار ایک دم بے اختیاری کی کیفیت میں ڈھلتا چلا گیا تھا۔شارق زمان کے لیے اس لمحے اپنے آپ کو سنبھالنا مشکل ہونے لگا۔

وہ زہر بھری نگاہوں سے اپنے مقابل کو دیکھ رہا تھا۔جو ہنس کر کہہ رہا تھا۔

"ارے شارق زمان صاحب، ان سے تو متعارف کروایا ہی نہیں آپ کو۔یہ شہوانہ وہی ہیں جن کی رپورٹ اور تصاویر آپ کے میگزین کی زینت بنی تھیں۔میری طرح شہوانہ کو بھی آپ سے ملنے، آپ کو دیکھنے کا بڑا اشتیاق تھا۔شومئ قسمت کہ آج کی تقریب میں موقع بھی مل گیا، ویسے تعارف کی محتاج تو نہیں ہمشیرہ ہوتی ہیں آپ کی..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان کو لگا جیسے سامنے کھڑے شخص نے اس پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دیا ہو اور وہ جلنے لگا ہو۔

"شٹ اپ..."وہ ایک دم پھنکارا ارد گرد لوگ جمع نہ ہوتے تو وہ اس شخص کا منہ توڑنے میں ایک لمحہ نہ لگاتا بمشکل اپنے اٹھتے ہاتھوں کو وہ قابو میں رکھے ہوئے تھا۔

"ارے آپ تو خفا ہوگئے...مجھے بھی پتہ نہیں تھا،یہ تو مختلف لوگوں نے بتایا کہ آپ شارق زمان ہیں اور میرے والد نے بتایا تھا کہ آپ شہوانہ کے بھائی ہیں یقین مانیں بڑی خوشی ہوئی آپ سے مل کر..."

شارق زمان نے ایک اشتعال انگیز نظر ڈالی۔وہ شخص مسکرا رہا تھا اس کے ساتھ کھڑا وجود دلچسپی سے ہونٹوں پر دھیمی مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔شہوانہ زمان کی مسکراہٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا۔

"شٹ اپ...میں کسی شہوانہ کو نہیں جانتا۔سمجھے تم...آئندہ میرے سامنے آنے کی قطعی کوشش نہ کرنا ورنہ زمین میں زندہ گاڑ دوں گا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

صرف ہاتھ اٹھانے کی کسر رہ گئی تھی۔پھنکارتے لب و لہجے میں ایک دم کہہ کر راستے میں آنے والی ہر شے کو ٹھوکر مارتے وہ وہاں سے نکل آیا۔

وہ اپنے پیچھے احسان منصور کے مکروہ قہقہوں کی آوازیں بخوبی سن رہا تھا۔

دل چاہ رہا تھا کہ پلٹ کر جائے اور ایک لمحہ بھی ضائع کیے بغیر دونوں کو ڈھیر کردے۔

"یہ شہوانہ زمان ہیں..."گاڑی پارکنگ ایریا سے نکالتے ہوئے احسان منصور کی آواز اس کے دماغ پر ہتھوڑے برسا رہی تھی۔

وہ کبھی سوچتا کہ اگر زندگی میں اس کی ماں کا اس سے سامنا ہو گیا تو وہ کیا کرے گا۔جب سے شہوانہ کی رپورٹ میگزین میں چھپی تھی تب سے وہ مسلسل اسی اذیت میں تھا کہ اگر ان ماں بیٹی نے اس کے آفس میں آکر رابطہ کرنے کی کوشش کی تو وہ دنیا والوں کو کیا جواب دے گا۔

کیسے ان سے اپنے تعلق سے انکار کرے گا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اور آج سر عام ایک بھری پری تقریب میں یہ واقعہ ہو چکا تھا۔وہ ہزارہا خواہش کے باوجود نہ تو احسان منصور کا گلا دبا سکا اور نہ ہی شہوانہ کا منہ توڑ سکا تھا۔کس قدر تمسخرانہ لب و لہجہ تھا احسان منصور کا۔گاڑی چلاتے ہوئے وہ سلگ رہا تھا۔

کسی بھی چیز کا ہوش نہ تھا بس دل و دماغ میں جھکڑ سے چل رہے تھے۔ آندھیاں سی اٹھ رہی تھیں۔

"ویسے تعارف کی محتاج تو نہیں...ہمشیرہ ہوتی ہیں آپ کی۔"گونجتی ہتھوڑے برساتی آواز اس کے دماغ کی ساری صلاحیتیں سلب کرتی جا رہی تھی۔

"یہ بے چارہ شارق ہے اس کی ماں ایک طوائف زادی تھی۔اس کے باپ سے شادی کی تھی پھر شوہر کو چھوڑ کر بھاگ گئی ایک بیٹا چھوڑ گئی۔بچی کو لے گئی۔"

ماضی میں کہے گئے کسی کے جملے اس کی شریانوں کو پھاڑ دینے کو تھے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"گزشتہ دنوں آپ کے میگزین سے شائع ہونے والی رپورٹ کی تعریف کر رہا ہوں محترم شارق زمان صاحب..."

اسپیڈ سے گاڑی دوڑاتے اس کی آنکھوں کے سامنے صرف اور صرف احسان منصور اور شہوانہ کے چہرے گھوم رہے تھے اور کوئی چیز اسے نظر نہیں آرہی تھی۔

"شہوانہ زمان..."گاڑی چلاتے ہوئے اس نے زور سے اسٹیرنگ پر ہاتھ مارے تھے۔سامنے سے گاڑی آرہی تھی رات کے اندھیرے میں کچھ بھی واضح نہیں ہو رہا تھا۔غم و غصے نے دماغی صلاحیتوں کو بالکل مفلوج کرکے رکھ دیا تھا۔ شہوانہ اور احسان منصور کے علاوہ اسے اور کچھ بھی نہیں سوجھ رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ گھومتے وہیل کو قابو میں کرتا سامنے سے آنے والی گاڑی سے اس کی گاڑی

بری طرح ٹکرائی اور ایک زبردست دھماکہ ہوا اس کے بعد مکمل خاموشی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

r...r

وہ گھر لوٹا تو امی ابواور رمشا سامنے ہی بیٹھے دکھائی دیے۔رمشا کو دیکھ کر اسے شام والی تائی جان کے ہاں کی جانے والی حرکت یاد آئی لیکن حمید صاحب کو دیکھ کر وہ نظریں جھکا گیا تھا۔

"کہاں تھے تم...؟"ابو بھی اسے دیکھ چکے تھے اسی لیے پوچھا تھا۔

"حیدر کے ہاں گیا ہوا تھا۔" سر جھکائے جھکائے جواب دیا۔وہ اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھا لیکن اس کے باوجود حمید صاحب بہت سخت تھے۔وہ "کھلاؤ تو سونے کا نوالہ مگر دیکھو شیر کی نگاہ سے۔" کے قائل تھے۔رضا حمید ان سے ہمیشہ بہت خائف رہتا تھا اگر ان کے غصے کی پرواہ نہ ہوتی تواپنے اور رمشا کے درمیان موجود تعلق کو کب کا توڑ چکا ہوتا۔

"کیا کر رہے تھے اس کے ساتھ..." ان کا تفتیشی انداز تھا۔امی خاموش تھیں اس نے یونہی نظر اٹھائی تو رمشا جاوید کے ہونٹوں کی زہریلی مسکراہٹ اسے سلگا گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کام تھا ایک..."اس نے تحمل سے جواب دیا۔

"کیا کام تھا؟"انہوں نے فوراً پوچھا۔

"اس کے ساتھ ملک کر کمپیوٹر پر ایک اسائنمنٹ تیار کر رہا تھا..."

حمید صاحب نے ایک گہری نظر بیٹے پر ڈالی۔جھکی گردن اور چہرے کے تاثر سے وہ کچھ اخذ کرکے ایک دم پرسکون ہوگئے تھے۔

تھوڑی دیر پہلے زبیدہ بیگم نے انہیں جو کنڈیشن بتائی تھی وہ خود بھی متفکر سے تھے۔وہ ان کا اکلوتا اور لاڈلہ بیٹا تھا، خدانخواستہ اگر کسی غلط صحبت کا شکار ہو جاتا تو اسی لیے وہ اس سے پوچھ گچھ کرنے پر مجبور تھے۔

"اسائنمنٹ تیار ہوگئی؟"اسے بیٹھنے کا اشارہ کرکے انہوں نے پوچھا۔وہ ایک طرف صوفے پر ٹک گیا۔

"جی..."سنجیدگی سے اس نے جواب دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رمشا بیٹا!..."حمید صاحب کا رخ اب رمشا کی جانب تھا وہ جو مکمل توجہ رضا حمید کی طرف مبذول رکھے ہوئے تھی، ایک دم چونکی۔

"جی پھوپا جان"

"بیٹا! اچھی سی چلائے پلا دو بہت طلب ہو رہی ہے..."انہوں نے فرمائش کی۔

"ابھی لائی پھوپا جان..."وہ فوراً وہاں سے چلی گئی۔

"میں عشاء کی نماز ادا کرلوں...بہت دیر ہوگئی ہے۔" حمید صاحب نے زبیدہ بیگم کو اشارہ کیا وہ کہتے ہوئے اٹھیں...رضا نے انہیں لانج سے نکلتے دیکھا۔

"ہاں بیٹا جی آپ کی اسٹیڈی کیسی جا رہی ہے؟...رضا سمجھ گیا ابو نے اس سے بات کرنے کے لیے رمشا کو یہاں سے بھیجا اور امی بھی اسی لیے گئی ہیں، وہ ایک دم محتاط ہوگیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”جی بالکل ٹھیک...“اس نے محتاط نظروں سے ابو کے چہرے کے تاثرات کا جائزہ لیا۔

بالکل سپاٹ چہرہ تھا۔حمید صاحب کو اپنے تاثرات چھپانے میں کمال مہارت حاصل تھی۔ان کی اندرونی کیفیت کا اندازہ کبھی بھی ان کے چہرے سے نہیں لگایا جاسکتا تھا۔رضا ناکام ہو کر ٹیلیویژن کی طرف دیکھنے لگا جس پر کوئی ”ٹاک شو“ آرہا تھا مگر آواز بند تھی۔

”میں کئی دنوں سے محسوس کر رہا ہوں کہ تم کچھ الجھے الجھے سے پریشان رہنے لگے ہو کیا بات ہے...؟“حمید صاحب نے پوچھا تو وہ چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔ذہن اضطراب کا شکار ہو گیا۔

وہ کچھ پوچھنا چاہتے، کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ سمجھ تو گیا تھا مگر بات اس موضوع پر ہوگی وہ حیرت سے انہیں دیکھنے لگا۔وہ براہِ راست رضا کی آنکھوں میں جھانک رہے تھے، جیسے کچھ پڑھنے کی کوشش میں ہوں۔رضا حمید نے فوراً

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پلکیں جھکا لیں۔اندر پھیلنے والا انتشار ایک دم بڑھا اور بے چینی حد سے سوا ہوگئی۔

”جی...ہیں سمجھا نہیں...“ اپنے آپ کا یوں آشکار ہونا اسے تو قطعی گوارا نہ تھا۔اس نے چہرے کے اترتے رنگوں کو نارمل کرنے کی کوشش کی مگر وہ مزید آشکار ہوتے گئے۔

”سارا سارا دن اور رات گئے تک باہر آوارہ گردیاں کرنا۔کوئی بات کرے یا بلائے تو کاٹ کھانے کو دوڑنا ان سب کا مطلب میں تمہیں سمجھاؤں یا تم مجھے بتاؤ گے۔“وہ سخت کھردرے لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

ان کا سخت دو ٹوک کوئی رعایت نہ دینے والا انداز دیکھ کر رضا کو اپنی جان نکلتی محسوس ہوئی۔

”یااللہ اس سوئے ہوئے شیر کو کس نے جگا دیا۔“وہ حمید صاحب کو صرف ایک نظر دیکھ پایا۔وہ غصے سے گھور رہے تھے۔

"جی کوئی بات نہیں..."اندر سے دل کسی تیز دھار سے کاٹا جانے لگا مگر وہ دل کی بات نہ کہہ سکا۔وہ مر بھی جاتا تو کسی کے سامنے اپنے دل کی بات آشکار نہ کر پاتا۔

"تو پھر اپنے آپ کو بدلو...میں تمہیں غیر ضروری کام کے لیے باہر نکلتے نہ دیکھوں ورنہ نتیجے کے ذمہ دار تم خود ہوگے۔"پہلے سے زیادہ غیظ بھرے انداز میں وہ اسے باور کروا رہے تھے۔

"جی..."وہ اور کہہ بھی کیا سکتا تھا۔احساس ذلت و ہتک سے اس کا چہرہ سرخ انگارہ ہو رہا تھا۔امی اور رمشا کو وہ کسی خاطر میں نہیں لاتا تھا مگر ابو...

"تمہارے پروفیسر صاحب سے تمہاری پڑھائی کے متعلق معلومات کرنے کے لیے میں نے تھوڑی دیر پہلے فون کیا تھا۔انہوں نے کہاکہ تمہاری پڑھائی کی صورتحال بہت خراب ہے۔میں تمہاری ہر جائز ضرورت پوری کرتا ہوں تو صرف اس لیے کہ تم مکمل یکسوئی اور توجہ سے اپنی اسٹیڈی مکمل کرو اگر تمہارا دل پڑھائی میں نہیں لگ رہا تو بہت آسان حل ہے پڑھائی چھوڑ کر

کاروبار سنبھالو، تمہیں بھی پتا چلے پیسہ کمانا کسے کہتے ہیں مگر یہ فیصلہ کرنے سے پہلے یہ ضرور سوچ لینا کہ تمہارے جیسے لڑکے کو کام کے نام پر صرف محنت مزدوری ہی کرنے کو ملے گی اور کچھ نہیں..."

حمید صاحب اسے بھگو بھگو کر مار رہے تھے۔وہ سر جھکائے ان کی لعنت ملامت سن رہا تھا۔

اسے مسلسل سر جھکائے دیکھ کر انہوں نے مزید غصہ سے اور ڈانٹ کر کہا

"سن رہے ہو جو میں کہہ رہا ہوں..."

"جی..."پھنسی پھنسی آواز میں رضا نے کہا۔

حمید صاحب کو بھی احساس ہوا کہ وہ اسے اچھا خاصا بے عزت کر چکے ہیں تھوڑا سا دھیمے پڑے۔

"دیکھو یہ سب کچھ میں تمہارے بھلے کے لیے ہی کہہ رہا ہوں۔دن رات محنت کر رہا ہوں تو صرف اور صرف تم لوگوں کی آسائش و سکون کے لیے اگر تم پڑھائی پر توجہ نہیں دو گے تو سوچو تمہارے کیا ہاتھ آئے گا۔آج جن

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

باتوں کو تم لاپرواہی، کم عمری کی بدولت نہیں سمجھ پاؤ گے کل کو وہ ایک بہت بڑے نقصان کی طرح تمہیں نگلنے کو بے تاب ہوں گی۔اس عمر میں بھٹکنے والے ساری عمر پچھتاتے ہیں۔دل لگا کر پڑھائی کرو جو بھی مسئلہ ہے مجھے بتاؤ میں ابھی زندہ ہوں۔تمہارے تمام مسئلے کو حل کرنے کی ذمہ داری میری ہے۔جو بھی پریشانی ہے مجھ سے کہو یا پھر اپنی ماں کو بتاؤ کل سے تم نواز کی اکیڈمی میں روزانہ جایا کرو گے۔پہلے کالج اور اس کے بعد نواز کے پاس رہو گے۔میں اس سے بات کر لوں گا۔خبردار دوستوں کے ساتھ گھومنے پھرنے کی ضرورت نہیں...“ڈانٹتے ہوئے وہ اسے محبت پیار سے کہہ رہے تھے۔

”جی...اچھا...“رضا اس قدر عزت افزائی پر دھواں دھواں چہرے کے ساتھ ان کو دیکھ کر نظریں جھکا گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ادھر آؤ میرے پاس آکر بیٹھو...“رضا کی اس قدر عزت افزائی پر، سعادت مندی پر انہیں بھی اس کا خیال آیا تو سارا رعب و دبدبہ ایک طرف ڈال کر محبت سے اسے اپنے پاس آکر بیٹھنے کو کہہ رہے تھے۔

رضا آہستگی سے اٹھا اور خاموشی سے چلتا ہوا ان کے پاس جا بیٹھا۔

انہوں نے بہت شفقت و محبت سے اسے اپنے بازو کے حصار میں لے لیا۔

”دیکھو بیٹا جی! یہ جو عمر ہوتی ہے ناں بہت عجیب سی ہوتی ہے۔اس عمر میں ہر چمکتی چیز سونا محسوس ہوتی ہے۔بہت سنبھل سنبھل کر قدم اٹھانا پڑتا ہے اور میں نہیں چاہتا کہ ہمارا بیٹا، ہماری ذرا سی لاپرواہی کی نذر ہو جائے اگر کوئی بات ہوئی ہے مجھ سے یا اپنی ماں سے، کوئی گلہ شکوہ ہے تو بیٹا جی ہمیں بتاؤ یہ رشتے دکھ سکھ بانٹنے ہی کا تو نام ہے۔“بازو کے حصار میں لیے بہت پیار اور محبت سے وہ کہہ رہے تھے۔کچھ پل پہلے دکھائی دینے والے ڈانٹتے ڈپٹتے حمید صاحب کا کہیں نام و نشان نہیں تھا۔

رضا کا دل ان کی اپنائیت سے لبریز ہونے لگا۔دل میں آئی کہ کہہ دے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھے نویرہ چاہیے...ہرحال میں چاہیے اور کچھ بھی نہیں..."مگر شرم و حیا نے زبان پر تالے ڈال دیے۔اپنی اور نویرہ کی عمروں کے تضاد نے اسے شش و پنج میں مبتلا کیا ہوا تھا۔

"کوئی بات نہیں ہے...آئندہ آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔"وہ اس کے جواب کے منتظر تھے۔کچھ تو کہنا ہی تھا۔بس یہی لفظ سوجھے سو کہہ دیے۔

"شاباش...مجھے امید ہے تم آئندہ ہمیں شکایت کا موقع نہیں دو گے۔" اس کا کندھا تھپتھپاتے انہوں نے بھی آج کے لیے اتنی ہی ڈوز کافی سمجھی تھی۔ زبان سے وہ اسے سمجھا چکے تھے۔باقی کا کام وہ اس کی نگرانی کرکے سرانجام دے لیں گے۔انہیں پتا تھا رضا ان سے اچھا خاصا ڈرتا ہے، ان کا زبان سے سمجھا دینا ہی کافی ہوگا۔

"نماز پڑھتے ہو؟"دوبارہ ٹی وی آن کرکے انہوں نے پوچھا۔رضا کو شرمندگی نے آگھیرا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کبھی...کبھی..."

"پانچوں وقت کی نماز پڑھا کرو..."انہوں نے نصیحت کی۔رضا نے اثبات میں سر ہلادیا۔اس دوران رمشا چائے کی ٹرے اٹھا کر چلی آئی۔

رضا نے سر اٹھا کر اسے دیکھا وہ ٹرے سینٹرل ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔رضا نے ناگواری سے رمشا پر ایک نظر ڈالی، اس لمحے اس نے بھی اسے دیکھا تھا۔

احساس برتری، فتح، سب کچھ اپنے اختیار میں ہونے کا غرور۔

کیا کچھ نہیں تھا رمشا جاوید کی آنکھوں میں۔

وہ بس اسی سے ہار جاتا تھا۔اب بھی یہی ہوا تھا۔ابو کے اتنے لمبے لیکچر پر بھی اس کے اندر کی تلملاہٹ بھرپور انگڑائی لے کر بیدار ہوئی۔رضا حمید کو اپنا پورا وجود زہریلا ہوتا محسوس ہوا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"رمشا جاوید...مجھے تم یوں اشتہار بنا کر اچھا نہیں کر رہی۔گن گن کر بدلے لوں گا میں تم سے..."وہ اندر ہی اندر غصے سے کراہ کر رہ گیا۔وہ ایک علامتی، غصہ بھری نگاہ ڈال کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"کہاں جا رہے ہو...؟"اس سے پہلے کہ وہ کوئی قدم اٹھاتا ابو نے پوچھا۔وہ کلس کر رہ گیا۔

"اپنے کمرے میں..."رمشا ابو کو چائے کا کپ دے رہی تھی۔

"آرام سے بیٹھ کر چائے پیو...کبھی ہمارے ساتھ بھی بیٹھ کر دو باتیں کر لیا کرو...اور کچھ نہیں تو کم از کم موڈ ہی خوشگوار ہو جاتا ہے بندے کا، آپس میں محبت و یگانگت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔"وہ اسے پھر سمجھانے لگے۔رضا کو لگا جیسے ابو کی بات نے اس کے اٹھتے قدموں میں زنجیر ڈال دی ہو۔

بہت چاہنے کے باوجود وہ وہاں سے نکل نہیں پایا۔رمشا جاوید سے ہزار ہا نفرت کرنے کے باوجود اسی کے ہاتھ کی بنی چائے پینے پر مجبور تھا۔وہ اذیت سے دل مسوس کر ابو کے ساتھ دوبارہ بیٹھ گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

r...r

رات کا نجانے کون سا پہر تھا گھبراہٹ سے نویرہ کی آنکھ کھل گئی۔اجنبی سا ماحول اور پھر اجنبی بستر پر نیند بھی الجھی الجھی سی تھی۔شاید وہ ایک گھنٹہ ہی سو پائی تھی۔کمرے کی لائٹ روشن تھی واجدہ خالہ لائٹ آن کرکے سوتی تھیں، اس وقت بھی وہ گہری نیند میں تھیں یا پھر شاید نیند کی گولیوں کا اثر تھا کہ انہیں اپنے ارد گرد کا کوئی ہوش نہ تھا۔

نویرہ دوپٹہ سنبھال کر بستر سے اتر آئی۔وال کلاک کی طرف دیکھا رات کے ڈھائی بج رہے تھے۔باتھ روم میں جاکر کلی کی ایک دو چھپاکے منہ پر مار کر وہ کمرے سے نکل آئی۔سارے گھر کی لائٹس آف تھیں۔شاکرہ اپنے کوارٹر میں جاتے ہوئے آف کرگئی تھی۔وہ اکثر ہی اس گھر میں آتی رہتی تھی مگر رات کو بہت کم رکتی تھی۔اس کے ساتھ مسئلہ یہ تھا کہ اسے نیند صرف اپنے بستر پر ہی ٹھیک طرح سے آتی تھی اسی لیے وہ کبھی کبھار رات گزارنے کو رکتی تھی اور جب بھی وہ واجدہ خالہ کے ہاں رکی تھی ایک ڈیڑھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دو گھنٹہ کے بعد اس کی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی۔اندازے سے بٹن تلاش کرکے اس نے راہداری کی لائٹ آن کی۔

وہ شام کو نبیلہ بھابھی کے ساتھ واجدہ خالہ کی عیادت کے لیے آئی تھی رضا کے جانے کے بعد وہ کافی دیر بیٹھی تھیں بعد میں حمید چچا آکر زبیدہ چچی اور رمشا کو لے گئے تھے۔ان کو نبیل بھائی لینے آئے تھے مگر شارق زمان ابھی تک گھر نہیں لوٹا تھا۔خالہ کی طبیعت فکر سے خراب ہونے لگی تھی۔کافی دیر تک شارق زمان کا انتظار کرنے کے بعد وہ لوگ واپس جانے کے لیے تیار تھے جب واجدہ خالہ نے اسے روک لیا۔نبیل بھائی نے بھی خالہ کی طبیعت دیکھ کر اسے رک جانے کا کہا۔وہ لوگ تو چلے گئے مگر وہ اور خالہ کافی دیر تک شارق کے انتظار میں جاگتی رہیں۔اس نے شاکرہ کو اپنے کوارٹر میں بھیج دیا۔خالہ کی بے چینی دیکھ کر اس نے نیند کی گولی پانی میں ملا کر انہیں پلادی تھی۔وہ تو سو رہی تھیں مگر وہ رات کے اس پہر جاگنے پر مجبور تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”یہ شارق بھائی کی زندگی بھی کیسی زندگی ہے، نہ اپنی فکر ہے، نہ اپنے سے متعلقہ لوگوں کی۔“دوپٹے کو اچھی طرح سے لپیٹ کر وہ گلاس وال دھکیل کر رہائشی حصے سے باہر آگئی۔لان کی طرف کھلنے والے دروازے کو لاک کیاہوا تھا، وہ وہیں سیڑھیوں پر بیٹھ گئی۔

”شاکرہ کا دم بھی کتنا غنیمت ہے خالہ جان کے لیے۔وہ نہ ہوتی توشارق بھائی کی اس روٹین سے وہ اب تک قبر میں جا اترتیں...“ اپنے گھٹنوں پر ٹھوڑی ٹکائے وہ مسلسل اسی نہج پر سوچ رہی تھی۔چند منٹ وہاں بیٹھی پھر اندر جانے کو سوچ رہی تھی کہ گیٹ پر گاڑی کا ہارن سنائی دیا۔

نویرہ کا دل ایک لمحے کو دھڑکا پھر سمٹ کر پھیلا۔

”شارق بھائی...“یہ اس کی گاڑی کا ہارن تھا۔چوکیدار گیٹ لاک کرکے اپنے کمرے میں جاکر سو گیا تھا۔نویرہ ایک دو منٹ کھڑی رہی پھر وہ درمیانی آٹومیٹک دروازے کا لاک کھول کر باہر نکل آئی۔اتنی دیر میں ہارن پر ہارن کی آواز سن کر چوکیدار بھی اپنے کمرے سے نکل آیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ظہور بابا! دیکھیں تو سہی کہیں شارق بھائی تو نہیں ہیں..."وہ لان کی سیڑھیوں پر ہی رک گئی۔

"ظہور نے گیٹ کھول دیا...شارق زمان ہی تھا۔وہ گاڑی اندر لے آیا۔ٹوٹے پھوٹے شیشوں والی گاڑی دیکھ کر نویرہ کے حلق سے ہلکی سی چیخ برآمد ہوئی۔

"ہائے اللہ...!وہ ایک دم سے بولی اور منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

"کہاں مرگئے تھے تم...کتنی دیر سے ہارن پر ہارن دے رہا ہوں میں..."پٹیوں سے جکڑے شارق زمان نے گاڑی سے نکل کر ظہور کو ڈانٹا۔

"وہ صاحب جی آنکھ لگ گئی تھی..."

شارق وہیں گاڑی کھڑی کرکے اندر کی طرف بڑھا لیکن لان کی سیڑھیوں پر بے حس و حرکت کھڑی نویرہ کو دیکھ کر ٹھٹکا جو حیرت سے اسے دیکھ رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مدھم روشنی میں اس کا گلابی چمکتا چہرہ رات کی تاریکی میں بھی نمایاں ہو رہا تھا۔

"یہ...یہ...کیا ہوا؟..."وہ اس کے سر بازو وغیرہ پر بندھی پٹیوں کو دیکھ کر پوچھ رہی تھی۔

"کچھ نہیں...بس چھوٹا سا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا..."وہ راستہ روکے کھڑی تھی اس لیے شارق زمان کو بتانا پڑا ورنہ اس کے لیے ایسی حالت میں ایک پل کو بھی کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا۔

"پلیز جگہ دیں..."کچھ درد تھا اور کچھ اندرونی تلخی خود بخود لہجہ کڑوا ہوگیا۔نویرہ کو ایک دم احساس ہوا تو فوراً پیچھے ہٹ گئی۔

شارق زمان نے ابھی پہلی ہی سیڑھی پر قدم رکھا تھا لیکن ٹانگ کی چوٹ ایسی تھی کہ وہ صرف دو سیڑھیاں ہی چڑھ پایا اور تیسری پر اس کے قدم لڑکھڑا گئے۔نویرہ قریب ہی کھڑی متفکر اور پریشان

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نظروں سے دیکھ رہی تھی ایک دم آگے بڑھ کر اس نے شارق زمان کے وجود کو سمیٹ لیا۔

"پلیز دھیان سے..."اتنے بھرپور، توانا وجود کو اپنے بازوؤں سے سہارا دے کر اس کو قدم بڑھانے میں مدد دینا خاصا مشکل تھا۔

"ظہور بابا! شارق بھائی کو اندر لے جائیں..." شارق زمان کی خستہ مخدوش زخمی حالت دیکھ کر نویرہ کا دل بھر آیا۔نازک سے وجود سے اس توانا مرد کو سہارا دینامشکل ہو رہا تھا۔اس نے دور کھڑے ظہور بابا کو آواز دی۔وہ فوراً آگے بڑھے اور شارق زمان کو اندر لے گئے۔وہ شارق کو اس کے کمرے میں لے آئے، نویرہ بھی ان کے پیچھے پیچھے تھی۔ظہور بابا نے شارق زمان کو بستر پر لٹادیا۔

"شارق بھائی... یہ سب کیسے ہوا؟...آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ناں..." بستر پر لیٹتے ہی شارق آنکھیں بند کر چکا تھا، اس متفکر آواز پر اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔جھلملاتی، موٹی سیاہ آنکھیں اس پر جھکی ہوئی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان صرف ایک نظر ڈال پایا۔ایکسیڈنٹ خاصا شدید ہوا تھا نجانے کون لوگ تھے جو اس کی ٹوٹی پھوٹی گاڑی پر اسے قریبی کلینک تک لے گئے تھے۔ضروری مرہم پٹی کے بعد شارق کے ہوش میں آتے ہی ڈاکٹر نے اسے فارغ کر دیا۔وہ ایک چھوٹا سا کلینک تھا۔بارہ بجے کے بعد ڈاکٹر کو بند کرنا تھا مگر اس کی وجہ سے وہ لیٹ ہو گیا تھا۔اس کو یہاں تک لانے والے چلے گئے تھے۔اس کی تمام چیزیں اس کے پاس ہی تھیں۔ٹانگ میں درد ایسا تھا کہ چلنا محال لیکن وہ وہاں سے نکل آیا۔اتنی سخت تکلیف میں ڈرائیونگ کرکے گھر تک آنا اسے مزید درد سے دوچار کرگیا تھا۔

"شارق بھائی..."وہ شاید غنودگی میں تھا۔جب اس نے نرم نرم ہاتھوں کا لمس اپنی پیشانی پر محسوس کیا۔

"شارق..." بے قرار، تڑپتا لہجہ تھا۔

"صاحب جی..." یہ ظہور کی آواز تھی شارق نے بمشکل آنکھیں کھولی۔

پہلی نظر جس چہرے پر پڑی وہ آنسوؤں سے بھیگا ہوا روشن روشن چہرہ تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہوں..." بھیگے چہرے پر نظریں جمانا مشکل ہو رہا تھا۔

"وہ صاحب جی کیا ہوا؟" طبیعت زیادہ خراب ہے...؟" وہ فکرمندی سے پوچھ رہا تھا۔

"ہوں..." شارق نے صرف گردن ہلائی۔

"ظہور بابا! آپ ایسا کریں، ان کے یہ خون آلود پھٹے ہوئے کپڑے بدلوائیں ورنہ ان کپڑوں سے تو ان کی طبیعت مزید خراب ہوگی۔میں ان کے لیے کھانے پینے کو کچھ لے کر آتی ہوں۔" وہ ظہور بابا کو ہدایت دے کر تیزی سے الماری کی طرف بڑھی۔وہ پہلی دفعہ شارق کی کسی چیز کو ہاتھ لگا رہی تھی۔

شارق کی حالت نے اسے اچھا خاصا بدحواس کر دیا تھا۔تیزی سے الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے الماری کے پٹ کے اندرونی جانب کے خانے میں شراب کی ان گنت خالی بوتلوں میں سے ایک دو نیچے آگری تھیں۔شراب کی بو کی وجہ سے بہ مشکل اس نے کپڑے نکالے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ ان کے کپڑے بدلوائیں میں دودھ وغیرہ گرم کرکے لاتی ہوں، ساتھ میں کوئی میڈیسن بھی دیکھتی ہوں..." ظہور بابا نے کپڑے لے لیے۔

وہ ایک تلخ سی نگاہ بستر پر لیٹے کراہیں بھرتے وجود پر ڈال کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

"شارق بھائی! یہ آپ کن راہوں پر چل نکلے ہیں۔کبھی تو سوچتے آپ کس خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔اپنی ماں کے گناہوں کا بدلہ اپنے آپ کو برباد کرکے کیوں لے رہے ہیں۔" دودھ گرم کرتے ہوئے وہ مسلسل اپنے بہتے آنسو صاف کرتی رہی۔شارق زمان اس کے سگے تایا زاد تھے۔ان کی اس مخدوش حالت کا ذمہ دار نجانے کون تھا مگر خاندان کا ہر فرد ان کے دکھ میں افسردہ تھا۔ہر فرد کو شارق زمان بے حد عزیز تھا۔دودھ گرم کرکے گلاس میں ڈال کر وہ مختلف درازیں کھنگالنے لگی۔ایک دراز میں فرسٹ ایڈ باکس مل گیا۔اس میں سے متعلقہ میڈیسن نکال کر وہ ٹرے میں گلاس اور میڈیسن رکھ کر کمرے میں لے آئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بستر خالی تھا ظہور بابا باتھ روم کے بند دروازے کے قریب کھڑے تھے۔ شارق بھائی شاید اندر تھے۔دو منٹ بعد وہ نکل آئے۔وہ کپڑے بدل چکے تھے۔نویرہ نے سکون کی سانس لی۔ظہور بابا نے اسے دوبارہ بستر پر لٹا دیا۔

"بابا یہ آپ ان کو دودھ کے ساتھ میڈیسن کھلادیں..." اس نے بابا کو ٹرے پکڑا دی۔

"مجھے کچھ بھی نہیں کھانا..." شارق زمان کے لہجے میں اب بھی درد نمایاں تھا۔تلخی سے اس نے انکار کر دیا۔ظہور بابا شارق کے انکار پر نویرہ کو دیکھنے لگے۔

"یہ دودھ ہے ساتھ میں درد کی میڈیسن ہے۔اب مجھے تو یہ نہیں پتا کہ کیا ہوا ہے، کہاں کہاں چوٹیں آئی ہیں مگر یہ پین کلر درد میں آرام دے گی..."وہ اس کے سرہانے آکھڑی ہوئی۔

شارق زمان جو پہلے ہی درد کی بھٹی میں جھلس رہا تھا نویرہ کے ہدایت دینے پر مزید سلگا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں نے کہا ناں کہ مجھے کچھ نہیں لینا...جاؤ تم لوگ مجھے میرے حال پر چھوڑ دو۔نہیں مرنے والا میں جاؤ...پیچھا چھوڑو تم لوگ میرا..."

لباس بدلنے سے شارق کے اندر کچھ حواس بحال ہو رہے تھے اسی لیے وہ تلخ بھی ہوتا جا رہا تھا۔نویرہ ہونٹ بھینچے اسے دیکھتی رہی۔

"لائیں مجھے دیں..." اس نے کچھ سوچ کر ظہور بابا کے ہاتھ سے گلاس لے لیا۔

"آرام سے اٹھ کر یہ دودھ پی لیں، ملازمہ نہیں ہوں آپ کی جو آپ کے سرہانے کھڑی رہوں اور بے فکر رہیں جس طرح کی آپ کی حرکتیں ہیں آپ اتنی جلد مرنے والے نہیں ہیں..."دودھ کا گلاس لے کر وہ اس کے سر پر کھڑی تھی۔شارق زمان نے بے بسی سے دیکھا۔گلابی روشن روشن چہرہ سپاٹ سے تاثرات لیے ہوئے تھا۔گہری کالی آنکھیں اٹل ارادے کو ظاہر کر رہی تھیں۔شارق انتہائی کوفت سے کہنیوں پر دباؤ ڈالتے ہوئے اٹھا۔

"لاؤ دو آبِ حیات..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نویرہ نے جلدی سے گلاس اس کی طرف بڑھا دیا۔دوسرے ہاتھ سے ظہور بابا سے گولیاں لے کر ہتھیلی اس کی طرف بڑھائی۔

"اب کیا ہے...؟"دودھ کا گلاس اس کے ہاتھوں میں کانپ رہا تھا مگر گولیوں کو دیکھ کر اس کی تلخی مزید بڑھ گئی۔

"میڈیسن ہے آرام دے گی..." صاف شفاف ہتھیلی پھیلائے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"تم..."وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا پھر اس کے چہرے کے گلابی پن کو دیکھا اور ایک نظرگلابی ہتھیلی پر ڈالی۔اس نے لرزتے ہاتھ سے اس کی صاف شفاف نرم سی ہتھیلی سے گولیاں اٹھائیں اور منہ میں رکھ کر وہ ایک گھونٹ میں دودھ کا گلاس منہ سے لگا کر خالی کر گیا۔نویرہ نے شارق زمان کے ہاتھ سے خالی گلاس لے کر سکون کی سانس لی۔

"ویسے یہ سب ہوا کیسے؟..."اسے گلاس تھماکر وہ دوبارہ پلکیں موند چکا تھا۔نویرہ کی آواز پر بھی اس نے آنکھیں نہیں کھولیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کار کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا..."بند آنکھوں سے ہی وہ بولا۔

"ڈاکٹر کے پاس گئے تھے؟"اس نے دوسرا سوال کیا تو شارق نے کچھ ناگواری سے آنکھیں کھول کر نویرہ کو دیکھا۔وہ سکون سے سونا چاہتا تھا مگر یہ لڑکی...

"ظاہر ہے یہ مرمت میں خود کرنے سے تو رہا۔"حسبِ روایت تلخ جواب ملا۔

"کہاں کہاں چوٹیں آئیں...شدید ہیں یا معمولی سی ہیں..."اس کے لہجے کی تلخی کو یکسر نظر انداز کیے اس نے اگلا سوال کیا۔

"تمہیں نیند نہیں آرہی..." شارق زمان کی ضبط کی انتہا تھی۔ساتھ ساتھ اسے حیرت بھی ہوئی تھی کہ وہ نویرہ تو کیا ہر کسی سے بڑے لیے دیے انداز میں رہتا تھا مگر یہ لڑکی آج شارق زمان کو حیران پر حیران کیے دے رہی تھی۔

"نہیں...مجھے انجان جگہ پر مشکل سے ہی نیند آتی ہے..."شارق زمان کو آرام سے جواب دے کر وہ اب کمرے کا جائزہ لے رہی تھی۔خاصا بے ترتیب سا

کمرہ تھا۔ہر چیز ادھر سے اُدھر بکھری پڑی تھی۔وہ اس کمرے میں بہت کم آتی تھی شاید ہی چند بار آنا ہوا تھا پھر شارق کا رویہ ایسا ہوتا کہ وہ اس سے کم ہی مخاطب ہوتی تھی۔آج بھی اس کی خراب کنڈیشن کی وجہ سے وہ اس سے نہ صرف گفتگو کر رہی تھی بلکہ اس کی تھوڑی بہت تیمارداری بھی کر چکی تھی۔

"بی بی جی، میرے لیے اب کیا حکم ہے؟"وہ بغور کمرے کا جائزہ لے رہی تھی جب ظہور کی آواز آئی تو وہ ایک دم چونک گئی۔وہ بے چارہ نیند سے بے حال کھڑا تھا۔

"ہاں بابا آپ جائیں..."ایک نظر اس نے شارق پر ڈالی جو دوبارہ سے آنکھیں بند کر چکا تھا۔

ظہور بابا کمرے سے نکل گئے تھے۔وہ شارق زمان کو بغور دیکھ رہی تھی۔اونچا لمبا جوان سراپا تھا۔خوبصورت وجیہہ نین نقوش والا مردانہ چہرہ ہلکی ہلکی سرخی

لیے ہوئے تھا۔چہرے پر کھنچاؤ کی کیفیت صاف دکھائی دے رہی تھی۔وہ دلکشی و مردانہ وجاہت کا پیکر تھا۔

"شارق بھائی! درد ہو یا طبیعت زیادہ خراب ہو تو آپ یہ انٹرکام بجادیجیے گا۔ میں خالہ جان کے کمرے میں ہوں..."شارق زمان کی ہلتی، لرزتی پلکیں دیکھ کر اس نے کہااور واپس جانے کے لیے مڑی۔کمرے سے نکلنے سے قبل شارق کی آواز گونجی۔

"یہ لائٹ آف کر جاؤ پلیز..."

وہ خاموشی سے پلٹی۔تمام لائٹس آف اور نائٹ بلب روشن کرکے دروازہ بند کر کمرے سے باہر نکل آئی۔

☆...☆...☆

وہ جب سے کالج آئی تھی تو عجیب کھویا کھویا سا انداز تھا۔زرش محسوس تو پہلے ہی کر چکی تھی مگر ٹوکا نہیں تھا۔میڈم زبیدہ کی کلاس میں بھی فرح کو اسی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

طرح ذہنی طور پر غیر حاضر محسوس کرکے وہ اندر ہی اندر حیران ضرور ہوئی تھی۔

"خدا خیر کرے...بھلا ایسی کیا بات ہوگئی جو یہ لڑکی اس حد تک غیر حاضر ہے۔" سارا پیریڈ زرش یہی سوچتی رہی۔

پیریڈ ختم ہوتے ہی وہ دونوں اپنی فائلز اور کتابیں سمیٹ کر باہر نکل آئیں۔

"فرح! کیا بات ہے...تم پریشان ہو؟..."وہ دونوں کمپیوٹر لیب میں آکر بیٹھ گئیں۔فرح کا وہی انداز تھا۔مجبوراً زرش کو پوچھنا ہی پڑا۔ان کا فارغ وقت اسی لیب میں گزرتا تھا۔اس وقت کلاس

آف تھی سو وہ اطمینان سے پوچھ رہی تھی۔

"نہیں...کوئی بات بھی نہیں۔میں تو بالکل بھی پریشان نہیں..."وہ' زرش کے استفسار پر پہلے تو چونکی پھر ایک دم ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے نفی میں گردن ہلانے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھ سے جھوٹ بول رہی ہو...میں تمہاری نس نس سے واقف ہوں' کوئی بات ضرور ہے..."اس وقت لیب بالکل خالی تھی' صرف تین لڑکیاں تھیں اس لیے زرش نے آرام سے جرح کی۔

"اوہ کم آن ڈیئر کوئی بات نہیں۔دراصل امی کی طرف سے پریشانی ہے پھر ابو بھی گھر پر نہیں' رات ان کا فون آیا تھا کہہ رہے تھے کہ ان کا ٹور لمبا بھی ہو سکتا ہے۔اس کے علاوہ تو کوئی اور الجھن نہیں۔"

پھیکی ہنسی ہنستے اس نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے کہا۔زرش مشکوک نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔تائی امی اس سے پہلے بھی ناراض ہوتی تھیں' بلکہ کئی کئی دن کمرہ نشین ہو جاتی تھیں۔اس نے کبھی بھی کالج ٹائمنگ میں اس بات کو سر پر سوار نہیں کیا تھا لیکن اس بار۔

"یار ایسے کیوں گھور رہی ہو...؟"زرش کو اپنا مسلسل جائزہ لیتا پاکر اس نے ٹوکا تو وہ ایک گہری سانس لے کر سیدھی ہوگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”مان لیتی ہوں مگر دل تو نہیں مان رہا...“ فائل کھول کر اپنے سامنے پھیلاتے ہوئے اس نے کہا۔

اس نے سکھ کی سانس لی۔ورنہ زرش اس کے سر ہو جاتی تو اسے ٹالنا مشکل ہو جاتا۔

”یہ سر حسن کا پیریڈ بھی کتنا مشکل ہوتا ہے... وہ پریکٹیکل نہیں کرواتے بلکہ بندے کا خون نچوڑتے ہیں۔“ زرش نے اپنے سامنے پڑے پی سی کو آن کرتے ہوئے کہا۔

فرح مسکرادی۔اسے زرش کی یہ عادت اچھی لگتی تھی۔وہ اس بات کے زیادہ پیچھے نہیں پڑتی جس پر اسے شک گزر رہا ہو کہ کوئی اس سے کچھ چھپا رہا ہے بلکہ الٹا وہ اس بات کی جانب سے مکمل لاتعلقی و کنارہ کشی اختیار کر لیتی۔جب تک کہ اصل حقیقت خود بخود سامنے نہ آجائے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ہاں پریکٹیکل واقعی مشکل ہوتا ہے لیکن اس کا یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ بندے کو دوبارہ کہیں اور سے کمپیوٹر سیکھنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔“فرح نے بھی اپنی مکمل توجہ حال پر مرکوز کی ہوئی تھی۔

”یہی تو اصل مزہ ہے کسی کام سیکھنے کا۔سر حسن جیسے استاد بہت کم ہوتے ہیں۔وہ ہمیں‘ وہ سب کچھ ابھی سے سکھا رہے ہیں جو کہ ایم کام کمپیوٹر میں مہارت رکھنے والا شخص سب سے آخر میں سیکھتا ہے۔“کی بورڈ پر تیزی سے انگلیاں چلاتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔

”ہوں... دراصل ہمیں اس لیے بھی یہ بات زیادہ محسوس ہو رہی ہے کہ ہم دونوں سمعان بھائی سے اچھا خاصا سیکھ چکے ہیں۔جب کہ وہ لڑکیاں جنہیں کمپیوٹر کی Basicہی نہیں پتا انہیں اب آکر مسئلہ ہو رہا ہے۔“

”ہاں یہ تو ہے۔سمعان بھائی کا سکھایا ہوا آج ہمارے کام آرہا ہے۔آج ہم دونوں سر حسن کی چہیتیاں ہیں ناں یہ ان ہی کی بدولت ہے۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

زرش نے ہنس کر کہا۔فرح بھی مسکرا دی۔وہ مکمل طور پر اپنے آپ کو زرش کی باتوں میں محو کرنا چاہتی تھی لیکن اس کی یہ شعوری کوشش قطعی ناکام ہو رہی تھی۔اس کا ذہن بری طرح الجھ رہا تھا لیکن وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر حاضر نہیں کر پارہی تھی۔

رات بھر کمپیوٹر پر کام کرتے یوں ہی اس کا جی انٹرنیٹ یوز کرنے کو چاہ رہا تھا۔وہ اجنبی ای میلز کی وجہ سے بہت احتیاط کرنے لگی تھی۔وہ عثمان بھائی اور فاریہ بھابھی سے زیادہ تر رابطہ ای میلز کے ذریعے ہی رکھتی تھی۔عثمان بھائی اسلام آباد جاچکے تھے۔اس کا دل فاریہ بھابھی سے بات کرنے کو چاہ رہا تھا۔اس نے بہت ڈرتے ڈرتے ای میلز باکس کھولا اور پہلی ہی ای میل نے اسے اپنی جگہ ساکت کر دیا۔

"فرح! بہت بری ہو تم!...ای میلز ریسیو کیوں نہیں کرتیں۔سارا دن تم سے رابطے کی کوشش میں ہلکان ہوتے میری انگلیاں دکھنے لگتی ہیں۔" مانیٹر کی اسکرین پر آنکھیں جمائے اس کا دماغ کچھ بھی سوچنے سے محروم ہو چکا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دل پھوٹ پھوٹ کر رونے کو چاہ رہا تھا۔نجانے وہ کون تھا...اس کی جان سولی پر لٹکی ہوئی تھی۔ایک دم دل چاہا کہ ابھی جاکر سمعان بھائی کو اپنے کمرے میں لاکر یہ سب دکھائے' بتائے مگر اس کے اندر اپنی جگہ سے ایک انچ بھی ہلنے کی سکت نہ تھی۔

اس نے فوراً pcآف کر دیا لیکن اس کے بعد اس کی ساری رات کانٹوں پر لوٹتے گزری۔ذہن بری طرح الجھ چکا تھا۔"سمعان بھائی کو وہ کیا بتائے۔" کی کشمکش میں وہ بری طرح پھنسی ہوئی تھی۔

"ارے کہاں گم ہو؟...تم... آر یو آل رائٹ؟..."زرش نے اس کا کندھا زور سے ہلایا' تو وہ ایک دم چونکی...پھر خجالت سے چہرہ سرخ ہو گیا۔اس کے چہرے پر عجیب سا تاثر تھا۔زرش پریشان ہوگئی۔

"کیا بات ہے تم پریشان ہو؟..."اب کے فکرمندی اور سنجیدگی سے زرش نے پوچھا تو وہ نفی میں گردن ہلانے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کوئی بات نہیں ہے..." اس نے خود کو کمپوز کرنے کی کوشش کی۔زرش کھوجتی نظروں سے اس کے چہرے کے تاثرات کھنگالنے لگی۔

"تو پھر تم ہر دو منٹ بعد کہاں کھو جاتی ہو؟"اپنے سامنے پڑے PCکو شٹ ڈاؤن کرکے زرش مکمل طور پر اس کی طرف رخ موڑ چکی تھی۔

"بتایا ناں میں امی کی طرف سے فکر مند ہوں۔گھر میں ایک عجیب سا ماحول ہو چکا ہے۔ابو تو خیر بزنس کے سلسلے میں گھر سے باہر ہیں مگر سمعان بھائی اور علی بھی اب زیادہ تر باہر ہی رہنے لگے ہیں۔میں اکیلی گھر میں بور ہوتی رہتی ہوں اوپر سے تم نے بھی آنا چھوڑ دیا ہے۔"کچھ سنجیدگی اور کچھ رنجیدگی سے اس نے کہا تو زرش کھوجتی نظروں سے اس کے چہرے کو ٹٹولتی رہی۔

"تائی جان کا آخر مسئلہ کیا ہے؟" اس کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے کہ زرش کو یقین کرنا پڑا کہ وہ جھوٹ نہیں بول رہی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پتا نہیں... فی الحال تو سمعان بھائی کی شادی ہی مسئلہ ہے' جو کہ امی ابو میں وجہ تنازعہ بنا ہوا ہے..." اس نے اس کا دھیان بٹ جانے پر شکر ادا کیا۔

"مجھے خود سمجھ میں نہیں آرہا کہ اس چھوٹے سے مسئلے کو اتنا بڑا کیوں بنایا جا رہا ہے۔"

اس وقت لیب میں ان دونوں کے علاوہ جو تیسری لڑکی تھی وہ کونے میں کمپیوٹر پر مصروف تھی پھر وہ دونوں کافی دھیمی آواز میں بول رہی تھیں' اس لیے زرش مکمل طور پر خود کو اس ٹاپک پر گفتگو کرنے سے نہ روک پائی۔

"مجھے تو خود کچھ سمجھ نہیں آرہی کہ امی ابو کی اس کشمکش کا انجام کیا ہوگا۔ دونوں میں سے کوئی اپنے فیصلے سے ایک انچ بھی ہٹنے کو تیار نہیں ہے۔ہم تو پس رہے ہیں۔نہ ہی امی کی طرف داری کرنے کے قابل ہیں اور نہ ہی ابو کی۔" آخر میں وہ کچھ تلخ سی ہوگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سمعان بھائی کیا چاہتے ہیں؟ جب سیچویشن اس رخ پر آچکی ہے تو انہیں چاہیے کہ وہ اسٹینڈ لیں۔جوان اولاد کے سامنے والدین کی ہر رنجش دم توڑ دیتی ہے۔"

فرح نے حیران ہو کر زرش کے گلابیاں چھلکاتے چہرے کو دیکھا۔(اتنی عقلمندی کی بات) وہ اسے بغور دیکھنے لگی۔

خوبصورت معصومیت سے لبریز چہرہ کہیں سے بھی تو نظر انداز کیے جانے کے قابل نہ تھا پھر سمعان احمد جیسے شخص کا یوں دل ہارنا کچھ غلط بھی نہ تھا۔ زرش کے سامنے تو بڑے بڑے دل ہار سکتے تھے۔

"سمعان بھائی..." وہ ہنس دی..."سمعان بھائی کبھی اسٹینڈ نہیں لیں گے۔" عجیب سی تلخی محسوس کی تھی زرش نے اس کی ہنسی میں۔

"کیوں...؟" وہ پوچھے بغیر نہ رہ سکی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فرح کا ایک دم جی چاہا کہ کہہ دے کہ تمہاری وجہ سے' لیکن بمشکل سمعان احمد کا راز افشا کرتی زبان کو اس نے دانتوں تلے دبایا۔ایک دو منٹ خود کو کمپوز کرنے میں لگائے۔

"وہ چاہتے ہیں کہ عثمان بھائی کی شادی جیسا تجربہ وہ نہ کریں...ان کی شادی امی اور ابو دونوں کی باہمی رضامندی و آمادگی سے طے پائے جو کہ اس صدی میں تو قطعی ممکن نہیں ہو سکتی۔شاید..."وہ کچھ تلخ زہرخند لفظ کہتے کہتے رک گئی۔

زرش کواحساس ہوا کہ وہ کیسی آگ میں جل رہی ہے۔اس نے بہت اپنائیت و چاہت سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر ہولے ہولے دبانا شروع کر دیا۔

"پریشان نہیں ہوتے انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا...میں ماما' پاپا سے بات کروں گی۔وہ تایا ابو کو سمجھائیں گے۔تائی جان تو نہیں لیکن تایا ابو تو ہماری

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بات سنتے اور مانتے ہیں ناں۔"وہ اس کو حوصلہ دے رہی تھی۔اس کے ہونٹوں پر ایک تلخ سی مسکراہٹ ابھری۔

"بہت معصوم ہو تم زری! چچا اور چچی جان کبھی بھی تمہیں آگ میں دھکیلنا نہیں چاہیں گے جس قدر وہ لوگ تم سے محبت کرتے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ ہم تم سے محبت کرتے ہیں۔یہ ہم سب کی محبت ہی تو ہے کہ تم ابھی تک اس راز سے بے خبر ہوجو اگر تمہارے علم میں آجائے تو شاید تم ہم میں سے کسی کا یقین ہی نہ کرو اور اسی بے یقینی سے بچانے کے لیے تو ہم سب تمہیں لاعلم رکھ رہے ہیں کہ کہیں تمہارے احساس کے آئینے کو بے اعتباری کی ٹھیس نہ پہنچے..."

وہ فائل پر مسلسل انگلیاں پھیرتی رہی۔زرش کے اندر ایک دم دکھ کی گہری لہر سرائیت کرگئی۔وہ صرف اس کی تایا زاد ہی نہیں بلکہ دل کے تمام تقاضوں پر پورا اترنے والی اس کی دم ساز' رازدار' دکھ سکھ کی ساتھی اور بہت پیاری دوست بھی تھی۔دونوں کا تعلیمی سلسلہ ایک ساتھ چل رہا تھا۔دونوں کو ایک

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دوسرے کی موجودگی میں کبھی کسی تیسرے فرد کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی۔نوشین اس کی بہن تھی لیکن وہ نوشین کی بجائے اس سے زیادہ اٹیچ تھی اور یہ اٹیچمنٹ بچپن سے لے کر اب تک قائم تھی۔

"فرح! میں نے کہا ناں پریشان بالکل نہیں ہونا۔میں ہوناں...میں سمعان بھائی سے بات کروں گی' ان سے کہوں گی کہ وہ اسٹینڈ لیں۔تایا جان سے بات کروں گی..."

فرح کی آنکھوں میں جھلملاتے ستارے دیکھ کر زرش کا دل دکھ سے کٹتا چلا گیا۔زرش نے بات ہی ایسی کی تھی۔وہ جو پہلے ہی رو دینے کے بہانے ڈھونڈ رہی تھی۔مزید ضبط نہ کر سکی۔آنسو قطار در قطار بہتے چلے گئے...

"اف...! کیا کر رہی ہو...پلیز خود کو سنبھالو...ہم اس وقت کمپیوٹر لیب میں ہیں۔دس منٹ بعد پیریڈ شروع ہونے والا ہے' چند منٹوں میں اسٹوڈینٹس آنا شروع ہو جائیں گے۔پلیز اپنے آپ کو سنبھالو۔" اس کی کمر سلاتے' ہاتھ تھپتھپاتے وہ خود بھی کسی بھی لمحے رو دینے کو تھی۔

فرح کو ایک دم اپنی حماقت کے ساتھ صورتحال کا اندازہ ہوگیا۔اس نے خود کو ڈانٹا۔

"آئی ایم سوری..."اس نے ایک دم ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کیے۔چور نظروں سے ارد گرد دیکھا۔وہاں وہ لڑکی ابھی بھی کونے میں بیٹھی اپنے کام میں مصروف تھی مگر وہ کسی بھی لمحے ان دونوں کی طرف متوجہ ہو سکتی تھی۔

"پانی پیو گی..." زرش پوچھ رہی تھی اس نے نفی میں سر ہلاکر اپنے بیگ سے ٹشو کا پیکٹ نکالا۔ایک دو لیف نکال کر وہ اپنی ناک اور چہرہ صاف کرنے لگی۔

"میں پانی لاتی ہوں..." وہ سر جھکائے چہرہ صاف کر رہی تھی۔زرش فوراً اٹھ کر لیب کے دائیں کونے میں رکھے کولر کی طرف بڑھ گئی۔ایک گلاس ہر وقت زرش کے بیگ میں ہوتا تھا۔اپنے بیگ سے

گلاس نکال کر وہ کولر سے پانی بھرنے لگی۔

"ہش...یہ کیا ہو رہا ہے مجھے...کیوں میں خود کو سنبھال نہیں پا رہی...خواہ مخواہ زرش کو بھی پریشان کر دیا۔وہ پہلے ہی ہمارے سلسلے میں کم پریشان رہتی ہے۔"وہ خود کو ڈانٹ رہی تھی۔

"یہ سب رات پڑھنے والی ای میل کا اثر ہے...مجھے لگ رہا ہے کہ اگر یہ ای میلز' فون کالز'وہ پھول اور گفٹ کارڈ کا سلسلہ نہ رکا تو میرے دماغ کی شریانیں پھٹ جائیں گی۔"

زرش گلاس بھر کے واپس پلٹ رہی تھی۔فرح نے اسے دیکھتے ہی اپنے چہرے کو تھپتھپایا۔

"مجھے آج ضرور سمعان بھائی سے بات کرنی ہوگی۔امی کو تو کسی چیز کی بھی پرواہ نہیں...انہیں تو بس اپنی انا عزیز ہے اور ابو...کم از کم سمعان بھائی تو ایسے شخص ہیں جو میری بات سنتے ہیں' میرے اندر کا حال جانتے ہیں۔میری بات سن کر' ساری حقیقت جان کر مجھے مورد الزام نہ ٹھہرائیں گے۔"

"یہ لو پانی پیو...زرش نے گلاس اس کی جانب بڑھا دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"شکریہ..." گلاس تھام کر اس نے ایک محبت بھری نظر زرش پر ڈالی۔وہ اس کے لیے پریشان تھی،فکرمند تھی۔کتنی اچھی تھی وہ' اس کے ہر دکھ میں دکھی ہونے والی اور ہر سکھ میں اس کے ساتھ مسکرانے والی' اس کی دم ساز' اس کی سہیلی۔اس کی عم زاد۔

"آئی ایم سوری' زرش! میں بہت چاہنے کے باوجود اپنے اس راز میں تمہیں شریک نہیں کر سکتی' یہ میری ذات' میرے کردار' میری عزت کا سوال ہے۔ تم بہت اچھی ہو مگر میں تمہیں اپنے اس دکھ میں کبھی شریک نہیں کر سکوں گی..." پانی پیتے ہوئے بھی وہ زرش کو دیکھ رہی تھی۔جو اس کی طرف دیکھتے ہوئے انتہائی فکر مند تھی۔

"پلیز ڈونٹ وری...ناؤ آئی ایم فائن..." گلاس زرش کو دوبارہ پکڑاتے اس نے مسکرا کر اس کا ہاتھ تھاما۔

"آئی نو..." زرش نے مسکرا کر اس کے ہاتھ پر گرمجوشی سے اپنی گرفت مزید مضبوط کردی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

☆...☆...☆

فجر کی نماز ادا کرکے وہ کمرے سے نکل آئی۔ابھی اندھیرا پوری طرح چھٹا نہیں تھا۔وہ انگلیوں کی پوروں پر تسبیح پڑھتے شارق زمان کے کمرے کی جانب نکل آئی۔

"اس وقت اندر جاؤں کہ نہیں..." ایک لمحے کے لیے دروازے پر رک کر نویرہ نے سوچا لیکن پھر اس کی رات والی کنڈیشن یاد کرکے وہ دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوگئی۔

خالہ جان ابھی سو رہی تھیں۔فجر کی اذان کے فوراً بعد ہی وہ نماز ادا کرکے یہاں آگئی۔ساری رات شارق زمان کی وجہ سے وہ سو نہیں سکی۔رہ رہ کر اس کی خراب حالت دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈال رہی تھی اور اب...

وہ بستر پر بالکل چٹ لیٹا تھا... گہرا گندمی رنگ کمرے کی نائٹ روشنی میں اور بھی گندمی محسوس ہو رہا تھا۔گھنے بال پیشانی پر بکھرے ہوئے تھے۔ایک لمحے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کو نویرہ احسان کے لب جامد ہوگئے اور پوروں کی حرکت رک گئی۔دل کی حرکت ایسی تھی جیسے کوئی زندگی کی آخری سانس لے رہا ہو۔

"یااللہ...!" نویرہ احسان کے اندر سناٹا صرف ایک دو پل کے لیے ٹھہرا تھا۔ اگلے لمحے اس کے ہونٹوں سے بڑی واضح جنبش ہوئی۔

"یااللہ..." اس کی پوروں کی حرکت ایک دفعہ پھر رواں دواں تھی۔

وہ لمحہ بھر کے لیے جھجکی پھر آہستہ روی سے چلتی ہوئی اس کے بستر کے نزدیک آکھڑی ہوئی۔

شارق زمان اس کے سب سے بڑے تایا کا بیٹا تھا۔اس کی ماں کوئی بھی تھی۔ اس نے چاہے زندگی کیسی بھی گزاری تھی اس کے باوجود نجانے کیوں سارا خاندان اس پر جان چھڑکتا تھا۔اس کی ہر بات کو اولیت دیتا تھا۔اس کی شخصیت میں ایک عجیب بات تھی کہ ہر کوئی اس سے بات کرتے ہوئے ہزار بار سوچتا تھا۔لیکن اس کی کہی بات کبھی کسی نے رد نہیں کی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کچھ جھجکتے' کچھ ہچکچاتے نویرہ احسان کا دایاں ہاتھ اٹھا۔بہت نرمی و آہستہ روی سے اس نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا۔ایک لمحے کے لیے نویرہ کو لگا گویا کرنٹ چھو گیا ہو۔اس نے فوراً اس کی پیشانی سے بال ہٹائے۔وہ بخار کی حدت سے تپ رہا تھا۔دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کی کلائی چھوئی۔نبض کی رفتار گو تسلی بخش تھی لیکن بخار۔وہ ایک دم تفکر سے اسے دیکھنے لگی۔اس کی تسلی ادھوری رہ گئی لیکن وہ خاموشی سے ہونٹ کچلنے لگی۔

"انہیں تو بہت تیز بخار ہے۔" ایک نظر دنیا و مافیہا سے بے خبر اس پر ڈال کر وہ کچھ سوچنے لگی۔

"شارق...شارق بھائی..." اس نے اس کی کلائی چھو کر اسے جگانا چاہا۔

"اس نے بمشکل آنکھیں کھول کر اسے ایک دو پل کے لیے دیکھالیکن درد ہوتے سر' سلگتے احساس اور پھنکتے جسم سے وہ کچھ بھی نہیں سمجھ پایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"شارق بھائی..." اس نے نیم غنودگی کی کیفیت میں دوبارہ آنکھیں کھولیں۔نویرہ نے ڈر کر سختی سے اس کا بازو جھنجوڑا... اس خیال سے کہ کہیں یہ غنودگی نقصان کا باعث نہ بن جائے۔

"کیا ہے؟...چھوڑو..." سختی سے جھنجلا کر اس نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔وہ لب کچلنے لگی۔گو تسلی ہوئی کہ وہ حواس میں ہے۔

"آپ کیسا محسوس کر رہے ہیں؟...بخار تو بہت تیز ہے...اگر زیادہ تکلیف محسوس کر رہے ہیں تو ظہور بابا کو بھیج کر ڈاکٹر کو بلواؤں..."اس نے نرمی سے پوچھا۔

اس نے آنکھیں کھول دیں۔

"پریشان و متفکر آواز...یہ اس کی ملازمہ کی آواز نہیں تھی اور نہ ہی اماں کی... تو پھر غنودگی اور ڈوبتے ذہن سے وہ کچھ سمجھ نہیں پایا۔بخار سے جسم کا انگ انگ ٹوٹ رہا تھا۔جسم کے روئیں روئیں میں درد ہو رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پانی..." آنکھیں کھول کر دیکھا۔نویرہ کا دھندلا سا چہرہ ہی دکھائی دیا۔اس نے دوبارہ سرہانے پر سر پٹختے پانی مانگا۔

"میں ابھی لاتی ہوں..."نویرہ فوراً باہر کی طرف بھاگی۔کچن سے گلاس میں پانی بھر کر واپس لوٹی تو وہ سرہانے پر سر پٹخ رہا تھا۔

"یہ پانی پی لیں..." نویرہ نے آگے بڑھ کر جھجکتے' ڈرتے اس کا سر اٹھا کر گلاس اس کے منہ سے لگادیا۔نجانے اس کے اندر کیسی آگ لگی ہوئی تھی۔ غٹاغٹ پورا گلاس چڑھا گیا۔

"تم؟..."دوبارہ سرہانے پر سر رکھ کر وہ نویرہ کی طرف دیکھ رہا تھا جب کہ آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔

"میں'نویرہ ہوں..." نویرہ سمجھ گئی تھی کہ وہ بخار کی شدت کی وجہ سے اسے پہچان نہیں پا رہا۔

"نویرہ..." اس کے صرف لب ہلے تھے پھر اس نے سر ہلایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اماں کہاں ہیں؟" اپنی قوت ارادی کا استعمال کرتے' وہ اپنے ذہن کو یکجا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"رات سے ان کی طبیعت کچھ مضمحل سی تھی'سو رہی ہیں۔" وہ اپنے ہاتھ کو بند کرکے اپنی پیشانی پر ضربیں مار رہا تھا۔نویرہ اس کی حالت دیکھ کر اندر ہی اندر کڑھنے لگی۔یہ شخص خاندان کے ہر فرد کو عزیز تھا۔وہ تو پھر حساس دل کی نرم مزاج لڑکی تھی۔

"ظہور...ظہور کہاں ہے اسے بلاؤ..."اس کی کلائی پر دباؤ بڑھا تو وہ الرٹ ہوگئی۔

"جی اچھا..." وہ فوراً باہر نکلی۔

اس سے پہلے کہ وہ داخلی دروازہ کھول کر سرونٹ کوارٹر کی طرف بڑھتی شاکرہ اسے آتی دکھائی دی۔

"شاکرہ!...ظہور بابا کو بلاؤ۔انہیں کہو فوراً شارق بھائی کے کمرے میں جائیں۔" اس نے عجلت میں پیغام دیا۔شاکرہ الٹے قدموں لوٹ گئی۔وہ اس قدر الجھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چکی تھی کہ دوبارہ اس کے کمرے میں جانے کی ہمت نہ کر سکی۔البتہ ظہور بابا اس کے کمرے میں جانے سے پہلے اس کے پاس ضرور آئے تھے۔

"شارق صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے۔وہ آپ کو بلا رہے ہیں۔"

ظہور بابا سر ہلانے کے بعد چلے گئے۔شاکرہ بھی اس کے پاس چلی آئی۔وہ لاؤنج کے صوفے پر آکر بیٹھ گئی۔

"بی بی جی صاحب جی کو کیا ہوا ہے؟" وہ پوچھ رہی تھی۔

"پتا نہیں شاید کوئی ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔تمہیں کسی ڈاکٹر کا پتا ہے۔میرا مطلب ہے کہ خالہ جان کے فیملی ڈاکٹر وغیرہ کا..."

"جی ہاں ڈاکٹر طیب ہیں جو اکثر بڑی بیگم صاحبہ کو چیک کرنے آتے ہیں۔ظہور بابا کو پتا ہے ان کے بارے میں۔میں انہیں کہتی ہوں وہ بلا کر لے آئیں گے..." وہ جانے کو پلٹی لیکن نویرہ نے روک دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں رہنے دو' صبح صبح وہ کہاں پریشان ہوں گے میں خود ہی کسی کو دیکھتی ہوں..."وہ اٹھ کر ٹیلیفون کے پاس آگئی۔

بار بار گھر کا نمبر ملانے کی کوشش کی لیکن مل ہی نہیں پا رہا تھا۔کچھ سوچتے ہوئے اس نے ایک اور نمبر ملایا۔تیسری بیل پر کال ریسیو کر لی گئی۔

"السلام علیکم..."اس نے جلدی سے کہا۔

"وعلیکم السلام...آپ؟..."دوسری طرف نواز فاروق اجنبی آواز سن کر کچھ حیران ہوا۔شارق زمان کے گھر کے نمبر سے کم از کم اسے یہ آواز کبھی سنائی نہیں دی۔

"میں نویرہ بول رہی ہوں..."اس نے فوراً اپنا تعارف کروایا۔

"اوہ..."دوسری طرف سے کچھ حیران ہوتے ہوئے نواز فاروق کچھ ریلیکس ہو گیا۔

"خیریت ہے ناں آپ وہاں..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جی خیریت ہے۔رات شارق بھائی کا شاید ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔اس وقت ان کی طبیعت کافی خراب ہے پلیز کسی ڈاکٹر کو لے کر آجائیں۔بہت تکلیف میں ہیں وہ اس وقت..." نجانے کیوں ایک دم اس کی آواز بھرا گئی۔

"اوہ...سوسیڈ... نویرہ بی بی ریلکس...میں تھوڑی دیر میں ڈاکٹر کو لے کر پہنچتا ہوں تم فکر نہ کرو...کوئی زیادہ مسئلہ تو نہیں ہوا ناں..."اپنی آنکھ سے بہہ جانے والے آنسوؤں کو انگلیوں سے صاف کرتے اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں...لیکن رات جب وہ گھر آئے تھے تو طبیعت بہت خراب تھی۔اب مزید خراب ہوگئی ہے۔"چاہنے کے باوجود وہ اپنی آواز کی لڑکھڑاہٹ پر قابو نہیں پا رہی۔

"اوکے تم بالکل پریشان نہیں ہونا...میں تھوڑی دیر میں وہاں پہنچ رہا ہوں..."

اس نے اس کی آواز سے شارق کی کنڈیشن کا اندازہ لگاتے ہوئے کہا تو نویرہ نے اللہ حافظ کہہ کر ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اسے پتہ تھا نواز اب تھوڑی دیر ہی لگائے گا یہاں پہنچے میں۔فاروق چچا کا گھر شارق زمان کے گھر سے تھوڑے ہی فاصلے پر واقع تھا۔وہ چہرہ صاف کرتی خالہ جان کے کمرے میں چلی آئی وہ اٹھ گئی تھیں۔یونہی بستر پر لیٹے شاید شاکرہ کا انتظار کر رہی تھیں۔

"ارے خالہ جان آپ اٹھ گئیں..." ان کی زندگی عجیب سی تھی۔دوسروں کے سہاروں کی محتاج، اس کی بات پر وہ صرف مسکرائیں۔

"شارق گھر آگیا ہے؟" نویرہ کے ان کے اوپر سے کمبل اٹھا کر ایک طرف رکھتے ہاتھ کانپے تھے۔

"جی... رات گئے لوٹے تھے۔" اس نے مختصر جواب دیا۔

"چلیں اٹھیں...منہ ہاتھ دھو لیں پھر باہر چلتے ہیں۔"

شارق زمان سے متعلق وہ انہیں بتا کر مزید پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی' اسی لیے بات پلٹی۔وہیل چیئر بستر کے قریب کرکے انہیں سہارا دے کر چیئر پر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

منتقل کرتے وہ پسینے پسینے ہوگئی۔وہ انہیں اٹیچ باتھ روم والے کمرے میں لے کر آگئی۔

"میں خود سب کر لوں گی...بس تم شاکرہ کو بھیج دو۔" اس نے ٹاول' صابن اور دیگر چیزیں ان کے قریب رکھیں تو انہوں نے ٹوک دیا۔

نویرہ نے کچھ کہنے کو لب کھولے مگر پھر چپ رہی۔

"جی اچھا..."

دروازے کو یوں ہی ادھ کھلا چھوڑ کر وہ باہر نکل آئی۔شاکرہ کو خالہ جان کے پاس جانے کا کہہ کر وہ کچن میں چلی آئی۔چائے کا پانی چولہے پر رکھ کر وہ گزشتہ رات کی شارق زمان کی خراب حالت کو یاد کرکے ہولتی رہی۔

ابھی اس نے چائے تیار کی ہی تھی کہ کال بیل بجنے لگی۔نواز کی آمد کا سوچ کر وہ چولہا بند کرکے فوراً کچن سے نکلی' اس سے پہلے کہ وہ باہر کی جانب قدم بڑھاتی شاکرہ'خالہ جان کے کمرے سے نکلتی ہوئی باہر کی طرف بڑھ گئی۔وہ وہیں راہداری میں کھڑی رہی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نواز فاروق کے ساتھ ایک اور شخص تھا۔شاید ڈاکٹر...نواز اس کی طرف آگیا۔

"السلام علیکم..." نویرہ کا دوپٹہ بھی نماز کے اسٹائل میں لپٹا ہوا تھا۔بلو لباس میں خوبصورت چہرے کے ساتھ وہ صبح کی تمام تر تروتازگی لیے ہوئے تھی لیکن روئی روئی آنکھیں اس کے چہرے کو سوز بھری کیفیت بخش رہی تھیں۔ نواز اسے ایک لمحہ کے لیے ہی دیکھ پایا۔

"وعلیکم السلام..."نویرہ کے صرف لب ہلے تھے۔

"کیسی ہیں آپ؟"اس نے اخلاقاً پوچھا۔نویرہ نے صرف سر ہلادیا۔

"آپ...شارق بھائی کو دیکھ لیں۔ظہور بابا ان کے پاس ہیں۔"

دھیرے سے انداز میں اس نے لب کشائی کی۔وہ فوراً سر ہلاتے شارق زمان کے کمرے کی طرف ڈاکٹر سمیت بڑھ گئے۔

نویرہ واپس کچن میں آکر کھانے پینے کا اہتمام کرنے لگی۔تھوڑی دیر میں شاکرہ بھی خالہ جان کی کرسی دھکیلتے وہیں آگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نویرہ تم یہ کیا کر رہی ہو...رہنے دیتی... شاکرہ ہے ناں..." خالہ جان نے اسے روٹی بناتے دیکھ کر کہا تو وہ پھیکے چہرے کے ساتھ مسکرادی۔

"کوئی بات نہیں...میں کون سا روز یہاں آتی ہوں۔مہینوں بعد تو آنا ہوتا ہے۔شاکرہ بے چاری تو روز ہی کرتی ہے۔"

"اللہ تمہیں جزا دے۔" انہوں نے مسکرا کر بھانجی کو دیکھا۔

"شاکرہ! دیکھو شارق اٹھ گیا ہے کہ نہیں...ذرا بھی آفس سے دیر ہو جائے تو سارے گھر کو سر پر اٹھا لیتا ہے۔"ان کی آواز میں شارق کے لیے محبت ہی محبت تھی۔شاکرہ نے گھبرا کر اسے دیکھا وہ خود بھی چونکی۔اسے اشارہ سے منع کیا تھا۔

"لائیں میں یہ سب کر لیتی ہوں'آپ بیگم صاحبہ کو شارق صاحب کے کمرے میں لے جائیں۔"ہاتھ دھو کر وہ اس کے قریب آگئی تھی۔نویرہ بھی پیچھے ہٹ گئی۔

ہاتھ دھو کر کچن ٹاول سے ہاتھ صاف کرکے وہ خالہ کی طرف چلی آئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پتا ہے خالہ جان رات شارق بھائی کا ہلکا سا ایکسیڈنٹ ہوگیا ہے۔اس وقت وہ اپنے کمرے میں ہیں۔میں نے نواز کو فون کیا تھا وہ ڈاکٹر کو لے کر آئے ہیں۔ڈاکٹر جاتا ہے تو میں آپ کو ان کے

کمرے میں لے کر چلتی ہوں۔"

"بہت آرام سے ان کے قریب بیٹھ کر اس نے نرمی سے بتایا۔

"کیا...؟" خالہ تو ایکسیڈنٹ کا لفظ سن کر ہی ساکت رہ گئیں۔

"کب...؟تم مجھے اب بتا رہی ہو...زیادہ چوٹیں تو نہیں آئیں..."وہ ایک دم متوحش ہو کر پوچھ رہی تھیں۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"پریشانی کی بات نہیں' چوٹیں تو بہرحال آئی ہیں۔آپ بے شک خود چل کر دیکھ لیں۔وہ ٹھیک ہیں..."خالہ کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر وہ بتا رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خالہ پریشانی سے دیکھتی رہیں۔اسی دوران ڈاکٹر چیک اپ کرکے چلا گیا تو ظہور بابا میڈیسن لینے ان کے پیچھے ہی چلے گئے۔وہ شاکرہ کو ناشتہ ٹیبل پر لگانے کا کہہ کر خالہ جان کی وھیل چیئر دھکیلتے شارق زمان کے کمرے میں چلی آئی۔

"دس از ناٹ فیئر یار!...تم کس کو سزا دے رہے ہو...ہمیں یا خود کو۔دیکھو اپنا حال... میرا دل چاہ رہا ہے کہ..."بے بسی سے کچھ کہتے' دونوں کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ کر نواز فاروق خاموش ہو گیا۔

"السلام علیکم خالہ جان..." نواز فوراً شارق کے بستر سے اٹھ کر خالہ کی طرف بڑھا۔شارق زمان نے بھی اماں کو اپنے کمرے میں ایک نظر دیکھا اور پھر آنکھیں موند لیں۔

"وعلیکم السلام جیتے رہو..." انہوں نے نواز کے جھکے سر پر پیار کیا اور شارق کو دیکھا اس کے چہرے کی طرف دیکھتے ہی ان کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔

"شارق..."نویرہ پیچھے ہٹ گئی۔نواز نے ان کی کرسی بستر کی پٹی سے لگادی۔اماں نے اس کا چہرہ ہاتھوں میں تھاما تو اس نے آنکھیں کھولیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ سب کیا ہے؟...کیوں کرتے ہو یہ سب؟میری محبت' میری برداشت کا امتحان لے رہے ہو..."وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔

نویرہ اور نواز تو ایک طرف شارق بھی ان کے پھوٹ پھوٹ کر رونے پر گھبرا گیا۔

"اماں کچھ نہیں ہوا؟...بس ہلکا سا ایکسیڈنٹ تھا اور کچھ نہیں..." اپنی لرزتی آواز پر بمشکل قابو پاتے اس نے اماں کو بہلانا چاہا۔

"چپ رہو تم...ہمیشہ یہی کرتے ہو میرے ساتھ... تمہیں میرے بڑھاپے کا بھی احساس نہیں۔اس عمر میں رلاؤ گے مجھے۔"انہوں نے اس کے بازو پر پیشانی ٹکادی۔اس نے گھبرا اور الجھ کر پہلے نویرہ اور پھر نواز کی طرف دیکھا۔"تم ہی سمجھاؤ انہیں...کچھ نہیں ہوا ہے مجھے بس ہلکا سا بخار ہے...یار نواز سنبھالو اماں کو..."پہلے نویرہ کو اور پھر نواز سے کہا۔دونوں بیک وقت اماں کی طرف لپکے۔نویرہ دائیں جانب تھی تو نواز بائیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"خالہ!"..."بڑی اماں..."دونوں نے بیک وقت پکارا پھر نویرہ خاموش ہو کر ایک قدم پیچھے ہٹی' نواز نے انہیں اپنے بازو میں سمیٹا۔

"بڑی اماں... شارق ٹھیک ہے...بس ایکسیڈنٹ کی وجہ سے حرارت ہوگئی ہے۔ پلیز سنبھالیں خود کو...یہ گدھا ٹھیک ہے۔"اس نے اماں کا چہرہ صاف کرتے ہوئے انہیں تسلی دی تو ان کا دل کچھ پل کو ٹھہرا...شارق نے بھی سکون کا سانس لیا۔بخار تو اب بھی بہت تیز تھا مگر وہ مکمل حواس میں تھا۔یہ شاید ڈاکٹر کے ٹریٹمنٹ کی بدولت تھا۔

"نویرہ آپ بڑی اماں کو باہر لے جائیں' انہیں ناشتہ کروائیں...میں شارق کے پاس ہی ہوں۔"اماں دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کر رہی تھیں۔نویرہ جو چپ چاپ کھڑی آنکھیں موندے لیٹے شارق کو دیکھ رہی تھی' کو کہا تو وہ چونکی اور پھر سر ہلادیا۔

"آپ ناشتہ نہیں کریں گے؟" یہ ناشتے کا وقت تھا اور وہ افراتفری میں نائٹ ڈریس کے لباس میں ہی گھر سے عجلت میں ڈاکٹر کو لے کر یہاں آگیا تھا۔نویرہ کو احساس ہوا تو پوچھا۔

"نہیں...فی الحال موڈ نہیں..." وہ دوبارہ شارق کے پاس ٹک گیا تھا۔نویرہ نے سر ہلا کر اماں کی کرسی کے ہینڈل تھامے۔

"نویرہ! بیٹا دونوں کا ناشتہ کمرے میں ہی لے آؤ۔پتا نہیں۔شارق نے رات بھی کچھ کھایا ہوگا کہ نہیں..." انہیں اب نئی فکر لاحق ہوگئی۔

"جی اماں آپ چلیں میں یہیں لے آتی ہوں..." اس نے کرسی باہر کی طرف دھکیلی۔خالہ جان کو ناشتہ دے کر اس نے شارق اور نواز دونوں کا ناشتہ ٹرے میں سجاکر شاکرہ کو تھما کر اندر بھیج دیا۔

"آؤ بیٹا!...بیٹھو...تم بھی ناشتہ کر لو..."

خالہ جان نے اسے بھی آفر کی تو وہ بھی خاموشی کے ساتھ ان کے پاس ہی ٹیبل پر ٹک گئی۔

☆...☆...☆

کالج سے لوٹنے کے بعد کھانا کھا کر وہ بستر پر لیٹ گئی مگر نیند تھی کہ آکے نہیں دے رہی تھی۔دو تین دفعہ کروٹیں بدلنے کے بعد اچانک کچھ سوچ کر وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔کمرے سے باہر آکر نوشین کے کمرے میں جھانکا تو وہ گہری نیند میں غرق تھی۔وہ اس کی نیند کو کوس کر رہ گئی۔

"کیا کروں...؟" لاؤنج میں آکر ٹی وی لگا کر بیٹھتے ہوئے بھی وہ یہی سوچ رہی تھی۔

"ایک تو ہماری ماما کو بھی نجانے کیا ہوگا ہے۔تایاابو کے ہاں بھی نہیں جانے دے رہیں۔آج فرح بھی کالج میں کتنی ڈسٹرب تھی۔میں چلی جایا کرتی تھی تو بے چاری کا کچھ وقت میرے ساتھ کٹ جاتا

تھا لیکن اب ماما کا یہ حکم...اف..." چینل بدلتے ہوئے بھی اس کا ذہن آج فرح کے رویے کی طرف ہی تھا۔

"میں ماما سے بات کرکے دیکھوں تو سہی ہو سکتا ہے وہ مان جائیں...اس رات سمعان بھائی آئے تو تھے ہو سکتا ہے امی کی ناراضگی اب ختم ہوگئی ہو...سمعان بھائی سے وہ بالکل نارمل ملی تھیں۔"

ذہن میں یہ خیال آتے ہی وہ فوراً ٹی وی آف کرکے ماما کے کمرے کی طرف چلی آئی۔ماما، یاسمین(ملازمہ) سے اپنے کمرے کی ڈسٹنگ کروا رہی تھیں۔

"ماما..." وہ پکاریں۔انہوں نے پلٹ کر دیکھا۔وہ اندر چلی آئی۔"ماما! مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے پلیز وعدہ کریں انکار نہیں کریں گی۔"شائستہ بیگم یاسمین کے ساتھ خود بھی چیزیں ادھر اُدھر کر رہی تھیں۔زرش کے عاجزانہ انداز پر چونکیں۔

"خیریت' کوئی خاص بات ہے؟"والز پیس یاسمین کو پکڑاتے انہوں نے تعجب سے پوچھا۔

"ہوں... باہر آئیں ناں..."اس نے لاڈ سے ان کا ہاتھ تھاما تو وہ سمجھ گئیں۔ آج کوئی خاص بات ہے۔

"یہیں بتادو...مجھے بہت کام ہے اور تم سوئی بھی نہیں..."اپنا ہاتھ چھڑوا کر انہوں نے گویا ٹالا۔زرش ایک دم ان کے سامنے آگئی۔

"ماما پلیز نیند نہیں آرہی تھی...پہلے وعدہ کریں'میری بات مانیں گی..."

"تم بات بتاؤ..."انہوں نے سوالیہ نظروں سے اس کا چہرہ جانچا تو زرش لاڈ سے ان کے گلے میں بانہیں ڈال کر ہچکچا کر کہنے لگی۔

"وہ مجھے... تایا ابو کے ہاں جانا ہے۔" اٹک اٹک کر شائستہ بیگم کا چہرہ دیکھتے اس نے گویا کہہ ہی دیا۔

شائستہ بیگم کا چہرہ ایک دم سپاٹ ہو گیا۔وہ ہونٹ سی گئیں۔زرش نے بغور دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ماما پلیز...انکار نہیں کریں۔آج فرح کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔وہ کالج میں کافی ڈسٹرب اور روئی بھی تھی۔پلیز مان جائیں ناں..."

"کیا ہوا ہے فرح کو...؟"انہوں نے ایک دم تفکر سے پوچھا۔

"ہوا تو کچھ نہیں...وہی تایا جان اور تائی جان کی وجہ سے پریشان ہے...شاید سمعان بھائی کی شادی کا کوئی مسئلہ چل رہا ہے'اس لیے..."ماما کا چہرہ بغور دیکھتے بتا رہی تھی جب انہوں نے زرش کے بازو گلے سے ہٹا کر رخ بدلا۔

"اسی لیے میں تمہیں وہاں نہیں بھیج رہی۔وہ ان کا گھریلو مسئلہ ہے۔تم خوامخواہ ان کے مسئلوں میں مت الجھو..."انہوں نے یاسمین کو جانے کااشارہ کیا۔وہ خاموشی سے چلی گئی' تبھی انہوں نے کہا۔

"مگر ماما...ہم اور تایا کی فیملی الگ تو نہیں...سمعان بھائی میرے سگے بھائی نہیں لیکن بھائی تو ہیں ناں اور پھر بھلا مجھے ان کے مسئلے میں الجھنے سے کیا تکلیف ہو گی۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

زرش کا انداز بحث کرنے والا تھا۔شائستہ بیگم نے بغور دیکھا۔زرش پر انہیں اپنی ذات سے بڑھ کر اعتماد تھا اور سمعان احمد پر بھی لیکن طاہرہ بیگم...وہ ہونٹ کچلنے لگیں۔

"مجھے نہیں پتہ۔بس مجھے اجازت دے دیں' میں آج وہاں جارہی ہوں...آپ نہیں جانتیں آج فرح کتنی ڈسٹرب تھی۔میں چلی جاتی ہوں تو بہل جاتی ہے ورنہ وہ کالج سے آنے کے بعد سارا دن تنہا الجھتی اور سلگتی رہتی ہے...پلیز...ماما جی...پلیز..."ایک دم اس نے ان کے دونوں ہاتھ تھام لیے' اس طرح کہ وہ بے بس ہو گئیں۔

"اوکے ٹھیک ہے۔چلی جاؤ...مگر خیال رکھنا وہاں جاکر ان کے ذاتی جھگڑوں اور مسئلوں سے خود کو الگ ہی رکھنا تو بہتر ہے...میری جان! میں نہیں چاہتی کہ کوئی تمہیں ایک لفظ بھی کہے...میں طاہرہ کی زبان سے خوب واقف ہوں' ان کے گھر میں بھائی صاحب اور اس کے درمیان کسی بھی قسم کی ناچاقی ہو سارا

نزلہ ہم پر ہی گرتا ہے۔ایسے میں کوئی تم کو کچھ کہے مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے۔"

انہوں نے اجازت دیتے ہوئے اسے نصیحت بھی کر دی۔زرش کو یقین نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی مان جائیں گی۔خوشی سے بے حال ہونے لگی۔

شکریہ ماما!...بہت بہت شکریہ...آپ فکر ہی نہیں کریں...میں ایسی کوئی بات ہی نہیں کروں گی جس سے آپ کو تکلیف ہو..."خوشی سے شائستہ بیگم کے گلے لپٹ کر وہ مسرور سی کہہ رہی تھی۔شائستہ بیگم نے اس کا سر تھپکا۔

"جاؤ...چلی جاؤ...لیکن مغرب سے پہلے لوٹ آنا...بلکہ میں خود ہی ڈرائیور کو بھیج دوں گی..."خود سے جدا کرکے انہوں نے مزید تاکید کی۔زرش نے فوراً سر ہلایا۔اس وقت وہ کچھ بھی کہیں زرش بلاچوں و چرا مان لیتی کہ ان کا اجازت دے دینا ہی اس کے لیے بہت تھا۔

"آپ ڈرائیور کو کہیں وہ گاڑی نکالے۔میں کپڑے چینج کر لوں اور بیگ بھی لے لوں۔"وہ عجلت سے اپنے کمرے میں چلی آئی۔چینج کرکے اپنا بیگ لیا۔پڑھنے کا موڈ نہیں تھا اس لیے کوئی کتاب نہیں رکھی۔فٹافٹ وہ تیار تھی۔

"دھیان سے رہنا...مجھے تمہاری کوئی شکایت نہ ملے..."

گاڑی میں بیٹھتے بھی انہوں نے تاکید کی۔اس نے بچوں کی طرح سر ہلایا۔

وہ آج کتنے دنوں بعد تایا جان کے ہاں جانے کے احساس سے ہی بہت خوش تھی۔آدھے گھنٹے کا راستہ تھاجو اس نے نہایت بے تابی سے گزارا۔وہاں پہنچ کر ڈرائیور اسے گیٹ کے سامنے اتار گیا۔

"السلام علیکم چوکیدار چاچا..." اس نے چوکیدار کو سلام کیا۔

"وعلیکم السلام... بڑے دنوں بعد آئی بیٹا..."انہوں نے چھوٹا دروازہ کھول دیا۔وہ ہنس دی۔بس چاچا میں مصروف رہی تھی..." اس نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اندر آئی تو فرح لان چیئر پر بیٹھی ملی۔آنکھیں موندے نجانے کس دنیا میں غرق تھی۔وہ سیدھی ادھر ہی چلی آئی۔

"ہیلو ڈیئر..."زرش کا انداز ڈرانے والا تھا۔فرح ہڑبڑا کر سیدھی ہوئی۔حقیقت میں ڈرگئی تھی ایک دو سیکنڈ تو اسے سمجھنے میں لگے کہ ہوا کیا ہے اور اس کے سامنے کون کھڑا ہے۔

"کیا ہوا ڈرگئی؟"زرش نے ہنس کر پوچھا تو فرح نے اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو سنبھالنے کے لیے ایک گہری سانس لی۔

"بہت بدتمیز ہو تم...ریئلی ڈرا کر رکھ دیا تم نے..."اپنی سانسوں کو بحال کرتے اس نے زرش کا ہاتھ تھاما۔جواباً زرش ہنس دی۔

"ویسے بھئی تم آج یہاں کیسے؟ چچی جان کیسے مان گئیں یہاں بھیجنے کو۔"وہ دونوں وہیں چیئر پر بیٹھ گئیں۔زرش ہنس دی۔

"بس منالیا...تم سناؤ اب موڈ کیسا ہے میری جان کا اور باقی لوگ کدھر ہیں جو تم یہاں تنہا بیٹھی ہو۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"امی اندر ہیں اور علی اپنے کمرے میں' مجھے نیند نہیں آرہی تھی تو یہاں آکر بیٹھ گئی۔"

"اچھا...چلو اندر چلو تمہارے کمرے میں... لگے ہاتھوں تائی امی سے بھی سلام دعا کر لوں گی' ویسے آج ان کا موڈ کیسا ہے؟"

"کچھ نہیں پوچھو...تم تو آج ان کے سامنے بھی مت جانا علی اور امی کے درمیان اچھی خاصی جھڑپ ہوگئی ہے۔دراصل علی کھانا کھانے کے بعد بائیک لے کر باہر جانا چاہ رہا تھا امی کو علم ہوا تو انہوں نے ڈانٹ دیا۔غصے سے وہ امی سے الجھ پڑا۔نہ جانے کس کس کا غصہ امی نے اس بے چارے پر نکالا۔ اب وہ منہ پھلائے اپنے کمرے میں بند ہے۔"وہ سنجیدگی سے بتا رہی تھی۔

"چلو کوئی بات نہیں...اب میں آگئی ہوں اس کا موڈ منٹوں میں ٹھیک کرتی ہوں۔تم تو اندر چلو...اس وقت ایمان سے پوری "افسردہ حسینہ" لگ رہی ہو۔ میں خاص طور پر تمہارے لیے آئی ہوں اس لیے اپنے اس سڑے منہ کو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

درست کر لو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"اس نے آخر میں دھمکی دی تو فرح ہنس دی۔

پھر دونوں اندر کی طرف بڑھیں۔

لاؤنج کے سامنے سے گزرتے ہوئے زرش کی نگاہ صوفے پر براجمان طاہرہ بیگم پر پڑی تو وہ رک گئی۔وہ نجانے کس سوچ میں غرق تھیں۔سیدھی نظر زرش کی طرف اٹھی۔

پہلے تو اتنے دنوں بعد اپنے گھر میں دیکھ کر حیران ہوئی پھر چہرے پر واضح ناگواری سمٹ آئی۔

"السلام علیکم تائی امی..."فرح کو رکنے کا اشارہ کرکے لاؤنج کا دروازہ عبور کرتے ان کے پاس چلی آئی۔

طاہرہ بیگم کے چہرے کی واضح ناگواری صاف پڑھی جاسکتی تھی۔انہوں نے زرش کے سلام کا جواب نہیں دیا لیکن وہ پھر بھی مسکرا کر ان کے سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیسی ہیں آپ...؟"اب کی بار انہوں نے زرش کو گھورا جسے زرش کسی خاطر میں نہ لائی۔

"ماما آپ کو سلام کہہ رہی تھیں..." ان کی نگاہوں کی برہمی سے زرش اندر ہی اندر سٹپٹائی لیکن انہیں بولنے پراکسانے کے لیے اس نے ایک دفعہ پھر ہمت کی۔

"تم یہاں کیوں آئی ہو؟"زرش کے "ماما کا سلام" پہنچانے پر انہوں نے چباکر جتایا زرش تو سٹپٹائی دروازے پر کھڑی فرح بھی کلسی۔

"آپ لوگوں سے ملنے...آف کورس یہ دادا جان کا گھر تھا اور اب میرے تایا ابو کا۔مجھے یہاں آنے کے لیے کسی جواز کی ضرورت تو نہیں۔میں جب چاہے آسکتی ہوں۔"فرح نے اسے اندر چلنے کے لیے اشارہ کیا لیکن وہ اندر جانے کے بجائے بیٹھی رہی۔وہ آج تائی جان سے بات کرنے کے موڈ میں تھی کہ "آخر وہ اس سے اتنا خار کیوں کھانے لگی ہیں...کوئی وجہ تو ہوگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"واقعی تمہیں یہاں آنے کے لیے کسی جواز کی ضرورت نہیں ہے۔تم تو خود سب سے بڑا جواز ہو۔"انہوں نے چبا چبا کر کہا۔زرش حیران تھی کہ آخر اس بات کا مطلب کیا ہے۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟"کچھ تلخی زرش کے لہجے میں گھل گئی۔فرح کا جی چاہا اپنا سر پیٹ لے۔اس نے اسی لیے اسے امی کے مزاج سے آگاہ کیا تھا مگر...

"زرش اندر چلتے ہیں...تم یہ بحث بعد میں کرلینا..."اس سے پہلے کہ طاہرہ بیگم کی طرف سے مزید کچھ تلخ سننے کو ملتا فرح نے فوراً آگے بڑھ کر مداخلت کی اور آنکھوں ہی آنکھوں میں طاہرہ بیگم سے خاموش رہنے کی التجا کی اور زرش سے اپنی چونچ بند رکھنے کی۔

"میں کب بحث کر رہی تھی...میں تو ان کو سلام کرنے رکی تھی مگر نجانے کیوں یہ مجھ سے اتنی نفرت سے پیش آتی ہیں..."

زرش اٹھ کھڑی ہوئی مگر وہ پھر بھی یہ کہہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"فرح اس لڑکی کو کہو میرے سامنے مت آیا کرے...یہ میرے گھر آتی ہے اور میں اسے اپنے گھر میں قدم رکھنے دیتی ہوں اس کے لیے یہی بہت ہے۔اس کے علاوہ میں اس کی شکل دیکھنے کی بھی روادار نہیں..." ان کے لہجے میں چنگاریاں سی تھیں۔ایک آگ تھی زرش نے الجھ کر انہیں دیکھا۔فرح کی آنکھیں اسے چپ رہنے کی التجا کر رہی تھیں مگر جب سے ماما نے اسے یہاں آنے سے منع کیا تھا تب سے اس کا ذہن صرف ایک وجہ اخذ کر پایا تھا کہ ضرور تائی جان نے ہی کوئی بات کی ہوگی مگر کیا...؟

وہ اب ان سے وہی "کیا...؟" سبب جاننا چاہتی تھی۔

"کیوں؟ ایسی کیا خامی ہے مجھ میں جو آپ مجھ سے اس درجہ نفرت سے پیش آتی ہیں۔جب بھی میں آتی ہوں آپ میرے ساتھ یہی سلوک کرتی ہیں۔آج مجھے وجہ بتادیں۔شاید اس کے بعد میں

یہاں آنے سے پہلے ہزار بار سوچوں پھر آؤں۔"

اس نے فرح کی التجا کو نظرانداز کرکے اٹل لہجے میں پوچھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میرے گھر میں آگ لگائی ہوئی ہے تم لوگوں نے...میری ذات کو شعلوں میں دھکیل دیا ہے تم نے اور مجھ سے پوچھتی ہو کہ کیوں نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔ہاں کرتی ہوں میں تم سے نفرت۔میرا بیٹا مجھ سے چھین رہی ہو اور چاہتی ہو کہ میں تم سے خوش ہو کر ملوں...تھوک نہ دوں تم پر..."

وہ پتا نہیں کیا کہہ رہی تھیں۔زرش کے کچھ پلے نہ پڑا۔الجھ کر پہلے طاہرہ بیگم کو اور پھر فرح کو دیکھا جو خود زرد سی کھڑی تھی۔

"تائی امی پلیز...کیا کہہ رہی ہیں آپ؟ مجھے تو کچھ بھی سمجھ نہیں آرہا..."

"تم جیسی چالاک اور کہہ بھی کیا سکتی ہے...جادوگرنی ہو تم پوری اور کتنی معصوم بنتی ہو...دفعہ ہو جاؤ یہاں سے...جیسی ماں چالاک جادوگرنی ویسی بیٹی...ساری عمر اس منحوس نے سکھ کی سانس نہ لینے دی۔اب بیٹی میرے سینے پر مونگ دلنے کو آجاتی ہے۔" وہ نہ جانے کیا کیا ہذیان بک رہی تھیں۔زرش تو ساکت کھڑی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تائی امی پلیز...آپ مجھے لاکھ برا بھلا کہہ لیں...پہلے بھی کہتی ہیں میں نے کبھی زبان درازی نہیں کی لیکن میری ماما سے متعلق ایک لفظ بھی مت کہیے گا۔وہ اس گھر سے متعلق کتنا درد رکھتی ہیں آپ کیا جانیں اگر آپ نے ان سے متعلق ایک لفظ بھی کہا تو جواباً میری زبان بھی کھل سکتی ہے۔آپ میری بڑی ہیں' میرے لیے قابلِ احترام ہیں لیکن..." وہ کچھ تلخ کہتے کہتے ایک دم سختی سے لب بھینچ گئی۔

فرح دونوں کے تندخو و تلخ لہجے سن کر حواس باختہ ہی تو ہوگئی۔

"ہاں تو کیا کر لوگی تم...میرا منہ نوچ لوگی...میری زبان پکڑ لوگی؟...واقعی بد کو بدکردار کہیں تو تکلیف ہوتی ہے... بڑی تکلیف ہو رہی ہے تمہیں اپنی ماں کے متعلق کچھ سن کر...جاؤ بی بی میرے منہ نہ لگو۔ورنہ میں بولوں گی تو دنیا سنے گی۔ساری چلتر بازیاں جانتی ہوں میں تمہاری اور تمہاری ماں کی..."انہوں نے ہاتھ نچا کر کہتے ہوئے حد ہی کردی۔اپنی نفیس' محبت کرنے والی ماما سے متعلق اس طرح کے نادر خیالات سن کر زرش کا چہرہ سرخ انگارہ ہو رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پلیز تائی امی...حد میں رہیں آپ اپنی...یہ میری ماما ہیں' میں پہلے بھی کہہ چکی ہوں کہ ان کے متعلق ایک لفظ بھی نہیں سنوں گی..."

جواباً وہ بھی دوآتشہ ہوگئی۔

"کیا ہوگیا ہے آپ دونوں کو...پلیز چپ کریں..."

اس سے پہلے کہ طاہرہ بیگم مزید نفرت کا اظہار کرتیں فرح نے دونوں کو ٹوک دیا۔

"امی کیا کر رہی ہیں آپ؟پلیز چپ کریں اور زرش تم چلو یہاں سے..."باری باری دونوں کو ٹوکتے وہ طاہرہ بیگم کے سامنے روہانسی ہوگئی۔زرش نے سختی سے لب بھینچ لیے۔ایک سلگتی زہر بری نظر طاہرہ بیگم پر ڈالی۔

بارہا ایسا ہوا تھا کہ بات حد سے بڑھی تھی لیکن کبھی بھی اس حد تک نوبت نہ آئی تھی مگر اب کی بار زرش کو محسوس ہو رہا تھا کہ اس کی برداشت بالکل ختم ہوگئی ہے۔فرح نے اس کا بازو تھاما لیکن اس نے جھٹکے سے چھڑوایا۔نجانے کیوں وہ آج خود بھی دو دھاری تلوار بننے پر تیار تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں فرح!...میں ہی ہمیشہ کیوں چپ ہو جاؤں...ماما مجھے آنے نہیں دیتیں صرف اس لیے کہ کوئی بات نہ ہو جائے۔میں اپنی ماما کی عزت کی خاطر ہمیشہ تائی امی کی ہر تلخ'ہر بری بات سہہ جاتی ہوں مگر آج تو حد کردی ہے انہوں نے۔بدکردار تک کہہ دیا ہے انہوں نے اور کیا کسر رہ جاتی ہے..."کہتے کہتے زرش کی آواز رندھ گئی تھی۔

علی جو شوروہنگامے کی آواز سن کر نجانے کب اپنے کمرے سے نکل آیا تھا اب دروازے پر کھڑا دونوں کو سن رہا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے فرح!...زرش خاموش ہوئی تو وہ اندر چلا آیا۔

فرح ہاتھوں میں چہرہ لیے اب رونے میں مصروف تھی۔طاہرہ بیگم نے نخوت سے سر جھٹکا تو علی نے تاسف سے انہیں دیکھا۔

"مجھے کیا پتہ...پوچھ لو تم ان دونوں سے ہی...میں ہر کسی کے درمیان بس پس ہی رہی ہوں۔"وہ خود بھی رو دینے کو تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"لو آگیا اس کا ایک اور حمایتی..."طاہرہ بیگم کا پارہ جو علی کی بدتمیزی سے پہلے ہائی تھا رہی سہی کسر زرش کی وجہ سے پوری ہو چکی تھی اب دوبارہ علی کے درمیان میں کودنے سے انہوں نے اسے ہی کوسا۔

"امی جان گستاخی معاف...مگر جس قسم کا سلوک آپ کر رہی ہیں وہ بھی کوئی قابل تحسین نہیں ہے۔جو اپنی اولاد کے احساسات تک نہ سمجھ سکے وہ انسان رشتوں کے تقدس کا کیا خاک احساس کر سکتا ہے..." علی نے دو ٹوک بات کی تھی۔

طاہرہ بیگم کو علی کے یوں دو بدو بولنے پر تپ چڑھی۔

"علی! بکواس بند کرو...اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے..."

"دفعہ تو میں ہو جاؤں گا...خیر میں کیا جس قسم کا رویہ آپ لوگوں کا ہے۔ ایک ایک کرکے آپ کی ساری اولاد دفعہ ہوجائے گی...آپ ترسیں گی رشتوں کو مگر رشتے آپ سے دور بھاگیں گے...لکھوا لیں مجھ سے...پہلے عثمان بھائی پھر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان بھائی اس کے بعد میں...رہ گئی یہ آپ کی بیٹی یہ تو لڑکھڑاتا پتھر ہے نہ ادھر کا نہ اُدھر کا..."

علی کے لہجے میں اس قدر تلخی تھی کہ چند لمحے تک طاہرہ بیگم بھی گنگ رہ گئیں۔

"یہ سب اس منحوس کا اثر ہے۔اس کا اثر ہے۔چڑیل نے آتے ہی میرے گھر میں آگ لگادی۔آج اس منحوس کی وجہ سے میری اپنی اولاد میرے منہ لگ رہی ہے..."

انہوں نے جی بھر کر زرش کو کوسا اگر ان کا بس چلتا تو وہ اس پر ہاتھ بھی اٹھانے سے گریز نہ کرتیں۔

"تائی جان خدا کے لیے...ایسا میں نے آپ کا کیا بگاڑ دیا ہے جو مجھے معاف کرنے پر راضی ہی نہیں ہیں۔بتائیں مجھے ایسی کیا بات ہے۔کیا قصور ہے میرا..."وہ ایک دم ان کے سامنے آکھڑی ہوئی۔فرح تو ایک طرف' علی بھی ڈر گیا کہ کہیں وہ اشتعال میں زرش پر ہاتھ نہ اٹھالیں۔

"زرش چلو یہاں سے..." فرح نے اس کا بازو کھینچا مگر وہ وہیں جمی رہی۔

"بتائیں' میں آپ سے پوچھ رہی ہوں؟یہ گھر میرا بھی اتنا ہی ہے جتنا فرح یا علی کا کیونکہ یہ میرے دادا جان کا بنایا ہوا ہے۔انہوں نے اپنے بچوں کے لیے بنایا تھا۔بابا نے آپ کی وجہ سے یہ گھر چھوڑا' ورنہ ہم کب چاہتے تھے یہاں سے جانا۔اب بھی اگر میں یہاں آتی ہوں تو اس پر میرا حق ہے۔میں آؤں گی اور ہمیشہ آؤں گی۔آپ مجھے روک نہیں سکتیں یہاں تک کہ میں آپ کی نفرت کی اصل وجہ نہ جان لوں..."

"اپنی ماں سے پوچھو کیوں نفرت کرتی ہوں میں تم سے...اپنے باپ سے پوچھو...ناگن ہے وہ چڑیل میری خوشیوں بھری زندگی اسے ہضم نہیں ہوئی تھی' ڈس گئی اب تم میری زندگی میں زہر گھول رہی ہو...میرے بیٹے کے پیچھے لگی ہوئی ہو۔نکل جاؤ میرے گھر سے...آئندہ یہاں آنے کی غلطی نہ کرنا ورنہ میں تمہارا گلا دبادوں گی..."انہوں نے اسے دھکا دیا۔وہ اس حملے کے

لیے تیار نہ تھی۔لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے گرنے کو تھی۔علی پیچھے کھڑا تھا اس نے فوراً سہارا دیا۔

"امی کیا کر رہی ہیں آپ..." علی چیخا...زرش لاکھ بدتمیز سہی مگر اس حملے پر وہ گنگ سی رہ گئی...بلکہ سہم گئی۔

"اسے نکالو یہاں سے...ورنہ یا تو یہ نہیں رہے گی یا میں نہیں رہوں گی..."

اچھی بھلی ہوش و حواس رکھنے والی طاہرہ بیگم بالکل بچوں جیسی جذباتی حرکات کر رہی تھیں۔

فرح رونے لگیں۔علی لب بھینچے کھڑا اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔

"چلی جاتی ہوں لیکن تائی امی ایک بات یاد رکھیں۔ہمارے والدین نے ہمیں ہمیشہ رشتوں کی عزت کرنا سکھایا ہے۔میں نے ہمیشہ آپ کی عزت کی ہے۔آج جو کچھ بھی ہوا یہ سارا قصور آپ کا ہے۔میری امی نے کبھی ہمارے سامنے آپ کی برائی نہیں کی بلکہ بڑائی ہی بیان کی ہے۔آپ مجھے جو مرضی کہیں لب سیے سنتی رہوں گی لیکن میری ماما سے متعلق ایک بات بھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں...میری ماما کا اور آپ کا کیا مقابلہ؟آپ تو ان کے عشر عشیر بھی نہیں...علی میرے بھائی جیسا ہے۔سمعان بھائی میرے بھائی ہیں... میرے دل میں کوئی کھوٹ نہیں... صاف اور کھری ہوں میں۔شاید اسی لیے ماما مجھے یہاں آنے سے منع کرتی تھیں مگر مجھے ان کی باتیں سمجھ میں نہیں آئی تھیں۔واقعی آگ کی تپش کا اندازہ آگ میں جلنے والا ہی کر سکتا ہے۔آپ تو وہ آگ ہیں جس سے آپ کی اپنی اولاد بھی جھلس رہی ہے۔"میں اپنی ہر بے عزتی برداشت کر سکتی ہوں مگر کوئی مجھے بدکردار کہے یہ کبھی برداشت نہیں کرسکتی۔"

روتے ہوئے کہہ کر وہ پلٹی لیکن دروازے پر ایستادہ شخص کو دیکھ کر رک گئی۔

"تایا ابو..." اس کے لب ہلے۔وہ غیظ بھری نظروں سے طاہرہ بیگم کو گھور رہے تھے۔زرش کا دل سہم گیا۔سانس حلق تک خشک ہوگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فرح اور علی کی بھی کچھ یہی کیفیت تھی جب کہ طاہرہ بیگم کو پرواہ ہی کب تھی۔

وہ نجانے کب یہاں آئے تھے۔

"کیا کہا ہے تم نے زرش کو...؟"وہ پھنکارے۔لاپرواہ انداز میں کھڑی طاہرہ بھی ایک لمحے کو سٹپٹا گئی...

"آپ کی چہیتی بھتیجی کو بھلا میں کچھ کہہ سکتی ہوں..." دل اگرچہ ان کے غصے سے خائف ہو چکا تھا لیکن زبان کہنے سے پھر بھی نہ چوکی تھی۔

"تم..."وہ غصے سے آگے بڑھے۔"تم..."وہ پھٹ پڑنے کو تھے۔

"تایا ابو..."

"ابو جان..."

فرح اور زرش دونوں ایک دم ان کے سامنے آگئیں۔دونوں نے دائیں بائیں سے بازو تھام لیے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کچھ نہیں کہا...سارا قصور میرا تھا...پلیز تایا ابو یقین کریں میں نے جان بوجھ کر بدتمیزی کی تھی۔انہوں نے تو کچھ نہیں کہا۔میں نے تو خود انہیں مجبور کیا تھا..."

زرش رو رہی تھی۔یہی حال فرح کا بھی تھا۔انہوں نے سلگتی نگاہ فرح سے ہٹا کر طاہرہ بیگم پر ڈالی۔

"میرے گھر میں رہنا ہے تو عزت کے ساتھ رہو...ورنہ..."

وہ خاموش ہوگئے۔اس "ورنہ" کے آگے کیا سرد پن تھا۔لاؤنج میں کھڑے پانچوں نفوس لرز کر رہ گئے۔

"یہ یہاں آئے گی اور ہمیشہ آئے گی...تمہاری ضد ہے تو پھر میری بھی ضد ہے۔"انہوں نے ہاتھ میں پکڑا ہوا بلیک کلر کا بریف کیس صوفے پر پٹخ دیا۔

"علی... تم زرش کو اس کے گھر چھوڑ کر آؤ۔" ایک کھا جانے والی نگاہ گم صم کھڑی طاہرہ بیگم پر ڈال کر وہ باہر نکل کر جانے لگے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"فرح بیٹا! سمعان باہر لان میں بیٹھا ہوا ہے اسے میرے پاس بھیجو..."وہ حکم دے کر باہر نکل گئے۔

باقی چاروں نفوس کی سانس بحال ہوئی۔جیسے کوئی مصیبت آتے آتے ٹلی ہو۔

زرش تیزی سے کمرے سے نکل آئی۔

تایا ابو اچانک نہیں آئے تھے۔لان میں سمعان احمد کی گاڑی کھڑی تھی اتنے شور شرابے میں وہ چاروں ہی سن نہیں پائے۔

زرش نے لان چیئر پر بیٹھے سمعان احمد کو دیکھا۔

"پتا نہیں... سمعان بھائی نے کیا کچھ سنا ہوگا۔"

زرش کے پیچھے فرح بھی چلی آئی۔

سمعان احمد آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے بالکل گم صم تھا۔

زرش وہیں کافی فاصلے پر کھڑی رہی۔فرح ہی آگے بڑھی۔

"سمعان بھائی..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فرح کی آواز پر سمعان احمد نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹالیا۔نظر فرح سے ہوتی کچھ فاصلے پر کھڑی زرش پر جاٹھہری۔

بابا کو ایئرپورٹ سے ریسیو کرنے کے بعد دونوں سیدھا گھر لوٹے تھے۔ شوروغل سن کر دونوں ہی حیران ہوگئے۔کتنی ساری باتیں سنی تھیں۔پاپا انتہائی طیش میں اندر جانے کو تھے لیکن سمعان احمد نے انہیں روک دیا۔وہ خود تو باہر آگیا لیکن پاپا اندر چلے گئے اور اب...

سمعان احمد کے اندر ایک عجیب سی لہر اٹھی۔فرح کو قطعی نظرانداز کرکے وہ تیزی سے اٹھ کر زرش کے سامنے آکر رک گیا۔

"تم یہاں کیوں آئیں...؟"سلگتا لہجہ تھا۔زرش لق دق رہ گئی۔

"سمعان بھائی..." وہ حیرت سے گنگ تھی۔"آپ...بھی..." اس کی آنکھیں پھر سے آنسوؤں سے بھر گئیں۔

"ہاں میں بھی...تم نے امی کے ساتھ اس قدر زبان کیوں چلائی...؟"سمعان احمد نے کہا۔قطعاً انداز تھا۔یوں ایک دم فردِ جرم عائد کرنے والا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

زرش نے دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپا لیا۔

"بہت برے ہیں آپ...مجھے نہیں سمجھتے...میں...میں تو...وہ کچھ بھی نہ کہہ سکی۔ ہچکیوں سے رو دی۔

سمعان احمد کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کرے۔مٹھیاں بھینچ لیں۔درحقیقت وہ خود بھی نہیں سمجھ پایا تھا کہ وہ کیا کہہ گیا ہے۔

"سمعان بھائی پلیز... رہی سہی کسر اب آپ تو پوری نہ کریں۔امی نے کیا کم کر دیا ہے۔آپ نے جو کچھ بھی سنا ہے' سنا ہوگا۔اسے اپنے رخ سے مت دیکھیں...زرش اگر زبان نہ چلاتی تو اس سے زیادہ برا ہوتا..."زرش کے عقب سے علی بولا'جو اسے چھوڑنے کے خیال سے بائیک کی چابی لے کر اس کے پیچھے ہی چلایا آیا تھا۔

"نہیں آؤں گی آئندہ آپ کے گھر...سنا آپ نے... کبھی نہیں..."روتے ہوئے وہ وہاں سے بھاگی۔

ایک دم اس کو احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ چکا ہے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"زرش..."

وہ فوراً اس کے پیچھے لپکا اور اس کے سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔

"مت بولیں مجھ سے...بات نہیں کریں..."اس نے اسے روکنے کے لیے اس کا بازو تھاما لیکن وہ ہاتھ جھٹک کر تیزی سے گیٹ کراس کرگئی۔

"امی نے کیا کم بے عزتی کی تھی جو آپ نے... خوب بدلہ لیا آپ نے اس کی محبت کا..."علی خفا سے انداز میں کہہ کر تیزی سے گیٹ سے نکلا۔

مغرب کا وقت ہونے کو تھا' شام کے سائے پھیلنے کو تھے'زرش تیزی سے چلی جا رہی تھی۔علی واپس تیزی سے اندر گیا۔عجلت میں بائیک اسٹارٹ کرکے گیٹ سے نکالی۔اس دوران وہ کافی آگے

جاچکی تھی۔

"چلو آؤ بیٹھو...میں تمہیں چھوڑ آؤں..."اس کے قریب بائیک آہستہ آہستہ چلاتے اس نے کہا تو وہ پھٹ پڑی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"نہیں...میں نہیں جاؤں گی...پاگل ہوں میں جو تم لوگوں کی محبت میں بے عزتی کروانے آتی ہوں...اب بے فکر ہو جاؤ...ماما نے کہا تھا وہ گاڑی بھیج دیں گی'یہیں روڈ پر کھڑے ہو کر گاڑی کا انتظار کر لوں گی...جاؤ تم یہاں سے..."

علی نے تحمل سے اس کی بات سنی۔وہ رو رہی تھی اتنی ہی شدت سے ہچکیاں بھی لے رہی تھی۔وہ اندر تک دکھی ہوگیا۔

"پلیز زری!...میری اتنی پیاری بہن ہے۔میں بھلا اپنی بہن کو روڈ پر یوں اکیلے چھوڑ سکتا ہوں' پلیز بیٹھو...ورنہ میں زبردستی بٹھا لوں گا..."

اس نے پیار سے بازو پکڑ کر پچکارا تو وہ روتی ہوئی اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔

علی نے تشکر بھری سانس لی ورنہ زرش کے معاملے میں بعض اوقات لینے کے دینے پڑ جاتے تھے۔

☆...☆...☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان کے ایکسیڈنٹ کی خبر سن کر رات تک پورا خاندان جمع ہو گیا۔فاروق چچا کی فیملی' حمید چچا کی فیملی اور نویرہ احسان کی فیملی۔جس نے بھی خبر سنی عیادت کو آتا جا رہا تھا۔یہ اس خاندان کی مثالی محبت تھی جو سب کو باہم باندھے ہوئے تھی۔گھر جدا تھے مگر دل ایک دوسرے کی محبت اور دکھ درد سے ہمہ وقت لبریز رہتے تھے۔

گو ایکسیڈنٹ معمولی تھا کوئی زیادہ نقصان نہیں ہوا تھا رہی سہی کسر بخار نے پوری کر دی تھی۔واجدہ خالہ تو ہمہ وقت شارق کے کمرے میں اس کی پٹی کے ساتھ لگی رہیں۔

اس وقت رات کے اس پہر سارا خاندان یہیں تھا۔نواز' شارق زمان کو بھی لاؤنج میں لے آیا تھا' ہر کوئی گفتگو میں مصروف تھا۔خوب محفل جمی ہوئی تھی۔نویرہ چائے بنانے کچن میں گھسی ہوئی تھی' صبح سے وہ گھن چکر بنی ہوئی تھی۔رات بھی ٹھیک سے سوئی نہیں تھی۔اس وقت تھکن سے برا حال تھا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مگر وہ پھر بھی چائے کا برتن برنر پر چڑھا کر فریج سے دیگر لوازمات نکالنے لگی۔

"نویرہ بی بی آپ رہنے دیں۔میں چائے بنا لوں گی...بیگم صاحبہ نے منع کیا ہے۔اب آپ کچھ نہیں کریں گی ان کے پاس جاکر بیٹھیں..."

فریج سے دودھ نکال کر پلٹی تو شاکرہ اس پیغام کے ساتھ اندر داخل ہوئی وہ مسکرادی۔تھکن سے بدن چور چور ہو رہا تھا' یہ عنایت بڑی غنیمت لگی۔

"ٹھیک ہے...تم چائے بنا لو لیکن بالکل سادی سی...اور ساتھ میں فریج میں سے کھانے کو کچھ میٹھا بسکٹ اور کٹکلس نکال لینا..."دودھ کی تھیلی شاکرہ کو تھما کر اس نے ہدایت دی اور پھر کچن سے نکل آئی۔

حمیرا' رمشا اور نبیلہ بھابھی تینوں قالین پر براجمان تھیں جب کہ فاروق چچا' حمید چچا' چچی اور اماں ایک ساتھ واجدہ خالہ کے قریب صوفے پر بیٹھے تھے۔ درمیان کے صوفے پر ایک طرف نواز فاروق تھا ساتھ میں شارق زمان اور

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اس کے ساتھ رضا تھا جب کہ دوسری طرف نبیل بھائی اور ان کے ساتھ والی نشست خالی تھی۔

"آؤ نویرہ!...ادھر کیوں کھڑی ہو۔اندرآؤ شاباش۔" واجدہ خالہ کی نظر دروازے میں‌ایستادہ نویرہ پر پڑی تو ایک دم پکارا اور تقریباً سبھی نے گفتگو ادھوری چھوڑ کر اسے دیکھا۔وہ مسکرا کر اندر چلی آئی۔

"ماشاء اللہ بہت سلجھی ہوئی ہے نویرہ...کل سے یہاں ہے اس طرح گھر سنبھالا ہے کہ ہر چیز کی طرف دھیان رکھا ہے کہ مجھے خود بھی احساس نہیں ہوا کہ نویرہ یہاں کے لیے انجان ہے۔جیتی رہے...اللہ جزا دے۔"

واجدہ خالہ اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوگئیں' وہ جھینپ گئی۔اس کی تعریف پر اماں اور بڑی چچی کے چہرے پر ستائش ابھر آئی۔وہ سر جھکائے نبیل بھائی کے ساتھ والی خالی نشست پر آبیٹھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"خالہ جی آپ بھی حد کرتی ہیں...میرا اپنا گھر ہے میں فارغ بیٹھی اچھی تھوڑی لگتی...پھر کام بھی کیا ہے بس روٹین کا ہی تو تھا۔" اس نے مسکرا کر جواب دیا۔

شارق زمان نے بغور اس کی طرف دیکھا۔

خوبصورت اور پرکشش خدوخال' اسے اپنی یہ کزن دیگر لڑکیوں سے مختلف لگی۔ہرفن مولا۔ہر کسی کے کام آنے کے لیے ہمہ وقت تیار...وہ ان کے گھر بہت کم آتی تھی مگر جب بھی آتی گھر گھر لگنے لگتا تھا۔وہ آتی بھی صرف ایک دو دن کے لیے مگر اس طرح گھر سنبھالتی کہ یوں محسوس ہونے لگتا کہ جیسے گھر کی اصل مالک وہی ہو۔

شارق زمان کے حافظے میں کل رات اور صبح کے وقت اس کے متعلق پریشان و متفکر نویرہ کا چہرہ در آیا تو چہرے پر ایک نرم سی مسکان اتر آئی۔پل پل اس کا خیال رکھتی رہی تھی۔کبھی دوائی کے لیے پریشان' کبھی کھانے کی بابت استفسار...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”ماشاء اللہ...نویرہ بڑی سمجھدار اور سلجھی ہوئی لڑکی ہے...بہت لکی ہو یار تم...“شارق نے اپنے بائیں طرف بیٹھے نواز سے دھیمے سے کہا جسے رضا نے بھی بہ خوبی سنا تھا۔ایک ٹیس سی اٹھی تھی دل میں... نظر ایک دم نویرہ کے چہرے کا طواف کرنے مچلنے لگی لیکن وہ خود کو ڈانٹ گیا۔سب کی موجودگی میں(خاص طور پر رمشا کی) وہ یہ حرکت مر کر بھی نہ کرتا۔

”تھینکس...میرا خیال ہے تم بھی اب ایسی کوئی سمجھداری دکھادو...بہت گزار دی تنہا...اب کوئی ساتھی ڈھونڈ لینا چاہیے تمہیں بھی...“

نواز نے بھی جواباً ہنس کر کہا۔شارق زمان نے قہقہہ لگایا۔اب طبیعت قدرے بہتر تھی پھر سب کی موجودگی میں‘ ان کی باتوں‌میں وہ خود کو بہت فریش محسوس کر رہا تھا۔اسی لیے نواز کے ”مشورے“ کو خوب انجوائے کیا۔

”کیوں پھنساتے ہو یار...تمہیں میری آزادی اتنی بری کیوں لگتی ہے جو ہر وقت میرے پیچھے ہی پڑے رہتے ہو۔اب میں تمہاری طرح لکی تو نہیں ہوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کہ مجھے بھی کوئی ”سمجھدار“ سی مل جائے... خاندان میں ایک ہی سمجھدار ہے جس کو تم لے اڑے ہو۔“

شارق کا انداز ہی ایسا تھا کہ رضا حمید بھی مسکرا دیا۔نواز کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔نویرہ نے اسے بغور دیکھا۔

وہ تینوں دھیمے دھیمے کسی بات پر مسلسل مسکرا رہے تھے۔

”کیا بات ہو رہی ہے...بڑے قہقہے لگ رہے ہیں؟...“نبیل بھائی اگرچہ کچھ فاصلے پر تھے مگر انہیں بھی تجسس جاگا۔

”میں شارق کو مشورہ دے رہا تھا کہ اب اسے بھی کوئی لڑکی دیکھ لینی چاہیے۔تاکہ اس کی سرگرمیوں میں بھی فرق آئے اور کچھ نہیں تو ذمہ داری کا ہی احساس ہو۔“نواز نے اونچی آواز میں کہا‘ جو بڑوں نے بھی سنا۔واجدہ خالہ ہنس دیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم نے تو میرے منہ کی بات چھین لی...میں تو خود اسے کہہ کہہ کر تھک گئی ہوں مگر یہ مانے تو تب ناں..."انہوں نے مصنوعی خفگی سے شارق کو دیکھا۔تو وہ مسکرادیا۔

"بس آج سے آپ لڑکی دیکھنا شروع کردیں اسے منانا میرا کام ہے..."نواز نے اس کے کندھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔

"شارق بھائی سے بھی پوچھ لیں انہیں کیسی لڑکی چاہیے..." نبیلہ باجی نے مشورہ دیا۔

"ہاں واقعی شادی تو انہیں کرنی ہے۔لڑکی بھی ان کی ہی پسند کی ہونی چاہیے۔ٹاپک دلچسپ تھا۔بہت کم ایسا ہوا کہ وہ اس طرح کسی کے قابو میں آیا ہو اور جو یہ موضوع چلا تو نویرہ کے منہ سے بھی پھسل گیا۔

اس نے مسکرا کر نویرہ کو دیکھا لیکن ایک دم اس کے ہونٹوں کی مسکراہٹ سمٹی۔عجیب لطافت سے مسکراتی یہ لڑکی کبھی کبھار عجیب انداز میں اس کے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دل کے تاروں پر ہاتھ مار جاتی تھی کہ وہ گنگ سا رہ جاتا۔اب بھی ایک پل کو اندر کی وحشت پوری قوت سے باہر نکلنے کو بے تاب ہوئی تھی۔

"بشرطیکہ وہ تم ہو..."ایک لمحے کی بات تھی۔

ہونٹوں سے الفاظ پھسلے تھے۔

یا دل سے لفظ نکلے تھے۔

چہرے پر بلا کی سنجیدگی تھی۔

آنکھوں میں کئی رنگوں کا عکس تھا۔

عجب سی وحشت تھی۔

ایک دو پل کو تو سبھی ٹھہر گئے تھے۔

یوں جیسے اچانک انہونی ہوگئی ہو۔اس قدر سنجیدگی۔

وہ بے باک ضرور تھا مگر بے ادب نہیں لیکن یوں بڑوں کی موجودگی میں اتنی بڑی بات کہہ دینا وہ بھی اس قدر سنجیدگی سے۔ سبھی حیرت سے شارق کو دیکھ رہے تھے۔

ایک دم شارق زمان کو بھی احساس ہوا کہ وہ کیا کہہ چکا تھا۔

ایک پل نے اسے کس طرح آشکار کردیا ہے۔

وہ خود بھی حیران تھا کہ اس کی زبان سے یہ الفاظ پھسل کیسے گئے؟

"مگر کیا کریں...نواز مجھ سے سبقت لے گیا۔اب انتظار کرنا پڑے گا۔

کوئی تم نہیں تو تم "جیسا" تو ضرور ہو..."

مسکرا کر کہتے ہوئے مذاق کے رنگ میں ایک دم اس نے اپنے چند پل کہے جانے والے الفاظ کا اثر زائل کرنا چاہا۔

سب کی سانس ایک دم بحال ہوگئی۔

سبھی مسکرادیے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نویرہ جو خود اس کی اس قدر سنجیدگی سے دہرائی جانے والی بات پر حیران و ششدر آنکھیں پھاڑے دیکھ رہی تھی وہ بھی ایک دم پرسکون ہوگئی لیکن اندر ہی اندر ایک لہر ضرور اٹھی۔ تبھی وہ مقابل بیٹھے اپنا

بغور جائزہ لیتے اسے دیکھنے لگی۔

"تم بھی حد کرتے ہو شارق...مذاق کرتے ہوئے بھی دیکھ لیا کرو...نویرہ اب تمہاری کزن ہی نہیں ہونے والی بھابھی بھی ہے..."

واجدہ خالہ نے بھی ٹوک دیا۔تو وہ ہنس دیا۔نجانے اس کی ہنسی میں کیا بات تھی کسی اور نے شاید محسوس کی تھی کہ نہیں لیکن نویرہ کا دل چیخ گیا۔

"بالکل بجا فرمایا...ہم دل سے عزت کرتے ہیں آنسہ نویرہ صاحبہ کی۔ہم بھلا کوئی ایسی گستاخی کرنے کی جرات کر سکتے ہیں ان کی شان میں۔یہ تو ہمارے لیے قابل صد احترام ہیں۔"انداز اگرچہ اب بھی مذاق اڑانے والا تھا لیکن نویرہ کو اس کی آنکھوں میں وہ ایک لمحے پہلے کی' وحشت صاف دکھائی دے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

رہی تھی۔نجانے کیوں اس کے اندر کی لڑکی اس کی آنکھوں کی کیفیت سے ڈر گئی۔

اس نے نگاہوں کا زاویہ بدل لیا۔

اس پل اسے اس کی آنکھوں کی تپش اپنے وجود پر نیزے کی انی کی طرح چبھ رہی تھی۔ایک سیکنڈ کو بھی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ایک دم نویرہ کے چہرے پر برہمی کے آثار نمودار ہوئے۔اس نے ناپسندیدگی سے اسے دیکھا جو بظاہر عام سے انداز میں مسکراتے ہوئے ابھی بھی اس کے چہرے پر نظریں گاڑے ہوئے تھا۔جیسے اس کے چہرے کے تمام رنگ پڑھنے کی کوشش میں ہو۔

نویرہ نے برہمی سے آنکھوں ہی آنکھوں میں شارق زمان کو تنبیہہ کی۔

دوسرے ہی پل اس نے مسکرا کر اپنی نگاہیں ہٹالیں۔نویرہ کے اندر کوئی چیز چٹخ کر رہ گئی۔جیسے کوئی شدت سے احتجاج کرنے لگا ہو۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”شارق بھائی نے ایسا کیوں کیا ہے...اس سے پہلے تو انہوں ایسی کوئی حرکت نہیں کی۔“باقی لوگ دوبارہ سے وہی ٹاپک چھیڑ چکے تھے مگر نویرہ سر جھکائے ہتھیلیوں کو آپس میں مسلتے اس کی آنکھوں میں ٹھہر جانے والی ایک پل کی کیفیت پر ہی حیران و پریشان تھی۔

”آئندہ احتیاط کرنا ہم بھی بیٹھے ہیں اس محفل میں۔“نواز جو پہلے ہی سمجھ چکا تھا کہ شارق آج اسے ستانے اور مذاق کے موڈ میں ہے اس نے بھی ہنس کر کہا تو نویرہ کو جیسے ایک دم لگا کوئی اور بھی اس کے ساتھ ہے۔کسی نام کے ساتھ اس کا نام ہے۔وہ اتنی غیر اہم نہیں کہ کوئی مذاق میں اس کے متعلق اتنی بڑی بات کہہ جائے۔نواز کی طرف دیکھتے ہوئے وہ پرسکون ہوگئی۔

”ہو سکتا ہے میری نظر اور سمجھ کا دھوکہ ہو...شارق بھائی واقعی مذاق کر رہے ہوں...“وہ مکمل طور پر مطمئن ہوگئی تھی۔

”بہت بری بات ہے شارق بھائی... آئندہ مجھے آپ سے بات چیت میں احتیاط کرنا ہوگی۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شاکرہ چائے لے کر آگئی تھی۔ایک ایک کرکے وہ سب کو چائے سرو کرنے لگی تو نویرہ نے بھی آہستہ سے کہہ دیا۔"میرا اور آپ کا اس قسم کے مذاق کا کوئی رشتہ نہیں۔"اس نے جتا بھی دیا اور حد بھی متعین کر دی۔

شارق نے شاکرہ کے ہاتھ سے چائے کا مگ لیتے ہوئے دیکھا۔اس کے لبوں پر وہی پہلے جیسی دھیمی مسکراہٹ آگئی تھی۔اس کے اندر کوئی چیز پوری شدت سے چٹخی۔

"معافی مانگ چکا ہوں مادام!...میں نے کہا ناں کہ میں آپ کی دل سے عزت کرتا ہوں نواز کے ناطے اور بھی گہرا تعلق ہے۔"ذہن میں رکھیے..."

چائے کا ایک گہرا سپ لیے اس نے فوراً معذرت خواہانہ انداز اپنایا تو نویرہ ہنس دی۔یوں ایک پل کو لگا جیسے ماحول کی ساری کثافت ہی دھل گئی ہو۔

"پھر آپ بتائیں نا...کیسی لڑکی چاہیے آپ کو..." اتنی دیر سے خاموش بیٹھی رمشا بھی درمیان میں کودی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق نے ایک بے بس نظر سے نواز کو دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ "یار کہاں پھنسا دیا تم نے۔"نواز محظوظ ہوا۔

"کوئی بھی نہیں..." اس نے کہا۔

"کیوں..." یہ سوال چھوٹی چچی کی طرف سے اٹھا تھا۔

"ابھی میرا شادی کرنے کا قطعی موڈ نہیں... مذاق ایک طرف... اس جانب میں نے نہ کبھی سوچا ہے اور نہ ہی ابھی سوچنا چاہتا ہوں۔" ایک دم سے سنجیدگی اس کے چہرے پر آکر رک گئی۔چٹانوں جیسی سختی جو سب کو ایک حد میں رہنے پر مجبور کر دیتی تھی اب بھی یہی ہوا۔

"کیوں... شارق بیٹا! اس معاملے میں یوں لاتعلقی کیوں؟...یہی شادی کی عمر ہے۔"فاروق چچا نے اس کی یوں سنجیدگی سے ایک دم انکار کرنے پر فوراً سوال اٹھایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق کا دل چاہا سب کو ایک سخت سا جواب دے کر ہمیشہ کے لیے چپ کرادے وہ ایسا ہی تھا۔کبھی کبھار ہی اس کا موڈ بہتر ہوتا لیکن اس وقت اسے خود پر بہت جبر کرنا پڑا۔

"ابھی میں خود کو اس ذمہ داری کا اہل نہیں سمجھتا...شادی بہت بڑی ذمہ داری مانگتی ہے...میں جس قدر غیر ذمہ دار ہوں آپ سب لوگ باخبر ہیں...اس نے حاضرین پر ایک اچٹتی نظر ڈالی پھر نگاہِ ذوق بھٹکتی ہوئی صاف شفاف مانگ پر آٹھہری۔"یا یوں سمجھ لیں میں ابھی خود ہی اس ٹاپک سے بچنا چاہتا ہوں یہ نہیں کہ شادی کروں گا ہی نہیں کروں گا' ضرور کروں گا لیکن کس سے۔یہ تو مجھے خود بھی نہیں پتا..."آخر میں وہ مجھے؟؟؟ کہہ گیا تھا مگر دو ٹوک انداز میں۔آج یوں موضوع سخن بننے پر شارق زمان نے بھی واضح کر دیا۔

سب ایک دوسرے کا منہ دیکھ کر رہ گئے۔مزید کچھ کہنے یا سننے کی کسی کے اندر ہمت ہی نہیں ہوئی۔شارق کا انداز ہی اتنا اٹل تھا۔اس نے بات ہی اس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

قدر دو ٹوک انداز میں ختم کردی کہ فاروق چچا نے کوئی اور موضوع چھیڑنا زیادہ مناسب جانا۔اس خیال سے کہ پھر کبھی بات کریں اور منوا کر رہیں گے۔

☆...☆...☆

فرح نے سمعان احمد کو سعید احمد کا پیغام دیاکہ وہ انہیں بلا رہے ہیں مگر وہ اس وقت اندرونی طور پر اس قدر ڈسٹرب تھا کہ اندر جانے کی ہمت ہی نہیں ہو رہی تھی۔

"ابو کو کہنا میں رات کو آکر ان سے مل لوں گا۔اس وقت ڈاکٹر ظفر کے ساتھ میرا پروگرام ہے' رات کو لوٹوں گا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ٹیبل سے گاڑی کی چابی اٹھا کر سمعان احمد گھر سے باہر آگیا۔ڈاکٹر ظفر کے ساتھ واقعی اس کا پروگرام تھا مگر اس وقت نہیں ڈنر کے وقت تھا۔

وہ کتنی دیر تک گاڑی ادھر اُدھر دوڑاتا رہا۔

"سمعان بھائی...آپ بھی۔"

حیرت اور بے یقینی سے گنگ آواز تھی۔

آنسوؤں سے تر چہرہ اس کو اضطراب کے سمندر میں دھکیلتا رہا۔

"نہیں آؤں گی آپ کے گھر... کبھی نہیں...سنا آپ نے... کبھی نہیں..."

روتے ہوئے وہ وہاں سے گئی تھی۔اس کو ایک پل کے لیے لگا تھا کہ زندگی اس سے روٹھ کر چلی گئی ہو اور اب جیسے اس کے آنسو اندر ہی اندر اسے ادھ موا کرنے کو تھے۔اندر کے اضطراب سے گھبرا کر اس نے گاڑی "سی ویو" کی جانب موڑ لی۔گاڑی ایک طرف پارک کرکے وہ پتھروں پر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آبیٹھا...لہریں پتھر کو چھو چھو کر لوٹ رہی تھیں۔سمندر کے تلاطم خیز شور میں غیر مرئی نقطے کو گھورتے نجانے کتنا وقت بیت گیا۔

موبائل کی بپ ہوئی تو وہ چونکا۔

موبائل اسکرین پر ڈاکٹر ظفر کا نمبر دیکھ کر یاد آیا کہ وہ انتظار کر رہا ہوگا۔

"ہیلو..."اس نے کال ریسیو کی۔

"کہاں ہو تم؟...میں کتنی دیر سے تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔"چھوٹتے ہی اس نے پوچھا۔اس نے ایک گہری سانس سمندر کی ٹھنڈی فضا میں خارج کی۔

"آئی ایم سوری یار!...میں شاید نہ آسکوں۔پلیز مائنڈ نہ کرنا۔کل کا پروگرام سیٹ کر لو۔"

اس نے ڈنر کی طرف سے معذرت کی۔

"کیا مطلب...تم نہیں آرہے..." دوسری طرف وہ پھاڑ کھانے کو تھا۔

"نہیں..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیوں؟..."

"بس طبیعت ٹھیک نہیں... پھر پاپا کے ساتھ ایک اہم میٹنگ بھی ہے...پلیز یار مائنڈ نہیں کرنا کل اکٹھے ڈنر کریں گے تو پھر بات کریں گے۔"

"کیا ہوا طبیعت کو..."اب کے وہ کچھ آرام سے پوچھ رہا تھا۔

"کل بتاؤں گا... آئی ایم سوری تمہیں میری وجہ سے انتظار کی زحمت اٹھانا پڑی..."اس نے سلیقے سے ایکسکیوز کیا تو دوسری طرف ظفر سمجھ گیا کہ یقیناً کوئی سنجیدہ بات ہوئی ہوگی ورنہ وہ وقت دے کر انکار کرنے والوں میں سے نہیں ہے۔

"اوکے پھر ٹیک کیئر...کل تفصیلی بات ہوگی۔میں مغرب کے بعد ہی تمہیں آفس سے پک کر لوں گا..."ڈاکٹر ظفر نے مزید ایک دو رسمی جملوں کے بعد موبائل بند کر دیا تھا۔

اس نے تشکر بھری سانس لی کہ ڈاکٹر ظفر نے کریدنے کی کوشش نہیں کی اور فوراً بات مان لی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ کچھ دیر مزید وہیں رکا۔

"امی کی نفرت بلا جواز تو نہیں..." لہروں کو ہاتھوں سے چھوتے وہ مسلسل اسی رخ پر سوچ رہا تھا۔

"مگر اس میں زرش کا کیا قصور،اسے تو شاید کچھ بھی علم نہیں۔" ہتھیلی میں پانی جمع کرکے ایک ایک قطرے کو گرتے دیکھنے کا کھیل وہ گم حواسوں سے دیکھ رہا تھا۔

"امی کی نفرت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے...میرے لیے تو تینوں ہی اہم ہیں امی' ابو اور شاید زرش بھی...ان تینوں میں سے کسی ایک کا بھی ڈی گریڈ ہونا کیا میں برداشت کر سکتا ہوں؟..."

وہ مسلسل سوالات کے کٹہرے میں خود کو مجبور پا رہا تھا لیکن جواب کا کوئی سرا ہاتھ نہیں آرہا تھا۔الجھی ڈور کسی بھی طرح سلجھنے کے موڈ میں نہیں تھی۔ تنگ آکر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔واپس گاڑی میں آکر بیٹھا تو پہلے سے زیادہ مضطرب تھا۔

واپسی کے سفر میں وہ ادھر اُدھر گاڑی گھماتا رہا۔گیارہ بجے کے قریب خود سے ہار کر وہ گھر کی طرف لوٹ آیا۔جس کشمکش اور اذیت سے وہ دوچار تھا اس کا شاید اس کے پاس کوئی حل بھی نہیں تھا۔

گاڑی پارک کرکے اندر آیا تو گھر میں بالکل خاموشی تھی۔کاریڈور میں بھی کوئی دکھائی نہ دیا۔نہ ہی اس وقت وہ کسی سے سامنا کرنا چاہتا تھا۔کپڑے لے کر باتھ روم میں گھس گیا۔کافی دیر بعد باہر نکلا تو صوفے پر پاپا اور بیڈ پر فرح کو بیٹھے دیکھ کر وہ رک گیا۔

"السلام علیکم..." وہ ایک لمحے رکا پھر سر خشک کرکے تولیہ اسٹینڈ پر ڈال دیا۔

"وعلیکم السلام...بڑی دیر لگائی تم نے موبائل بھی آف تھا..." بابا نے پوچھا۔

وہ چپ رہا۔ڈاکٹر ظفر کی کال کے بعد اس نے موبائل آف کر دیاتھا۔

سعید احمد لاہور گئے ہوئے تھے مزید چند دن لگ جانے تھے مگر کام جلد ہو جانے پر وہ واپس لوٹ آئے۔سمعان احمد کو آفس میں فون کیاکہ وہ ڈرائیور کو ائیرپورٹ بھیج دے لیکن ڈرائیور کو بھیجنے کے بجائے وہ خود ہی لینے چلا گیا۔

ارادہ سعید احمد کو گھر چھوڑ کر نئے سرے سے فریش ہو کر ڈاکٹر ظفر کی طرف جانے کا تھا لیکن...

"کیسا رہا ڈنر..." وہ خاموش رہا تو انہوں نے نہیں پوچھا۔

"ٹھیک تھا۔" اس نے خود کو نارمل کرتے ہوئے سعید احمد کو دیکھا۔

وہ اس وقت اس کے کمرے میں تھے یقیناً کوئی ضروری بات تھی۔

"بھائی آپ چائے پئیں گے..." فرح نے پوچھا تو اس نے نفی میں سر ہلادیا۔

"نہیں گڑیا... ابو سے پوچھ لو...میرا دل نہیں چاہ رہا..."اس کے انکار پر اس نے والد کی طرف دیکھا تو انہوں نے بھی انکار کر دیا۔

"نہیں...میرا بھی موڈ نہیں۔تم جاکر آرام کرو...اور ہاں علی سو گیا ہے یا پڑھ رہا ہے۔"انہوں نے پوچھا۔

"علی سو گیا ہے..."فرح نے مختصراً جواب دیا تو بابا نے سر ہلاکر اسے جانے کا اشارہ کیا۔وہ خاموشی سے کمرے سے نکل گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بیٹھو...مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے..."انہوں نے بیڈ کی سائیڈ پر بیٹھے سمعان کو اپنے پاس صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔وہ خاموشی سے ان کے پاس بیٹھ گیا۔

"کوئی خاص بات ہے۔" بات کس نوعیت کی ہوسکتی ہے اس کو اندازہ ہو رہا تھا مگر پھر بھی پوچھا۔

"ہوں..." انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے ہنکارا بھرا...

"آج جو کچھ بھی ہوا تم نے بھی سب سنا ہے..."انہوں نے بغیر تمہید باندھے بات شروع کی۔اس نے ایک گہری سانس لیتے ہوئے صوفے کی پشت سے کمر ٹکائی۔

"جی..."

"میں اس بحث میں نہیں پڑوں گا کہ قصور کس کا ہے؟...میں جمع تفریق کے اس حساب سے اکتاچکا ہوں۔تمہاری ماں جو چاہتی ہے' تم اچھی طرح جانتے ہو اور جو میں چاہتا ہوں اس سے بھی باخبر ہو۔میں زرش پر زور دے رہا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہوں تو اس لیے نہیں کہ یہ میری ضد ہے اس لیے کہ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ تم اسے چاہتے ہو..."

انہوں نے اسے بغور دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے ایک دم سر جھکا لیا۔ایسا موقع تو آنا تھا مگر اتنی جلدی۔اس کا چہرہ سرخی مائل ہونے لگا۔

"میں نے مسعود احمد سے جب بات کی تھی تمہاری رضامندی لے کر ہی کی تھی۔زرش مجھے اتنی ہی عزیز ہے۔جتنے کہ تم...لیکن آج کی ساری بات کا لبِ لباب ہی یہی ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ تم اسٹینڈ لو۔فرح اور علی کی باتیں سن کر جو بھی بات سامنے آئی ہے وہ یہی ہے کہ تم اب اس مقام پر کیا چاہتے ہو..."

وہ حیران کن نظروں سے پاپا کو دیکھ رہا تھا۔توقع نہیں تھی کہ وہ اس طرح کی بات کریں گے۔یعنی اسے اسٹینڈ لینا ہوگا۔وہ الجھا۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟...یہی الجھن سوال کا روپ دھار چکی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تمہاری ماں سمجھانے کی حد سے نکل چکی ہے۔میں بھی بیٹی والا ہوں' مجھے علم ہے کہ بیٹی کی عزت نفس اور ذلت کیا ہوتی ہے۔تمہاری ماں جس طرح زرش کی ذات کے پر چیے اڑانے پر کمربستہ ہے اس کا صرف یہی حل ہے کہ تم اپنی ماں کے سامنے صاف اور واضح بات کرو... جس طرح عثمان احمد نے اسٹینڈ لیا تھا..."

انہوں نے اپنی بات کی وضاحت کر دی۔اس نے لب بھینچ لیے۔

"آئی ایم سوری ابو جان...میرے لیے یہ ممکن نہیں... کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد اس نے انکار کر دیا۔انہیں شاید اس جواب کی توقع نہ تھی وہ چند پل بے یقینی سے اسے دیکھتے رہے۔

"میرے لیے آپ جتنے قابل احترام ہیں۔امی بھی اتنی ہی ہیں۔میں اگر اس مقام پر اسٹینڈ لوں گا تو یقیناً ان کا دل برا ہوگا۔وہ یہ بات کبھی نہیں بھولیں گی کہ میں نے ان کی خواہش کو نظرانداز کرکے اپنے دل کی بات مانتے ہوئے زرش کے لیے اسٹینڈ لیا۔عثمان بھائی کا معاملہ دوسرا تھا۔فاریہ بھابھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"متنازعہ" شخصیت نہیں تھیں جب کہ زرش ہے اور سب سے بڑھ کر آپ کی خواہش بھی ہے۔وہ ساری زندگی اس بات کو قبول نہیں کریں گی اور نہ ہی چچاجان اور چچی جان مانیں گے پھر کیا ہوگا...نتائج کیا ہو سکتے ہیں...مجھ سے بہتر آپ اندازہ کر سکتے ہیں..."اس نے دھیمے انداز میں ساری بات کھول دی۔

سعید احمد نے بغور ایک ایک لفظ سنا۔

"مجھے اس عورت کی قطعی پروا نہیں...مجھے تم لوگوں کے احساسات کی فکر ہے بس..."

انہوں نے قطعی کہا۔اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"لیکن مجھے ہے...وہ عورت میری ماں ہے ابو جان..."اس کا انداز بھی قطعی تھا۔

انہوں نے بغور بیٹے کی طرف دیکھا۔وہ ان کا سب سے سعادت مند و فرماں بردار بیٹا تھا۔آج تک ان کی کسی بھی بات کے جواب میں اس کے منہ سے "نہیں" نہیں نکلا تھا مگر آج...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تو پھر ٹھیک ہے جو تمہاری ماں کہتی ہے وہ مان لو...میں تمہاری بارات لے کر وہاں چلا جاؤں گا..."اب کی بار انہوں نے کچھ غصے سے کہا۔وہ سٹپٹا گیا۔ایک دم گھٹنے زمین پر ٹیک کر' ان کے سامنے بیٹھ کر' ان کے گھٹنوں پر اپنے ہاتھ رکھ دیے۔

"آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر مگر امی کو بھی تکلیف دینا نہیں چاہتا...ہم کچھ عرصہ اس ٹاپک کو بھول نہیں سکتے۔"اس نے لجاجت سے کہا۔وہ خاموش رہے۔

"ابو جان پلیز... سمجھنے کی کوشش کریں...چچا جان زرش کی شادی اتنی جلدی نہیں کریں گے کم از کم دو تین سال تک...تب تک ہم اس ٹاپک کو رہنے دیتے ہیں۔امی کو سمجھا تو سکتے ہیں۔زرش کا نام نہیں لیتے ہیں' ہو سکتا ہے آنے والے وقت میں بہتری کی صورت نکل آئے اور امی خود اس رشتے کے لیے دل سے راضی ہو جائیں...ہم لوگ بالکل خاموش رہتے ہیں۔جس طرح امی کی خواہش ہے' کر لیتے ہیں بعد میں ہم اپنی منوالیں گے مگر اس طرح

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نہیں جس طرح اب ہو رہا ہے۔اس طرح گھر بنتے نہیں بگڑ جاتے ہیں۔ پلیز..."

انہوں نے گہری سانس لی۔"ٹھیک ہے تمہاری بات مان کر میں اس ٹاپک کو بھول جاتا ہوں مگر وہ بھی نہیں ہوگا جو وہ عورت چاہتی ہے۔فوزیہ کبھی اس گھر میں نہیں آئے گی اسے یہ بھی سمجھنا ہوگا اور یہ فائنل بات ہوگی۔دو تین جتنے سال بھی سہی یہ طے ہے کہ زرش اسی گھر میں آئے گی..."انہوں نے اٹل انداز میں کہا تو اس نے ایک پرسکون سانس لی۔

شکر ہے انہیں اس کی بات سمجھ آگئی تھی۔

"تھینک یو ابو جان!...تھینک یو سو مچ...انشاء اللہ میں امی کو سمجھا لوں گا۔ ان دو تین سالوں میں سب بہتر ہو جائے گا۔میرا یقین کریں..."

ان کے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لے کر اس نے کمال اطمینان اور یقین سے کہا تو وہ مسکرادیے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"وہ عورت کسی کے سمجھانے سے کبھی سمجھنے والی نہیں...میری زندگی گزر گئی ہے' تم بھی کوشش کرکے دیکھو لو...ہوسکتا ہے تم کامیاب ہوجاؤ..."

وہ اس کے ہاتھوں کو تھپتھپا کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

"یہ زرش کا بھی گھر ہے...وہ یہاں آتی رہے گی اسے یہاں آنے سے تمہاری ماں کبھی منع نہیں کرے' یہ بات بھی اپنی ماں کو سمجھا دینا..."دروازے کے پاس رک کر انہوں نے کہا اور پھر نکل گئے۔

ان کے جانے کے بعد اس کے چہرے پر تفکر کے سائے گہرے ہونے لگے۔

طاہرہ بیگم کو سمجھانا ایک مشکل امر تھا لیکن وہ یہ کام اپنے ذمے لے چکا تھا۔

"جو بھی ہوگا دیکھا جائے گا..."

اس نے قطعیت سے سر جھٹکا اور بستر کی طرف پیش قدمی کی۔

☆...☆...☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"چہ...چہ...چہ..." بڑے اشتیاق سے تم اپنی نویرہ آپا کو ملنے گئے تھے مگر اس نے تو تمہیں لفٹ بھی نہیں کروائی۔

شارق کے گھر سے واپس آکر حمید صاحب اور ان کی بیگم اپنے کمرے میں چلے گئے۔رضا ٹی وی لگا کر بیٹھ گیا۔رمشا نے آتے ہی یہ گل افشانی کی۔

"شٹ اپ..." رضا حمید کو بھڑکانے کے لیے رمشا جاوید کا انداز ہی کافی تھا۔ایک دم بھڑک اٹھا۔

"اف..." رمشا نے خوب مزہ لیا۔"اتنا غصہ...ویسے میں تمہارے غم میں برابر کی شریک ہوں۔مجھے بڑا افسوس ہے..."رمشا نے رضا حمید کو چڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔

"بکواس بند کرو..." رضا نے ہاتھ میں پکڑا ریموٹ کنٹرول صوفے پر دے مارا۔

"کیوں کیا تکلیف' ہو رہی ہے... سچ ہی تو کہہ رہی ہوں۔میں نے انکل سے منع کیا تھا کہ تم نہیں جاؤ گے صرف اور صرف اپنی "آپا" کے لیے گئے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھے تو اب انکار کیوں کر رہے ہو...“ رمشا خود تو بھڑک رہی تھی۔رضا کے اندر بھی وہی آگ لگا رہی تھی اور وہ واقعی بھڑک اٹھا۔

”اور تم صرف اور صرف اس وجہ سے گئی کہ میں جا رہا ہوں... ہے ناں...“رضا کا انداز پھاڑ کھانے کو تھا۔رمشا جاوید ہنس دی۔

”یس آف کورس...بھئی تمہارا کیا بھروسہ...کب تم ”نویرہ“...”نویرہ“ کرتے اس کے پیچھے چل دو۔“

”تم جیسی گھٹیا لڑکی میں نے آج تک نہیں دیکھی...“وہ بجائے اشتعال میں آنے کے بہت دکھ سے کہہ رہا تھا۔رمشا نے نخوت سے سر جھٹکا۔

”گھٹیا نہیں...تم کیا جانو گھٹیا پن کیا ہوتا ہے اگر میں گھٹیا لڑکی ہوتی تو نویرہ بی بی اب تک اپنی منگنی ٹوٹنے کا غم منا رہی ہوتی...“

رمشا نے ”گھٹیا پن“ کی وضاحت کی۔رضا ایک دو پل گنگ کھڑا رہا پھر نجانے کیا ہوا ایک دم صوفے سے اٹھا۔اس کا بازو دبوچ کر اسے دیوار میں اس طرح دھکیلا کہ وہ لڑکھڑا کر رہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”رمشا کا سر بری طرح دیوار سے ٹکرایا لیکن رضا پر جنون طاری ہو گیا تھا۔ ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر مارا۔“

”تم گھٹیا پن کی بات کرتی ہو...میں بتاؤں گھٹیا پن کیا ہوتا ہے...تمہیں بتاؤں۔“وہ وحشیانہ انداز میں اس کے کندھوں کو اپنی وحشی گرفت میں جکڑے کسی بھی حد تک جاسکتا تھا۔اس کو خوف کی لہر نے آلیا۔

”چھوڑو مجھے...“ ایک تو رضا کی گرفت دوسرا تھپڑ کی شدت وہ ادھ موئی ہوگئی۔آواز پر اب خوف غالب تھا۔رضا نے جھنجوڑ کر اسے صوفے پر پٹخ دیا۔ وہ ایک دفعہ پھر لڑکھڑاگئی... پاؤں مڑا تو بے وزن ہو کر اوندھے منہ صوفے پر گر پڑی۔دوپٹہ درمیان میں ہی قالین پر گرگیا تھا۔

”تم نے آئندہ ”نویرہ“ کے لیے گھٹیا لفظ استعمال کیا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا...میں تمہارا جتنا لحاظ کرتا ہوں تم اتنی ہی سر چڑھی جا رہی ہو۔تم نے اگر کسی سے ایک لفظ بھی غلط انداز میں نویرہ کے لیے بولا تو اسی دن میں تمہارا گلا دبادوں گا۔تم اگر کسی بھی حد تک جاسکتی ہو تو میں بھی جاسکتا

ہوں...اگر نویرہ کی منگنی ٹوٹے گی تو میرا اور تمہارا رشتہ بھی ختم ہوگا۔ سمجھیں...انداز دھمکی دینے والا ہی نہیں عمل کرنے والا بھی تھا۔

غضب ناک تیور لیے وہ الجھے تنفس سمیت سب کہہ گیا۔جیسے اس کا بس چلے تو ایک پل میں وہ اسے آگ لگادے۔

رمشا سیدھی ہوئی تو وہ تن فن کرتا لاؤنج سے نکل گیا۔

رمشا کا الجھا تنفس اس کے جانے کے بعد بحال ہونے لگا۔

"اف...یہ رضا تھا؟" وہ لرز کر رہ گئی۔

"اتنا خوفناک...شکر ہے میں بچ گئی..." دل میں ابھی خوف باقی تھا۔رخسار تپ رہا تھا۔ہاتھ سے رخسار کو ڈھانپ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"تم مر جاؤ نویرہ اللہ کرے تم مر جاؤ...میری زندگی میں آگ لگا کر تم بھلا کیسے سکھی رہو گی..."

☆...☆...☆

وہ دو دن مزید خالہ جان کے ہاں رہ کر واپس جا رہی تھی۔شارق ان تین دنوں میں گھر پر ہی تھا۔اب وہ بالکل ٹھیک تھا۔بخار بھی اتر چکا تھا۔نویرہ اس دن شارق زمان کے رویے سے اس قدر الجھی تھی کہ اس نے اس کے بعد ایک دوبار ہی اسے بلانے کی زحمت کی تھی۔کزن کی حیثیت سے اسے اس سے انسیت تھی' اس لیے وہ اس کے متعلق فکرمند بھی رہتی تھی مگر اس رات' اس کی آنکھوں کی کیفیت سے وہ الجھ گئی تھی۔خود ہی اسے بلانے سے اجتناب کیا تھا اور اب آج جب وہ جانے کو تیار تھی۔نبیل بھائی کا انتظار کر رہی تھی تو بھی وہ مسلسل اس پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔کبھی اسے کچن میں جاتے دیکھ کر اور کبھی اماں کے کمرے کی طرف پیش قدمی کرتے ہوئے مسلسل نظروں کی گرفت میں لیے ہوئے تھا۔

نویرہ اس کی آنکھوں کی تحریر سمجھ تو نہیں پا رہی تھی لیکن الجھ کر رہ گئی تھی۔

"کیا بات ہے شارق بھائی... کوئی پریشانی ہے..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اب کی بار وہ لاؤنج میں آئی تو پوچھے بغیر نہ رہی۔وہ چونکا۔

"ہوں... کیا پوچھ رہی تھی تم...؟"اس نے اس کی طرف دھیان سے دیکھا۔

سرخ لباس سلیقے سے دوپٹہ اوڑھے پورے قد سے اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔

"آپ بہت غور سے دیکھ رہے تھے...بلکہ کتنی دیر سے آتے جاتے گھور رہے ہیں۔میں نے سوچا شاید کوئی مسئلہ ہو..."اس نے اصل بات کی۔بات کو گھما پھرا کر کرنے کی اس کی عادت نہ تھی اس لیے اس نے براہ راست پوچھا۔

شارق زمان نے ذرا دھیان سے اور تعجب سے اسے دیکھا۔اس رات کی طرح اس وقت بھی اس کے چہرے پر کچھ برہمی کے آثار تھے۔وہ مسکرادیا۔

"بیٹھو..."اس نے مسکرا کہا تو وہ بیٹھ گئی...تاہم تیور وہی تھے۔

"میں سوچ رہا تھا کہ پاک دامن عورت کسے کہتے ہیں...؟"اس نے دھیمی مسکراہٹ سے کہا تو وہ حیران ہوگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا مطلب...؟" وہ پہلے سے زیادہ الجھ گئی۔

"تم نہیں سمجھو گی...اس لیے اس بات کو جانے دو۔واپس جا رہی ہو۔"اس نے مسکرا کر بات بدل دی تو وہ کچھ پل بغور اسے دیکھتی رہی۔

شارق زمان کو اس نے بہت کم مسکراتے دیکھا تھا۔اس وقت اس کے چہرے پر مسکراہٹ بہت بھلی لگ رہی تھی۔

"جی...نبیل بھائی نے کہا تھا کہ وہ لینے آئیں گے مگر ابھی تک نہیں آئے۔"

شارق زمان نے بات ٹال دی تاہم اتنا ہوا کہ اس نے گھورنا بند کر دیا۔اس لیے اس نے دوبارہ اس موضوع پر بات نہیں کی۔

"تم فون کرکے پتا کر لو...ہوسکتا ہے کسی خاص کام میں الجھ کر بھول گیا ہو..."شارق نے مشورہ تو دیا تو اس نے سر ہلایا۔وہ اٹھ کر وہیں لاؤنج میں رکھے فون اسٹینڈ کی طرف چلی آئی۔فون نبیل بھائی نے ہی ریسیو کیا۔

"آئی ایم سوری تمہیں انتظار کرنا پڑے گا۔دراصل مجھے ایک ضروری کام تھا کاروباری دوست آئے بیٹھے ہیں۔کچھ دیر ہو جائے گی شاید بارہ کے بعد ہی فارغ ہو پاؤں...اچھا ایک کام کرو تم' شارق تو گھر پر ہی ہوگا اس کے ساتھ چلی جاؤ۔ورنہ شاید کل اسکول..."نبیل بھائی نے کہا تو وہ چپ ہوگئی۔

"شارق کہاں ہے اس سے بات کرواؤ ذرا...انہوں نے کہا تو اس نے اس کو دیکھا' وہ ٹی وی کی طرف متوجہ تھا۔آواز دھیمی تھی۔

"نبیل بھائی آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں..."اس کے دیکھنے پر اس نے بھی دیکھا تو اس نے کہہ دیا۔

شارق زمان ٹی وی آف کرکے اس کے قریب چلا آیا۔وہ ریسیور اسے تھما کر پیچھے ہٹ گئی۔

"ہاں نبیل کیسے ہو؟"وہ کچھ دور صوفے پر آبیٹھی۔

"ٹھیک ٹھاک ہوں یار...تم سناؤ' تم کیسے ہوگاڑی ڈرائیور کرنے کے قابل ہوکہ نہیں۔

"دوسری طرف سے نبیل نے پوچھا تو وہ حیران ہوگیا۔

"کیوں خیریت...؟"

"یار یہاں کچھ کاروباری لوگ آئے بیٹھے ہیں۔ایک پارٹی سے ملنا ہے۔شاید مجھے دیر ہو جائے...تم اگر گاڑی ڈرائیو کر سکتے ہو تو نویرہ کو گھر چھوڑ دو...ورنہ پھر میں کل آسکتا ہوں..."

شارق نے نویرہ کی طرف دیکھا وہ اسی کی طرف متوجہ تھی۔شارق کے دیکھنے پر اس نے سر جھکا لیا۔

سرخ آنچل تھوڑا سا سر سے سرک گیا تھا۔صاف شفاف مانگ شارق زمان کی توجہ اپنی طرف کھینچنے لگی۔

"ہوں ٹھیک ہے...میں بالکل فٹ ہوں... چھوڑ آؤں گا..."اس نے ہامی بھر لی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اوکے پھر ٹھیک ہے...باقی باتیں پھر کروں گا۔اللہ حافظ..."نبیل نے مطمئن ہو کر فون بند کر دیا۔ریسیو رکھ کر پلٹا تو وہ بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اگر آپ کو زحمت ہوتی ہے تو میں کل نبیل بھائی کے ساتھ ہی چلی جاؤں گی۔"کچھ جھجکتے ہوئے اس نے کہا تو وہ مسکرادیا۔

"یعنی کہ تمہیں میرے ساتھ گھر جانے پر اعتراض ہے۔"

"نہیں ایسی بات نہیں۔میں تو آپ کی تکلیف کی وجہ سے کہہ رہی ہوں۔"

"تم اماں سے مل لو اور شاکرہ کو کہو وہ تمہارا بیگ لے آئے' میں گاڑی نکالتا ہوں..."

شارق زمان اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔وہ اس کے ساتھ تنہا نہیں جانا چاہتی تھی مگر وہ نبیل بھائی کو انکار نہیں کر سکتی تھی اور اب وہ...

وہ سر جھٹک کر خالہ کے کمرے میں آگئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اچھا خالہ جان میں گھر جا رہی ہوں۔نبیل بھائی کا فون آیا تھا وہ نہیں آرہے' شارق بھائی چھوڑنے جا رہے ہیں۔"

"اچھا ٹھیک ہے... شارق کو کہنا وہ گاڑی احتیاط سے چلائے...پہلے ہی خدا نے بچایا ہے۔"انہوں نے اسے اپنے گلے لگالیا۔

"اپنا خیال رکھیے گا...دوائی اور خوراک وقت پر لیجیے گا۔"

ان سے جدا ہو کر اس نے بھی خاص ہدایت کی۔وہ مسکرادیں۔

اپنا بیگ لے کر وہ گیٹ سے نکلی تو وہ فرنٹ ڈور کھولے منتظر تھا۔فرنٹ سیٹ دیکھ کر وہ جھجک گئی۔پچھلی سیٹ کی طرف دیکھا اور پھر اس کی طرف۔ وہ اگنیشن میں چابی گھما رہا تھا۔وہ کچھ جھجکتے ہوئے سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"کیا کرتی رہتی ہو سارا دن..."گاڑی تھوڑا سا آگے بڑھی تو اس نے ہی اندر کی خاموشی کو توڑا۔ورنہ وہ تو تہیہ کیے بیٹھی تھی کہ کچھ نہیں بولے گی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کچھ نہیں... گھریلو کام کاج' سارا دن انہی میں مصروف رہتی ہوں۔اس کے علاوہ کبھی کبھار سلائی کر لیا کرتی ہوں..."اس نے سادگی سے جواب دیا۔

"اس کا مطلب ہے مکمل گھریلو "خاتونِ خانہ" ہو..."انہوں نے مسکرا کر کہا اور وہ لب بھینچے خاموش رہی... وہ بھلا کیا کہتی۔

وہ رات کے اس پہر شارق کے ساتھ تنہا آنے پر ہی جھجک رہی تھی اوپر سے ان کی بے تکلفی... بہت عرصے بعد اس کا خالہ جان کے گھر آنا ہوا تھا۔یوں تو انہیں قریب سے دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔ورنہ وہ اسے کم گو اور اپنی ذات میں گم شخص ہی لگا کرتا تھا لیکن اب...

"ایک بات کہوں برا تو نہیں مانیں گے؟...اچانک کچھ خیال آنے پر اس نے جھجکتے پوچھا۔

"ہاں کہوں..." اس نے اس کی طرف دیکھا۔گاڑی کی ہلکی لائٹ میں پیشانی تک دوپٹہ جمائے وہ دہکتا انگارہ محسوس ہو رہی تھی۔سرخ لباس میں سرخ و سفید چہرہ چاندنی بکھیر رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان کو محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے اس کے دل کے تاروں کو چھیڑ دیا ہو۔اس کے چہرے کا رنگ ایک دم بدل گیا۔اس نے سختی سے لب دانتوں تلے دبا لیے۔

"آپ نے پرسوں رات ایسا مذاق کیوں کیا تھا؟"براہِ راست شارق زمان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اس نے سوال کیا اور اسی لمحے شارق کی توجہ بٹی۔اس کا ہاتھ اسٹیرنگ پر لڑکھڑا گیا۔اسٹیرنگ گھوما' گاڑی ایک دم لڑکھڑائی۔ نویرہ کی چیخ نکل گئی...اس نے لڑکھڑاتی گاڑی پر قابو پانے کے لیے بریک پر پاؤں مارے۔گاڑی ایک جھٹکے سے رک گئی۔نویرہ نے ہاتھوں میں منہ چھپا لیا۔سارا وجود لرز رہا تھا۔

"نویرہ...نویرہ آر یو آل رائٹ..." گاڑی بری طرح سے اپنا توازن کھو بیٹھی تھی۔نویرہ کا خوف ابھی بھی برقرار تھا۔وجود بھی لرز رہا تھا۔اس نے پشیمانی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا تو جیسے وہ ہوش میں آگئی' فوراً اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آ...آپ...آپ..." وہ کچھ سخت کہنے کی کوشش میں لب سی گئی۔

"آئی ایم سوری...میرا دھیان بھٹک گیا تھا۔"اس نے ندامت سے کہا۔

"آپ کا دھیان تو یوں لگتا ہے' ہر وقت بھٹکا رہتا ہے۔آپ کے لیے زندگی بے کار اور بے معنی ہوگی جسے آپ تجربوں کی نذر کرنے پر تلے ہوئے ہیں مگر میرے لیے بہت معنی رکھتی ہے...مجھے پتا ہوتا کہ آپ کی ڈرائیونگ اس قدر ناقص ہے تو میں کبھی آپ کے ساتھ نہ آتی..."

خوف کے باعث آنسو بہہ نکلے۔چہرہ صاف کرتے اس نے تلخی سے کہہ دیا۔

"ڈرائیونگ تو خیر میری بہت شاندار ہے تم نے تجربہ کب کیا ہے۔"

"رئیلی..." انداز ایک دم ذومعنی تھا۔نویرہ اندر تک جھنجلا اٹھی۔

"دیکھیں...میں سیدھی' صاف کھری لڑکی ہوں...مجھے آپ کی ذومعنی باتوں کی قطعی سمجھ نہیں آتی بس اتنا ہوتا ہے کہ میرا دماغ ضرور الجھ جاتا ہے۔میرے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ساتھ صاف اور سیدھی بات کیا کریں...ورنہ کوئی ضرورت نہیں بات کرنے کی..."

چاہے وہ بات مذاق کے رنگ میں کہی ہو یا پھر "رئیلی" کی صورت میں..."

اس نے تلخی سے سب کہہ دیا۔سگریٹ کا دھواں اڑاتے شارق نے حیران ہو کر نویرہ کو دیکھا۔اس قدر صاف گو اور کھری لڑکی تھی۔اس نے پہلی دفعہ ہی اسے قریب سے دیکھا اور محسوس کیا۔دل ایک دم سے اچھلنے لگا۔وہ پہلے بھی ان کے ہاں آتی تھی مگر کبھی اس نے اسے قابل توجہ ہی نہ جانا تھا۔

"پلیز گاڑی چلائیں...مجھے رات اسی راستے پر نہیں گزارنی۔آپ بصد شوق اپنا یہ شوق پورا کیجیے گا مگر مجھے میری منزل پر پہنچانے کے بعد..."

اس کی تلخی ایسی تھی کہ اس کے ہونٹ خودبخود مسکرا اٹھے اور اس نے گاڑی اسٹارٹ کردی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم سے کبھی اس قدر تفصیلی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔مجھے تمہارے متعلق کچھ اندازہ بھی نہیں تھا لیکن تم واقعی کچھ منفرد سی لڑکی ہو۔رئیلی آئی امپریس یو..."

اس کا انداز واقعی تعریفی تھا۔نویرہ چپ رہی۔

"تم کوئی رائے نہیں دو گی..."

وہ اس کی خاموشی محسوس کرکے اسے بولنے پر اکسانے لگا۔

"نہیں..." اس نے بولنے سے صاف انکار کردیا۔

"کیوں؟..."

"اس لیے کہ مجھے رات کے اس پہر میں پہلی دفعہ نبیل بھائی کے علاوہ کسی اور کے ساتھ سفر کرنے کا اتفاق ہوا ہے اور میں ہر کسی کے ساتھ بے تکلف نہیں ہوتی اور یہ کہ سفر میں تو میں بالکل نہیں بولتی مگر آپ مجھے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مسلسل بولنے پر مجبور کر رہے ہیں۔" پہلے سے زیادہ صاف گوئی تھی۔وہ ایک گہری سانس لے کر رہ گیا۔

باقی کا راستہ اس نے شعوری کوشش کرکے خاموشی میں گزارا۔

گھر قریب آیا تو نویرہ شکریہ ادا کرنے کے لیے الرٹ ہو کر بیٹھ گئی اور دل ہی دل میں پکا ارادہ کرلیا کہ آئندہ کبھی اس کی گاڑی میں سفر نہیں کرے گی۔

☆...☆...☆

اس دن علی گھر چھوڑ کر گیا تھا۔شائستہ بیگم مغرب کی نماز ادا کر رہی تھیں۔ اسی لیے زرش کی خلاصی ہوگئی تھی، علی بھی بیٹھنے کے بجائے چلا گیا۔دو دن یونہی گزر گئے۔اس نے دوبارہ جانے کی ضد نہیں کی۔فرح سے تو کالج میں روز ملاقات ہوتی۔فرح نے دوبارہ اس موضوع کو نہیں چھیڑا۔زرش بھی

پہلوتہی کر رہی تھی۔دونوں میں پڑھائی کے علاوہ کوئی اور بات نہیں ہو رہی تھی۔

آج بھی وہ کالج سے آنے کے بعد کھانا کھا کر لاؤنج میں چلی آئی۔ماما رات کے کھانے کی تیاری کے لیے کچن میں مصروف تھیں۔وہ خاموشی سے ٹی وی آن کرکے بیٹھ گئی۔

"زرش! ایک بات پوچھوں۔"وہ بظاہر ٹیلی ویژن دیکھ رہی تھی لیکن دھیان گیان کی سوئیاں نجانے کہاں اٹکی ہوئی تھیں۔نوشین نے کچھ دیر اس کی غیرحاضر دماغی محسوس کی پھر میگزین ٹیبل پر چھوڑ کر وہ اس کے پاس ہی آبیٹھی۔

"ہوں..."اس نے نگاہیں اسکرین سے ہٹا کر نوشین کو دیکھا۔

"میں دیکھ رہی ہوں جب سے تم تایا جان کے ہاں سے لوٹی ہو کچھ پریشان ہو۔کیا بات ہے۔"اس نے سنجیدگی سے پوچھا تو زرش چونکی۔

"نہیں تو... پریشان تو نہیں... تمہیں یونہی محسوس ہو رہا ہوگا ایسی تو کوئی بات نہیں۔"اس نے ہنس کر ٹالنے کی کوشش کی تو نوشین نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ میرا وہم نہیں... یقین ہے... ضرور کوئی بات ہے..."اس کا یقین ابھی بھی برقرار تھا۔زرش سر جھکا گئی۔

"کیا بات ہے... مجھ سے شیئر کرو پلیز زرش! یوں خود کو مت گھلاؤ۔ہم ہیں ناں... کیا تائی امی نے کچھ کہا ہے..."بہت محبت سے زرش کا ہاتھ تھام کر اس نے اپنائیت سے پوچھا۔زرش کی آنکھیں جھل مل ہونے لگیں۔

"میں نے پوری کوشش کی تھی کہ کوئی بات نہ ہو... مگر..."وہ لب سی کر آنسو چھپانے کی کوشش کرنے لگی۔

"کیا کوئی بات ہوئی ہے...؟"اس نے دھیمے سے پوچھا تو زرش نے سر ہلا دیا۔

دھیرے دھیرے اس نے سب کہہ دیا۔نوشین نے کچھ پل خاموشی سے اسے دیکھا اور پھر کہا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اتنی بڑی بات ہوگئی اور تم نے ذکر تک نہیں کیا۔"وہ دکھ سے کہہ رہی تھی۔

"نہیں پلیز...نوشین! تم بھی کسی سے ذکر نہ کرنا...خاص طور پر ماما سے بالکل بھی نہیں۔"اس نے ملتجی انداز میں نوشین کا ہاتھ پکڑ لیا۔"ورنہ ماما مجھے کبھی بھی تایا جان کے ہاں جانے نہیں دیں گی...پہلے ہی وہ بڑی مشکل سے راضی ہوئی تھیں۔بہ خدا میں نے جان بوجھ کر تائی امی سے تلخ کلامی نہیں کی تھی لیکن وہ بات ہی اس قدر نفرت آمیز انداز میں کر رہی تھیں کہ مجھے بھی خود پر کنٹرول نہ رہا اور پھر بات بڑھتی چلی گئی..."وہ اب ندامت محسوس کر رہی تھی، کیا تھا اس دن وہ خود پر قابو رکھ تو بات اتنی نہ بڑھتی...وہ خود پر کنٹرول کر لیتی...تھوڑا سا صبر کر لیتی تو کیا تھا۔

"چلو جو ہوا مٹی ڈالو...سمعان بھائی اور تایا ابو کبھی تم پر بات نہیں آنے دیں گے۔سارا معاملہ سلجھا لیں گے...تم ریلیکس ہو جاؤ...اوکے...پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔جہاں تک تائی امی کی بات ہے اتنا کچھ سننے کے بعد تایا ابو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کسی نہ کسی طرح ان کی زبان تو روکیں گے ناں..."اس نے سمجھایا تو زرش نے سر ہلایا۔

"تم ماما کو کچھ بھی نہیں بتاؤ گی...ٹھیک ہے۔"اس نے یقین چاہا تو نوشین مسکرادی۔

"ویسے ماما بھی تمہاری خاموشی پر پریشان ہو رہی تھیں۔"اس نے بتایا۔

"اچھا؟"

"چلو آؤ لان میں ٹہلتے اور باتیں بھی کرتے ہیں..."نوشین اس کا ہاتھ تھام کر کھڑی ہوئی تو وہ بھی اٹھ گئی۔دونوں لان میں ٹہل رہی تھیں جب گاڑی کے ہارن پر چونکیں۔

"یہ تو سمعان بھائی کی گاڑی ہے..."نوشین آواز پہچان کر پلٹی وہ بھی دیکھنے لگی۔چوکیدار نے گیٹ کھول دیا۔سمعان احمد نے گاڑی اندر لاکر کھڑی کی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد کے ساتھ علی اور فرح بھی تھے۔زرش حیران سی انہیں دیکھ رہی تھی۔اس دن اسے سب سے زیادہ تکلیف سمعان احمد کے الفاظ سے ہوئی تھی۔کس طرح انہوں نے اسے ڈانٹ دیا تھا اور اب...

"السلام علیکم..."وہ تینوں قریب چلے آئے۔فرح نوشین کے گلے لگ گئی۔زرش خاموش رہی۔

"وعلیکم السلام...آپ تینوں...خیریت سے ہیں ناں؟..."نوشین کو بھی حیرت ہو رہی تھی۔

"آج ہمارا باہر ڈنر کا پروگرام تھا۔سمعان بھائی ہمیں ڈنر کرا رہے ہیں۔تم لوگوں کو بھی ہمارے ساتھ چلنا ہے۔"فرح نے مسکرا کر سمعان احمد اور پھر زرش کی طرف دیکھ کر کہا تو زرش نے چہرے پر سنجیدگی طاری کرتے ہوئے رخ موڑ لیا۔علی اور فرح سے تو وہ ناراض نہیں تھی مگر وہ سمعان احمد کو ان کے الفاظ کی تلخی کا احساس تو دلاسکتی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد نے بغور دیکھا۔سادہ گھریلو حلیے میں بھی وہ نظر کو خیرہ کر رہی تھی۔انہوں نے اس کے سنجیدہ چہرے پر اپنی پرجوش نظریں ٹکادیں۔خفا خفا، سنجیدہ چہرہ کتنا اپنا اپنا لگ رہا تھا۔انہیں اپنے الفاظ کی تلخی کا شدت سے اندازہ تھا اسی لیے تو اس نے پروگرام بنایا تھا۔

"زبردست...بڑے عرصے بعد سمعان بھائی ہمیں کوئی ایسی بدپرہیزی کروا رہے ہیں۔"نوشین ایک دم پرجوش ہوگئی۔زرش پھر بھی خاموش رہی۔

"چلو تم دونوں تیار ہو جاؤ...اتنی دیر میں، میں ذرا چچی جان سے مل لوں..."انہوں نے زرش کے خفا چہرے سے نظریں ہٹا کر کہا اور اندر کی طرف قدم بڑھائے۔

"میں نہیں جا رہی...میرے سر میں بہت درد ہو رہا ہے...تم لوگ نوشین کو لے جاؤ۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد دعوت کرے اور زرش انکار کرے ناممکن تھا لیکن اس وقت بہت سنجیدگی سے وہ فرح اور علی کو انکار کر رہی تھی۔سمعان احمد کے اندر کی طرف بڑھتے قدم رک گئے۔

"کیوں...؟"فوراً پلٹ کر پوچھا۔

"کہا ہے ناں کہ میرے سر میں درد ہو رہا ہے...اس نے ناراضی سے کہا۔سمعان احمد نے ایک خاموش نظر ڈالی۔

"تیار ہو جاؤ میں چچی جان سے بات کرکے آتا ہوں تو پھر تمہارے دردِ سر کا بھی علاج کرتا ہوں۔"فرح اور نوشین کو اسے تیار کرنے کا اشارہ کرکے وہ اندر چلے گئے۔

"مجھے نہیں جانا..."زرش نے پاؤں پٹخے۔

"کیوں؟..."تینوں بولے۔اس نے خفگی سے سب کو دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بس کہہ دیا ہے ناں کہ نہیں جانا تو پھر نہیں جانا..."وہ پاؤں پٹخ کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔فرح اور نوشین بھی پیچھے ہی چلی آئیں۔

"کیا ہے؟...سمعان بھائی اتنے عرصے بعد ٹریٹ دے رہے ہیں۔ہم سی سائیڈ پر جائیں گے اور وہیں ڈنر بھی کریں گے۔"فرح نے اسے راضی کرنا چاہا مگر وہ کشن گود میں رکھ کر بیٹھی رہی۔

"نوشین اسے اٹھاؤ اور باتھ روم میں بھیجو میں اس کے کپڑے نکالتی ہوں..."فرح نے اسے یونہی جمے دیکھ کر نوشین سے کہا۔

"یار کیا ہے؟...دل نہیں چاہ رہا...زبردستی ہے کیا؟...بس نہیں جا رہی میں۔کہہ جو دیا۔" نوشین نے اسے بازو سے پکڑ کر باتھ روم کی طرف دھکیلا تو وہ احتجاجاً چلائی۔

"جلدی سے کپڑے چینج کرکے باہر آجاؤ ورنہ ہم اس سے زیادہ برا کریں گے۔"فرح نے اس کی وارڈ روب سے گرے جدید اسٹائلش قسم کا سوٹ نکال کر اس کے ہاتھ میں تھمایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

زرش خونخوار نظروں سے اسے گھورے گئی۔

"چلو جلدی کرو...میں نے بھی تیار ہونا ہے...تم جلدی سے باہر نکلو اتنی دیر میں میں بھی تیار ہو کر آتی ہوں۔تب تک سمعان بھائی کے بھی ماما کے ساتھ مذکرات ہوجائیں گے۔" باتھ روم کا دروازہ کھول کر اسے اندر دھکیل کر نوشین نے حد کر دی تھی۔وہ کلستی ہوئی سمجھ گئی آج اس کا کوئی بھی حربہ کام آنے والا نہیں سوائے اس کے کہ وہ اس وقت خاموشی سے ان کی بات مان لے۔

وہ فرح کے زبردستی کرنے پر تیار ہو کر باہر نکلی تو سمعان احمد، علی اور ماما کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔نوشین بھی لباس بدل کر آگئی تھی۔سمعان احمد نے ایک خاص نظر ڈالی تو وہ شکایتی نگاہ ڈال کر منہ پھیر گئی۔اس نے پکا ارادہ کر لیا تھا ان سے ناراض رہنے کا۔اسی لیے خاموش کھڑی رہی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اچھا چچی امی، اب ہم چلتے ہیں۔ہو سکتا ہے واپسی میں تاخیر ہو جائے۔میں خود دونوں کو پہلے یہاں چھوڑ دوں گا..."سمعان احمد نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

ماما مسکرادیں۔سمعان احمد کی ذمہ دار طبیعت سے وہ بخوبی آگاہ تھیں۔اسی لیے سمعان احمد کے صرف ایک دفعہ کہنے پر فوراً راضی ہوگئیں۔

جب وہ لوگ "سی سائیڈ" پر پہنچے تو سورج غروب ہونے والا تھا۔ڈوبتے سورج کا عکس سمندر میں بہت دلکش لگ رہا تھا۔ایک لمحے کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے سمندر میں آگ لگ گئی ہو۔وہ سب ہلا گلا اور چٹکلے چھوڑ رہے تھے۔زرش کا موڈ سمندر کو دیکھ کر ایک دم معتدل ہو گیا۔وہ تو سمندر کی دیوانی تھی اور ڈوبتے سورج کا منظر سمندر کے پانی میں دیکھنا سونے پر سہاگا۔ وہ مبہوت سی آگے بڑھ رہی تھی۔فرح اور نوشین اسے آوازیں دیتی رہ گئیں مگر پانی کی لہروں کے تعاقب میں وہ بہت آگے تک چلی آئی۔جوتے وہ فرح کے پاس ہی اتار آئی تھی۔ننگے پاؤں گیلی ریت پر چلتے پانی کی لہروں کو پیچھے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چھوڑنا اس کا سب سے دلچسپ مشغلہ تھا جو وہ ساحل سمندر پر سر انجام دیا کرتی تھی۔

"شکر ہے تمہارا موڈ تو بہتر ہوا..." اپنے عقب سے اسے سمعان احمد کی آواز سنائی دی تو وہ اپنے ہی خیالوں سے چونک کر انہیں دیکھنے لگی۔وہ جینز کے پائنچے گھٹنوں تک فولڈ کیے اس کے ساتھ ہی چل رہے تھے۔زرش کو ان کے چہرے کی دھیمی مسکراہٹ دیکھ کر یاد آیا وہ تو ان سے ناراض تھی۔

"آپ تو بات ہی نہیں کریں مجھ سے..."اس نے فوراً ناراضی کا اظہار بھی کر دیا۔آہستہ آہستہ سورج سمندر میں ڈوبتا جا رہا تھا۔صرف ہلکی ہلکی سرخی باقی تھی۔جو ہر طرف چھائی ہوئی تھی۔ایسی ہی سرخی زرش کے چہرے پر بھی تھی۔خفا سی، ناراض سی۔وہ دھیرے سے ہنس دیے۔

"بھئی ایسا کیا قصور ہو گیا مجھ سے؟..."انہوں نے اس کے ہمراہ چلتے ہوئے پوچھا۔زرش نے ناراض نظروں سے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت برے ہیں آپ...کتنی بری طرح ڈانٹ دیا مجھے...یہ بھی خیال نہ کیا کہ میں کتنی ہرٹ ہوئی ہوں گی..."اس کی زبان سے اب بھی شکوہ بول رہا تھا مگر خفگی نہیں تھی۔وہ ایسے ہی دل کی مالک تھی۔صاف شفاف کھری سی۔

سمعان احمد نے دھیرے سے اس کا ہاتھ تھام لیا۔زرش ایک پل کو ٹھہری مگر جس اپنائیت سے سمعان احمد نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے سہلایا زرش کی ساری خفگی اڑن چھو ہوگئی۔

"آپ نے ایسا کیوں کیا؟"

"آئی ایم سوری...یقین کرو میرا مقصد تمہاری تذلیل کرنا نہیں تھا بلکہ اس تکلیف کو کم کرنا تھا جو امی کے الفاظ سے تمہیں پہنچی تھی..."اس نے اپنے برے رویے کی وضاحت کر دی اور زرش بی بی کا دل ایک ذرا سی وضاحت سے کھل اٹھا۔

"مجھے قطعی پرواہ نہیں تائی امی کچھ بھی کہتیں...وہ ہماری بڑی ہیں۔اس وقت ان کے لفظ برے تھے...بعد میں، میں نے سوچا تو احساس ہوا کہ تلخی سے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پیش تو میں بھی آئی تھی۔وہ تو ہماری بڑی ہیں، کچھ بھی کہہ سکتی ہیں، مجھے خود پر کنٹرول کرنا چاہیے تھا۔"اس نے آرام سے اپنی غلطی مان لی۔سمعان احمد مسکرادیا۔

سورج مکمل طور پر غروب ہو چکا تھا۔اب ماحول میں ہلکا ہلکا اندھیرا پھیل رہا تھا۔

"مجھے تمہاری یہی خوبی متاثر کرتی ہے۔تم کسی بات کو انا کا مسئلہ نہیں بناتی ہو فوراً اپنی غلطی مان کر ایکسکیوز کر لیتی ہو۔"اس کے لہجے میں فخر تھا۔زرش ہنس دی۔

"اتنی تعریف بھی مت کریں...آئندہ آپ نے مجھے کبھی ڈانٹا تو میں سنجیدگی کے ساتھ خفا ہو جاؤں گی۔"اس نے انگلی اٹھا کر تنبیہہ کی۔اس بات پر اس نے بے ساختہ ایک قہقہہ لگایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اوکے ڈیئر...چلو اس خوشی میں بلکہ ناراضی دور کرنے کی خوشی میں یہ اپنا تحفہ قبول کرو..."اس نے مسکرا کر جینز کی جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ نکالا اوراپنی بند مٹھی زرش کے سامنے کردی۔

"کیا ہے یہ؟"بند مٹھی اسے تجسس سے دوچار کر رہی تھی۔

"بوجھ لو..."اس کا موڈ اسے ایک دو پل تنگ کرنے کا تھا۔اس وقت زرش کے ہمراہ بہت فریش تھا۔

"مجھے نہیں پتا...مٹھی کھولیں...دکھائیں ناں..."وہ بالکل بچی بن گئی اور مٹھی کھولنے کی کوشش کرنے لگی۔اس کی بے تابی محسوس کرکے سمعان احمد نے خود ہی اپنی مٹھی کھول دی۔

"زبردست..." سمعان احمد کی صاف شفاف ہتھیلی پر زنجیر اور پینڈل کی صورت میں "تحفہ" دھرا ہوا تھا۔زرش نے ایک لمحے سمعان احمد کی پھیلی ہتھیلی کو دیکھا اور پھر زنجیر اور پینڈل کو دیکھ کر وہ جھجک گئی۔اتنا قیمتی تحفہ...اٹھائے کہ نہ اٹھائے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیوں پسند نہیں آیا..."اسے جھجکتے ہوئے ہاتھ پیچھے کھینچتے دیکھ کر سمعان احمد نے پوچھا۔

"نہیں بہت اچھا ہے...مگر بہت قیمتی ہے۔"اس نے جھجکتے، اٹکتے کہہ دیا۔وہ ہنس دیا۔

"تم سے زیادہ نہیں...انداز معنی خیز تھا لیکن آنکھوں کی چمک اس سے زیادہ...اس نے یہ کہتے ہی اپنی ہتھیلی سے لاکٹ اٹھا کر زرش کے سامنے لہرایا۔یہ لاکٹ بالکل فرح کے لاکٹ کی طرح کا تھا۔بس پینڈل دل کے شیب کا تھا اور درمیان میں Z.S کے الفاظ کندہ تھے۔

"میں نے تو یوں ہی کہہ دیا تھا آپ تو..."اسے اپنی بات یاد آگئی جو فرح کا لاکٹ دیکھ کر اس نے سمعان احمد کی اپنے گھر آمد پر کہی تھی اور اب یہ لاکٹ...

"فرح کے لیے لاکٹ خریدتے ہوئے مجھے قطعی احساس نہیں ہوا تھا کہ مجھے تمہارے لیے بھی لینا چاہیے۔بعد میں تمہاری بات پر مجھے احساس ہوا اور فوراً

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آرڈر پر بنوایا۔بس تمہیں دینے کا خیال نہیں آرہا تھا۔فرح کا لاکٹ تھوڑا سا چینج ہے پھر وہ اس کے نام پر تھا۔جب کہ یہ تمہارے نام پر اسپیشل بنوایا ہے۔کیوں اچھا نہیں...یا لینا نہیں چاہتی..."

زرش نے لاکٹ کی طرف ہاتھ نہیں بڑھایا تھا اس لیے اس نے سنجیدگی سے ٹوکا۔

"نہیں اچھا ہے...مگر..."وہ پھر اٹک گئی۔نظریں ہازٹ شیپ کے پینڈل میں کندہ الفاظ Z.S پر جمی ہوئی تھی۔فرح کا لاکٹ F.S کے الفاظ پر تھا جب کہ زرش۔

"بھئی پکڑ بھی لو...ادھر وہ تینوں ہمارا انتظار کر رہے ہیں جلدی کرو..."اس کا انداز بالکل لاپرواہ تھا۔زرش نے ایک نظر اس کو دیکھا پھر لاکٹ کو اور آخر میں اپنے سے کافی دور فرح، نوشین اور علی کو ریت پر بیٹھے خوش گپیاں کرتے دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تھینک یو سو مچ..." ایک لمحے کو اس نے سوچا پھر اس نے مسکرا کر لاکٹ تھام لیا۔

لاکٹ زرش کی ہتھیلی پر تھا۔زرش کو اپنی ہتھیلی عجیب سے احساس سے بھیگتی محسوس ہوئی۔اس نے فوراً سمعان احمد کو دیکھا۔وہ مسکرا رہا تھا۔اس نے فوراً نگاہیں پھیرلیں۔

"اب اس کو پہن لو..."اس نے واپسی کے لیے قدم بڑھاتے ہوئے کہا۔وہ بھی ساتھ ہولی۔

"جی...گھر جاکر ماما کو دکھاؤں گی پھر پہنوں گی..."لاکٹ کو مٹھی میں بھینچے وہ قدم سے قدم ملا کر سمعان احمد کے ساتھ چل رہی تھی۔

ڈنر کے بعد وہ لوگ وہاں مزید ایک گھنٹہ ٹھہرے پھر واپس لوٹ آئے۔راستے میں سمعان احمد نے ان سب کو ان کی فرمائش پر آئس کریم کھلائی۔دونوں جب گھر پہنچیں تو تھکن سے برا حال تھا لیکن اس تھکن کے باوجود دونوں فریش تھیں، وہ انہیں گیٹ پر اتار کر چلے گئے تھے۔دونوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کھلکھلاتی، ہنستی اندر چلی آئی تھیں۔شائستہ بیگم لاؤنج ہیں ہی موجود تھیں شاید ان کا انتظار کر رہی تھیں دونوں ٹھہر گئیں۔

"السلام علیکم ماما!..."ان کے سلام پر انہوں نے سر ہلایا۔دونوں ہی ان کے دائیں بائیں آبیٹھیں۔

"کیسا گزرا آج کا ڈنر..."دونوں کے چمکتے دمکتے چہرے دیکھ کر انہوں نے پوچھا۔زرش کھلکھلائی۔

"بہت اچھا...سمعان بھائی نے ہمیں بہت انجوائے کروایا۔اور ماما انہوں نے مجھے یہ لاکٹ بھی دیا۔"اس نے فوراً ہتھیلی ماما کے سامنے پھیلادی۔اس نے لاکٹ ابھی تک نہیں پہنا تھا۔بڑی حفاظت کے ساتھ وہ سارا وقت مٹھی میں چھپائے رہی تھی۔

شائستہ بیگم نے ایک نظر زرش کے جھلملاتے، چمکتے چہرے پر ڈالی اور دوسری نگاہ زرش کی پھیلی ہتھیلی میں دھرے قیمتی لاکٹ پر...نوشین جانتی تھی، وہ دیکھ چکی تھی۔سو وہ بھی ماما کے ردعمل کی منتظر تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شائستہ بیگم نے لاکٹ اٹھا لیا۔ہارٹ شیپ میں بنے لاکٹ میں کندہ لفظ Z.Sپر ان کی نگاہیں ٹھہر گئی تھیں۔

"پتا ہے ماما ایسا ہی لاکٹ سمعان بھائی نے فرح کو لاکر دیا تھا۔مجھے پسند آیا تھا تو میں نے یوں ہی ذکر کردیا، مجھے نہیں پتا تھا کہ وہ واقعی مجھے بھی لاکر دے دیں گے۔"

شائستہ بیگم نے بغور بیٹی کا چہرہ دیکھا۔سچ صرف اس کے ہونٹوں پر ہی نہیں آنکھوں میں بھی تھا۔

"یہ سمعان احمد کس رستے پر چل نکلا..."Z.Sکے حروف پر انگلیاں پھیرتے وہ دل ہی دل میں دکھی سی ہوگئیں۔

"اچھا ہے ناں ماما...میں تو لیتے ہوئے جھجک رہی تھی اتنا قیمتی تحفہ کہ پتا نہیں آپ راضی بھی ہوں گیں کہ نہیں۔سمعان بھائی نے کہا بھی تھا کہ پہن لو مگر میں نے آپ کی اجازت کے بغیر نہیں پہنا...اگر آپ اجازت دیں گی تو پہنوں گی ورنہ انہیں واپس کردوں گی بھلے وہ ناراض ہوں..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شائستہ بیگم نے ایک اطمینان کی سانس خارج کی۔ان کی بیٹی کا دامن ہی نہیں دل بھی صاف تھا۔یہ سوچ کر ان کے اندر طمانیت کی لہر سرایت کرگئی۔

"بہت پیارا ہے...پہن لو...سمعان نے اتنی محبت و خلوص سے دیا ہے۔تحفوں کی قدر کرنی چاہیے..."انہوں نے اس قدر اطمینان سے جواب دیا کہ زرش ایک دم خوش ہوگئی۔

"تھینک یو ماما...تھینک یو سو مچ...ورنہ مجھے تو لیتے ہوئے ڈر لگ رہا تھا کہ کہیں آپ ناراض نہ ہو جائیں۔اتنا قیمتی جو ہے..."

شائستہ بیگم نے رنجیر کا لاک کھولا اور زرش نے ایک دم ہاتھ سے اپنے بال سمیٹے۔

"آپ خود پہنائیں..."کتنا اعتماد تھا زرش کی آواز اور لہجے میں...ایسا ہی اعتماد شائستہ بیگم کے دل میں بھی ہر سو روشنیاں بکھیر رہا تھا۔انہوں نے زرش کے گلے میں لاکٹ پہنا کر اس کی پیشانی چومی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھے اچھا لگا ہے تم نے میری ناراضی یا اعتراض کو اہمیت دی۔سمعان احمد پر مجھے بھرپوراعتماد ہے مگر مجھے تمہاری معصومیت سے ڈرر لگتا ہے۔بس کوشش کرنا ایسا ہی اعتماد میں ہمیشہ تم پر کروں۔خاندان والے کچھ بھی کہیں تم دونوں میرے دل کے ٹکڑے ہو۔بس میرا اعتماد کبھی نہ توڑنا۔"انہوں نے دھیمے سے نصیحت کی تھی۔زرش کچھ نہیں سمجھی تھی۔بس یہ کہ ماما اس پر اور سمعان احمد پر اعتماد کرتی ہیں۔

"پرامس ماما، آپ کی زرش آپ کا اعتماد ہمیشہ برقرار رکھے گی..." ان کی جذباتی نصیحت پر وہ بھی جذباتی ہوگئی۔انہوں نے مسکرا کر زرش کا رخسار تھپتھپایا اور اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"ماما، پاپا سوگئے ہیں؟"سعود احمد کو جلدی سونے کی عادت تھی۔گھر آتے ہی کھانا کھا کر کچھ وقت بچیوں کے ساتھ گزار کر وہ فوراً سونے چلے جاتے تھے۔نوشین کے پوچھنے پر انہوں نے سر ہلایا۔

"ہاں..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں بھی سونے جا رہی ہوں...تم دونوں بھی تھک گئی ہوگی اس لیے آرام سے اپنے کمرے میں جاکر سوجانا۔"ماما نے جانے سے پہلے تاکید کی۔

"نوشین تمہیں لاکٹ پسند آیا ہے ناں؟"زنجیر انگلی پر لپیٹتے زرش نے پوچھا تو وہ سر ہلاکر کھڑی ہوگئی۔

"میں تو سونے جا رہی ہوں واقعی بہت تھکن ہوگئی ہے۔ویسے آج انجوائے بھی کتنا کیا ہے۔کتنے عرصے بعد یوں ہم مل کر کہیں باہر گئے تھے۔"

"ہوں، واقعی بہت مزا آیا۔جاتے ہوئے مجھے سمعان بھائی پر جتنا بھی غصہ تھا وہاں جاکر سارا ختم ہو گیا...وہ کتنے اچھے ہیں میری چھوٹی چھوٹی بات کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔"نوشین مسکرا دی۔امی کی مبہم سی باتیں نوشین کو بہت کچھ سمجھانے کو کافی تھیں جبکہ زرش...

"ہوسکتا ہے...تم ان کے لیے واقعی بہت اہم ہو..."نوشین نے چھیڑا۔زرش مطلب سمجھے بغیر ہنس دی۔

"واقعی...وہ تو میں ہوں..."وہ فخرومان سے اترائی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نوشین نے مزید کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر پھر کچھ سوچ کر سر جھٹک گئی۔

"تم تو شاید لاکٹ کی خوشی میں رات بھر نہ سو مگر مجھے نیند آرہی ہے۔ اوکے۔شب بخیر..."وہ ہاتھ ہلاتی ہوئی چلی گئی۔

کمرے میں آکر آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر زرش نے لاکٹ کو دیکھا۔خوبصورت صراحی دار گرن میں گولڈن زنجیر میں جھولتا پینڈل اور اس میں کندہ لفظ...زرش نے بہت نرمی سے اپنے نام پر انگلی پھیری۔

"زرش سعود احمد"اس نے Z.S کا مطلب نکالا تھا۔

"سمعان بھائی بھی کتنے اچھے ہیں۔فرح تو ان کی سگی بہن ہے مگر مجھے بھی اس سے کم نہیں سمجھتے...تائی امی کچھ بھی کہیں...میرے تو وہ سگے بھائی ہیں ناں..."بے پناہ طمانیت سے سوچتے اس نے پینڈل مٹھی میں دبا لیا۔

ہتھیلی نرم سے احساس سے بھیگ اٹھی اور یہی احساس ہاتھ سے ہوتا ہوا رگ و پے میں اندر تک سرائیت کرتا چلا گیا جس کا شاید کوئی نام نہیں تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

☆...☆...☆

شارق زمان تین دن بعد اپنے آفس آیا تھا۔طبیعت تو ایک دن میں ہی سنبھل گئی تھی لیکن ڈاکٹر کی ہدایت پر وہ بمشکل دو دن ہی آرام کر پایا۔دفتر میں کئی کام تھے جو اس کے منتظر تھے۔سارا دن وہ بہت مصروف رہا۔لنچ ٹائم کے وقت اسے تھوڑی سی فرصت ملی۔اماں نے گھر سے کھانا بھجوایا تھا۔وہ کھانا کھا رہا جب نواز کی کال آئی۔

"خیریت یار!..."سلام دعا کے فوراً بعد وہ اصل موضوع کی جانب آگیا۔

"بالکل ہماری طرف تو بالکل خیریت ہے...البتہ تمہاری خیریت نیک مطلوب ہے۔"نواز نے چھیڑا۔شارق فوراً الرٹ ہو گیا۔

"کیا مطلب؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مطلب یہ میری جان کہ آج بڑی اماں کی کال آئی تھی اور انہوں نے تمہارے متعلق تفتیشی رپورٹ مجھے ریکارڈ کروائی ہے۔"غیر سنجیدہ انداز تھا۔ شارق کچھ نہ سمجھ پایا۔

"تم سنسر پالیسی چھوڑ کر آرام سے بکواس نہیں کر سکتے۔"شارق نے ٹوک دیا۔نواز نے جاندار قہقہہ لگایا۔

"خود چاہے جتنی مرضی سنسرشپ اپناؤ ہم پر پابندی..."

"بکو مت...جو کچھ بھی کہنا ہے صاف کہو میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں ہے۔"گلاس لبوں سے لگاتے اس نے دھمکی دی۔

"صاف بات یہ ہے کہ آج بڑی اماں نے کال کرکے تم سے متعلق انفارمیشن چاہی تھی۔"

"کیسی انفارمیشن؟لنچ باکس بند کرکے اسے ہاتھ سے ایک طرف رکھ کر وہ وہیں اپنے آفس میں ایک سائیڈ پر رکھے صوفوں میں سے ایک پر ٹانگیں سیدھی کرکے آرام سے نیم دراز ہوا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہ تم کیا کرتے ہو...کہاں آتے جاتے ہو...کس قسم کے دوست بنا رکھے ہیں اور ان دوستوں میں لڑکیوں کی تعداد کتنی ہے؟وغیرہ وغیرہ..."نواز ابھی بھی غیر سنجیدہ تھا۔

"اس ساری بکواس کا مطلب؟"

"بہت واضح، وہ تمہاری ٹانگوں میں زنجیر...میرا مطلب ہے کہ بیوی کی صورت میں میں بیڑی ڈالنے کا سنجیدہ قسم کا ارادہ رکھتی ہیں... لڑکی ڈھونڈنے کی مہم کا آغاز وہ میرے ذریعے یعنی میری فراہم کردہ معلومات کو استعمال کرکے تمہاری مشکوک سرگرمیوں سے شروع کریں گی..."شارق زمان پر نواز کی ساری لن ترانیوں کا مقصد اچھی طرح واضح ہو گیا تھا۔

"لعنت ہو تم پر...جواب میں تم نے کیا کہا؟"صوفے سے اٹھ کر وہ اپنی مخصوص چیئر پر آبیٹھا۔

"مجھے کیا کہنا ہے...بڑی امی جو پوچھتی گئیں "اچھے بچوں" کی طرح بتاتا گیا کہ موصوف کے کس قسم کے دوست ہیں۔کبھی کبھی ینگسٹ کلب میں کیوں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

حاضری دی جاتی ہے۔وہاں کس قسم کی مخلوق پائی جاتی ہے اور اس مخلوق میں صنف نازک کا کیا رول ہے...خدا جھوٹ نہ بلوائے۔کچھ بھی تو نہ چھپایا۔ آخر کو میرے دوست کی زندگی کا سوال تھا۔"

شارق زمان اس کی ساری بکواس پر تپ اٹھا جی چاہا وہ سامنے ہو اور ٹیبل پر سے پیپرویٹ اٹھا کر اس کے سر پر دے مارے۔

"نواز! آئی ول کل یو..."شارق کا غصے سے برا حال تھا۔

"میں نے تمہیں پہلے بھی کہا تھا کہ اپنے آپ کو درست کر لو ورنہ کسی بڑے کو مجھے تمہارے پیچھے لگانا پڑے گا..."اس کے غصے کے جواب میں نواز نے بہت سنجیدگی و تحمل سے کہا۔شارق نے لب بھینچ لیے۔

"میں یہ قدم کبھی نہ اٹھاتا اگر اس رات تمہارا ایکسیڈنٹ نہ ہوتا۔وہ تو ہلکا سا ہی ایکسیڈنٹ تھا مگر خدانخواستہ کچھ سیریس بھی ہو جاتا تو جانتے ہو کیا ہوتا... بڑی اماں تو سنتے ہی مر جاتیں۔"نواز کا لہجہ ازحد سنجیدہ تھا۔"اب تم بتاؤ...کیا خیال ہے تمہارا اس بارے میں؟"سنجیدگی سے اس نے پوچھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق جواباً کچھ نہ بولا۔شارق کو خود کو اعتدال پر لانے کے لیے کتنی جدوجہد کرنا پڑ رہی تھی یہ صرف وہی جانتا تھا۔

وہ اپنی سرگرمیوں کے معاملے میں بہت حساس تھا...خاندان کے لوگوں میں اسی لیے تو بہت گھلتا ملتا نہیں تھا کہ اپنی خامیوں سے وہ خود بھی آگاہ تھا۔اپنی کمزوریوں کا دوسروں کی زبان سے تذکرہ وہ شاید کبھی سہہ نہ پاتا۔اسی لیے ہر کسی سے ملنے سے اجتناب کرتا تھا۔صرف ایک نواز ہی تو تھا جو اس حد تک جاسکتا تھا کہ اسے اکثر اچھے برے کی تمیز سکھانے بیٹھ جاتا۔

"بہت برا کیا تم نے...اس کا مطلب ہے کہ آئندہ مجھے تم سے بھی محتاط رہنا ہوگا۔"اپنی کمزوریوں کا تذکرہ یوں نواز کے منہ سے سن کر اس کے اندر اضطرابیت و وحشت سے پھرپور ایک لہر اٹھی۔

وہ اچھا تھا یا برا نواز کو کوئی حق نہیں تھا کہ اماں کے سامنے اس کی کمزوریاں عیاں کرتا۔وہ دل ہی دل میں نواز سے سخت خفا ہوگیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"سنو تو، انہیں ابھی تو کچھ نہیں بتایا سوائے اس کے کہ ان کا لاڈلہ کسی ایک خاص لڑکی سے دوستی نہیں رکھتا۔تمہاری اگر کوئی پسند ہے تو بتادو میں بڑی اماں تک معاملہ پہنچادوں گا آگے تمہاری قسمت۔"

"تم نہیں سدھرو گے...تمہارے یہ طنز میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔اچھی طرح جانتے ہو کہ شادی اور عورت سے متعلق میرے کیا نظریات ہیں پھر بھی..."

وہ سمجھ گیا کہ نواز اسے ستانے کے لیے زچ کر رہا تھا۔ایک دم ریلیکس ہو کر اس نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا دیا۔یوں جیسے فراغت ہی فراغت ہو جب کہ ٹیبل فائلز سے بھری پڑی تھی جو کہ اس کی توجہ کی منتظر تھیں۔

"مانتا ہوں میں کہ تم کتنے پتھر...ظالم بقول تمہاری محبوباؤں کے "ہارڈ اسٹون" بن چکے۔تم کو سمجھانا تو پتھر سے سر پھوڑنا ہے۔"شارق کا اطمینان محسوس کرکے نواز نے اس کی طبیعت صاف کرنا چاہی تھی۔شارق ہنس دیا۔

"جب جانتے ہو تو پھر...ہر بار یہ غلطی کیوں کرنے لگ جاتے ہو۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"محبت کرتے ہیں ہم تم سے۔تم جن راہوں پر چل نکلے ہو تم کو تو شاید کسی کی کیا اپنی بھی پرواہ نہیں رہی مگر میری جان ہمیں تمہاری بہت فکر ہے...پل پل تمہارے لیے فکر مند رہتے ہیں۔"شارق اس کی محبت سے لبریز آواز میں تفکر و پریشانی محسوس کرکے حقیقتاً متاثر ہوا۔

اسے کزن کی حیثیت میں بھائی جیسا رہبر و دوست ملا تھا۔

"قدر کرتا ہوں تمہاری...یہ تمہاری زبان کی مٹھاس اور تم لوگوں کی بے لوث محبت ہی ہے یار جو مجھے ابھی اس مقام پر لے کر نہیں گئی جہاں سے واپسی شاید ناممکن ہو۔"وہ خود بھی اس حقیقت کا اعتراف کررہا تھا۔

"تو پھر تم چھوڑدو یہ سب کچھ...یہ کام...یہ لوگ...یہ دوست...اور راتوں کو کلبز میں جانا..."لوہا گرم دیکھ کر نواز نے فوراً چوٹ لگانے کا ارادہ کیا۔شارق اچھی طرح سمجھتے ہوئے ہنس دیا۔

"چھوڑدوں گا...اور کچھ"۔وہ اس وقت بالکل نارمل موڈ میں تھا۔ہونٹوں پر خوبصورت مسکراہٹ تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور یہ کہ شادی کے لیے مان جاؤ یار...تمہاری زندگی میں، شخصیت میں آہستہ آہستہ خودبخود ایک ٹھہراؤ آجائے گا..."

"یہ شاید ممکن نہیں...ایک دو دفعہ اس موضوع پر سوچا بھی تو عورت ذات سے نفرت ہونے لگی ہے۔اب تو ہر عورت میں بدرآراء کا عکس ہی دکھائی دیتا ہے۔شہوانہ روپ جھلکتا ہے اور ان گنت ایسی لڑکیوں کا جن کے ساتھ وقت تو گزارا جاسکتا ہے مگر شادی کبھی نہیں کی جاسکتی..."شارق کا انداز قطعی تھا۔

"نہیں یار، ہر عورت کو ایک ہی نظر سے مت دیکھو...پھر وقت پاس کرنے والی لڑکی بھی شادی کے قابل نہیں ہوتی۔تم ان لڑکیوں سے ہٹ کر سوچو۔ اپنے خاندان میں اردگرد...یا پھر اماں سے کہہ دو وہ خود ہی کوئی لڑکی دیکھ لیں گی..."وہ کہہ رہا تھا اور شارق زمان کی آنکھوں میں جھلملاتا عکس آٹھہرا تھا۔

سیدھی صاف شفاف مانگ۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چاندنی بکھراتا چہرہ۔

روشن ستارہ آنکھیں جن کی گہرائی میں کوئی اگر ڈوبے تو شاید کبھی ابھر نہ پائے۔

"شارق...یار تم سن رہے ہو نا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں..."شارق کا دھیان بٹ گیا تھا۔نواز پکار رہا تھا۔شارق نے ایک دم اپنے آپ کو سنبھالا۔

عجیب سی وحشت و اضطراریت آنکھوں میں سمٹ آئی۔

"یار میں نے کتنی دفعہ کہا ہے کہ میرے ساتھ اس ٹاپک پر بات مت کیا کرو۔اس رات بھی تم نے موضوع چھیڑ دیا تھا اور میں نے بمشکل ٹالا تھا اور اب بھی..."اس کے لہجے میں تلخی سمٹ آئی۔

"کیوں...تم ساری عمر یوں ہی گزار دو گے کیا...اپنا نہیں تو بڑی اماں کا ہی خیال کرو، انہیں کس جرم کی سزا دے رہے ہو۔ان کی امیدوں کا واحد مرکز تم ہی ہو اور تمہارا جو رویہ ہے، جو اطوار تم نے اپنائے ہوئے ہیں وہ انہیں مار دینے کے لیے کافی ہیں..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بہت دکھ سے وہ کہہ رہا تھا۔شارق کے اندر بھی ایسا ہی دکھ ہچکولے کھانے لگا۔

"سوری یار! تمہاری ہر بات سرآنکھوں پر...اس سلسلے میں مجھے مجبور مت کرو۔میں خود کو کسی کے قابل نہیں سمجھتا۔تم آئندہ اس موضوع پر کبھی بات مت کرنا آج تفصیلی بات ہوگئی ہے۔یہی کافی ہے۔اس وقت بہت لمبی بات ہوگئی ہے اجازت دو یار...ابھی بہت سارا کام باقی ہے۔دیگر امور پر بھی کبھی طویل بحث کریں گے جب کبھی ملاقات کا موقع ملے گا تو۔"

شارق زمان نے خود موبائل آف کر دیا۔دوسری طرف نواز ہیلو ہیلو کرتا رہ گیا۔

موبائل آف کرکے اس نے ٹیبل پر پھینک دیا۔

"میں سوچ رہا تھا کہ پاکدامن عورت کسے کہتے ہیں؟"شارق زمان کو اپنی ہی آواز اپنے ارد گونجتی محسوس ہوئی۔

"کیا مطلب؟"الجھی الجھی حیرت سے بھرپور آواز تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

خوبصورت آنکھوں میں سے جھانکتی حیرت کسی بھی انسان کا ایمان ڈگمگانے کے لیے کافی تھی اوروہ بھی ڈگمگا گیاتھا۔صرف دل ہی نہیں ایمان بھی ڈگمگایا تھا۔ایک لمحے کو دل چاہا کہ وہ اسے پاکدامن عورت کی تشریح سمجھائے اگر وہ اس وقت کوئی پیش قدمی کرتا تو وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی لیکن اگلے ہی لمحے وہ سنبھل گیا اور ایک دفعہ پھر بھٹک گیا۔گاڑی اس سے بے توازن ہوگئی تھی۔

"آئی ایم سوری...میرا دھیان بھٹک گیاتھا۔"اس نے اپنے بہک جانے کی توجیہہ بیان کی۔

"آپ کا دھیان تو لگتا ہے ہر وقت بھٹکا رہتا ہے..."

کس قدر تلخی تھی آواز میں۔اس وقت اگر گاڑی بے توازن نہ ہوتی تو شاید بہت کچھ بے توازن ہو جاتا۔

کرسی کی پشت سے سر ٹکائے وہ صرف ایک ہی چہرے کو سوچ رہا تھا۔بہت سی باتیں یاد آرہی تھیں۔

”نویرہ احسان... تم مجھے کیوں یاد آرہی ہو؟کیوں میری بے عنوان زیست میں اپنے نام کا بیج بونے آجاتی ہو...کیوں؟...“

وہ ذہن کے دریچے سے چمٹ جانے والے خیال سے لڑپڑا...خود سے الجھ پڑا تنگ آکر اس نے اپنا سر ٹیبل کی صاف شفاف چکنی سطح پر ٹکا دیا۔

”دس از ناٹ فیئر یار نواز!...ناٹ فیئر...“گہری گہری سانس لیتے وہ صرف یہی الفاظ بڑبڑا رہا تھا۔

☆...☆...☆

سعید احمد اپنے کمرے میں کتاب ہاتھ میں لیے ورق گردانی میں مصروف تھے جب دروازہ ناک کرکے فرح چائے کا مگ لیے اندر داخل ہوئی۔

”ابو جان! چائے...“اس نے کپ ان کی طرف بڑھایا۔انہوں نے مسکرا کر تھام لیا۔

”جیتی رہو...آؤ، بیٹھو...“انہوں نے بستر کی طرف اشارہ کیا۔

”شکریہ...مگر مجھے کل کالج کے ٹیسٹ کی تیاری کرنی ہے۔“فرح بیٹھنے کے بجائے کھڑی رہی۔وہ دھیمے سے مسکرائے شفقت آمیز انداز میں بیٹی کو دیکھا۔

”ٹھیک ہے جاؤ۔“ انہوں نے بہت محبت سے کہا تھا۔فرح پلٹ آئی۔”سنو بیٹا! اپنی ماں کو کمرے میں بھیج دینا۔“اچانک کچھ سوچتے انہوں نے عقب سے آواز دی تو فرح تحیر سے پلٹ کر انہیں دیکھنے پر مجبور ہوگئی۔بڑے عرصے بعد انہوں نے اس انداز میں کسی کے سامنے اس طرح اپنے کمرے میں بلایا تھا۔وہ سر اثبات میں ہلا کر باہر نکل آئی۔

”امی! ابو آپ کو بلا رہے ہیں۔“فرح نے اطلاع دی۔وہ جو لاؤنج میں بیٹھی اخبار پڑھ رہی تھیں،وہ چونکیں۔سعید احمد نے انہیں اپنے کمرے میں بلایا ہے۔انہیں یقین نہیں آیا۔

”مجھے...“ حیرت اس قدر ہوئی کہ یہ بھی یاد نہ رہا کہ سامنے بیٹی بیٹھی ہے۔

فرح سر ہلا کر رہ گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

طاہرہ بیگم الجھ گئیں...سب اپنے اپنے کمروں میں جاچکے تھے۔فرح نے چائے بنائی تھی عموماً رات کی چائے وہی بناتی تھی سب کو سرو کرکے انہیں بھی دی تھی۔ابھی آدھا ہی کپ پیا تھا کہ یہ پیغام ملا۔

انہوں نے باقی آدھا کپ بھی ایک دو گھونٹ میں ختم کیا۔فرح پیغام دے کر جاچکی تھی۔

"لگتا ہے آج سعید احمد کا پھر لڑنے کا موڈ ہے۔"ان کی سوچ صرف یہیں تک پہنچ پائی تھی۔

سعید احمد کے کمرے میں جانے سے پہلے انہوں نے سارا گھر چیک کیا تھا۔ساری لائٹس آف کرکے وہ کمرے کی طرف روانہ ہوگئیں۔

اس کمرے میں وہ پہلی دفعہ نہیں جا رہی تھیں روزانہ اس کمرے تک کا سفر کرتی تھیں مگر آج سعید احمد نے بڑے عرصے بعد خود سے انہیں بلایا تھا۔

"ہوسکتا ہے...آج قسمت مہربان ہوگئی ہو اور سعید احمد کو بھی میرا خیال آگیا ہو۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دل خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے لگا۔

"مگر نہیں...سعید احمد تو پتھر ہے۔ساری عمر اس پتھر میں جونک نہیں لگی۔اب قسمت مہربان ہو بھی جائے تو کیا۔اب تو دل خوش فہمیوں میں مبتلا ہونے کا ہنر بھی بھول گیا ہے۔"وہ آزردگی کی گہری عمیق کھائی میں غرق تھی۔جہاں روشنی کا کوئی روزن نہ تھا۔تاریکی ہی تاریکی تھی۔

دروازہ کھلا تو سعید احمد کی نگاہ طاہرہ بیگم کی نگاہ سے جا ملی۔دونوں طرف ایک دم لگا کہ جیسے فاصلے سمٹ گئے ہوں۔ماہ و سال کا عرصہ ٹھہرا ہی نہ ہو۔وہی وقت، وہی زمانے آگئے ہوں جب دل دل سے آشنا تھا۔جب نظر نظر کو پہچانتی تھی۔

اور...اب۔

سعید احمد نے ایک نظر ڈال کر پھیر لی اور طاہرہ بیگم دھڑام سے تاریکی کے گہرے گڑھے میں دوبارہ جاگریں۔وہ خاموشی سے آگے بڑھ آئیں اور معمول کے مطابق اپنی جگہ پر جا بیٹھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

کچھ پل کمرے میں گہری خاموشی کا راج رہا اور پھر سعید احمد کی آواز گونجی۔طاہرہ بیگم نے الجھ کر دیکھا۔

"اس شخص کو کیا ضرورت پڑگئی کہ مجھ سے کوئی بات کرے۔"

سرخ و سفید چہرے کی خوبصورتی اپنی تمام تر وجاہتوں سمیت ابھی بھی برقرار تھی۔عمر کا فرق پڑا تھا مگر خدوخال، رنگ و روپ وہی تھا۔

طاہرہ بیگم دیکھے گئیں۔

"مجھے سمعان سے متعلق بات کرنی ہے۔"

ایک دو منٹ انہوں نے انتظار کیا کہ شاید وہ پوچھے کہ "کیا خاص بات ہے۔"مگر انہیں چپ سادھے دیکھ کر انہوں نے مزید کہا۔طاہرہ بیگم ایک گہری سانس لے کر رہ گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اس دن آپ نے بات ختم کر دی تھی اب کیا باقی رہ گیا ہے جو کہنا ہے۔"لہجے میں اب بھی تلخی کا راج تھا۔میں اس وقت لڑنے یا بحث کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔یہ مسئلہ میرے ہی بیٹے کی خوشیوں کا نہیں تمہاری بھی اولاد کا ہے۔"انہوں نے تلخی کا جواب تلخی سے دیا۔

"شکر ہے...آپ نے یہ نہیں کہا کہ سمعان صرف آپ کی اولا دہے میرا اس سے کوئی تعلق نہیں۔"گہرا طنز تھا۔سعید احمد اپنی برداشت آزمانے کو لب سی گئے۔

میں واضح کرچکا ہوں کہ تم سے لڑنے یا بات بڑھانے کے موڈ میں نہیں ہوں۔"انہوں نے پتھروں کی سختی سے کہا۔

طاہرہ بیگم اس لہجے کے جواب میں کچھ نہ کہہ سکیں۔

"سمعان سے میں بات کرچکا ہوں تم زرش کے لیے راضی نہیں اور تمہاری بہن کی بیٹی کے لیے میں...اسی لیے میں نے سوچا ہے کہ ہم لوگ سمعان کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شادی کے قصے کو ہی ختم کر دیتے ہیں۔"انہوں نے بلا تمہید بات شروع کی۔طاہرہ بیگم نا سمجھی میں دیکھے گئیں۔

"کیا سمعان شادی نہیں کرے گا..."جب بات سمجھ میں آئی تو ایک دم تلخی سے کہہ دیا۔

"جب والدین کے باہمی فیصلے ضد کی کسوٹی پر پرکھے جائیں تو اولاد یہی فیصلے کرتی ہے۔یہ میرا نہیں سمعان احمد کا فیصلہ ہے۔"اب کے طاہرہ بیگم چپ چاپ دیکھے گئیں۔

"بہرحال اس کی شادی کی سب سے بہتر عمر یہی ہے لیکن اس نے خود مجھ سے بات کی ہے۔وہ چند سال شادی نہیں کرنا چاہتا، نہ زرش سے اور نہ ہی تمہاری بھانجی سے۔"انہوں نے بات کو گھما پھرا کر وہیں لاکھڑا کیا۔

"میں اس سے بات کروں گی۔اس طرح تو وہ بہت دیر کردے گا۔"طاہرہ بیگم اب کے کچھ متفکر سی کہہ رہی تھیں۔وہ ان کا فرماں بردار بیٹا تھا۔بچپن سے لے کر اب تک کوئی ناجائز چیز طلب نہیں کی تھی اور اب اس کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آنکھوں میں زرش کا عکس دیکھ کر طاہرہ بیگم کو برداشت نہیں ہو پا رہا تھا مگر اس کا فیصلہ، وہ دکھ کی بھٹی میں جا گریں...

"میرا خیال ہے...موجودہ حالات میں اس گھر کے جھگڑے کو ختم کرنے کے لیے یہی سب سے بہتر فیصلہ ہے۔اس نے کبھی مجھ سے غلط یا ناجائز خواہش نہیں کی۔اس نے مجھ سے التجا کی تھی کہ وہ ابھی شادی کرنا نہیں چاہتا۔اس کا یہ فیصلہ ہے۔سو تمہیں بھی اب اپنے آپ کو سمجھا لینا چاہیے۔اس کے ساتھ نہ ہی میں نے کبھی خود زبردستی کی ہے اور نہ ہی کسی کو اجازت دوں گا کہ وہ اس کی زندگی کے اہم معاملے میں یوں دخل اندازی کرے۔دو، تین، چار سال یا جب بھی فیصلہ کرے گا تب ہی اس کی شادی ہوگی۔"

انہوں نے قطعیت سے کہہ دیا۔طاہرہ بیگم حیرت سے گنگ رہ گئیں۔سمعان کی آنکھوں میں زرش کا عکس دیکھ کر ان کے دل میں الاؤ سے جلنے لگ گئے۔انہوں نے تو صرف قیصرہ آپا کے کہنے پر فوزیہ کا نام لیا تھا۔ورنہ کہاں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

فوزیہ، کہاں ان کا سمعان۔صرف زرش کی ضد میں وہ اپنی ضد پر اڑی ہوئی تھیں۔اب اس کے فیصلے نے گویا ساری بساط ہی الٹ دی۔

زرش اور فوزیہ کے علاوہ وہ جہاں بھی کہتا ہے میں راضی ہوں۔"انہوں نے لب کشائی کی۔سعید احمد ان کی طرف دیکھ کر تلخ و طنزیہ ہنسی ہنسے۔

"آپ کو اس کی شادی کے لیے فکرمند ہونے کی ضرورت نہیں۔وہ شادی نہیں کرنا چاہتا۔زرش اور فوزیہ کے علاوہ بھی کسی سے نہیں۔"انہوں نے طاہرہ بیگم کو سلگانے کے لیے اپنے پاس سے اضافہ کیا تھا۔

طاہرہ بیگم دھک سے رہ گئیں۔

"میں اس سے بات کروں گی..."اس وقت سعید احمد سے الجھنے کی بجائے سمعان احمد کا فیصلہ زیادہ قابل غور تھا۔

سعید احمد کا لہجہ تک طنزیہ تھا۔طاہرہ بیگم بمشکل پی سکیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"وہ ان دونوں کے علاوہ جس سے بھی شادی کرنے کے لیے راضی ہے میں اسے اپنے گھر لے آؤں گی...اس کی خوشی کے لیے۔"

"اچھا..."سعید احمد ہنس دیے۔طاہرہ بیگم کا وجود پانی پانی ہونے لگا۔

"طاہرہ بیگم! پہلے آپ یہ یقین تو کر لیں کہ یہ گھر کس کا ہے پھر "اپنے گھر" کا دعویٰ کیجیے گا۔"انہوں نے انہیں آسمان سے زمین پر پٹخنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگایا تھا۔ایک پل میں دو کوڑی کا کردیا۔

"آپ میری توہین کر رہے ہیں...وہ سلگ اٹھیں۔

"تمہاری سمجھ کی بات ہے...ورنہ میں نے تو حقیقت واضح کی ہے۔"وہ آرام سے تکیہ درست کرکے سیدھے لیٹے تھے۔طاہرہ بیگم لب سی گئیں۔

"اب جب کہ زرش تمہاری اصل ضد تھی سمعان اور میں اس کے نام سے دستبردار ہوگئے ہیں تو تمہیں بھی اب اپنے آپ پر کنٹرول کرنا ہوگا۔زرش اس گھر میں اتنی ہی اہم ہے جتنی کہ میرے لیے فرح ہے۔وہ نہ صرف اس گھر میں آیا کرے گی بلکہ جب چاہوں گا میں اسے یہاں لے کر آؤں گا۔جتنا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دعویٰ تمہیں یہ ”اپنے گھر“ کا ہے اس سے بڑھ کر دعویٰ کرنے کی حقدار وہ ہے۔اب اگر وہ کبھی یہاں آیا کرے تو تمہیں اپنے اوپر کنٹرول رکھنا ہوگا۔اس گھر کو تمہارے ”اپنے گھر“ کی میں صرف یہی گارنٹی دے سکتا ہوں۔“

انہوں نے طاہرہ بیگم کو گنگ کر دیا۔وہ لب بھینچے تنفر بھری آنکھوں سے سعید احمد کو دیکھنے لگیں جو آنکھوں پر بازو رکھ کر سیدھے لیٹے ہوئے تھے۔

”مجھے صرف یہی کہنا تھا...اب میں سونا چاہتا ہوں...چاہو تو لائٹ آف کرکے باہر جاسکتی ہو...“انہوں نے ایک پل میں طاہرہ بیگم کا اصل مقام یاد دلا دیا۔

طاہرہ بیگم کے اندر موجود عورت چیخ اٹھیں۔

اپنی اس درجہ توہین پر بلبلا اٹھی۔

ایک لمحے تو جی چاہا آنکھوں پر بازو رکھے لیٹے وجود کا گریبان پکڑ کر چیخ چیخ کر کہے۔وہ اسے اتنی کڑی سزا کیوں دے رہا ہے... لیکن وہ ضبط کر گئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ان کے اندر کی عورت بلک اٹھی...لیکن انہوں نے اندر کے شور کو باہر آنے سے روک دیا۔

”تم اب بھی جیت گئے سعید احمد...مگر کب تک جیتتے رہو گے...میں ایک بار ہاری تھی...صرف ایک جرم تھا میرا...اور تم نے اس جرم کو میری عمر بھر کا روگ بنادیا۔پل پل مری ہوں میں، تو جیتے تم بھی نہیں...اور اب میری اولاد کو میرے سامنے لاکھڑا کیا ہے...خدا سمجھے تمہیں...“

لائٹ آف کرکے وہ دوبارہ بستر کے کنارے پر آٹکی تھیں۔

☆...☆...☆

”رضا تم کالج جاتے ہوئے رمشا کو بھی اس کے کالج چھوڑ دینا۔آج مجھے لیٹ جانا ہے اسی لیے میں نہیں جاسکوں گا۔“

ناشتے کی ٹیبل کے گرد وہ تینوں بیٹھے ہوئے تھے۔امی کچن میں تھیں جب کہ حمید صاحب کے دوسری طرف رمشا بھی موجود تھی۔وہ روزانہ حمید صاحب

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کے ساتھ کالج جاتی تھی۔رضا کے پاس اپنی بائیک تھی جس پر کالج جاتا تھا۔ ابو کے اس حکم پر اس کا حلق کڑوا ہوگیا۔

"ایک غصے بھری نگاہ رمشا پر ڈالی جو خود بھی ایک لمحے کو چونکی تھی مگر پھر ناشتے میں جت گئی۔"

"تمہارے راستے پر ہی پڑتا ہے، اسے کالج چھوڑتے ہوئے چلے جانا۔"ناشتے کے ساتھ ساتھ اخبار کا مطالعہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔

"جی اچھا..."رضاحمید کو اگر کسی کا ڈر یا خوف تھا تو وہ حمید صاحب ہی تھے۔وہ ان کی اکلوتی اور لاڈلی اولاد ضرور تھا مگر مکمل طور پر ان کے کنٹرول میں تھا۔اس کی ہر جنبش پر ان کی نظر رہتی تھی۔حمید صاحب ان والدین میں سے تھے جو "کھلاؤ سونے کا نوالہ اور دیکھو شیر کی نظر سے" کے نظریے پر عمل کرتے تھے۔رضا دوسروں کے سامنے لاکھ پر مارلے لیکن جہاں باپ کی ایک نظر اس پر پڑتی سارا غصہ، نفرت اور اشتعال انگیزی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

صابن کے جھاگ کی طرح بیٹھ جاتی۔وہ ان سے بہت ڈرتا تھا۔اس وقت بھی رمشا سے دل میں لاکھ نفرت تھی لیکن زبان سے سعادت مندی دکھا گیا۔

"میں بائیک نکال رہا ہوں...تم ناشتہ مکمل کرکے آجاؤ..." رمشا پر ایک تلخ سی نگاہ ڈال کر وہ باہر نکل گیا۔رمشا کالج خیر خیریت سے پہنچنے کی دعا کرتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف لپکی۔وہ اپنا بیگ اور چادر لپیٹ کر باہر آئی تو رضا بائیک اسٹارٹ کر چکا تھا۔

"بیٹھو..." لہجے میں سخت بیزاری تھی،رمشا کا جی چاہا کہ جانے سے انکار کردے لیکن وہ خون کے گھونٹ پیتی بیٹھ گئی۔

"پیچھے ہٹ کر بیٹھو..." بائیک پر بیٹھتے ہوئے وہ ذرا سی ٹچ ہوگئی تورضا حمید پھنکار اٹھا۔

"کیا مصیبت ہے...مجھے نہیں جانا تمہارے ساتھ۔"رمشا کو رضا کا انداز بے انتہا ہتک آمیز لگا۔وہ کون سا جان بوجھ کر اس کے سر منڈھی جا رہی تھی جو وہ اسے برداشت بھی کرتی۔ایک دم بھڑک کر انکار کر دیا۔

"میرے پاس تمہاری ناز برداریوں کے لیے وقت نہیں ہے...بیٹھنا ہے تو بیٹھو۔"اس نے بھی چیخ کر کہہ دیا۔رمشا کا جی چاہا کہ اندر جاکر انکل کو ان کے بیٹے کا انکار پہنچا کر ساری سعادت مندی کی پول کھول دے۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تمہاری باتیں سننے کا...زیادہ ہی تکلیف ہو رہی ہے تو آرام سے جاکر اپنے والد صاحب کو انکار کر دو...میں نے تم سے لفٹ نہیں مانگی تھی۔"وہ تنفر سے تن فن کرتی دور جاکر کھڑی ہوئی۔رضاحمید نے بے بسی سے دیکھا۔پوری آفت یہ لڑکی۔

"رمشا! میرے پاس وقت نہیں ہے...مجھے پہلے ہی دیر ہو رہی ہے۔"وہ زچ ہو گیا۔رمشا نے بھنا کر دیکھا۔

"پلیز بیٹھو..."حمید صاحب کی ڈانٹ کا خیال تھا ورنہ وہ اس کو یونہی چھوڑ کر جاسکتا تھا۔اس کی ذمہ داری حمید صاحب کے ذمے تھی نہ کہ اس کی لیکن وہ جا نہیں سکتا تھا۔وہ حمید صاحب کے سامنے "ہاں" کر چکا تھا۔

"سنا نہیں تم نے کیا کہا ہے میں نے۔"اسے اپنی جگہ سے ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر رضا جھنجلا گیا۔رمشا کو ایک گونہ سکون ملا۔وہ کم از کم اس کے برابر کی تو تھی۔وہ بھلا کیسے اتنی آسانی سے اس کی تلخی برداشت کر لیتی۔

"میرے ساتھ انسانوں کی طرح بات کیا کرو...ہر وقت "تمہارا رویہ برداشت کرنا"میرا کام نہیں ہے...کسی دن میں نے انکل کے سامنے جاکر یہ کہہ دیا تو پھر بھگتنا؛"اکڑ دکھانے سے وہ بھی باز

نہیں آتی تھی۔رضا کا دل چاہا کہ اس سر پھری، منہ پھٹ، بدتمیز لڑکی کو اٹھا کر کہیں پھینک دے۔

"تمہیں کالج نہیں جانا؟..."اس کی بکواس کے جواب میں اپنے غصے کو پیتے ہوئے اس نے تحمل سے کہا۔

"جانا ہے..."وہ آرام سے اسے تپا کر اس کے پیچھے دوبارہ آبیٹھی۔اس دفعہ بیٹھتے ہوئے اس نے جان بوجھ کر رضا کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔رضا بھنا اٹھا۔اندر سے اٹھنے والے تنفر پر بمشکل قابو پایا...ورنہ دل چاہ رہا تھا کہ اس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بددماغ لڑکی کو کسی کھائی میں جا گرائے جہاں سے دوبارہ وہ کبھی اسے دکھائی نہ دے۔

رضا نے تیزی سے بائیک گیٹ سے نکالی۔انتہائی تیز اسپیڈ کے ساتھ وہ گاڑی چلا رہا تھا۔مارے گھبراہٹ کے رمشا کا دم نکلنے لگا۔

"رضا...بائیک آہستہ کرو...ورنہ میں گر جاؤں گی..."رضا کے کندھے کو سختی سے پکڑے وہ اس کے کان کے قریب چلائی۔رضا نے اسپیڈ کم کرنے کی بجائے مزید تیز کر دی۔

صبح کے وقت ہر کوئی آفس، اسکول و کالج کے لیے نکل رہا تھا۔مصروف شاہراہ تھی۔رمشا خوف سے زرد پڑنے لگی۔

"یااللہ...کہیں بائیک کو نہ دے مارے..."وہ دل ہی دل میں ہولنے لگی۔

رضا کے لیے رمشا کی ایک پل کی موجودگی برداشت کرنا مشکل تھی کجا کہ وہ اپنے اتنے قریب بٹھا کر اتنی دیر سے ضبط کر رہا تھا۔وہ جلداز جلد اس

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مصیبت سے جان چھڑانا چاہتا تھا۔ایسے میں اس نے رمشا کی چیخ و پکار پر مطلق دھیان نہ دیا۔

بائیک جیسے ہی کالج کے سامنے رکی رمشا نے صحیح سلامت پہنچ جانے پر خدا کا شکرادا کیا۔

"مجھے لینے کون آئے گا؟"بائیک سے اتر کر اس نے پوچھا۔رضا نے دوبارہ بائیک اسٹارٹ کرکے ایک نظر اسے دیکھا۔

"مجھے کیا پتا... پوچھ لیا ہوتا اپنے انکل صاحب سے..."ایک زہر بھری، کٹیلی نگاہ کالج یونیفارم میں ملبوس وجود پر ڈالی۔رمشا لب بھینچ کر رہ گئی مگر واپسی کی پریشانی ابھی سے ہونے لگی۔

"پھر میں گھر کیسے جاؤں گی؟"اس نے پریشانی سے پوچھا۔

"مجھے کیا پتا؟"رضا کو خود دیر ہو رہی تھی۔رمشا کی پریشانی باعثِ آزار محسوس ہو رہی تھی۔قطعی لہجے میں کہہ دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"روز تو انکل کے ساتھ ہی واپس جاتی ہوں مگر آج..."وہ واپسی پر اکیلی جانے کے خیال سے ہی پریشان ہو اٹھی۔

"انہوں نے مجھے صرف چھوڑنے کا کہا تھا جو میں نے کر دیا۔تم واپس کس طرح جاتی ہو یہ تمہارا دردِ سر ہے میرا نہیں۔"وہ نخوت سے سر جھٹکتے زن سے گاڑی بھگا کر لے گیا۔

رمشا جاتی ہوئی بائیک کی دھول دیکھتے ہوئے لب بھینچ کر رہ گئی۔

"ایک دفعہ میں گھر پہنچ جاؤں پھر دیکھنا انکل سے تمہاری کیسی شامت بلواتی ہوں۔"اس کی انتقامِ حس پھر سے بیدار ہونے لگی۔وہ کلستے اور اسے کوسنوں سے نوازتے گیٹ کراس کر گئی۔

☆...☆...☆

چھٹی کا دن تھا سب گھر پر ہی تھے۔صبح ناشتہ بھی سب نے دیر سے کیا تھا۔ سعود احمد چھٹی کا سارا دن فیملی کے ساتھ ہی گزارتے تھے اگر کبھی موڈ بنا تو ڈنر باہر کر لیتے تھے۔ماما اسپیشل قسم کا لنچ تیار کر رہی تھیں۔نوشین کو ماما نے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

اپنے ساتھ لگایا ہوا تھا۔بقول زرش کے اس کی ٹریننگ ہو رہی تھی کیونکہ بی اے کے فوراً بعد نوشین کی شادی کر دینے کا ارادہ تھا۔اسی لیے ماما اسے گھریلو کاموں میں زیادہ الجھائے رکھتی تھیں۔ان کا خیال تھا کہ ابھی جو سیکھے گی وہ سسرال میں کام آئے گا۔وہ اسے ہر فن مولا بنانے کا ارادہ رکھتی تھیں۔زرش کو اس معاملے میں چھوٹ تھی۔کھانے کے نام پر وہ چائے اچھی بنا سکتی تھی۔باقی کام وہ ماما کی مدد سے ہی کر سکتی تھی، اکیلے تو کچھ بھی کرنا نہیں آتا تھا پھر وہ کچھ لاپروا بھی تھی۔ان کاموں پر خود ہی توجہ نہیں دیتی تھی، یہ سوچ کر کہ ماما پاپا اسے کون سا ابھی سسرال دھکا دے رہے ہیں کم از کم وہ ایم بی اے کرنے سے پہلے تو یہاں سے جانے والی نہیں تھی۔

"پاپا ہمارے کالج میں اگلے ماہ چھٹیاں ہونے والی ہیں۔"دسمبر وکیشن"اس دفعہ میں نے اور نوشین نے ارادہ کیا ہے کہ ہم لوگ اسلام آباد جائیں گے، عثمان بھائی اور زوباریہ بھابی کے ہاں..."وہ لاؤنج میں بیٹھے پاپا سے کہہ رہی تھی۔

"لیکن اس دفعہ تو شاید دسمبر میں میرے پاس وقت نہ ہو۔" پاپا اپنی بزنس مصروفیات کی وجہ سے کم ہی کہیں آتے جاتے تھے۔یہاں کے آفس کا سارا کنٹرول ان کے ہاتھ میں تھا جب کہ دوسرے شہروں اور ملک سے باہر کے وزٹ کے لیے تایا ابو اور سمعان بھائی ہی زیادہ جاتے تھے۔دونوں بھائیوں نے گھر علیحدہ ضرور کیے تھے دل نہیں اور جب دلوں میں وسعت ہو تو بزنس ایک ہو یا علیحدہ علیحدہ فرق نہیں پڑتا۔

"ہمیں نہیں پتا...بس آپ کو اس دفعہ وقت نکالنا ہے۔ابھی تو پورا ایک مہینہ باقی ہے اس لیے میں آپ کو پہلے سے اطلاع دے رہی ہوں۔آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ جب بھی فارغ ہوں گے ہمیں اسلام آباد لے کر جائیں گے۔"

زرش کا انداز کچھ ضد منوانے والا تھا۔سعود احمد مسکرادیے۔

"چلو دیکھتے ہیں، ابھی تو نومبر کا آغاز ہے دسمبر تک...شاید فرصت نکل ہی آئے۔"انہوں نے سوچتے ہوئے کہا تو زرش نے منہ بسورا، جانتی تھی یہ فرصت کبھی نہیں نکلے گی۔ہر بار وہ لوگ کہیں نہ کہیں جانے کا پروگرام بناتے تھے اور ہر بار پروگرام فلاپ ہوجاتا تھا۔ابھی وہ سعوداحمد سے مزید اس موضوع پر بات کرنے کا ارادہ رکھتی تھی کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"السلام علیکم..."سی ایل آئی پر جگمگاتا نمبر دیکھ کر اس نے فوراً کال ریسیو کی۔

"وعلیکم السلام کیسی ہو زرش؟" دوسری طرف ستارہ آپی تھیں زرش کھکھلائی۔

"اے ون... آپ سنائیں...آنٹی، انکل اور بھائی سب کیسے ہیں؟"

"سب ٹھیک ہیں...ممانی جان کہاں ہیں؟"

"ماما اور نوشین کچن میں ہیں...آج ماما اسپیشل لنچ تیار کروا رہی ہیں اسی لیے وہ دونوں وہاں مصروف ہیں۔اس نے مسکرا کر بتایا۔ستارہ بھی ہنس دیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"عفان بھائی کیسے ہیں؟انہیں کہیں ان کا پردہ ایک بندی سے ہے کبھی ہم سے بھی ہیلو ہائے کر لیا کریں۔"

"ہیلو ہائے کا تو میں کچھ نہیں کہہ سکتی البتہ وہ خود یہیں ہے یہ لو بات کر لو اس سے۔"ستارہ نے ریسیور عفان بھائی کی طرف منتقل کیا۔

"السلام علیکم کیسی ہو زری؟"

"آپ سے تو میں سخت قسم کی ناراض ہوں، اس لیے آپ کی کسی بات کا جواب نہیں دوں گی۔"فوراً خفگی کا اظہار بھی کر دیا۔

"ہم سے کیا غلطی ہوگئی سالی صاحبہ؟"دوسری طرف بھی عفان تھا باتوں میں بندے کو رام کرنے والا۔

"غلطی یہ ہوگئی کہ کبھی ملاقات تو کیا کال تک کرنے کی بھائی صاحب نے زحمت نہیں کی۔ہم ہی خود مل آئیں تو مل آئیں۔آپ کو تو یہ بھی توفیق نہیں..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"زرش۔لاؤ مجھ سے بات کرواؤ..."سعود احمد نے کہا۔

زرش نے ریسیور انہیں تھمادیا۔اسے اپنا لڑنے کا پروگرام کھٹائی میں پڑتا محسوس ہو رہا تھا۔

"جیتے رہو...الحمدللہ میں بالکل ٹھیک ہوں۔تمہاری آنٹی بھی فریش ہیں۔"زرش صرف انہیں سن رہی تھی۔

"ہاں بالکل اے ون...ہارون آغا سے کہونا کسی دن ہمارے ہاں بھی چکر لگائیں پوری فیملی کے ساتھ تفصیلی ملاقات کیے کافی دن ہوگئے۔"

"ہاں بیٹا کام تو واقعی بہت ہوتا ہے کم ہی نکلنا ہوتا ہے لیکن اگر آج تم لوگ فارغ ہو تو آجاؤ تمہاری آنٹی اچھا سا لنچ تیار کروا رہی ہیں۔"انہوں نے لگے ہاتھوں دعوت بھی دے ڈالی۔زرش ہنس دی۔

"اچھا بات کراؤ ہارون سے..."وہ اب ہارون انکل سے بات کر رہے تھے۔زرش یک طرفہ گفتگو سنتی رہی۔پاپا نے ریسیور رکھا تو اس نے فوراً پوچھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہارون انکل فیملی سمیت آرہے ہیں۔"

"ہاں...تم ذرا اپنی ماما کو ادھر بھیجو۔"

زرش فوراً کچن کی طرف گئی۔

"ماما! پاپا آپ کو بلا رہے ہیں..."اس نے اطلاع دی۔ماما چکن روسٹ کر رہی تھیں۔ایک منٹ کو رکیں۔

"انہوں نے ہارون انکل کو پوری فیملی کے ساتھ انوائیٹ کیا ہے...میرا خیال ہے عفان بھائی بھی آرہے ہیں۔"اس نے نئی خبر بھی دی۔

"اچھا..."ماما نے حیرت کا اظہار کیا۔پھر انہوں نے نوشین کو دھیان سے کام کرنے کا کہہ کر لاؤنج کی راہ لی۔وہ نوشین کے سر ہوگئی۔

"تم بھی ذرا اپنا حلیہ سنوار لو...عفان بھائی بھی آرہے ہیں وہ تمہیں ماسیوں والے حلیے میں دیکھ کر ہو سکتا ہے منگنی کو ہی خیر باد کہہ دیں۔"زرش کا

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ستانے کا موڈ تھا۔نوشین نے چکن روسٹ برتن میں نکال کر نیپ کن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے اسے گھورا۔

"کہتے ہیں شکل اچھی نہ ہو تو بات ہی اچھی کر لیا کرتے ہیں۔"وہ کیبن سے بیسن نکال کر پلٹی تو زرش ہنس دی۔

"خیر شکل تو مابدولت کی لاکھوں میں ایک ہے۔جو دیکھے دیکھتا رہ جائے البتہ تمہارے متعلق فکر مندی رہتی ہے۔پہلے ہی اللہ نے روپ پورا دیا ہے اوپر سے کچن کی ماسی لگ رہی ہو۔"نوشین کا رنگ ہلکا گندمی تھا لیکن سرخ تھا خوبصورتی میں وہ ہادیہ اور زرش سے کسی بھی طور کم نہ تھی۔نوشین کو اکثر کمپلیکس رہتا تھا کہ اس کا کلر زرش اور ہادیہ کی طرح سفید کیوں نہیں۔گندمی سرخی مائل کیوں ہے۔ایسے میں زرش اسے خوب ستاتی تھی۔اب بھی اس نے کہا تو نوشین کو فکر ہوئی۔

"واقعی زرش، اس وقت میرا کلر بہت گندمی ہو رہا ہے..."وہ اپنے کلر کے معاملے میں بے حد حساس تھی زرش کی ہنسی نکل گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"واقعی... بہت...عفان بھائی ایک نظر دیکھ لیں تو فوراً شادی کے لیے مچل اٹھیں..."

"مرو تم..."نوشین نے پاس پڑا کفگیر اٹھا کر زرش کے بازو پر کھینچ مارا پھر خجل سی ہو کر ہنس دی۔

"یاسمین یہ بیسن چھان کر گھول دو۔مچھلی کے قتلوں پر لگانا ہے۔بیسن والی مچھلی فرائی کرنی ہے۔اب تو مہمان بھی آرہے ہیں، ہوسکتا ہے ماما ایک دو ڈش اور بھی بنادیں۔"

"فرصت تو یوں سمجھیں ادھر بھی نہیں ہوتی مگر بچیوں کی خوشیوں کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے۔"پاپا نے بھی حصہ لیا۔جس کی ہاں میں سب نے ہاں ملائی۔خوشگوار ماحول میں چائے پی گئی۔ڈھیروں باتیں ہو رہی تھیں۔مختلف موضوعات تھے۔جب وقت بیتنے کا ماما کو احساس ہوا تو انہوں نے ٹوک دیا۔

"نوشین...زرش بیٹا! جلدی سے کھانا لگادو۔سب کو بھوک لگی ہوگی۔چار بج رہے ہیں دوپہر کا کھانا تو کسی نے بھی نہیں کھایا ہوگا۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نفیس سی ساڑی میں ملبوس شائستہ بیگم کے انداز و اطوار کی شائستگی دیکھنے کے قابل تھی۔دونوں بہنیں فوراً اٹھ گئیں۔دونوں کے ساتھ ستارہ بھی چلی آئی۔

"ستارہ آپی!عفان بھائی کیسے سوٹڈ بوٹڈ ہو کر آئے ہیں۔دیکھنے کے لائق ہیں۔ہیں ناں..."نوشین شرمیلے انداز میں یاسمین کے ساتھ خاموشی سے برتنوں میں کھانا نکال رہی تھی۔زرش کی بات پر شرمیلی مسکراہٹ ہونٹوں پر آگئی۔

"ارے یہ تو کچھ بھی نہیں...وہ تو بارات کا دلہا بن کر آنے پر بضد تھا میں نے ہی ماموں جان کا ڈراوا دے کر کچھ شرم دلائی۔"وہ اور ستارہ آپی برتن ڈائننگ روم میں لاکر ٹیبل سیٹ کر رہی تھیں۔

"سنا تم نے نوشین بی بی۔اسے کہتے ہیں بے شرمی کچھ تم عفان بھائی سے ہی سیکھ لو۔"اس نے پانی کا جگ اور کولڈ ڈرنگ کی ڈیڑھ لیٹر والی بوتلیں نکالتے ہوئے نوشین کو چھیڑا۔نوشین مزید جھینپی تاہم اسے گھورا ضرور۔

"مجھے تنگ مت کرو...ورنہ بعد میں تمہارا جو حشر ہو گا وہ دیکھنا۔"ڈشوں اور ڈونگوں میں لوازمات نکالتے ہوئے اس نے زرش کو دھمکی دی مگر اسے اثر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کہاں تھا۔کبھی کبھار تو نوشین کو چھیڑنے کا موقع ملتا تھا اور وہ اس موقعے سے بھرپور فائدہ اٹھا رہی تھی۔

انہی چھوٹے موٹے جملوں کے تبادلے میں کھانا لگادیا گیا۔زرش نے ہی سب کو کھانا لگ جانے کی اطلاع دی۔

بڑوں نے پہلے کھانا ختم کیا۔انکل پاپا کے اٹھتے ہی ماما اور آنٹی بھی اٹھ گئیں۔باقی وہ پانچوں ٹیبل پر ہی براجمان رہے۔

"کھانا بہت زبردست تھا کس نے بنایا تھا..."نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے عفان نے زرش کو دیکھا، ساتھ ہی نوشین بھی بیٹھی تھی،شرمائی جھینپی سی۔وائٹ اینڈ اسکائی بلو کلر اس کی رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔اس نے بغور دیکھا۔

"ماما اور آپ کی منگیتر صاحبہ نے مل کر...جواب زرش کی طرف سے آیا۔وہ ہنس دیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ہوں...ہوں...شرم کرو تم سے بڑے ابھی اس محفل میں موجود ہیں۔"وہ گاہے بگاہے بغور دیکھ رہا تھا۔نوشین خوبصورت تھی مگر اس لمحے خوبصورت ترین لگ رہی تھی۔قادر بھائی نے عفان کی چوری پکڑ لی۔عفان پہلے تو جھینپا پھر کھلکھلا کر ہنس دیا۔

"تو آپ بھی بھابھی کو دیکھ لیں میں نے کب منع کیا۔"نوشین نے سر جھکالیا۔زرش کی کھی کھی شروع ہوچکی تھی۔عفان کی اس دیدہ دلیری پر اس نے وکٹری کا نشان بنا کر داد دی۔

نوشین نے کن اکھیوں سے دیکھا۔کریم کلر کے سوٹ میں ملبوس وہ وجیہہ اور قابل رشک لگ رہا تھا۔زندہ دل طبیعت کا مالک تھا اسی لیے ہر دلعزیز تھا۔"میں نے سوچ لیا۔"

"کیا؟"زرش نے چونک کر پوچھا۔

"یہی کہ نوشین کے بی اے کے ایگزامز کے فوراً بعد شادی ہوگی..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آرام سے نوشین کی آنکھوں میں دیکھتے اس کا سکون غارت کرگیا تھا۔وہ ایک دم سر جھکا گئی۔

"دیکھ لیں...اپنے بھائی کی بے شرمی...اپنے منہ سے شادی کی بات کر رہے ہیں دیور صاحب..."ستارہ نے اپنے شوہر کو اکسایا۔

"کوئی بات نہیں...ایسا برا وقت ہم پر بھی آیا تھا...جب یہ بھی بیوی والا ہو جائے گا سب خواب ملیا میٹ ہو جائیں گے۔سر پر ہاتھ رکھ کر رویا کرے گا بچہ..."وہ کہاں چونکنے والے تھے آخر کو وہ بھی عفان کے ہی بھائی تھے۔

عفان اور زرش تو ہنسنا شروع ہوگئے جبکہ بھابی میاں کو گھورنے لگیں۔

"کیا مطلب ہے...یعنی مجھ سے شادی کرکے آپ سر پر ہاتھ رکھ کر رو رہے ہیں۔"ستارہ کے تیور جارحانہ تھے۔قارد بھائی نے مصنوعی ڈرنے کی ایکٹنگ کی۔

"اللہ سے ڈرو بیوی سر پر ہاتھ رکھ کر رونا تو دور کی بات ہے، آٹھ اٹھ آنسو رونا بھی کم ہے..."

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"دیکھ لوں گی آپ کو بھی...ذرا گھر چلیں..."ستارہ نے دھمکایا۔

کھانا کھایا جاچکا تھا۔باقی لوگ بھی اٹھ گئے۔

نوشین، ستارہ اور یاسمین سب کے نکل جانے کے بعد ٹیبل سمیٹنے لگ گئی۔اتنی دیر میں زرش چائے تیار کرچکی تھی۔لاؤنج میں ایک دفعہ پھر محفل جم چکی تھی۔زرش چائے لے کر آئی تو خوب رونق تھی۔ہنسی، مذاق قہقہے۔بہت عرصے بعد ان کے گھر میں ایسا ماحول دیکھنے کو مل رہا تھا۔زندگی یوں تھرک رہی تھی۔

اگر ان لمحوں میں ہادی اور تایا جان کی فیملی بھی ہمارے ساتھ ہوتی تو اس محفل کا رنگ ہی اور ہوتا۔"سب کو چائے سرو کرتے ہوئے زرش کی ذہنی رو اس طرف بھٹک گئی۔

☆...☆...☆

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دوپہر میں سونے کے بعد نہاکر وہ خاصی فریش تھی۔آج طاہرہ بیگم بڑے عرصے بعد بڑے ماموں کے ہاں گئی تھیں۔وہ وہاں کم ہی جاتی تھیں تین چار ماہ بعد اب گئی تھیں۔سعید احمد ایک دوست کے ہاں چلے گئے تھے۔سمعان اپنے کمرے میں سو کر وقت گزار رہے تھے۔علی کا میچ تھا تھوڑی دیر پہلے نہاکر اپنے سازوسامان سمیت وہ چلا گیا تھا۔

فرح نے کھانا کھا کر اپنے لیے چائے بنائی۔دوپہر آہستہ آہستہ سہ پہر میں ڈھل چکی تھی۔وہ لاؤنج کی گلاس وال کے پاس آکھڑی ہوئی۔گلاس وال کے دوسری طرف لان کا منظر بہت دلکش تھا۔آج کل غیر متوقع طور پر گھر میں سکون تھا۔امی ابو کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہو رہا تھا۔اس دن زرش کے چلے جانے کے بعد اسے ڈر تھا کہ اب امی ابو کے درمیان زوروں کی جھڑپ ہوگی مگر بچت رہی تھی۔اس کے بعد سمعان بھائی سے پتا نہیں ابو کی کیا گفت و شنید ہوئی تھی جو امی ابو کے درمیان کی کشیدگی جو مہینوں چلتی تھی ایک بے نام موسم کی زد میں آچکی تھی۔ابھی رات کی ہی تو بات تھی جب ابو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نے اسے امی کو کمرے میں بھیجنے کا کہا تھا پتہ نہیں دونوں میں کیا بات ہوئی تھی۔وہ یہ سوچ کر ساری رات پریشان ہوتی رہی کہ ابھی کسی بھی لمحے دونوں کے جھگڑے کی آواز کمرے سے باہر آنے لگی۔صبح دونوں کے چہرے کھوجتے ہوئے بھی وہ کسی جھگڑے کا سراغ نہ پاسکی تھی۔امی نے خود ابو کے لیے ناشتے کی ٹرے تیار کی۔سمعان بھائی کے ساتھ بھی امی کا رویہ خاصا پیار سمیٹے ہوئے تھا۔خاصے عرصے بعد وہ خالص ماؤں والے انداز میں دکھائی دے رہی تھیں۔نجانے کیا ہونے والا تھا لیکن فرح کو امی پر بہت پیار آرہا تھا۔اپنے گھر کا یہ سکون بہت فرحت بخش محسوس ہو رہا تھا۔خاصا مسرور سا۔

وہ سوچوں میں غرق چائے کے سپ لے رہی تھی جب صرف ہاتھ بھر کے فاصلے پررکھے ٹیلی فون اسٹینڈ کی بیل چیخ اٹھی۔

فرح نے بغیر دیکھے ریسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو..."چائے کا خالی مگ پاس پڑی تپائی پر رکھ دیا۔"السلام علیکم..."آگے بڑھ کر وہ صوفے پر ٹک گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"وعلیکم السلام..."انجانی مردانہ آواز تھی...وہ چونکی...

"فرح!...تم فرح ہو نا!" دوسری طرف بے تابی سے کہا گیا تھا۔وہ الجھ گئی۔

"جی...مگر آپ..."وہ اٹک گئی...

"تھینک گاڈ،تم نے ریسیو کیا ورنہ میری انگلیاں تھک گئی تھیں یہ نمبر ملاتے،ملاتے۔ہر بار تمہاری کوئی ملازمہ یا پھر والدہ کال ریسیو کرتیں۔"

ازحد بے تکلفی سے کہا جا رہا تھا۔فرح تو اپنی جگہ ساکت و صامت سی رہ گئی۔لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ کال کرنے والے کو جان گئی تھی۔

اس درجہ بے تکلفی و اپنائیت۔"

وہ کئی ثانیے حرکت بھی نہ کر سکی۔

"آپ...آپ..."ہوش آیا بھی تو زبان الفاظ ادا نہ کر پائی۔

"کتنا شوق تھا مجھے تمہاری آواز سننے کا۔آج میرا دل کہہ رہا تھا کہ یقیناً کال تم ہی ریسیو کرو گی۔دیکھ لو جذبے سچے ہونے چاہئیں، شدت ہونی چاہیے ہر

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چیز ممکن ہو سکتی ہے۔"دوسری طرف نجانے کون سا سحر پھونکا جا رہا تھا فرح تو مبہوت سی تھی۔

"تم کچھ نہیں کہو گی...کچھ تو کہو...تمہیں نہیں پتا تمہاری آواز میرے اندر کیسے رس گھولتی۔تمہارا سحر مجھے سونے نہیں دیتا۔ساری ساری رات جگاتا ہے۔"

فرح کو لگا وہ اس منتر کے حصار میں مقید ہوتی جا رہی ہے۔

"تم میری ای میل کا جواب نہیں دیتیں...اب بھی خاموش ہو...پلیز فرحی!...کچھ تو کہو...پلیز..."فرح کو لگا اس کے اندر کی لڑکی بس ڈھے جانے کو ہے۔

"آپ...آپ...کون ہیں؟..."وہ بولی بھی تو کیا۔

"محبت کرتا ہوں تم سے اور محبت کی کوئی ذات نہیں ہوتی...کوئی نام نہیں ہوتا محبوب کا کسی حسب نسب سے تعلق نہیں ہوتا۔بس سر تاپا عشق ہوتا ہے اور بس..."دوسری طرف وہ نجانے کس انداز میں بات کر رہا تھا۔فرح کو اعصاب ساتھ چھوڑتے ہوئے محسوس ہوئے۔

"پلیز میرا پیچھا چھوڑ دیں...میں نہیں جانتی آپ کو...میرا صرف ایک جرم تھا۔ میں نے آپ کی میلز کا جواب دیا تھا۔اب وہ سلسلہ میں ختم کر چکی ہوں۔ میں کسی پرنس ورنس کو نہیں جانتی...پلیز یہاں کال مت کیا کریں..." فرح کی آواز بھیگ چکی تھی۔

"فرح!...فرح!..."دوسری طرف اس کی آواز کا بھیگا پن بڑی شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا تھا۔فرح رودی۔

"پلیز...التجا کرتی ہوں آپ سے...میں عزت دار ماں باپ کی بیٹی اور بھائیوں کی بہن ہوں...آپ جو بھی ہیں، آپ کا جو بھی مقصد ہے پلیز مجھے معاف کردیں، میرا پیچھا چھوڑ دیں..."آپ کو کیا پتا آپ کی میلز اور کالز مجھے کس قدر تکلیف سے دوچار کر دیتی ہیں...مجھے اپنا آپ مجرم لگنے لگتا ہے۔"وہ سسک اٹھی۔

"پلیز یہاں کال مت کیا کریں...پلیز..."اس نے ریسیور رکھ دیا اور گھٹنوں میں منہ چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"کون ہے یہ؟آخر کون ہے؟"اس کا ذہن الجھ گیا۔دماغ کی نسیں پھٹنے کو تھیں۔

"کیا واقعی وہ محبت کرتا ہے مجھ سے...کیا واقعی یا پھر کھیل ہے۔"وہ ادھر سوچنے پر مجبور ہوگئی تھی۔

"یا اللہ..."وہ سسک اٹھی..."یااللہ...تو جانتا ہے میں بے قصور ہوں۔میں نے جب محسوس کیا کہ اب معاملہ غلط ہے تو میں نے قدم پیچھے کر لیے تو مجھے رسوا نہ کرنا۔میرے بھائی، میرے والدین مجھ پر بہت اعتماد کرتے ہیں۔مجھے اپنے قدموں پر مضبوط رکھنا...یااللہ..."

وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی۔

☆...☆...☆

بھابی اپنے میکے گئی ہوئی تھیں۔صبح نبیل بھائی آفس چلے گئے تو گھر میں وہ اور اماں تنہا رہ گئیں۔بھابی ہوتی تھیں تو گڑیا کی وجہ سے گھر میں کافی رونق رہتی تھی۔آج کل نویرہ کو گھر کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گھر کی صفائی ستھرائی کے بعد وہ سارا دن ادھر سے اُدھر بولائی بولائی پھرتی رہتی تھی۔بھابی کو گئے تین دن ہی ہوئے تھے۔وہ اس روٹین سے اکتا گئی۔وہ بہت ہنگامہ پرور لڑکی نہیں تھی مگر اتنی کم گو اور اپنی ذات میں مگن رہنے والی بھی نہ تھی۔اس وقت بھی اکتاہٹ و بیزاری سے لبریز وہ قالین پر لیٹی میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔تھوڑی دیر پہلے نہائی تھی۔گرین کٹڑاس شیڈ والے لباس میں وہ کافی فریش لگ رہی تھی۔اس سے کچھ فاصلے پر اماں بیٹھیں دال چن رہی تھیں۔رات میں ان کا یہی پکانے کا ارادہ تھا۔وہ فارغ بیٹھنے کی بجائے ابھی سے چننے لگ گئی تھیں۔نویرہ نے منع بھی کیا تھا کہ وہ خود کرلے گی وہ کچھ نہ کریں مگر ان سے بھی فارغ نہیں بیٹھا جاتا تھا۔اس کے منع کرنے کے باوجود وہ ڈبوں سے دال نکال لائیں۔

کال بیل بجی تو نویرہ نے سر اٹھا کر اماں کو دیکھا۔گیٹ کھولنے کی ذمہ داری اماں یا نبیل بھائی کی تھی۔ان کی غیر موجودگی میں وہ اور بھابی یہ کام سر انجام دیتی تھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں دیکھتی ہوں۔"اماں اٹھ کر باہر چلی گئی تھیں۔نویرہ یوں ہی کہنیاں قالین پر ٹکائے لاپرواہ انداز میں لیٹی میگزین دیکھتی رہی۔

"آؤ بیٹا!...آجاؤ..."نجانے اماں کسے کہہ رہی تھیں۔نویرہ نے سر اٹھا کر جائزہ لینا چاہا۔اس کا خیال تھا کہ نبیل بھائی ہوں گے مگر اماں کے ساتھ فاروق نواز اور اس کے پیچھے شارق زمان کو دیکھ کر وہ ایک دم سیدھی ہوکر اٹھ بیٹھ گئی۔

"السلام علیکم..."شارق زمان اور نواز نے بیک وقت سلام کیا۔نویرہ نے سر کے اشارے سے جواب دیا اور ارد گرد دیکھنے لگی۔پتہ نہیں وہ دوپٹہ کہاں ہے۔وہ اٹھ کر ادھر اُدھر ہو کر دوپٹہ تلاش بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"یااللہ..."پہلی دفعہ اسے حقیقتاً خود پر شرمندگی محسوس ہوئی۔نہانے کے بعد وہ یوں ہی کمرے سے نکل آئی تھی۔گھر میں اس وقت کوئی مرد تو تھا نہیں کہ اسے دوپٹے کا دھیان رہتا اور اب یہ مصیبت۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان نے دلچسپی سے دیکھا۔بغیر دوپٹے کے کنفیوژ۔گھبرائی...شرمائی سی نویرہ قابل توجہ تھی۔

وہ پہلی دفعہ اس لڑکی کا یہ روپ دیکھ رہا تھا۔دل ایک دم اچھل کر حلق میں آگیا۔بغیر دوپٹے کے شرمائی گھبرائی وہ جیتی جاگتی قیامت تھی۔

شارق زمان کیا نواز بھی اس کا یہ روپ دیکھ کر ایک لمحے کو دنگ رہ گیا۔وہ ان کے سامنے ہمیشہ سر پر اچھی طرح دوپٹہ جمائے بڑے باوقار انداز میں آتی تھی کہ نظر بے باکی سے اٹھنے کے بجائے خود بخود احترام سے جھک جائے مگر آج...

نوازفاروق کے دل نے دوسری نظر ڈالنے کو اکسایا مگر وہ دل کو ڈپٹ کر احتراماً صوفے کی طرف بڑھا جب کہ شارق زمان ابھی بھی اس پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔جیسے نظریں اس وجود کی حشرسامانیوں سے ہٹنے کو انکاری ہوگئی ہوں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں سوچ رہا ہوں کہ پاک دامن عورت کسے کہتے ہیں؟"اپنی یہی آواز ہر وقت اس کے تعاقب میں دوڑتی تھی اور اب...

پاک دامن عورت کا یہ کون سا روپ تھا۔وہ ایک دم نظریں جھکا گیا۔دل میں احترام جاگا۔

"بیٹھو بیٹا کھڑے کیوں ہو۔"اماں نے لاؤنج کی تمام لائٹس آن کر دیں۔شارق نواز سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا اس طرح کہ نویرہ عقب میں ہوگئی۔

نویرہ نے شکر ادا کیا میگزین سینے سے لگائے بغیر ادھر اُدھر دیکھے اس نے ناک کی سیدھ میں چلتی اپنے کمرے میں آکر ہی دم لیا۔

"یااللہ..."کوفت سے اس کا برا حال تھا۔کبھی ایسا نہیں ہوا تھا کہ وہ اس حلیے میں کسی کزن چچا وغیرہ کے سامنے آجائے۔نبیل بھائی کے سامنے کبھی کبھار دوپٹے کا خیال نہیں رہتا تھا مگر کندھوں اور سینے پر پھیلا ہوتا تھا۔رضا حمید

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سے وہ لاکھ بے تکلف تھی مگر اس سے بے تکلفی کے باوجود اس کے سامنے بغیر دوپٹے کے کبھی نہیں آئی تھی اور اب...

دوپٹہ بستر پر پڑا ہوا تھا اٹھا کر اس نے کندھوں پر پھیلا لیا۔آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر ہیئربرش کو جلدی جلدی بالوں میں پھیرنے لگی۔لمبے گھنے سیاہ بال ریشم کی طرح ملائم تھے۔بالوں کا جوڑا بنا کر ہیئرپن لگائی۔اس نے دوپٹہ اچھی طرح سر پر جمایا۔

"کیا ضرورت تھی مجھے بغیر ڈوپٹے کے کمرے سے نکلنے کی۔"ایک نظر خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے اس نے خود کو کوسا۔

"یہ شارق بھائی بھی کتنے عجیب ہیں۔پہلے کبھی کوئی تعلق نہیں تھا...نہ ملنا، نہ ملانا، نہ ہنسنا، نہ بولنا اور کیسے ایک دم بدلنے لگے ہیں اور وہ دیکھتے کیسے ہیں۔پہلے تو کبھی واسطہ نہیں پڑا تھا اتنے تو آدم بیزار

تھے مگر اب...ایک دفعہ نظر اٹھے تو جھکتی نہیں ہے...اب بھی کیسے منہ پھاڑ کے دیکھ رہے تھے۔جیسے پہلی دفعہ دیکھ رہے ہوں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان کی نگاہوں سے اسے الجھن سی ابھی تک محسوس ہو رہی تھی، یوں لگ رہا تھا کہ جیسے ابھی بھی ان کی نگاہیں اس کے وجود کا طواف کر رہی ہوں۔کوفت سے برا حال تھا۔

"نویرہ بیٹا کہاں ہو؟"کمرے سے باہر اماں کی پکار سنائی دی تو وہ اپنے خیالوں سے چونکی۔

"جی اماں..."وہ ایک دم دروازے میں آئی۔

"شارق اور نواز آئے بیٹھے ہیں...کھانے پینے کے لیے کچھ لاؤ۔"انہوں نے کہا تو اس نے سر ہلایا لیکن چہرے کی الجھن رفع نہ ہوئی۔

"یہ دونوں کیوں آئے ہیں...خیریت ہے ناں..."نواز تو خیر منگنی کے بعد دوسری دفعہ ان کے گھر آیا تھا لیکن شارق زمان بھی منگنی والے دن ہی مہمان بن کر آیا تھا۔

"کہہ رہے تھے کہ نبیل نے دونوں کو بلوایا ہے۔شاید کوئی کاروباری کام ہے بس نبیل بھی پہنچ رہا ہوگا۔کھانے کے لیے میں نے پوچھا ہے منع کر رہے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہیں۔چائے وغیرہ لے آؤ میں ادھر ہی ہوں...“اماں جلدی سے ہدایت دیتی پلٹ گئیں۔

کچن میں آکر اس نے چائے کا برتن رکھا فریج میں کافی کچھ محفوظ تھا۔دوپہر میں ہی اس نے کباب بنائے تھے۔سموسے بھی تھے۔اس کے علاوہ کیک اور کٹلس بھی تھے۔سب کچھ نکال کر اس نے اوون میں گرم کیا۔نمکو، بسکٹ، کیک، کباب، سموسے اور کٹلس وغیرہ سے ٹیبل ٹرالی سجا کر وہ چائے کی طرف پلٹی جو ان کو گرم کرنے کے دوران بنا چکی تھی۔ٹرالی سلیقے اور طریقے سے سجا کر وہ ادھر ہی چلی آئی۔

دونوں اماں سے باتیں کر رہے تھے۔وہ کمرے میں داخل ہوئی تو گفتگو کا تسلسل ٹوٹا۔چائے بناکر اس نے باری باری دونوں کو دی۔

”شکریہ...شارق نے تو یونہی کپ تھام لیا جب کہ نواز نے شکریہ کہا۔

”نویرہ! پتا تو کرو نبیل کب تک آجائے گا۔“اماں کو چائے کا کپ تھمایا تو انہوں نے کہا وہ سر ہلا کر ٹیلی فون اسٹینڈ کی طرف چلی آئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق زمان نے دیکھا۔وہ نمبر ملا رہی تھی۔سروقد، مناسب سراپا،خوبصورت، دلکش خدوخال تھے۔

سلیقے سے اچھی طرح سر پر دوپٹہ جمایا ہوا تھا۔

مکمل دھیان و توجہ سے وہ نمبر ملا رہی تھی۔

شارق زمان غیر اختیاری کیفیت سے لاشعوری طور پر اسے دیکھے گیا۔

کال مل گئی تھی وہ دھیمے لب و لہجے میں بات کر رہی تھی۔

”آپ کب پہنچ رہے ہیں؟“وہ پوچھ رہی تھی۔شارق زمان کا پورا وجود کان بن گیا۔

”جی...دونوں ہی ہیں۔جی...چائے دی ہے میں نے...جی...اماں پاس ہی ہیں...اچھا جلدی آئیں۔“یکطرفہ گفتگو شارق زمان نے بغور سنی تھی۔نواز اماں سے باتوں میں مصروف تھا جب کہ اس کی پوری توجہ اس وجود کی طرف تھی۔ریسیور رکھ کر وہ پلٹی تو سیدھی نظر شارق زمان کی اٹھی نظروں سے جاٹکرائی۔شارق

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

زمان کی آنکھوں میں سلگتی، مچلتی ایک عجیب سی کیفیت تھی۔وہ حق دق رہ گئی۔ایک نگاہ نظریں ہٹا کر دوبارہ سے دیکھا تو وہ اسی طرح ہی متوجہ تھا۔ انتہائی ریلیکس موڈ میں بایاں بازو صوفے کی پشت پر پھیلائے دائیں ہاتھ میں چائے کا مگ تھامے۔نویرہ ایک دفعہ پھر سلگ اٹھی۔

گرین لباس میں اس کی خوبصورت رنگت بہت نمایاں تھی بلکہ کندن کی طرح دمک رہی تھی۔اس نے انتہائی ناگواری سے شارق زمان کی نگاہوں میں دیکھا۔نویرہ کی آنکھوں کی برہمی بہت نمایاں تھی۔شارق زمان نگاہ پھیر گیا۔شارق زمان کے نگاہ پھیر لینے پر وہ مزید الجھی۔

”یہ شارق بھائی ایسی حرکتیں کیوں کر رہے ہیں...ہوسکتا ہے یہ ان کا نارمل انداز ہو۔میری ہی چھٹی حس غلط سمجھ رہی ہو۔“وہ الجھ کر خود کو ہی موردِالزام ٹھہرا گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”اماں! نبیل بھائی بس پانچ منٹ میں پہنچ رہے ہیں۔“اس نے اماں کو بتایا تھا۔اماں نے سر ہلایا۔یقیناً نواز کی موجودگی میں نویرہ کا اب بھلا کیا کام تھا۔وہ باہر کی طرف لپکی۔

”بیٹھو نویرہ۔“شارق زمان اسے باہر نکلتے دیکھ کر ایک دم کہہ اٹھا۔وہ چونک کر رکی۔

”نہیں شارق بھائی...مجھے کچن میں کچھ کام ہے۔آپ پلیز اماں سے باتیں کریں۔“

شارق کا یوں روکنا اسے حقیقت میں ناگوار گزرا تھا۔تاہم لہجے پر قابو پاکر اس نے وہاں موجود سائیڈ تپائی پر رکھی دال کی ٹرے اٹھا کر کچن میں چلی آئی۔

”شارق بھائی کی ان حرکتوں کا کیا مطلب ہے؟آخر وہ کہنا کیا چاہتے ہیں۔“ ٹرے سلیب پر پٹختے وہ کتنی دیر تک ساکت کھڑی رہی۔

”آخر مجھے شارق بھائی کی نظروں کی ناگواری بار بار اتنی شدت سے کیوں محسوس ہو رہی ہے۔“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ اب سنجیدگی سے سوچ رہی تھی۔

وہ گزشتہ تمام ملاقاتیں یاد کرنے لگی۔یہ ملاقات سلام دعا سے زیادہ نہ تھی۔ ایک ادھ نظر کے تبادلے کے سوا کچھ نہ تھا۔اسی لیے تو وہ لاشعوری طور پر شارق زمان کی کم گو شخصیت سے متاثر تھی۔ان کے اندر کی تلخی کا راز جاننے کی جستجو سینے میں اکثر سر اٹھاتی تھی۔ابھی کل کی ہی تو بات تھی کہ جب اس کے دل میں شارق زمان کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیرنے کی خواہش بھی ابھری تھی۔اپنی خوشیاں اسے دیکھ کر اس کے دکھ لے کر مگر اب...

"ہوسکتا ہے میرا وہم ہو...جس بات سے مجھے تکلیف پہنچ رہی ہے ہو سکتا ہے وہ ان کی عادت ہو۔میں کون سا ان کو بہت گہرائی سے جانتی ہوں۔"اس نے پھر کوئی توجیہہ نکال لی۔

تھوڑی دیر میں نبیل بھائی بھی پہنچ گئے۔وہ ان دونوں کو لے کر اپنے کمرے میں چلے گئے اور اماں کچن میں چلی آئیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تم کھانے پینے کا بندوبست کرو...ہوسکتا ہے نبیل انہیں کھانے پر روک لے۔"

"پھر تو دال چاول نہیں پکاؤں، کوئی اور چیز بنالیتی ہوں۔"

"ہوں یہ بھی اچھا ہے ساتھ میں دال چاول بھی پکالو۔صبح نبیل خاص طور پر کہہ کر گیا تھا کہ کتنے دن ہوگئے ہیں دال چاول کھائے ہوئے۔"اماں نے کہا تو وہ سر ہلا کر فریج کی طرف بڑھی۔

فریج میں چکن بھی تھا اور چھوٹا گوشت بھی۔وہ سوچنے لگی کہ تھوڑے سے وقت میں آرام سے کون سی چیز بن سکتی ہے پھر کچھ سوچ کر اس نے دونوں گوشت نکال لیے۔دال گوشت کے ساتھ اس نے روٹیاں بنالیں البتہ چکن پلاؤ ساتھ ضرور بنایا تھا۔سلاد رائتہ میٹھے میں کسٹرڈ بنالیا۔جلدی میں وہ صرف یہی کر سکتی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دوپہر ڈھل چکی تھی۔کھانا ٹیبل پر لگا کر اس نے اماں کو اندر بھیجا تاکہ وہ ان کو کھانے پر بلا لائیں۔وہ پانی کا جگ بھر کر ٹیبل پر لائی جب اماں کے ساتھ وہ تینوں آگئے۔

"اتنا اہتمام...ہم مہمان تھوڑی ہیں...آپ نے تو چچی اماں تکلف کر ڈالا۔"نواز ٹیبل دیکھ کر کہہ رہا تھا۔اماں ہنس دیں۔

"ابھی کہاں اہتمام کیا۔نویرہ جلدی میں صرف یہی بنا سکی۔"وہ ایک طرف کھڑی اماں کی بات پر مسکرادی۔وہ لوگ بیٹھ گئے۔

"چکن پلاؤ و دال گوشت۔زبردست مزہ آگیا۔"دال چاول کے ساتھ گوشت نبیل بھائی کی محبوب غذا تھی۔ڈونگے سے ڈھکن اٹھا کر وہ خوش ہو رہے تھے۔

"ہماری نویرہ سے اچھا دال گوشت و چکن پلاؤ کوئی اور بنا ہی نہیں سکتا۔"نبیل باری باری شارق اور نواز کے لیے کھانا نکالتے ہوئے بتا رہا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آؤ نویرہ ادھر کیوں کھڑی ہو۔بیٹھ کر کھانا کھاؤ۔"ایک تو نواز فاروق کی موجودگی پھر شارق کی وجہ سے وہ انکار کرگئی۔

"میں کھاچکی ہوں...پلیز آپ لوگ کھائیں..."اس نے سلیقے سے معذرت کی۔

شارق زمان نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"تم ہمارے ساتھ کھانا نہیں چاہتیں یا پھر نواز کی موجودگی میں پرہیز کر رہی ہو۔"بظاہر مذاق تھا جیسا کوئی بھی کزن ازراہِ تفنن کرتا ہے مگر نویرہ کو اماں اور نبیل بھائی کی موجودگی میں بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں۔"اسے کچھ تو کہنا ہی تھا نواز اس کی طرف دیکھ کر مسکرادیا۔

"ہمارے بزرگوں کا ادب و لحاظ رکھنے والے ہیں۔چاہے وہ نواز ہو یا پھر نویرہ۔چچازاد ہونے کی حیثیت سے بھی ایک اٹوٹ تعلق ہے مگر جو نیا تعلق بنا ہے وہ اپنی جگہ مسلم ہے۔"اماں نے بھی شارق کی بات کا جواب دیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

وہ ایک لحظہ کو لاجواب ہوگیا۔

"پھر تو دونوں کو پردے ہیں بٹھا دینا چاہیے آپ کو۔" مسکرا کر وہ پھر کہہ رہا تھا۔اماں کے ساتھ نبیل بھی ہنس دیا۔

"اب ایسی بھی بات نہیں...منگیتر سے بڑھ کر یہ دونوں کزن ہیں...اب ہمارا خاندان اتنا دقیانوسی بھی نہیں کہ یوں پابندیاں لگائے جس سے بے جا حس کا احساس ہو۔" نبیل بھائی نے شارق کو تفصیلی جواب دیا۔

"تو پھر نویرہ کو یہیں بیٹھ کر ہمارے ساتھ کھانا کھانا چاہیے۔چچی اماں اور نبیل کو کوئی اعتراض نہیں۔" شارق نے خود ہی کہا تھا اماں اور نبیل بھائی خاموش رہے۔

نویرہ کو شارق کا یہ رویہ سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔

"بات اعتراض کی نہیں۔بات شرم و حیا اور رکھ رکھاؤ کی ہے۔پلیز آپ لوگ تکلف مت کریں۔اماں کسی چیز کی ضرورت ہو تو مجھے آواز دے لیجیے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

گا۔" شارق کو جواب دے کر اس نے اماں کو بھی کہا اور پھر وہاں سے نکل گئی۔

نواز نے معنی خیز انداز میں شارق زمان کو آنکھوں ہی آنکھوں میں تاڑا۔جیسے کہہ رہا ہو۔

"اسے کہتے ہیں شرم و حیا اور رکھ رکھاؤ۔" اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھرک رہی تھی۔شارق نے سر جھٹکا۔

"واقعی شرم و حیا اور رکھ رکھاؤ یہی ہے۔" کھانا کھاتے ہوئے وہ مسلسل اسی بارے میں سوچ رہا تھا۔

☆...☆...☆

کالج سے واپسی پر علی اسے گھر لے جانے کی بجائے پھوپو کے ہاں لے آیا۔ اس نے بہت منع کیا، امی کی ناراضی کا ڈراوا بھی دیا لیکن وہ بھی اپنی من

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

مانی کرکے ہی رہا۔فرح پھوپو کے ہاں آکر بھی وہ امی کی ناراضی کے خوف سے ہولتی رہی۔

انکل اور وقار بھائی تو آفس میں تھے۔ہادی آپی اور پھوپو کے علاوہ ستارہ باجی بھی تھیں جو آج ہی میکے آئی تھیں۔پھوپو اسے اتنے عرصے بعد اپنے گھر میں دیکھ کر بہت خوش تھیں۔اس کی خوب آؤ بھگت ہو رہی تھی۔دوپہر کے کھانے کے بعد اس نے علی کو واپس چلنے کا کہا تو پھوپو نے سختی سے منع کر دیا۔

"کوئی ضرورت نہیں اتنی جلدی جانے کی۔تین مہینے بعد تم یہاں آئی ہو اور اتنی جلدی جانے کے لیے بھی تیار ہوگئی ہو۔"فرح نے بے چارگی سے پھوپو کو دیکھا۔امی کا خوف نہ ہوتا تو ضرور رکتی مگر اب وہ کیا بتاتی کہ امی، پھوپو اور ان کی فیملی سے کتنا خار کھاتی ہیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ کو بتایا تو ہے کہ یہ علی کا بچہ مجھے سیدھا کالج سے یہاں لایا ہے۔امی پریشان ہو رہی ہوں گی۔تیسرا گھنٹہ چل رہا ہے۔"علی کی طرف شکایتی انداز سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا تو پھوپو نے ایک دم علی کی طرف رخ کیا۔

"علی تم گھر چلے جاؤ، فرح آج یہیں رہے گی،میں سعید سے فون پر بات کر لوں گی۔کل تمہارے پھوپا یا وقار کوئی چھوڑ آئے گا۔"انہوں نے فوراً ہی اس مسئلے کا حل نکال لیا۔ستارہ اور ہادی آپا خاموشی سے مسکراتے ہوئے دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔فرح تو پھوپو کے اس نئے آرڈر پر بھونچکا سی رہ گئی۔

"نہیں پھوپو...پھر کسی دن آجاؤں گی۔آج نہیں۔یوں بغیر بتائے چلے آنے پر امی بہت خفا ہوں گی اور مزید رکنے پر نہ...بابا...نہ..."اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا۔

"ہادی مجھے موبائل دو میں خود طاہرہ سے بات کر لیتی ہوں کہ فرح آج یہیں رکے گی۔"انہوں نے نیا حکم دیا تو فرح علی کو دیکھنے لگی۔وہ مسکرا رہا تھا۔ہادی آپا نے موبائل میں نمبرز ڈائل کرکے پھوپو کو تھمایا تو فرح خاموشی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سے دیکھنے لگی۔امی پھوپو اور ان کی فیملی کو سخت ناپسند کرتی تھیں اور فرح کو اس بات کا اچھی طرح اندازہ تھا کہ اگر وہ یہاں رک گئی تو امی کا موڈ سخت خراب ہو جائے گا لیکن پھوپو سے بحث کون کرے۔

"وعلیکم السلام...کیسے ہو سمعان بیٹے؟"سمعان بھائی کا نام سن کر فرح حیران ہوگئی کہ وہ تو اس وقت آفس میں ہوتے ہیں لیکن آج گھر پر تھے۔

"الحمدللہ...میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہوں...تم سناؤ طاہرہ کہاں ہے؟"وہ پوچھ رہی تھیں اور فرح خاموشی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"ارے...اس میں پریشانی والی کون سی بات ہے۔فرح اور علی ادھر ہیں میرے ہاں۔بچے ہیں خیال نہیں رہا کہ پہلے فون کرتے...فرح تو ابھی بھی پریشان ہو رہی ہے، یہ لو خود بات کر لو۔"انہوں نے موبائل فرح کو تھما دیا۔

"السلام علیکم بھائی..." پھوپو کی یکطرفہ گفتگو سے وہ کچھ نہ کچھ تو سمجھ گئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں نے علی کو منع بھی کیا تھا...وہ مان ہی نہیں رہا تھا۔میں نے اسے کہا بھی تھا کہ امی کو کم از کم فون کرکے اطلاع ہی دے دے لیکن کہہ رہا تھا کہ امی سے جوتے کھانے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں۔" فرح نے جوں کے توں علی کے الفاظ سمعان کو پہنچائے۔

"پھوپو نہیں آنے دے رہیں...کہہ رہی ہیں آج یہیں رکوں۔"اس نے پھوپو کی طرف دیکھا وہ اس کی طرف ہی متوجہ تھیں،فوراً موبائل اس سے لے لیا۔

"فرح یہاں رکے گی علی کو بھیج دیتی ہوں۔اتنے عرصے بعد اگر غلطی سے وہ آگئی ہے تو کیا ہوا۔بس میں نے کہہ دیا ہے کل تمہارے پھوپا یا وقار چھوڑ آئیں گے...بیگ اس کے پاس ہے یونیفارم بھی ہے یہیں سے کالج چلی جائے گی۔"

"اگر...مگر...کچھ نہیں...میں نے طاہرہ کو اطلاع دینے کے لیے کال کی تھی۔خیر وہ بات نہیں کرنا چاہتی تو اور بات ہے تم اسے اطلاع دے دو...اچھا ٹھیک

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ہے، اللہ حافظ۔"پھوپو نے موبائل بند کرکے ہادی آپا کو تھماتے ہوئے فرح کو دیکھا۔

"سمعان کو کہہ دیا ہے میں نے' تم آج یہیں رہو گی۔طاہرہ سے وہ خود ہی بات کر لے گا۔اب آرام سے بیٹھو۔تمہارا اپنا گھر ہے۔اتنی پریشان کیوں ہو رہی ہو۔"پھوپو کی بات پر وہ کچھ پرسکون ہوگئی۔اسے پتا تھا اب سمعان بھائی امی کو سمجھا لیں گے۔

"پھر پھوپو میں جاؤں۔" علی نے پوچھا تو پھوپو نے سر ہلا دیا۔

"علی تو ہر ہفتے ایک چکر لگا لیتا ہے لیکن تمہیں تو مہینوں گزر جاتے ہیں یہاں قدم رکھے۔ہر بار میں تایا ابو اور سمعان کو کہتی ہوں تمہیں بھی ساتھ لائیں مگر نہ جی۔اب علی کو میں نے کہا تھا، شکر ہے آج اسے خیال آہی گیا۔" ہادی آپا نے کہا تو وہ ہنس دی۔وہ اچھی طرح سے علی کی چالاکی سمجھ گئی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

علی کے چلے جانے کے بعد وہ کچھ دیر پھوپو کے ساتھ باتیں کرتی رہی پھر پھوپو لیٹنے چلی گئیں تو وہ ستارہ باجی کے ساتھ ان کے کمرے میں آگئی۔

"پچھلے ہفتے اتوار کو ہم سب چھوٹے ماموں کے ہاں گئے تھے۔انہوں نے کھانے پر انوائٹ کیا تھا۔نوشین تو شرمائی لجائی رہی لیکن زرش نے خوب نوشین کا ریکارڈ لگایا۔" ستارہ باجی مسکرا کر بتا رہی تھیں۔جب اچانک چلتے چلتے وہ ان کی اسٹیڈی ٹیبل کے قریب آکر رک گئی۔شادی سے پہلے بھی ستارہ کا کمرہ ایسے ہی تھا اور اب بھی۔ستارہ سب سے چھوٹی ہونے کی وجہ سے گھربھر کی لاڈلی تھی۔شادی کے بعد سسرال کی بھی لاڈلی بن گئی تھی۔وہ ان کی اسٹیڈی ٹیبل پر پڑی کتابیں کھنگال رہی تھی کہ کتاب میں سے ایک صفحہ نکل کر ٹیبل پر گر گیا۔جیسے ہی فرح نے وہ پیج اٹھایا تو ستارہ نے پیچھے سے جھانک کر کہا۔

"کیا دیکھ رہی ہو۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کچھ نہیں...کتابیں دیکھ رہی تھی۔آپ کے پاس شاعری کا اچھا خاصہ مجموعہ ہے۔"وہ صفحے کی تہیں کھول ہی رہی تھی کہ اچانک ستارہ نے اس کے ہاتھ سے صفحہ کھینچ لیا۔

"یہ بہت خاص صفحہ ہے۔تمہارا دیکھنا منع ہے؟انہوں نے ایک دم صفحہ اپنی مٹھی میں بھینچ لیا۔فرح نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"کیوں..."ایسی بھی اس میں کیا بات ہے جو میں نہیں دیکھ سکتی؟" فرح کو ستارہ کی حرکت سے تجسس ہوا۔شرارتاً چھیڑا تو وہ ہنس دی۔

"بہت خاص بات ہے۔" کچھ ہجر کی کہانی ماہتاب کی زبانی ہے۔"تمہاری سمجھ میں نہیں آئے گی۔" وہ اسے شرارتی نظروں سے دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔ہوسکتا ہے قادر بھائی سے متعلق کوئی سیکرٹ ہو۔اس نے سوچا۔ستارہ کی ایک شاعری کی ڈائری اٹھا کر ورق گردانی کرنے لگی۔اچانک اس کا ذہن الجھ گیا۔

"یہ رائٹنگ..." اسے یاد کرکے بھی کچھ یاد نہ آیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ستارہ آپی! آپ کی لکھائی تو بہت پیاری ہے۔جیسے صفحے پر موتی پرویا ہوا ہو۔"

"ہوں...سعد بھی یہی کہتا ہے بلکہ اسے تو میری رائٹنگ اتنی پسند ہے کہ جب بھی میں اسے خط لکھتی ہوں تو جواباً میری رائٹنگ کی تعریف میں خط لکھنا نہیں بھولتا اور اس کے تعریفی خطوط پڑھ کر قادر بہت ہنستے ہیں۔قادر کی لکھائی اتنی صاف نہیں ہے۔وہ بھی میری رائٹنگ کو بہت پسند کرتے ہیں۔"

"سعد بھائی کب تک واپس لوٹیں گے..."کتابیں چھوڑ کر وہ بستر پر آبیٹھی۔ستارہ بھی اس کے قریب چلی آئی۔

"امی کہتی ہیں جلدی آجائیں لیکن بھائی کا ارادہ ابھی چند ماہ اور وہاں رکنے کا ہے۔وہ وہاں مزید کچھ پریکٹس کرنے کے موڈ میں ہیں۔"

"دوباریہ بھابی کے علاوہ یہ دوسرا بندہ ہوگا جو ہمارے خاندان میں ڈاکٹر ہوگا۔"ستارہ نے سر ہلایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اور وہ بھی ہارٹ اسپیشلسٹ۔" ستارہ کے لہجے میں اپنے ذہین ترین بھائی کے لیے فخر اور مان تھا۔

"آپ کی اور سعد بھائی کی بہت زیادہ انڈراسٹینڈنگ ہے۔ہیں ناں..."

"ہوں...قادر بھی یہی کہتے ہیں۔میں ہر وقت سعد بھائی...سعد بھائی کرتی رہتی ہوں تو اکثر وہ جھنجلا بھی جاتے ہیں۔جب بھی سعد کا فون آتا ہے تو اس سے میری بہت شکایتیں کرتے ہیں۔"فرح مسکرا کر دیکھنے لگی تو اچانک ستارہ کو کچھ یاد آگیا۔

"ارے ہاں سعد بھائی نے اپنی تصویریں بھیجی ہیں دیکھو گی..." اس نے سر ہلایا تو وہ بیگ سے موبائل نکال لائی۔"ڈاکٹر سعد جمال" کی ڈھیروں تصویریں تھیں۔ہر تصویر میں اس کی وجاہت و شخصیت کا وقار بھرپور تاثر چھوڑ رہا تھا۔

"زبردست...سعد بھائی تو بڑے ہینڈسم ہوگئے ہیں۔آپ کے موبائل کا رزلٹ بھی بہت اچھا ہے۔ہر تصویر اتنی کلیئر ہے کہ حد نہیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میری تقریباً روز ایک گھنٹہ سعد سے چیٹنگ ہوتی ہے۔کبھی کمپیوٹر پر کام کرتے ہوئے کال بھی کرتے ہیں۔کچن میں چائے بناتے۔اسٹیڈی کرتے بہت اچھے لگتے ہیں۔"ستارہ سعد کی تعریفوں میں مصروف ہوچکی تھی۔فرح مسکراتی رہی۔

اس کی جب بھی ستارہ سے ملاقات ہوتی تھی ہر بار ان کا موضوع گفتگو صرف سعد جمال کی ذات ہوا کرتی تھی۔سعد یہ ہے' وہ ہے' یہ کرتا ہے' وہ کرتا ہے۔اب سعد ایسا ہو گیا۔آج کل سیر کے لیے فلاں جگہ گیا ہوا ہے۔اس بات سے وہ یہ اندازہ لگا سکی کہ ستارہ کی سعد کے ساتھ اس قدر انڈر اسٹینڈنگ ہے کہ اس کی گفتگو کسی اور موضوع کی طرف جا ہی نہیں سکتی۔

"میں بھائی کو بتاؤں گی کہ تم نے انہیں ہینڈسم کا لقب دیا ہے۔اپنی تعریف سن کر بڑے خوش ہوتے ہیں۔ابھی میں انہیں SMS کرتی ہوں کیسے فوراً ری پلے کرتے ہیں۔"

ستارہ شادی کے بعد بھی نہیں بدلی تھی۔اسی طرح کھلکھلاتی، مسکراتی لاابالی پن کا مظاہرہ کرتی رہتی تھی۔ستارہ کی انگلیاں تیزی سے ایس ایم ایس لکھ رہی تھیں۔فرح بستر پر بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔

"میں نے ایس ایم ایس سینڈ کر دیا ہے، دیکھنا کیسے ری پلے کرتے ہیں۔"اس نے مسکرا کر فرح کے صاف و شفاف چہرے کو دیکھا۔جس پر بڑی متانت بھری مسکراہٹ ٹھہری ہوئی تھی۔

"کیا لکھا ہے؟" فرح نے پوچھا۔

"جو بھی لکھا وہ جانے دو بس دیکھو میسج پڑھتے ہی کال کیسے آتی ہے۔"ابھی ستارہ کے الفاظ اس کے منہ میں ہی تھے کہ موبائل ٹون بجنے لگی۔

"دیکھو آگئی کال...بڑی کوئیک سروس ہے سعد بھائی کی۔" فرح کھلکھلا کر ہنس گئی۔"سعد بھائی ہیں..." ستارہ نے فوراً کال ریسیو کی۔

"وعلیکم السلام۔" ستارہ کے لہجے میں ہی کیا آنکھوں میں بھی ایک پراسرار سی چمک

"ابھی فرح کہہ رہی تھی کہ بڑی کوئیک سروس ہے سعد بھائی کی..." ہنستے ہوئے ستارہ نے اس کا حوالہ دیا تو فرح جھینپ سی گئی۔

"بات کرواؤں...؟"وہ پوچھ رہی تھیں۔فرح نے ایک دم نفی میں سر ہلایا۔

سمعان بھائی اور ابو کے پاس اکثر سعد کی کالز آتی رہتی تھیں۔جب سے وہ گیا تھا شاید ہی فرح کی کبھی بات ہوئی ہو۔ایک جھجک سی تھی۔

"فرح انکار کر رہی ہے۔" ستارہ نے اس کا انکار سعد تک پہنچا دیا۔لہجے میں اب بھی شرارت تھی۔

"اچھا... دھمکیاں تو مت دو کرواتی ہوں۔" ستارہ نے موبائل اس کی طرف بڑھایا تو فرح نے ایک دم ہاتھ اٹھا کر انکار کر دیا۔

"مجھے نہیں کرنی کوئی بات وات۔" اس نے بدستور سر نفی میں ہلایا۔

"کر لو کچھ نہیں ہوتا۔"ستارہ نے اس کے کان سے موبائل لگادیا۔مجبوراً فرح کو بات کرنا پڑی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"السلام علیکم۔" اس کی نگاہ ستارہ کی مسکراہٹ پر تھی وہ کچھ پزل سی ہو رہی تھی۔

"وعلیکم السلام۔" دوسری طرف سے سعد کی بڑی پرجوش بھاری آواز سنائی دی۔"کیسی ہو؟"

"جی ٹھیک ہوں۔" اس نے سر ہلایا۔ستارہ ابھی بھی اس کے پاس بیٹھی مسکرا رہی تھی۔

"آج تم ہمارے ہاں کیسے آگئیں...میں نے تو سنا ہے تمہیں ہمارے ہاں آنا سخت برا لگتا ہے۔"

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں...بس فرصت ہی نہیں ملتی۔" پزل تو وہ اب بھی ہو رہی تھی مگر بات کرتے ہوئے پراعتماد بھی تھی۔سعد جمال اس کا سگا پھوپی زاد تھا کوئی غیر تھوڑی تھا۔یہی اعتماد کافی تھا۔

"یوں کہو ممانی جان کا ڈر ہے جو تمہیں آنے سے روکتا ہے۔" فرح چپ رہی۔"اسٹیڈی کیسی جا رہی ہے؟"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت اچھی..."اس نے مختصراً کہا پھر اس سے پہلے کہ سعد کچھ اور کہتا اس نے موبائل ستارہ کو تھما دیا اور خود اٹھ کر کھڑکی کے پاس جاکھڑی ہوئی۔

"ہیلو...ہاں سعد میں ہوں ستارہ...میں کیا جانوں؟ میں نے تو بات کروائی ہے اب وہ بات نہیں کرنا چاہتی تو میرا کیا قصور۔" ستارہ کہہ رہی تھی۔فرح نے کھڑکی کھول دی۔

"اوکے دیکھوں گی...تم نے ذمہ داری ہی ایسی کندھوں پر ڈالی ہوئی ہے اب کیا کیا جاسکتا ہے۔ٹھیک ہے پھر بات ہوگی...نہیں آج رات نہیں...ہاں ٹھیک ہے کل ہوگی۔اچھا بابا...میں ایم ایم ایس کردوں گی۔اب خوش...اوکے اپنا خیال رکھنا۔اللہ حافظ..."

باہر دیکھتے ہوئے بھی فرح کی توجہ ستارہ کی گفتگو پر تھی۔اس نے موبائل بستر پر پھینک کر فرح کو دیکھا۔

"تم نے سعد سے بات کیوں نہیں کی...؟"وہ پوچھ رہی تھی۔فرح نے پلٹ کر دیکھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کی تو ہے۔"

"خاک کی ہے...سلام دعا۔بس حال چال۔بے چارے نے اتنی دور سے کال کی تھی اور تم بھی ناں۔"فرح کھڑکی سے ہٹ کر دوبارہ ستارہ کے پاس آبیٹھی۔

"آپ سب کو پتا ہے میں اپنے بھائیوں کے علاوہ دیگر لڑکوں حتیٰ کہ کزنز تک سے بھی برائے نام گفتگو کرتی ہوں چاہے وہ ماموں زاد ہوں یا خالہ زاد...آپ لوگوں کی تو بات ہی اور ہے۔کبھی کبھار سعد بھائی کی کال سمعان بھائی کے پاس آئے تو وہ بات کروادیتے ہیں۔تب بھی میں اتنی ہی گفتگو کرتی ہوں۔"اس نے رسان سے جواب دیا تو ستارہ مسکرادی۔

"چلو جانے دو..." ستارہ نے دوبارہ موبائل اٹھا لیا۔

"میرا آج رات یہیں ٹھہرنے کا پروگرام ہے۔قادر سے کہہ چکی ہوں۔دونوں مل کر خوب باتیں کریں گی۔"وہ موبائل سے اپنی تصویر بنا رہی تھی۔ساتھ ساتھ زبان بھی چل رہی تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تمہاری تصویر بناؤں؟" ستارہ نے کیمرے میں اس کو فوکس کیا تو فرح جھینپی۔

"اچھی نہیں آئے گی۔" اس نے عذر تراشا۔

"فکر مت کرو...میرے موبائل کیمرے کا رزلٹ بہت اچھا ہے۔" ستارہ نے تصویر بنالی تو فرح نے دیکھا تصویر واقعی بہت اچھی آئی ہے۔انتہائی کلیئر و شفاف۔"

"زبردست..."وہ سراہے بغیر نہ رہ سکی۔

"سفید یونیفارم میں عموماً تصویر کلیئر نہیں آتی لیکن واقعی آپ کے کیمرے کا رزلٹ بہت اچھا ہے۔"ستارہ نے اس کے ہاتھ سے موبائل لے کر چند بٹن اور دبائے تھے۔فرح صرف اس کی تیزی سے چلتی انگلیاں دیکھتی رہی پھر یکدم وہ مسکرانے لگی تو فرح جو ستارہ کو بغور دیکھ رہی تھی حیران ہوگئی۔

"کیا ہوا...؟" اس نے پوچھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کچھ نہیں... سیکرٹ ہے... کبھی موقع ملا تو بتاؤں گی۔چلو باہر چلتے ہیں،ہادی بھابی کو دیکھتے ہیں کیا کر رہی ہیں..."موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔فرح کو ستارہ کی پراسرار مسکراہٹ کچھ عجیب سی محسوس ہوئی پھر سر جھٹک کر وہ بھی اس کے ساتھ باہر نکل آئی۔

☆...☆...☆

یہاں لاہور میں موسم کیا بدلا سارا شیڈول بدلتا چلا گیا۔نومبر کے مہینے کا آخر چل رہا تھا۔سردی میں آہستہ آہستہ اضافہ ہوتا چلا جا رہا تھا۔نویرہ کی روٹین بھی اسی طرح بدلتی جا رہی تھی۔سردیوں کے لیے لحاف نکالنا ان کے گھرانے کی مخصوص تیاریاں تھیں۔نئے سرے سے سارے گھر کی ترتیب بدلی جاتی۔ اس سارے عمل میں وہ اور بھابی گھن چکر بن کر رہ گئی تھیں۔اللہ اللہ کرکے ان کا کام ختم ہوا تو نویرہ نے سلائی مشین پکڑ لی۔بھابی اور وہ سردیوں کی شاپنگ کرکے لائی تھیں۔نبیل بھائی کے ملبوسات ریڈی میڈ ہی تھے۔ایک دو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سوٹ سلوانے والے تھے جو انہوں نے اپنے درزی کو دے دیے تھے۔البتہ باقی سب کے کپڑوں،کی سلائی کی ذمہ داری نویرہ کے ذمے تھی۔سب کے دو دو سوٹ تھے۔سب سے پہلے اس نے اماں کے کپڑے سیے۔ایک دن میں ہی کام ختم ہو گیا۔اگلے دن اس نے بھابی کے کپڑوں کی کٹنگ کی، اپنے اور گڑیا کے کپڑوں کے لیے اسے کچھ میٹریل خریدنا تھا۔اس نے بھابی کو کہا تو انہوں نے اسے رمشا کو فون کرکے بلوا کر ساتھ جانے کو کہا۔

"پتا نہیں وہ فارغ بھی ہوگی کہ نہیں..."

"تم فون کرکے دیکھ لو...ہو سکتا ہے فارغ ہی ہو...گڑیا کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ورنہ میں خود ہی چلتی۔" گڑیا کو آج کچھ بخار تھا۔نویرہ نے فون کیا تو رمشا نے ہی ریسیو کیا۔سلام دعا کے فوراً بعد وہ مطلب پر آگئی۔

رمشا مجھے بازار جانا ہے۔گڑیا کی طبیعت ٹھیک نہیں، بھابی نہیں جا رہیں تم اگر فارغ ہو تو رضا کے ساتھ چلی آؤ۔دونوں مل کر چلتی ہیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"فارغ تو میں ہوں لیکن رضا...اچھا آپ ایسا کریں میں رضا کو بتاتی ہوں کہ آپ کی کال ہے اسے کہیے گا تب ہی میں آسکوں گی۔"

"ٹھیک ہے بلاؤ اسے میں خود بات کر لیتی ہوں۔"نویرہ نے کہا تو وہ ہولڈ کرنے کا کہہ کر چلی گئی۔

پانچ منٹ بعد رضا لائن پر آگیا۔سلام دعا کے بعد جب نویرہ نے اسے رمشا کو ساتھ لانے کا کہا تو اس نے ایک دم انکار کر دیا۔

"آئی ایم سوری... میں نہیں آسکتا مجھے نواز بھائی کے پاس ان کی اکیڈمی جانا ہے۔"

صاف کہو...تم رمشا کی وجہ سے انکار کر رہے ہو۔" رمشا سے اس کی بیزاری سارا خاندان ہی جانتا تھا۔یوں ایک دم رضا کے انکار کر دینے سے اس نے بھی کہہ دیا۔

"نہیں انکار تو نہیں ہے۔یہ تو آپ رمشا سے بھی پوچھ لیں "نواز بھائی کی اکیڈمی جانے" کی سزا ابو کے ذریعے اس کی نافذ کردہ ہے۔ذرا بھی تاخیر ہو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جائے تو نواز بھائی فوراً ابو کو رپورٹ کر دیتے ہیں اور آپ اچھی طرح جانتی ہیں۔میں ابو کو کبھی شکایت کا موقع نہیں دینا چاہتا۔"اس کا لہجہ اگرچہ تلخ تھا مگر سچا تھا۔نویرہ چپ ہوگئی۔

"ٹھیک ہے تم پانچ منٹ نکال کے اکیڈمی جاتے ہوئے رمشا کو ہمارے ہاں چھوڑ بھی تو سکتے ہو۔ہم دونوں بآسانی جاسکتی ہیں۔پلیز اچھے بھائی ہونا انکار نہیں کرنا۔میرا آج بازار جانابہت ضروری ہے ورنہ پھر کتنے دن لگ جائیں گے۔"

"اچھا میں دیکھتا ہوں۔" نہ چاہتے ہوئے بھی وہ مان گیا۔وہ نویرہ کو انکار نہیں کر سکتا تھا یہ تو وہ بھی جانتی تھی۔ٹھیک پندرہ منٹ بعد گیٹ پر رضا کی بائیک کا ہارن سنائی دینے لگا۔اماں گیٹ کھولنے گئیں۔رضا باہر سے چلا گیا البتہ رمشا ساتھ ضرور تھی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تھینک گاڈ تم آئی ورنہ تو رضا سے کچھ بعید نہ تھا۔" رمشا سے ہاتھ ملاتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی۔رمشا نے بغور دیکھا۔اس دن رضا سے جھڑپ کے بعد اس کا دل نویرہ سے مزید اچاٹ ہو گیا تھا مگر۔

"ایسا بھی کیا ہے اس میں جو مجھ میں نہیں ہے۔" وہ بغور جائزہ لے رہی تھی۔رضا کے لیے اسے پانچ منٹ برداشت کرنا ناممکن تھا۔کہاں وہ نویرہ کے کہنے پر اسے چھوڑنے چلا آیا تھا۔وہ تو شکر تھا کہ وہ باہر سے چلا گیا ورنہ وہ ضرور کچھ الٹا سیدھا بولتی۔رضا کی توجہ ایک منٹ بھی نویرہ کی طرف مبذول ہو اسے برداشت کرنا مشکل ہو جاتا۔نویرہ چادر اچھی طرح اپنے گرد لپیٹے، بیگ کندھے پر ڈالے تیار تھی۔

"کچھ کھاؤ پیو گی...؟"بھابی نے پوچھا تو رمشا نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"آؤ پھر چلتے ہیں۔تین بج رہے ہیں بازار میں بھی کچھ وقت لگے گا۔شام سے پہلے گھر بھی آنا ہے۔" نویرہ نے شاپنگ بیگ تھام لیا جس میں سوٹوں کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کترنیں اور کٹنگ پیس تھے جن پر چھپائی بھی کروانی تھی اور کچھ میچنگ کا میٹریل بھی خریدنا تھا۔

بازار پہنچ کر پہلے نویرہ نے کپڑوں پر چھپائی کروائی پھر متعلقہ میٹریل لیا جن میں نلکیاں، لیسیں، دھاگے وغیرہ شامل تھے۔اس کے بعد اس نے چند اور ضروری میچنگ کی چیزیں لیں۔ان سب میں انہیں دو گھنٹے لگ گئے۔

"مجھے اپنے کالج کی جرسی اور شال خریدنی ہے۔ساتھ میں گھریلوں استعمال کے ایک دو سوٹ لینے ہیں۔مارکیٹ کے اندر چلتے ہیں۔وہاں اچھی ورائٹی ملتی ہے۔"رمشا کی بات پر وہ دونوں مارکیٹ کے اندر آگئی تھیں۔

اس نے اپنی خریداری کی۔ایک جرسی کے بجائے دو جرسیاں لیں۔شال کے علاوہ جوتے اور گھریلو سوٹ اور دیگر کاسمیٹکس کی روز مرہ کی اشیا لی تھیں۔

"یہاں سے کیا لینا ہے؟" نویرہ کا خیال تھا کہ وہ سب کچھ خرید چکی ہے لیکن اسے جینٹس کی دکان میں داخل ہوتے دیکھ کر وہ رک گئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آپ آئیں نا مجھے رضا کے لیے کچھ چیزیں لینی ہیں۔پھوپو نے پیسے دیے تھے کہ لے آنا۔"اس نے رضا کے لیے تین شرٹس اور جینز لیں۔اس کے علاوہ کفلنکس اور دو ٹائیوں کے ساتھ ٹائی پن بھی۔

وہاں ان کو کافی وقت لگا۔رمشا کو کوئی بھی چیز پسند نہیں آرہی تھی۔اپنی شاپنگ اس نے منٹوں میں کی تھی لیکن رضا کے لیے ہر چیز وہ دیکھ بھال کر لے رہی تھی۔اس کے ہر انداز میں رضا کے لیے بے پناہ محبت جھلک رہی تھی۔نویرہ دل ہی دل میں متاثر ہوئی۔

سارا کچھ پیک کروا کر وہ دونوں وہاں سے نکل آئیں۔رضا کے لیے رمشا نے ہر چیز اپنی پسند سے لی تھی۔بعض چیزوں کے لیے نویرہ نے مشورہ بھی دیا تو پسند آنے کے باوجود رمشا نے وہ چیزیں نہیں لی تھیں۔یہ بات نویرہ نے بھی محسوس کی تھی مگر اس نے ٹوکا نہیں تھا کہ ان معاملات میں بعض لڑکیاں حد سے زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اور رمشا کی رضا سے نسبت اور محبت سارا خاندان جانتا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بہت لکی ہے رضا جسے تم جیسی محبت کرنے والی لڑکی مل رہی ہے۔"ٹیکسی کی تلاش میں ادھر اُدھر دیکھتے نویرہ نے کہا۔رمشا کے ہونٹوں پر ایک زہریلی مسکراہٹ آٹھہری۔تلخی سے نویرہ کو دیکھا اور پھر سختی سے ہونٹوں کو بھینچ گئی مبادا کچھ تلخ نہ کہہ دے۔

"کاش یہ حقیقت رضا بھی جان لے۔وہ سراب کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔کاش میں اسے بتاسکتی۔"رمشا نے اپنے لب بھینچ لیے تھے۔نویرہ نے بخوبی محسوس کیاکہ اسے کچھ عجیب سا محسوس ہوا تھا لیکن...

"رضا ابھی کم عمر اور جذباتی سا لڑکا ہے۔وقت کے ساتھ ساتھ اس میں ٹھہراؤ آجائے گا۔تم اس کے متعلق ٹینشن نہ لیا کرو۔بہت سے لڑکے شروع میں اس طرح رشتہ طے ہو جانے پر شاکی ہوتے ہیں مگر پھر رفتہ رفتہ حقیقت کو قبول کر لیتے ہیں۔وہ بھی کر لے گا..."

رمشا کے چہرے کی تلخی اور لب بھینچ لینے سے نویرہ یہی سمجھی کہ وہ ہرٹ ہوئی ہے اسی لیے اسے سمجھانے لگی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"ایک بات طے ہے نویرہ آپی! میرے اور رضا کے درمیان جس نے بھی آنے کی کوشش کی ناں تو میں اس کے ساتھ بہت برا کروں گی۔میں کسی چیز پر صبر کر لینے والی لڑکی نہیں ہوں جو چیز میری ہے، وہ بس میری ہے۔میں کسی دوسرے وجود کی مداخلت گوارا نہیں کروں گی۔رضا جن خیالوں میں زندگی گزار رہا ہے اور جن آسمانوں پر اڑ رہا ہے اسے کہہ دیجیے گا اس سراب سے نکل آئے ورنہ منہ کے بل گرے گا۔" اس کی آواز رندھ گئی۔نویرہ نے ایک گہری سانس لی۔اسے رمشا پر ترس بھی آیا اور پیار بھی۔تاہم اس نے کچھ بھی کہنے سے اجتناب کیا کہ اس کی مزید حوصلہ شکنی نہ ہو۔

سڑک پر کوئی سواری نہیں مل رہی تھی۔مغرب کی اذان وہیں کھڑے کھڑے ہوگئی۔آہستہ آہستہ اندھیرا پھیلنے لگا تو نویرہ پریشان ہوگئی۔

"اف...اتنی دیر ہوگئی...نماز بھی قضا ہوگئی ہے...اب نجانے کب سواری ملے گی"۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"یہاں سے تو شاید ممکن نہیں ہے۔چلیں مین روڈ پر چلتے ہیں شاید کوئی سواری مل جائے۔"رمشا کی بات پر اس نے سر ہلایا۔تھوڑا تھوڑا کرکے بھی ان کے پاس کتنا سامان ہو گیا تھا۔ابھی وہ دونوں مین روڈ پر پہنچی ہی تھیں کہ ایک گاڑی ان کے سامنے آکر رکی۔

"تم دونوں یہاں اس وقت...؟"کھڑکی کے شیشے سے جھانکتے چہرے کو دیکھ کر دونوں ایک لمحے کو پزل ہوئیں پھر سنبھل بھی گئیں۔یہاں شارق زمان کو دیکھ کر دونوں ہی حیران تھیں۔

"آپ..."وائٹ چادر میں نویرہ کا کچھ چہرہ چھپا ہوا تھا جب کہ رمشا کا چہرہ نمایاں نظر آرہا تھا۔شاید اسی لیے شارق زمان کے لیے انہیں پہچاننا آسان ہو گیا۔ورنہ وہ اکیلی ہوتی تو وہ انہیں کبھی نہ پہچانتا۔

"ہوں...یہاں کیوں کھڑی ہو، تم دونوں؟"

"ہم شاپنگ کے لیے آئی تھیں۔سواری نہیں مل رہی تھی۔اسی لیے یہاں آگئے کہ شاید کوئی سواری مل جائے۔" نویرہ خاموش رہی۔رمشا نے ہی بتایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"اکیلی آئی تھیں؟"وہ پوچھ رہا تھا رمشا نے سر ہلایا۔"آؤ بیٹھو...میں ڈراپ کردوں گا..."شارق نے رخ موڑ کر پچھلا دروازہ کھول دیا۔ساتھ ہی فرنٹ ڈور بھی۔

"تم آگے بیٹھ جاؤ میں پیچھے بیٹھ جاتی ہوں۔" نویرہ نے رمشا کے ہاتھ سے سامان لے کر پچھلی سیٹ پر رکھ دیا اور خود بھی بیٹھ گئی۔رمشا بھی اس کے ساتھ بیٹھنے لگی تو اس نے کہا۔شارق زمان کا جو امیج خاندان بھر میں بنا ہوا تھا اسی بنا پر رمشا اس سے اچھا خاصا خوف کھاتی تھی لیکن اب ناچار اسے فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا ہی پڑا۔

سارا راستہ خاموشی میں گزرا۔شارق نے گاڑی نویرہ کے گھر کے سامنے روکی تو رمشا فوراً باہر نکلی۔

"آپ اندر نہیں آئیں گے؟"اسے باہر گاڑی کھڑی کرتے دیکھ کر نویرہ نے پوچھا۔وہ اس سے مخاطب ہونا نہیں چاہتی تھی مگر رواداری بھی کسی چیز کا نام ہے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آتا ہوں، تم دونوں چلو میں یہ سامان لے آتا ہوں..."اسے سامان سمیٹتے دیکھ کر شارق نے کہا تو وہ خاموشی سے رمشا کے ساتھ اندر چلی آئی۔شارق جب سامان لے کر اندر آیا تو نویرہ دوپٹہ اوڑھ کر لاؤنج میں بیٹھی پانی پی رہی تھی۔

"السلام علیکم..."لاؤنج میں سبھی تھے۔نبیل بھائی، اماں اور بھابی وغیرہ۔شارق نے سب کو مشترکہ سلام کیا۔اماں سے پیار اور نبیل سے مصافحہ کرکے اس نے سارے شاپرز ٹیبل پر ڈھیر کر دیے۔

"یہ،تم دونوں کو کہاں مل گیا؟"نبیل بھائی نے حیران ہوتے ہوئے نویرہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"ہم واپس آرہے تھے۔سواری نہیں مل رہی تھی تبھی مین روڈ پر یہ مل گئے۔"بھابی رمشا کو پانی کا گلاس تھما کر اماں کے پاس جا بیٹھیں۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"میں تو آفس سے سیدھا گھر کی طرف جا رہا تھا تو رمشا پر نظر پڑگئی۔بغور دیکھا تو پتا چلا کہ نویرہ بھی ہے۔گاڑی روک کر پوچھا تو معلوم ہوا سواری نہیں مل رہی۔"

شارق نبیل سے باتوں میں مصروف ہو چکا تھا۔وہ کچن میں چلی آئی۔جلدی سے اس نے شارق کے لیے ایک گلاس اورنج شیک بنایا۔ٹرے میں گلاس رکھ کر وہ ابھی کچن سے نکلی نہیں تھی کہ پیچھے ہی رمشا چلی آئی۔

"کیا کر رہی ہیں...رمشا کو وہاں مردوں میں بیٹھنا اچھا نہیں لگا تھا تبھی ادھر آگئی۔

"کچھ نہیں۔تم ایسا کرو شارق بھائی کو یہ دے آؤ۔پیاس لگی ہوگی اتنی دیر میں، میں ٹیبل پر کھانا لگاتی ہوں کھانے کا وقت ہو رہا ہے۔بھابی نے تقریباً سبھی کچھ تیار کر رکھا ہے۔تم اب کھانا کھا کر ہی جانا۔انکل تو لیٹ ہی آئیں گے تمہیں لینے۔میں فون کر دیتی ہوں۔"رمشا چلی گئی تو اس نے جلدی سے برتن نکالے بھابی چلی آئیں تو دونوں نے مل کر ٹیبل لگائی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"بھابی فی الحال میرا کچھ بھی کھانے کا موڈ نہیں ہو رہا...میں کمرے میں جا رہی ہو۔

"رمشا کو اچھی طرح کھلایئے گا۔" پچھلی دفعہ جب شارق ان کے ہاتھ آیا تھا تو اس کی آنکھوں کی عجیب سی کیفیت نے نویرہ کو اپنی جگہ بہت کانشس کر دیا تھا۔اسے شارق کی آنکھوں کے زاویے جب بھی یاد آتے تھے اس کے اندر ناگواری کی کیفیت سی سرائیت کر جاتی تھی اور اب بھی اس کا دل ٹیبل پر سب کی موجودگی میں کھانے کو نہیں چا رہا تھا۔نجانے کیوں نویرہ کے دل میں شارق زمان کی جانب سے ایک گرہ سی پڑگئی تھی۔کمرے میں آکر وقت دیکھا عشا کی اذانیں ہو چکی تھیں۔وضو کرکے اس نے جائے نماز بچھائی۔ مغرب کی قضا اور عشا کی دونوں نمازیں ادا کرکے وہ دعا مانگ رہی تھی جب رمشا چلی آئی۔

"میں شارق بھائی کے ساتھ گھر جا رہی ہوں۔گھر فون کیا تھا رضا تو لینے نہیں آئے گا۔انکل کو اب اتنی رات گئے کیا تکلیف دوں۔میں نے کہہ دیا کہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں کسی کے ساتھ خود ہی آجاؤں گی۔اب شارق بھائی جا رہے ہیں تو میں نے کہہ دیا، مجھے چھوڑ دیں۔آپ کو سلام کرنے آئی تھی۔"

"تم اکیلی شارق بھائی کے ساتھ جاؤ گی؟"

"تو اور کیا ظاہر ہے اکیلی ہی جاؤں گی۔"

"نہیں، میرا مطلب ہے تمہیں اکیلے نہیں جانا چاہیے۔تم نبیل بھائی کے ساتھ چلی جانا میں انہیں کہہ دیتی ہوں۔تم شارق بھائی کے ساتھ مت جانا۔" اس کا انداز قطعی تھا۔اس کی یہ بات سن کر رمشا حیران ہوگئی۔

"مگر...میں تو انہیں کہہ چکی ہوں۔"

"منع کردو...تم ان کے ساتھ نہیں جاؤ گی...بس میں نے کہہ دیا ہے؟"

رمشا، نویرہ کے اس انداز پر مزید حیران ہوگئی۔

"لیکن کیوں؟" رمشا کو نویرہ کے یوں حق جتانے پر تھوڑی حیرت ہوئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"مجھے ان پر قطعی اعتماد نہیں ہے۔مجھے ان کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے عجیب سا خوف آتا ہے۔میں نے ایک بات شدت سے نوٹ کی ہے وہ کوئی بھی ہو میں یا تم ان کی نگاہیں اندر تک جھانک رہی ہوتی ہیں۔ان کی آنکھوں میں عجیب سی کیفیت ہوتی ہے۔شاید ہوس یا شاید حقارت۔کچھ ہوتا ضرور ہے۔آئی ڈونٹ نو۔" وہ خود کینفیوز ہوگئی تھی۔رمشا خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔وہ زیادہ شارق سے نہیں ملی تھی لیکن اس کے متعلق جو بھی سنا تھا وہ بھی...

"محسوس تو کچھ ایسا میں نے بھی کیا لیکن میرا تو ان سے سامنا بھی بہت کم ہوتا ہے۔مجھے نہیں لگتا کہ کچھ غلط حرکت کریں گے۔ہم ان کی رشتے دار ہیں۔تھوڑا بہت تو لحاظ ہوگا انہیں۔"

"ضروری نہیں ہے کہ ہم تجربہ کرنے بیٹھیں۔اگر عورت کی چھٹی حس اسے مرد کے معاملے میں کسی "خطرے کا سائرن" دے تو اس "سائرن" کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔تم احتیاط کرنا میں ان کی سگی تایا زاد ہوں جب کہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔سمجھ رہی ہونا میری بات۔"وہ اسے سمجھا رہا تھی۔رمشا نے سر اثبات میں ہلایا۔

نویرہ سے رضا کے معاملے میں لاکھ بغض و نفرت سہی مگر اس وقت اس کے بھلے کو ہی کہہ رہی تھی فوراً مان گئی۔

"چلو آؤ، وہ انتظار کر رہے ہوں گے۔تم انکار کر دینا...گھبرانا نہیں۔"وہ دونوں کمرے سے نکل آئیں۔شارق واقعی انتظار کر رہا تھا۔

"آئی ایم سوری شارق بھائی مجھے ابھی نویرہ آپی سے کچھ کام سیکھنا ہے میں نبیل بھائی کے ساتھ چلی جاؤں گی...آپ کا شکریہ..."وہ آرام سے کہہ رہی تھی۔شارق کو کچھ عجیب سا محسوس ہوا۔شاید حقارت...یا شاید تذلیل کا احساس۔پہلے کہہ کر یوں اب انکار کر دینا۔وہ کھٹک گیا۔اس نے پہلے رمشا اور پھر نویرہ کو دیکھا۔اس کی آنکھوں میں بھی ایک سرد سی کیفیت تھی۔گاڑی کی ڈم لائٹ میں وہ ٹھیک سے نہیں دیکھ پایا۔یہاں آکر وہ اس کے سامنے زیادہ دیر ٹھہری بھی نہیں تھی کہ وہ اسے بغور دیکھتا لیکن اب نویرہ کے ہر انداز

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں ایک ٹھہراؤ تھا لیکن اس کی آنکھوں میں شارق زمان کو اپنے لیے ایک حقارت بھری ملامت محسوس ہوئی تھی۔وہ ایک دم نگاہیں پھیر گیا۔

"اوکے میں چلتا ہوں..." وہ دوبارہ رمشا یا نویرہ کی طرف دیکھے بغیر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا چلا گیا۔نویرہ نے سر جھٹکا اور خاموشی سے اپنی شاپنگ چیک کرنے لگی۔جو ابھی بھی ٹیبل پر پڑی ہوئی تھی۔رمشا اس کے پاس ہی بیٹھ گئی۔

"میں سو رہی تھی اور اماں اپنے کمرے میں نماز پڑھ رہی تھیں۔پتا نہیں وہ کس وقت معصب کو لے کر چلی گئی ہمیں بالکل نہیں پتا چلا۔"

"ناممکن' وہ کیسے چلی گئی؟ وہ مکھی بن کر کہیں نکل گئی اور آپ لوگوں کو پتا تک نہ چلا۔میرے ساتھ یہ ڈرامے بازیاں نہ کریں۔میں آپ کے جھوٹ پر کبھی یقین نہیں کرنے والا۔آپ لوگوں نے خود اسے کہیں غائب کیا ہے اوراب یہ خط دِکھا کر مجھے اُلو بنا رہے ہیں لائیں اسے کہیں سے بھی ابھی اور اسی وقت۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

شارق کا تو اس انکشاف نے برا حال کر دیا تھا۔

”تمہارا کیا خیال ہے ہم جھوٹ بول رہے ہیں۔بکواس کر رہے ہیں اماں صدمے سے اس حال میں ہیں۔پریشانی سے ہمارا بُرا حال ہے اور تم کہہ رہے ہو ہم مذاق کر رہے ہیں۔ہم نے خود غائب کیا ہے اسے؟“ شارق کی باتوں نے نبیل کو بھی آئوٹ آف کنڑول کیا تھا۔

”ہمارا دماغ خراب ہے کہ اپنی عزت خود اپنے ہاتھوں رولتے پھریں۔وہ صرف تمہاری وجہ سے گئی ہے۔تمہاری وجہ سے۔“ نبیل نے شارق کو صاف سنایا تھا۔

نبیلہ‘ نبیل کے تیوروں سے خوف زدہ ہوئے دونوں کے درمیان آگئی تھی۔

”پلیز شارق بھائی‘ خدا کی قسم یقین کریں ہم پر‘ ہم جھوٹ نہیں بول رہے ہیں نہیں پتا چلا کہ وہ کب گئی ہے اور کہاں؟ یہ خط آپ کے سامنے ہے یہ نویرہ کی لکھائی ہے۔جتنا قصور وار وہ آپ کو ٹھہرا رہی ہے اتنا ہی نبیل کو

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بھی۔نجانے وہ کہاں گئی ہے۔بجائے اس کے کہ ہم ایک دوسرے کو الزام دیں اسے ڈھونڈیں پلیز۔شام گہری ہو رہی ہے نجانے وہ کہاں گئی ہے۔“

وہ رو دی تھی اور شارق‘ اس نے لب بھینچ لیے تھے۔

”یقین تو نہیں آرہا تھا مگر خالدہ بیگم کی حالت‘ نبیلہ کا رونا اور نبیل کا سب برداشت کرلینا۔ایسی حقیقتیں تھیں کہ صاف بتا رہی تھیں کہ یہ لوگ بھی لا علم تھے۔بے قصور تھے تو پھر وہ کہاں گئی تھی۔اگر سچ تھا تو انتہائی تشویشناک تھا۔

”دیکھ لوں گا میں سب کو۔“ مائوف ہوتے ذہن کے ساتھ دھمکیاں دیتا وہاں سے چلا گیا تھا اور نبیل نے لب بھینچ لیے تھے۔

☆...☆...☆

رات تک قیصرہ آپا کا رویہ طاہرہ کے ساتھ کافی روکھا سا ہوگیا تھا۔انہوں نے چند بار آپا سے بات کرنے کی کوشش کرنا بھی چاہی تو انہوں نے خود کو اتنا مصروف کرلیا کہ وہ چاہنے کے باوجود انہیں مخاطب نہ کرپائیں۔رات خود ہی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کچن کے کاموں میں ان کا ہاتھ بٹانے کو ان کے پاس چلی آئیں تو انہوں نے وہی سوال کر ڈالا جس کی وجہ سے وہ سوچ سوچ کر پریشان ہوچکی تھیں۔

”اگر تمہارے بچوں نے اسی طرح چپ سادھے رکھی تو تمہارے میاں نے آخری فیصلہ کر ڈالا تو کدھر جائو گی تم۔“ بڑی سفّاکی سے سوال کیا تھا طاہرہ نے بڑی خوف زدہ نظروں سے آپا کو دیکھا تھا۔

بڑا سپاٹ سا چہرہ تھا۔

”میں بھلا کدھر جائوں گی آپ کے پاس ہی رہوں گی۔ساری عمر آپ کے پاس ہی آئی ہوں۔سب بہن بھائی اسی بات پر ناراض رہتے تھے کہ آپ کو میں اہمیت دیتی ہوں۔“ انہوں نے سادگی سے کہا تھا۔

”پہلے کی بات اور تھی اب بھلا تم میرے پاس کیوں رہو گی۔بڑے بھائی صاحب ہیں اور بھی بہن بھائی ہیں کسی کے بھی پاس چلی جائو۔“ انہوں نے ایسی بات کہی تھی کہ طاہرہ بیگم ششدر سی دیکھتی رہ گئی تھیں۔

قیصرہ آپا نے ان کے اس انداز پر اپنا ماتھا پیٹ لیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

طاہرہ بیگم ساری عمر گنوا کر بھی ان کا رویہ اور بدلتے تیور نہ سمجھ پائی تھی۔

”آپ کو پتا ہے کبھی کسی نے میرا ساتھ نہیں دیا۔ہر کسی نے الزام مجھے ہی دیا ہے۔اب بھلا وہ لوگ مجھے کیسے قبول کریں گے۔“ وہ روہانسی ہوگئی تھیں۔ ساری عمر اسی بہن کے ہی دماغ سے سوچا اور کیا تھا اب بھلا کیسے کسی اور کے پاس جانے کا سوچتیں۔

”تمہیں اپنے بہنوئی کا تو پتا ہے۔کس دماغ کے انسان ہیں‘ اگر انہوں نے کچھ ایسا ویسا کہہ دیا تو پھر مجھے نہ کہنا۔“ وہ صاف لفظوں میں طاہرہ کو اپنے گھر سے چلے جانے کا کہہ بھی نہیں سکتی تھیں۔وہ اس حالت میں بھی چاہتی تھی کہ طاہرہ خود ہی کچھ سوچ لیں اور ان کے اوپر الزام بھی نہ آئے۔

اگلے دو دن میں طاہرہ بیگم نے صاف محسوس کیا کہ آپا تو ایک طرف ان کے میاں اور تینوں بیٹیوں کا رویہ تک بدل گیا ہے۔دو دن سے انہوں نے صرف ایک بار صبح کے وقت کھانا کھایا تھا کسی نے ان سے کھانے کا پوچھا تھا اور نہ ہی کھانے پر بلایا تھا۔صرف ایک اسجد تھا جس کا رویہ ابھی تک

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

نارمل تھا۔پہلے جیسا ہی تھا۔تیسرے دن بھوک' ٹینشن اور کمزوری کی وجہ سے انہیں بخار ہوگیا تھا۔

ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ وہ ناراض ہو کر آپا کے ہاں آئی تھیں تو ان کی اولاد تو ایک طرف کسی بہن بھائی نے بھی پلٹ کر خبر نہ لی تھی۔لعنت ملامت ہی سہی کوئی نہیں آیا تھا۔وہ اس وقت کمرے میں لیٹی ہوئی تھیں۔

''خالہ جان۔'' اسجد کی آواز پر انہوں نے آنکھیں کھولنا چاہی تھیں مگر پانی کی وجہ سے سارا عکس دھندلا گیا تھا۔

''ارے خالہ جان' کیا ہوا؟ لیٹی کیوں ہیں؟'' وہ ان کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ طاہرہ کا ہاتھ تھاما تو چونکا۔

''ارے خالہ آپ کو تو بڑا تیز بخار ہے۔''

پانی پلکوں کی سرحد پار کرتے رخساروں پر بہنے لگا تو اسجد نے بڑی خاموشی سے انہیں دیکھا تھا۔اس وقت خالہ پر غصہ بھی آیا اور ترس بھی۔یہ بے یارو مددگار عورت ساری عمر اس کی ماں اور باپ کے ہاتھوں کٹھ پتلی بنی رہی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

تھی۔یہ معصوم سی عورت اپنی کم عقلی کے ہاتھوں ساری عمر بہن کے اشاروں پر عمل کرتی' آج سب کچھ گنوا کر بے یارو مدد گار بیٹھی حقیقی اور اعتبار کے رشتوں سے گندھے چہروں سے اٹھتے نقاب دیکھ رہی تھی۔

''اٹھیں خالہ' اب رونے کا بھلا کیا فائدہ' ساری عمر گنوا کر اس عمر میں عقل بھی آجائے تو اس عقل کا بھلا کیا فائدہ۔میں نے جب بھی آپ کو سمجھانا چاہا' امی اور ابو کی اصلیت بتانا چاہی آپ نے ہر بار مجھے ٹوک دیا' اگر تب میری کوئی بات سن لیتیں یا کسی اور کے کہے پر عمل کرلیتیں تو آج اس حال میں نہ ہوتیں۔آپ کی ذرا سی تکلیف پر آپ کے گرد آپ کی ساری اولاد ہوتی۔خالہ جان۔'' خالہ کی حالت نے اسے اتنا غصہ دلایا تھا کہ وہ آتش فشاں کی طرح پھٹ پڑا تھا۔

''میں سب دیکھ رہا ہوں۔سمجھ رہا ہوں' مگر بے بس ہوں صرف آخری بار آپ کو سمجھانے آیا ہوں کہ خدارا ابھی بھی وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ آپ کی اولاد اور احمد فیملی کے دل بڑے وسیع ہیں وہ گزری بات کا حوالہ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کبھی نہیں دیں گے۔ایک دفعہ آپ کو ہمت کرنا ہوگی ہماری امی اور ہمارے ابو آپ کے ساتھ کبھی مخلص نہیں رہے' انہوں نے اپنے اپنے مطلب کے لیے آپ کو صرف استعمال کیا ہے' صرف استعمال۔آپ کی حیثیت اس وقت کھوٹے سکے سے بھی کم ہے۔آپ اب صرف خالی برتن ہیں جو اَب ان کے لیے کسی فائدے کا نہیں رہا۔اس لیے انہوں نے آنکھیں پھیر لی ہیں۔اس سے پہلے کہ وہ آپ کو اپنے گھر سے نکالیں آپ خود ہی کوئی فیصلہ کرلیں۔"

"اسجد! یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ آپا پر تو مجھے اپنی ذات سے بڑھ کر اعتبار تھا۔" اسجد کے اس قدر ترش اور تلخ انداز و الفاظ پر انہوں نے اسے ٹوکا تھا۔

"حیرت ہے آپ کو ابھی بھی یقین نہیں آرہا۔آپ اتنی کم عقل کیوں ہیں خالہ جان۔ماں اور باپ ان لوگوں کی کٹیگری میں آتے ہیں جو رشتوں کو صرف ہوس' خود غرضی اور دولت کے ترازو میں تولتے اور محبت کو صرف اغراض کی عینک سے دیکھتے ہیں۔ہماری امی کے اندر یہ خصوصیات کیسے پیدا ہوئیں مجھے نہیں علم مگر وقت و حالات نے یہ ادراک ضرور دیا کہ انہیں اپنی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ذات اور صلاحیتوں پر حد سے زیادہ گمان ہے۔انہی صلاحیتوں کے بل بوتے پر انہوں نے آپ کے شوہر حضرت خالو صاحب کو اپنی طرف مبذول کرنا چاہا تھا۔ہے تو شرم کی بات مگر کیا کریں آپ کو حقیقت کی تلخ دنیا دکھانے کے لیے یہ سب بتانا بھی ضروری ہے۔مگر وہ عقل مند تھے جو ان کے جال میں نہ آئے۔ان کا پلس پوائنٹ یہ تھا کہ دولت مند تھے اور دولت امی کی کمزوری ہے۔وہ ان سے صرف بد ظن ہی نہ ہوئے تھے' خار بھی کھانے لگے تھے اور یہ بات امی کے لیے نا قابلِ قبول تھی۔کوئی ان کے جال سے بچ نکلے یہ کیسے ممکن ہے انہوں نے ان سے دشمنی کا رشتہ بنا لیا تھا۔صرف ان سے ہی نہیں شائستہ خالہ لوگوں سے بھی مگر افسوس خالو کا انتخاب آپ ٹھہریں اور امی کا انتقام۔"

"اسجد بس کرو... بس۔" انہوں نے اسے روکنا چاہا تھا مگر وہ تمسخر سے ہنستے ایک پل رکا تھا اور پھر شروع ہوگیا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”انہوں نے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت آپ کو سعود انکل کی طرف راغب کیا...“

”اسجد بس کرو۔“ اسجد کے منہ سے یہ سب سن سن کر ان کا صرف سر ہی نہیں جھکا تھا وہ خود بھی اپنی نظروں سے گرنے لگی تھیں۔

”خالہ! مجھے آج بولنے دیں یہ برسوں کا غبار ہے جو میرے اندر اکٹھا ہو چکا ہے اگر آج بھی نہ نکلا تو میں پاگل ہوجائوں گا۔آپ کی طرح میں بھی امی کی صلاحیتوں کے زیرِ اثر رہا تھا اور پھر جب حقیقت کا پردہ ایک ایک کر کے مجھے اصل چہروں سے روشناس کرواتا گیا تو میرے اندر سے رشتوں کا رہا سہا بھرم بھی اٹھ گیا ہے۔میں نے بارہا کوشش کی کہ آپ کو آنے والی تکلیف سے بچالوں مگر افسوس میں ایسا نہ کرپایا۔“ وہ بڑے دکھ سے رکا تھا۔”امی سے برداشت ہی نہیں ہوا تھا کہ ایک دبوسی‘ بے وقوف اور اپنی دنیا میں مگن رہنے والی ان کی بہن ان سے سبقت لے جائے۔انہوں نے آپ کو سعود انکل کی طرف راغب کیا اور پھر شائستہ آنٹی کے دل میں یہ بات بھی ڈال

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

دی۔آپ کے جذبات کو وہ ہَوا دیتی رہیں اور اُدھر شائستہ آنٹی کو جلاتی تھیں۔آپ کی قسمت تھی کہ امی کی ہزار کوششوں اور آپ کی جذباتی حرکتوں کے باوجود سعید انکل سے آپ کی شادی ہوگئی تھی۔آپ نے حالات کو قبول نہیں کیا تھا۔مگر مجبوری نبھاہ رہی تھیں۔ہیں نا۔“

”تمہیں یہ سب کس نے بتایا ہے؟“ اسجد کے سوالیہ انداز پر انہوں نے غصے سے پوچھا تھا۔وہ ہنس دیا۔

”حالات نے‘ خالہ جان! وقت و حالات نے سب بتا دیا کہ کیا سچ ہے اور کیا جھوٹ۔دولت اور خوب سے خوب تر کی جستجو کا لالچ صرف امی کی فطرت کا حصہ نہ تھا۔بد قسمتی سے یہ ہمارے ابو کے خون میں وراثت کے طور پر شامل تھا۔امی کے سسرال یعنی ہمارا ددھیال سعید انکل جیسی ٹھاٹھ باٹ کے مقابلے میں کچھ بھی نہ تھا اور امی ابو کو ہر وقت اس بات کا احساس دلاتی رہتی تھیں‌اور ابو کی لالچی فطرت احساس کمتری کا شکار ہو کر انہیں دولت سمیٹنے کے اسرار و رموز سے آگاہ کرتی تھی۔ان دونوں نے مل

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کر آپ کے ذہن کو ساری عمر جکڑے رکھا۔انہوں نے آپ کو خود سے کبھی سوچنے نہ دیا۔مٹی کا مادھو بنا کر رکھ دیا آپ کو۔آپ انکل کو شادی کے بعد قبول کر لیتیں مگر انہوں نے ایسا نہ ہونے دیا ہر وقت کوئی نہ کوئی ایسی بات چھیڑے رکھتیں کہ آپ کی شائستہ آنٹی سے نفرت انتہا کی حد تک پہنچ گئی۔"

اور یہ سچ تھا۔طاہرہ کو اب بھی یاد تھا سعید احمد ان کے ساتھ کس قدر سچے تھے ان کے خلوص پر وہ خود سے شرمندہ ہوجاتی تھیں اور آپا ہر بار ان کی شرمندگی کو ختم کرنے کے لیے شائستہ کو درمیان میں لا کر نفرت کی وجہ بنا دیتی تھیں۔

"خالہ! وقت نے امی کی سوچ کو شکست دی تھی اور انکل کی محبت جیتی تھی۔آپ کے دل میں گزشتہ جذبات پر ندامت کے ساتھ نئے احساس پیدا ہونے لگے تھے اور امی کی ہزار ہا کوششوں کے باوجود آپ سعید انکل سے ایک مخلص بیوی کا ثبوت دینے لگی تھیں اور امی کو یہ گوارا نہ تھا کہ آپ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ایک خوش باش ٹھاٹھ باٹ والی زندگی گزاریں اور وہ آپ کے ہی ہر ماہ دیے گئے ہزاروں روپے پر زندگی گزاریں۔"

طاہرہ نے حیران ہو کر اسجد کو دیکھا واقعی ہر ماہ بہت چپکے سے سعید احمد ان کے ہاتھ میں جو بھی رکھتے تھے آدھے سے زیادہ آپا کو دے دیتی تھیں۔بھائی صاحب شروع سے ہی فارغ البال تھے۔ساری عمر نہ کوئی کام کیا نہ کوشش کی۔باپ دادا کی جائیداد سے ان کے حصے میں ایک گھر اور کچھ دکانیں آئی تھیں۔جن کا کرایہ ان کی کل آمدنی تھی۔ایسے میں وہ ہر ماہ آپا کے ہاتھ کچھ نہ کچھ ضرور رکھ دیتی تھیں اور آپا ہر بار حق سمجھ کر لیتی تھیں۔بعض اوقات تو وہ خود سے کئی ہزار مانگ لیتی تھیں اور انہوں نے کبھی انکار نہ کیا تھا اور سعید احمد اچھی فطرت کے تھے کہ کبھی دے کر پوچھا نہ تھا کہ وہ روپیہ کہاں خرچ کر رہی ہیں۔

"آپ کی شائستہ آنٹی سے متعلق نفرت ختم ہو رہی تھی۔اس کا مطلب تھا کہ کچھ عرصہ بعد حالات نارمل ہوجانے تھے اور اگر ایسا ہوجاتا تو سب کچھ

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ختم ہوجاتا امی نے ہمیشہ آپ کو اپنے تسلط میں رکھنے کے لیے بہکانا شروع کردیا تھا۔آپ کو دو بیٹوں کی ماں ہونے کے اعزاز میں اس غرور فخر میں مبتلا کر دیا تھا جو فرعون کے دماغ میں سمایا تو وہ فنا ہوگیا تھا اور آپ ان کی ہر بات پر عمل کرتی رہیں۔انہوں نے انکل کے دل میں آپ کے خلاف شک پیدا کروایا۔ان سب حالات کے ساتھ آپ کا اپنا مقصد تھا کیوں ہر بات امی اور ابو کی مانی اپنی عقل استعمال کیوں نہ کی۔کیوں ہماری زندگیوں کو ہمارے لیے طوق بناتی گئیں۔یہ بے حس' بے ضمیر لوگ تھے کچھ ہمارا خیال کرلیا ہوتا۔امی نے کبھی نہ سوچا کہ وہ جو گڑھا کسی کے لیے کھود رہی ہیں کبھی ان کی اپنی اولاد بھی اس میں گر سکتی ہے۔خالہ کچھ تو سوچ لیا ہوتا۔"

"اسجد...!" اسجد کے اس قسم کے رویے پر وہ ششدر سی بیٹھی رہ گئی تھیں۔

"آپ نے اپنا گھر برباد کیا اور امی کے پاس آگئیں۔قصور شائستہ آنٹی کا نہ تھا۔قصور آپ کا اپنا تھا۔چند سال بعد انکل سے اگر آپ کی صلح ہوگئی تو آپ نے وہی روٹین رکھی۔اگر ایمانداری سے اپنا گھر بساتیں تو امی کی کیا مجال تھی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کہ آپ کو بہکائیں؟ آپ نے اس دور میں سب سے بڑی غلطی یہ کی کہ عثمان اور ہادیہ کے معاملے میں امی کی باتوں پر عمل کیا اور انکل کے دل میں آپ کے لیے جو تھوڑا بہت احساس باقی تھا وہ بھی ختم کردیا۔آپ نے خود اپنے ہاتھوں سے پھر شائستہ آنٹی یا ان کی بیٹیوں کو الزام کیوں؟"

وہ سراپا سوال بنا ہوا تھا اور طاہرہ لا جواب ہو کر سرجھکا گئی تھیں۔ان کے سر جھکالینے سے اسجد کو بڑی تکلیف ہوئی تھی۔

"آپ نے اپنے بچوں کو خود سے متنفر کردیا۔پہلے عثمان اور پھر سمعان اور اس کے بعد علی اور فرح آپ نے ایک ایک کر کے اپنی اولاد کو خود اپنے سے دور کیا ہے۔آپ کو پتا ہے فوزیہ آپا نے خفیہ شادی کر رکھی ہے۔"

"کیا؟" انہیں لگا جیسے ان کے ارد گرد بم ہی تو پھٹا ہے۔

"جی ہاں انسان جو بوتا ہے وہی کاٹتا ہے۔جس پیسے سے انسان کی تربیت ہوتی ہے اس روپے کی قیمت انسان کے کردارکو واضح کرتی ہے۔فوزیہ نے شادی کرلی۔رابعہ وہ فلمی دنیا کے خواب دیکھ رہی ہے۔امی کے لیے یہ دونوں باتیں

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

عام سی حقیقت رکھتی ہیں اور ابو' انہیں پیسہ چاہیے۔چاہے وہ فوزیہ کے شوہر کو ہر ماہ بیوی سے ملنے کے لیے ایک معقول رقم کی صورت میں ان کے ہاتھ پر رکھنا پڑے۔پیسہ کہاں سے آتا ہے انہیں اس سے کوئی غرض نہیں بس پیسا ہونا چاہیے۔امی کو سب پتا تھا کہ فوزیہ کیا کرتی ہے۔کس سے ملتی ہے مگر انہوں نے آپ کو اپنے تسلط میں رکھنے کے لیے آپ کو سمعان اور فوزیہ کے معاملے میں الجھائے رکھا اور جب دل چاہا لاکھوں مانگ لیے اور کبھی واپس نہ کیے۔ایسا ہی کھیل وہ میرے اور فرح کے معاملے میں بھی کھیلنا چاہتی تھیں مگر قسمت سے بڑھ کر کوئی بھی زور آور نہیں۔ان کو فرح سے زیادہ فرح کے نام کے شیئر اور دولت' جائیداد اٹریکٹ کرتی تھی۔خالہ کیا آپ نے خود سے کبھی نہ سوچا کہ یہ جو اتنے سارے لوگ ایک طرف ہیں اور امی ایک طرف اس میں سچ کیا ہے؟ کیا آپ کا کبھی دل نہ چاہا کہ ایک بار ہی سہی ان سارے لوگوں کی بات ہی مان کر دیکھ لوں صرف ایک امی ہی تو تھیں۔ اپنا گھر برباد کیا۔اولاد آپ سے اور منتقّر ہے بہن' بھائی اب آپ کو آپ کے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

حالات پر چھوڑ چکے ہیں تو اس عالم میں بھی آپ نے گھر چھوڑ کر چلے آنے کی ایک انتہائی سنگین غلطی کی۔کیوں خالہ؟ کیوں؟"

وہ اتنا بولا تھا کہ آخر میں ایک دم خالہ کے ہاتھ تھام کر سوالیہ نشان بن بیٹھا تھا۔

"آپا غلط نہیں ہوسکتیں۔میر ادل نہیں مانتا۔وہ کبھی میرے ساتھ غلط نہیں کرسکتیں۔" یہ پتا نہیں یقین اور اعتبار کی کون سی منزل تھی۔

اسجد کو لگا اس کا سب کہنا فضول گیا ہے۔

"آپ کو ایسے یقین نہیں آئے گا چلیے میرے ساتھ۔" وہ انہیں اٹھا کر سہارا دے کر باہر لے آیا تھا۔

"کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے؟"

"ابھی سب حقیقت کی طرح واضح ہوجائے گا۔بس آپ ادھر رکیں اس کھڑکی سے اندر کی ساری آواز آئے گی آپ نے دھیان سے سب سننا ہے۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں اندر جا رہا ہوں۔یہ آخری موقع ہے خالہ سنبھلنے کا۔مجھے کیسے علم ہوا یہ وقت نے سکھایا ہے اب وقت آپ کو سکھانے والا ہے حوصلہ رکھیے گا ابھی وقت آپ کے ہاتھ میں ہے مگر یاد رکھیے گا کہ وقت نکل گیا تو پچھتاوہ بھی بے کار رہے گا۔"

وہ انہیں کھڑکی کے پاس کھڑا کر کے اندر چلا گیا تھا۔

"امی آپ کو پتا ہے خالہ کو کتنا تیز بخار ہے؟" یہ اسجد تھا۔

"تو میں کیا کروں؟ مصیبت جان کو ہی آگئی ہے اب تو۔" یہ بے زاریت لیے آواز قیصرہ آپا کی تھی۔طاہرہ کو لگا جیسے چھن سے ان کے اندر کچھ ٹوٹنے کو ہے۔

"تمہیں ہی بڑا شوق ہو رہا تھا خیر سگالی کا میں تو پہلے دن ہی کہہ رہا تھا کہ اسے مت رکھو ابھی فارغ کرو مگر تم نے میری ایک نہ مانی۔" بہنوئی کی آواز پر چھن سے ان کے اندر پھر کچھ ٹوٹ گیا تھا۔

یہ اعتبار تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

برسوں کا یقین تھا۔

جو آج ریزہ ریزہ ہوا تھا۔

"ہاں تو میں بھی کیا کرتی آپ کے سامنے ہی سب کچھ تھا۔منہ سے وہ ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہی تھی پھر مجھے یہ بھی تھا کہ ناراض ہو کر ہی آئی ہے نا کیا پتا تھا سب ختم کر کے آئی ہے۔" طاہرہ کو آپا کی آواز بڑی اجنبی لگی تھی۔

"مجھے تو یہ تھا کہ ابھی بھی لاکھوں' کروڑوں کی مالک ہے۔مرا ہوا ہاتھی بھی سوا لاکھ کا ہوتا ہے مگر کیا پتا تھا کہ بالکل ہاتھ خالی کر کے آئی ہے۔بریف کیس چیک کیا تو سوائے چند جوڑوں کے زیور نام کی ایک چیز بھی نہیں جو پہنتی تھی وہ بھی اتار آئی احمق۔"

"ساری عمر کی وہ احمق اور بے وقوف رہی ہے دبو سی۔اپنی تو عقل اس میں ہے ہی نہیں نام کی بھی' پاگل...!"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میں آپ سے کیا بات کرنے آیا ہوں اور آپ کیا مسئلے لے کر بیٹھ گئے ہیں۔ساری عمر خالہ نے آپ لوگوں کو کھلایا ہی ہے۔یہ عمارت یہ ٹھاٹھ باٹھ سب انہی کی وجہ سے تو ہے ورنہ ابو دکانوں کے کرایہ سے ہم گزار چکے ہوتے زندگی۔“

اسجد نے تلخی سے کہا تھا۔

”تمہیں بڑی اس کی سائیڈ آتی ہے۔چند ہزار کیا کمانے لگے ہوخود کو بڑے افلاطون سمجھنے لگے ہو۔چپ کرکے بیٹھو اور قیصرہ صاف سن لو اب اپنی بہن کو چلتا کرو کہیں بھی رہے ہماری بلا سے‘ ساری عمر ہم نے ٹھیکہ تو نہیں لیا ہوا۔بیٹا کہیں اور بیاہ دیا۔بیٹی کہیں اور دے دی ہمارے ہاتھ کیا آیا وہی خیرات کے ہر ماہ چند نوٹ۔نکالو اس نحوست کو اب گھر سے۔مجھ سے نہیں یہ مفت خوری کروائی جاتی۔“

کیسی سفّاک آواز تھی۔

طاہرہ بیگم کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”کر تو رہی ہوں بھائی صاحب کو بار بار فون‘ کہ آکر اپنی چہیتی کو لے جائیں بڑے درد اٹھتے رہتے تھے ہر وقت سب کے پیٹ میں‘ اب وہ سب ختم کر رہی ہے تو کوئی خیر خبر لینے نہیں آیا۔ورنہ سارا خاندان آگے پیچھے نصیحت ملامت کرنے پہنچ جاتا ہے۔“

یہ وہ آخری الفاظ تھے جو طاہرہ بیگم نے سنے تھے اور پھر ان کو لگا ان کے حواس ان کا ساتھ چھوڑ رہے ہیں۔

پہلے اسجد کی باتیں اور اب یہ انکشاف۔

وہ لہرا کر گری تھیں۔

اور پھر ہر چیز ان کی بصارت سے اوجھل ہوگئی تھی۔

☆...☆...☆

ہوش میں آنے کے بعد انہیں اول تو کچھ سمجھ نہ آئی اور جب انہیں جگہ اور صورت حال کا اندازہ ہوا تو ان کا دل پھر رونے لگا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"خالہ جان!"

"اسجد!" اسجد کو خود پر جھکے دیکھ کر وہ رو دی تھیں۔

"اسجد کیوں کیا آپا نے میرے ساتھ ایسا... میں نے تو کبھی ان کا برا نہ چاہا تھا؟" ان کے آنسو بے اختیار بہنے لگے تھے۔

"خالہ جان پلیز! خود کو سنبھالیں۔آپ کی طبیعت نارمل نہیں ہے۔آپ مسلسل دو گھنٹے بے ہوش رہی ہیں۔اس وقت بھی اسپتال میں ہیں۔"

"اسجد! میرے بچوں کو بلوا دو۔ساری عمر میں نے انہیں کوئی سکھ نہ دیا۔اب زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں۔میں ایک بار تو ان سے معافی مانگ لوں اور سعید احمد..." سعید احمد کے تصور سے ہی ان کا پورا وجود کانپ اٹھا تھا۔

"خالہ جان پلیز! آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔آپ کا بلڈپریشر شوٹ کر چکا ہے۔بمشکل ہوش آیا ہے آپ کو۔پلیز کچھ نہ سوچیں۔میں سب کو اطلاع کروں گا۔آپ پہلے خود ٹھیک ہوجائیں۔"

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کرنے کمرے میں چلی آئی۔

وہ بے دھیانی میں ڈریسنگ روم میں چلی آئی۔مگر وہاں سمعان کو الماری میں سر دیئے کھڑے دیکھ کر جھجکی۔سمعان شاید چینج کرنے آیا تھا۔شرٹ اتاری ہوئی تھی،زرش رُک گئی کہ کیا کرے واپس پلٹ جائے یا آگے بڑھ کر الماری سے اپنا بیگ نکال لے۔سمعان اس پر ایک اچٹتی نگاہ ڈال کر پھر الماری سے اپنی شرٹ ڈھونڈنے لگا، سمعان کے انداز پر زرش کا دل ایک دم رکا۔

اتنا لاتعلق انداز... اس کے دل کو کچھ ہوا۔اس نے آگے بڑھ کر دوسرا پٹ کھول کر اپنا بیگ نکالا تو اونچی ہیل اور ساڑھی کی وجہ سے سمعان کے سامنے وہ کافی زیادہ پزل ہوگئی۔بیگ نکال کر پلٹی تھی کہ اونچی ہیل پر توازن نہ رکھ پائی اور اس سے پہلے کہ وہ گرتی اس نے قریب کھڑے سمعان کا کندھا تھاما۔بیگ اس کے ہاتھ سے چھوٹ گیا۔

"کیا بدتمیزی ہے یہ؟" سمعان کے غصے پر وہ ششدر رہ گئی۔سمعان نے جھٹکے سے اس کا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹایا۔وہ الماری سے جا ٹکرائی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

آنکھیں ایک دم دھند سے اٹی تھیں مگر وہ خود کو سنبھال گئی۔

"میں آتو گئی ہوں اب کیوں ناراض ہیں؟" اس نے بے حد بے چارگی سے کہا۔

"تم اپنی غرض کے لیے آئی ہو، میرے لیے نہیں۔میں نے تم پر پہلے ہی واضح کردیا تھا کہ تمہارے آنے جانے سے مجھے کوئی غرض نہیں ہوگی۔" سمعان کے لب و لہجے نے اس کے اوپر بُری طرح اثر کیا۔

"اب تو میں آگئی ہوں۔سب کچھ بھلا کر، ساری رنجشیں ختم کرکے۔آپ اتنے سنگ دل تو نہ تھے میرے ساتھ ایسا سلوک کیوں کررہے ہیں؟" اگلے ہی پل وہ رودی۔

"تم اسی قابل ہو۔" وہ سمعان کے لب و لہجے پر بے یقینی سے دیکھتی رہ گئی۔پھر تیزی سے وہاں سے نکل کر بیڈ روم میں آگئی۔

"وہ کیوں آگئی تھی۔" جذباتیت نے اس پر بڑی بُری طرح حملہ کیا۔وہ سب بھلا کر صرف سمعان کے لیے آئی تھی اور سمعان...

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

پھوٹ پھوٹ کر روتے اس نے ہاتھوں کے گجرے نوچ کر پھینک دیئے۔اسے زیور سے وحشت ہونے لگی۔بستر پر گر کر سارا زیور نوچ کر بستر پر پھینکا۔

"تم اسی قابل ہو۔" یہ الفاظ اس کے ذہن و دل پر ہتھوڑے کی مانند برس رہے تھے۔تکیے پر سر رکھے وہ شدت سے روتی رہی۔

سمعان چینج کرکے روم میں آیا تو پائوں تلے گجرے آگئے۔لب بھینچ کر ایک تلخ نگاہ پھوٹ پھوٹ کر روتے وجود اور ارد گرد بکھرے زیور پر ڈالی۔وہ سر جھٹک کر باہر نکل گیا تو زرش کو لگا کہ اس کے وجود میں موت در آئی ہے۔ خوب رو کر دل کا غبار نکال کر منہ ہاتھ دھوکر چینج کرکے وہ کمرے سے باہر آئی تو ماما پاپا واپسی کے ارادے سے کھڑے تھے۔سمعان بھی وہیں تھا۔

"ماما! آپ ٹھہریں میں بھی ساتھ چل رہی ہوں۔" سب نے چونک کر خاص طور پر طاہرہ بیگم نے بغور اس کے روئے چہرے کو دیکھا۔

"کیوں بیٹا؟" وہ ایک دم خوف زدہ ہوئی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”میں صبح پھر آجائوں گی۔“ انہیں مختصراً کہہ کر وہ کمرے میں آکر اپنا بیگ لے کر ماما پاپا کے ساتھ چلی آئی۔

شائستہ بیگم نے اس کی چپ نوٹ کی تھی مگر ٹوکا نہیں۔اب وہ چاہتی تھیں کہ وہ اپنا فیصلہ خود کرے۔اگر آگئی ہے تو اگلے مرحلے کے بارے میں بھی سوچے۔

☆...☆...☆

خوب صورت پھولوں سے سجے کمرے میں دلہن بنی بیٹھی وہ خاصی گھبراہٹ کا شکار تھی۔کچھ دیر پہلے سبھی گھر والے اس کے گرد جمع تھے مگر اس وقت وہ تنہا تھی۔دھڑکتے دل کے ساتھ وہ آنے والی گھڑیوں کا انتظار کررہی تھی۔ کچھ دیر بعد دروازے پر کھٹکا ہوا تو وہ اندر تک گھبرا اٹھی۔

سعد جمال نے اندر آکر ایک بھر پور نگاہ اپنے لیے پورے اہتمام سے سجی فرح پر ڈالی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

”السّلام علیکم! بڑے شرمسار لہجے میں کہتے وہ اس کے قریب بیٹھا تو فرح کو اپنا دل ہتھیلیوں میں دھڑکتا محسوس ہوا۔

اس نے سر ہلا کر سلام کا جواب دیا۔

”بہت پیاری لگ رہی ہو۔میرے تصور سے بھی بڑھ کر۔“ بڑی محبت سے اس کا ہاتھ تھام کر بغور دیکھا تو وہ نگاہ نہ اٹھاسکی۔”خوش ہو؟“ فرح نے صرف سر ہلایا تھا۔وہ مسکرادیا۔اپنی جیب سے مخملیں ڈبیا نکال کر اس نے ایک خوب صورت زنجیر نکالی۔

”اجازت ہے...“ اس نے پوچھا تھا۔

اور پھر اس نے وہ زنجیر اس کی گردن میں سجادی۔

”میں اپنے ربّ کا جتنا بھی شکر ادا کروں وہ کم ہے۔یقین راستہ ہو تو منزل خود قدم چومتی ہے۔زرش سے تم تک کا سفر دشوار اور کٹھن ضرور تھا۔اگر تمہارا سونپا یقین شاملِ احوال نہ ہوتا تو شاید میں ہمت ہار جاتا۔تم میرے لیے ربّ کا ایک عظیم تحفہ ہو۔کچھ بولوگی نہیں؟“ وہ نگاہ اٹھا کر اپنی طرف

وارفتگی و جذبات کی شدت سے متوجہ وجود کو صرف ایک پل دیکھ پائی تھی۔

"چلو نہ بولو... آج رات مجھے بولنے دو۔بلکہ سُنو پھر ساری عمر تمہاری ہی سُننی ہے۔" فرح کا حیا اور شرم سے گلنار چہرہ دیکھ کر وہ ہنس دیا۔

☆...☆...☆

وہ سارا دن ماما کے ہی رہی۔ولیمے کی تقریب میں وہ ادھر سے ہی شامل ہونا چاہتی تھی اور ساری تقریب میں وہ نویرہ کے ساتھ ہی بیٹھی رہی۔نویرہ اور شارق صرف دو تین گھنٹے کے لیے تھے۔گھر میں اماں تنہا تھیں یہ دو دن بھی وہ صرف زرش کی ضد میں رُکے تھے۔آج بھی ولیمے میں شامل ہونے کا مقصد یہی تھا کہ زرش کو خدا حافظ کہہ کر واپس چلیں جائیں۔

فرح بہت خوش تھی اسے خوش دیکھ کر زرش نے اس کی خوشیوں کے لیے ڈھیروں دعائیں مانگیں۔

نویرہ، شارق اسے خدا حافظ کہہ کر باقی سب سے مل کر گاڑی میں آبیٹھے تھے۔سعود احمد کا ڈرائیور ان کو ائرپورٹ تک چھوڑنے جارہا تھا۔

"کافی اچھے لوگ ہیں۔ملنسار اور مخلص۔" شارق نے تبصرہ کیا۔

"ہوں..." نویرہ نے مختصرا کہا۔

ڈرائیور ائرپورٹ پر چھوڑ کر چلا گیا تھا۔چند گھنٹوں بعد وہ لاہور میں تھے۔گھر آکر اماں سے مل کر کچھ باتیں کرنے کے بعد وہ کمرے میں چلی آئی۔شارق چینج کرکے بستر پر دراز تھا اسے آتے دیکھ کر اٹھ بیٹھا۔اپنے آپ کو سمجھنے اور اپنی غلطیوں کی معافی مانگنے کے بعد اس نے نویرہ کو بالکل اسی روپ میں دیکھا تھا۔جس کی اسے آرزو تھی مگر اس کے باوجود اک خلش سی تھی کہ نویرہ کے دل میں نجانے اس کا مقام کیا تھا۔وہ ابھی تک نہ جان پایا تھا۔

"کہاں چلی ہو؟" الماری سے کپڑے نکال کر وہ پلٹی تو شارق بستر سے اتر کر سامنے آگیا۔

"چینج کرنے۔" حیران ہوکر شارق کو دیکھا۔

”ابھی رہنے دو... اچھی لگ رہی ہو... کچھ دیر تو دیکھنے دو۔“ شارق اس کا بازو پکڑ کر بستر پر لے آیا۔دوسری طرف معصّب سورہا تھا۔کندھوں پر دبائو ڈال کر بستر پر بٹھادیا۔

”تم نے سنبھلنے اور سب بھول جانے کے لیے کچھ وقت مانگا تھا۔میں انتظار کرتے کرتے تھکنے لگا ہوں۔نجانے کب تم عام معافی کا اعلان سنائو گی۔“ اس کے لہجے میں بڑا محبت بھرا شکوہ تھا۔

نویرہ کا دل دھڑ دھڑ کرنے لگا۔

شارق نے اس کے کان میں جھولتے آویزے کو انگلی سے چُھوا تو وہ پزل سی ہوگئی۔

”مجھے ابھی عشاء کی نماز پڑھنی ہے۔“ شارق زمان کی دست و نگاہ کی شوخیوں کو روکنے کا اسے یہی طریقہ سمجھ میں آیا۔

”شوہر کو نظر انداز کرنے والی عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی۔یاد رکھو...“

نویرہ ہنس دی۔

”تو شوہر کو خود ہی چاہیے کہ بیوی کو تنگ نہ کرے۔“ اس نے شارق کی گرفت سے بازو نکالنا چاہا تھا مگر گرفت بلا کی مضبوط تھی۔

”تم میری شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہو۔“ انداز دھمکانے والا تھا مگر وہ بھی نویرہ تھی۔

”میں نے تو کبھی جائز فائدہ نہیں اٹھایا، آپ ناجائز کی بات کرتے ہیں۔“ اس نے اس غلط بیانی پر گھورا۔

”ہاں تو کون منع کرتا ہے، میں تو خود منتظر ہوں کہ تم فائدہ اٹھائو۔“

”مجھے زیادہ چڑھائیں نا۔میں نے فائدہ اٹھایا تو سر پر ہاتھ رکھ کر آپ کو ہی رونا پڑے گا۔“ اس نے چڑانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی۔”میں نماز پڑھ کر آتی ہوں پھر بات کریں گے سب جائز اور ناجائز کی۔“

شارق زمان کی آنکھوں سے مچلتے جذبوں سے گھبرا کر اس نے فوراً بات بدلی۔

”اچھا ایک شرط پر...“

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"کیا...؟"

"تم ابھی یہ لباس نہیں بدلو گی۔بہت پیاری لگ رہی ہو تم ان کپڑوں میں۔ یوں سمجھو غضب ڈھارہی ہو۔"

نویرہ ایک دم سرخ ہوئی۔دل کی دھڑکن کا اور ہی عالم تھا۔

"بولو منظور ہے؟"

"اچھا..." اسے ناچار ماننا ہی پڑا۔

"جائو... کیا یاد کرو گی مگر وعدہ خلافی کی تو یاد رکھنا بہت بُرا کروں گا میں۔"

نویرہ گلنار چہرہ لیے اپنی دھڑکنوں کو سنبھالتی فوراً اُٹھ گئی۔

☆...☆...☆

ولیمے کی تقریب بخیریت و عافیت انجام پزیر ہوئی۔واپسی پر فرح اور سعد رسم کے طور پر ان کے ساتھ آئے۔طاہرہ بیگم نے اسے سختی سے منع کردیا تھا کہ وہ اب شائستہ کے ساتھ نہیں جائے گی بلکہ ان لوگوں کو بھی ضروری کام

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کہہ کر اپنے ساتھ ادھر ہی بلوالیا۔تھکن سے بُراحال ہورہا تھا اس نے آتے ہی کپڑے بدلے۔کچن میں آئی تو بھابی اسے یوں صاف چہرہ لیے دیکھ کر چونکی۔

"تم نے کپڑے کیوں بدلے؟ کچھ دیر تو رک جاتیں۔"

"الجھن ہورہی تھی ساتھ میں تھکن بھی۔" انہوں نے چائے بنوالی تھی ٹرے تیار کرکے اسے تھمادی۔

"سب کو دے دو۔میں یہ لے آتی ہوں۔" انہوں نے دوسری ٹرے تیار کرتے ہوئے کہا تو وہ باہر نکل آئی۔لاونج میں سبھی براجمان تھے باتیں زورو شور سے جاری تھیں۔وہ ٹرے ٹیبل پر رکھ کر وہاں سے نکل آئی۔کچھ دیر اس کا فرح کے ساتھ باتیں کرنے کا ارادہ تھا۔وہ فرح کو لیے اس کے کمرے میں آگئی۔جب کہ سعد لائونج میں ہی تھا۔تھوڑی دیر میں بھابی اور تائی بیگم بھی چلی آئی۔

"میں نے اپنی نفرت میں ہمیشہ غلط ہی سوچا اور سمجھا۔جب تک نفرت کی پٹی آنکھوں پر بندھی رہی میں یہی سمجھتی رہی کہ تم نے سمعان کو مجھ سے چھین

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

لیا ہے۔تم سمعان کے ساتھ آباد ہوچکی ہو مگر نفرت کی پٹی آنکھوں سے اُتری تو سارے منظر صاف اور واضح دکھائی دینے لگے۔بچے دکھی اور رنجیدہ ہوں تو ماں کیسے سکھی رہ سکتی ہے؟ اللہ تمہیں ہمیشہ شادو آباد رکھے۔سمعان کو صحت و سلامتی دے۔سمعان میری ضد پر تمہیں لینے گیا تھا، واپس آکر اس نے صرف یہی کہا تھا کہ تم نہیں آئوگی اور تمہیں اس گھر سے کوئی لینے گیا تو وہ یہ گھر چھوڑ دے گا۔میں چپ ہوگئی۔تم آگئی ہو۔بڑے ظرف والی ہو مگر تمہیں اور سمعان کو اس طرح دیکھ کر دل کو بڑی تکلیف ہورہی ہے۔تم ہماری بچی ہو۔جانتی ہو۔کب سے سمعان کے ساتھ ہو کم از کم نوشی کی طرح کوئی خوش خبری تو ضرور ہوتی نا۔" پاس بیٹھ کر وہ جس طرح بات کررہی تھیں۔شرم و حیا سے زرش کا سر جھکتا چلا گیا۔

"شائستہ کو بھی میں نے اسی لیے روک لیا ہے۔سمعان کو وقتی غصہ ہے۔سب سمجھارہے ہیں، پریشان نہیں ہونا۔زوباریہ! بہن کو تیار کرکے باہر لے آئو۔اپنی نفرت کے ہاتھوں بڑے حسین اور انمول پل ضائع کیے ہیں۔آج میں زرش

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

کو دلہن بنا دیکھنا چاہوں گی۔ساری غلطیوں کا ازالہ کروں گی۔" وہ محبت سے کہہ کر بہت پیار سے اس کی پیشانی چوم کر باہر نکل گئی تھیں اور زرش ہکا بکا رہ گئی۔

"چلو جی دلہن صاحبہ! جلدی سے اٹھ کر یہ کپڑے چینج کرلیں، خصوصی لباس ہے آج رات کے لیے۔زیادہ وقت نہیں ہے ہمارے پاس۔" بھابی اس کے انداز پر ہنس رہی تھیں۔

"مگر بھابی...!"

"فرح! اسے واش روم میں دھکیلو۔یہ فٹافٹ کپڑے بدل کر آئے۔اگر مگر بعد میں کرلینا۔"

ناچار اسے بھابی اور فرح کے سامنے ہار ماننا پڑی۔

بڑا خوب صورت کڑھائی والا سوٹ تھا۔بھابی نے جلدی سے تیار کیا اور زیور اس کا سارا کمرے میں تھا جو فرح نے لادیا تھا۔فرح نے بڑی محبت سے اس کے ماتھے پر بندیا سجائی' ایک ایک زیور پہنایا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"پلیز یہ رہنے دو..." اسے بہت حیا آرہی تھی۔اتنے عرصے بعد اب دوبارہ سے یہ سب ہنگامہ... اسے بڑا عجیب لگ رہا تھا۔

فرح نے اپنے ہاتھوں میں سجے گجرے اُتار کر اسے پہنادیئے۔

"ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہو۔سمعان کی آج خیر نہیں۔" بھابی کی چھیڑ چھاڑ پر اسے اپنا دل کنٹرول کرنا مشکل لگ رہا تھا۔

"میں امی کو بلا کر لاتی ہوں۔" فرح محبت سے اس کی پیشانی چوم کر باہر نکل گئی۔زرش کو اپنے ہاتھ پائوں ٹھنڈے ہوتے محسوس ہوئے۔

طاہرہ بیگم کے ہمراہ شائستہ بیگم بھی تھیں۔ماما کو دیکھ کر اس کا سر جھکتا چلا گیا۔ٹوٹ کر حیا آئی۔وہ لوگ اسے لائونج میں لے آئیں، سمعان کے ساتھ بٹھانے پر وہ گھبرا گئی۔اتنے لوگوں کے سامنے اور اوپر سے سمعان کی قربت۔ سمعان اتنا سخت ناراض تھا۔نجانے کیا رد عمل ہوگا۔وہ اندر ہی اندر خوف زدہ ہورہی تھی۔علی تصویریں لینے لگا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"تمہاری تائی بیگم کو تمہیں دلہن کے روپ میں دیکھنے کا بڑا ارمان ہورہا تھا۔ چلو ان کی خواہش بھی پوری ہوئی۔خوش رہو ... آباد رہو۔" تایا ابو اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر محبت سے پیار دے کر کہہ رہے تھے۔

"میں تو سارے ارمان پورے کروں گی اب۔" انہوں نے مخملی کیس سے نہایت قیمتی کنگن نکال کر اس کے ہاتھ میں پہنادیئے۔"تمہاری رونمائی کا تحفہ ہے۔زوباریہ کو بھی دیا تھا۔یہ تمہارا حصہ ہے۔دینے میں دیر ہوگئی۔" کنگن پہنا کر بازو کے حصار میں لے کر ساتھ لگادیا۔پھر پیشانی چوم لی۔سعود احمد اور شائستہ دونوں بڑے مطمئن سے تھے۔

"ما شاء اللہ... اپنی کم فہمی کے ہاتھوں بڑا نقصان اٹھایا۔خدا تم دونوں کو سدا سلامت رکھے۔" وہ آبدیدہ ہوگئی۔مگر اگلے ہی پل خود کو سنبھال بھی لیا کہ اعتماد اور خوشی کے پل بڑی مشکل سے خوش قسمتی سے ملتے ہیں۔

سمعان سارا وقت خاموش رہا۔اس کے سیل پر کال آنے لگی تو وہ معذرت کرتا اٹھ کر چلا گیا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"زوباریہ! بہن کو کمرے میں چھوڑ آئو۔"

پانچ منٹ بعد طاہرہ بیگم کے کہنے پر بھابی نے فوراً اس کا ہاتھ تھاما۔

"ارے تمہیں کیا ہورہا ہے۔اتنی سرد ہورہی ہو۔" بھابی ہنس دی تھیں۔

"بھابی! سمعان بہت سخت ناراض ہیں، دیکھیے گا۔وہ اس سارے واقعے پر بھی بہت خفا ہوں گے۔" وہ روہانسی ہورہی تھی۔

"کچھ نہیں ہوگا،ہمت کرو... ایک غلطی کرچکی ہو۔اب سلیقے سے سنبھالو۔ہم تمہاری مدد یہاں تک ہی کرسکتے تھے۔وہ تمہارا شوہر ہے۔شدید محبت کرتا ہے تم سے۔اب اسے کیسے منانا ہے، یہ تم پر منحصر ہے۔پریشان نہیں ہوتے۔" کمرے کی طرف آتے وہ مسلسل ہمت بندھا رہی تھیں۔

وہ کمرے میں داخل ہوئیں تو سمعان احمد کو فون پر مصروف پایا۔ان دونوں کو دیکھ کر سمعان نے کال ڈراپ کی۔

"لو بھئی! سنبھالو اپنی دلہن کو..." بھابی کا انداز بڑا شرارتی ہواتھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

سمعان احمد نے بڑی سنجیدگی سے بھابی اور سجی سنوری زرش کی طرف دیکھا۔

"اس سارے ڈرامے کا مقصد؟" لب و لہجے میں کوئی رعایت نہ تھی، زرش کا دل ڈوب کر اُبھرا۔

"سمعان! صبح کا بھولا شام کو گھر آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔بلکہ خوش دلی سے اور بڑے ظرف سے دل میں جگہ دیتے ہیں۔"

"زرش اِدھر بیٹھو..." انہوں نے گھبرائی پریشان زرش کو بستر پر بٹھادیا اور پلٹ کر سمعان کو دیکھا۔

"جو بھی گلے شکوے ہیں ختم کرو اور کھلے دل سے مسکرا کر نئی خوشیوں کو آگے بڑھ کر خوش آمدید کہو۔اس کے ساتھ جو بھی ہوا اس کے بعد اس نے جو بھی کیا وہ ردعمل تھا۔ہاں ایک غلطی کرچکی ہے یہ، مگر تمہیں بھی اس بات کو اَنا کا مسئلہ نہیں بنانا چاہیے۔یہ لوٹ آئی ہے، اس گھر میں ہے۔ تمہارے حوالے سے ہے تو تمہارا بھی فرض بنتا ہے کہ تم اسے اہمیت دو۔ ورنہ ہم بدھو نہیں جو معاملہ سمجھیں! کوئی زیادتی کی تو تمہاری کھنچائی کرنے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

میں زرش کا ساتھ دیں گے کہ وہ آخری وقت میں لوٹ تو آئی نا..." سمعان نے صرف سنجیدگی سے انہیں دیکھا اور وہ مسکرا کر کمرے سے نکل گئی۔

سمعان نے زرش کو دیکھا ، خوب صورت لباس اور جیولری کے ہمراہ اس روپ میں بہت دلکش لگ رہی تھی۔سمعان ڈریسنگ روم میں چلا گیا اور کچھ دیر بعد چینج کرکے لوٹا تو انداز کچھ پُر سوچ تھا۔

"غصہ تو مجھے تم پر بہت ہے اتنا زیادہ کہ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ میں تمہیں لینے گیا۔ایک اس مان اور یقین کے ساتھ کہ اگر واقعی تمہارے نزدیک میری کوئی حیثیت یا اہمیت ہوئی تو تم میرے ساتھ ضرور آئو گی۔مگر تمہارے انکار نے بہت تکلیف دی۔اتنی تکلیف کہ مجھے اپنے جذبات بس سے باہر ہوتے محسوس ہوئے۔بہت بُرا کیا تم نے میرے ساتھ۔" واپس کمرے میں آکر سمعان احمد نے کہا بھی تو لبوں سے شکوہ برآمد ہوا تھا اور زرش کو اپنا وجود ندامت سے جھکتا محسوس ہوا۔وہ اتنے اچھے انسان کا دل دکھانے کا سبب بنی تھی محض اپنی ضد اور جھوٹی اَنا کے سبب۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"آئی ایم سوری..." بستر سے اُٹھ کر وہ سمعان احمد کے سامنے کھڑی ہوئی۔ دونوں ہاتھ ندامت سے جوڑتے وہ سخت پشیمان اور شرمندہ لگ رہی تھی۔

"رئیلی سوری!" خوب صورت لباس و زیور سے سجی سنوری وہ اپنی ساری ضد اور اَنا کو فراموش کیے کھڑی تھی۔اپنی غلطیوں کو قبول کرنے اور سمعان احمد کی ناراضگی ختم کرنے کا اس سے بہتر اور کوئی طریقہ سمجھ میں نہ آیا۔

سمعان احمد نے ایک گہرا سانس فضا میں خارج کرتے اس کے دونوں ہاتھ تھام لیے۔نرم و گداز ہاتھوں کا لمس بڑا دلفریب سا تھا۔مہندی سے سجے ہاتھ بڑے پربہار لگ رہے تھے۔دل میں لاکھ غصہ تھا۔بے پناہ بدظن سہی مگر اس طرح معافی مانگنے کا کبھی تصور بھی نہ کیا تھا۔

"آپ مجھے لاکھ بُرا بھلا کہہ لیں۔غصہ کرلیں مگر ناراض نہ ہوں۔آپ کا یہ انداز مجھے مار ڈالے گا۔" اگلے ہی پل وہ سسک اٹھی اور سمعان کے ہاتھوں پر سر رکھ کر رو دی۔بھیگے لہجے میں یہ کیسا دلنشیں اقرار ہوا تھا۔سمعان احمد کو لگا دل میں موجود ساری کثافت دھل گئی ہے۔گویا برسوں کا انتظار ختم ہوا تھا۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

بس ایک پل لگا تھا حقیقتاً غصہ ختم تھا۔جس قدر ناراضگی تھی، پل میں دل صاف ہوگیا۔

"میں غلط تھی، اس معاملے میں... مگر خدا گواہ ہے آپ کو تکلیف دینا مقصد نہ تھا اور جب آپ ناراض ہوکر آئے تو مجھے اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا۔اگر احساس نہ ہوتا تو میں بھلا کیوں آتی؟" وہ شدت سے روئی۔سمعان کے اندر اس کے شدت سے رونے سے بڑی ہلچل سی ہوئی۔بڑا انوکھا سا احساس جاگا تھا۔

"زرش... زری...!" سمعان احمد نے اسے مضبوط بازو کے حصار میں سمیٹ لیا۔

"ارے... بس کرو... ناراض تو میں تھا۔ناز نخرے تو تمہیں میرے اٹھانے چاہیں تھے۔مگر دیکھ لو تمہیں چپ میں کروا رہا ہوں۔" سمعان نے بڑے دھیمے ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے اس کے تمام دُرخوش آپ اپنے پوروں سے

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

چُن لیے اور زرش وہ تو رونا دھونا بھول کر ساکت و صامت سی کھڑی رہ گئی۔ایسی محبت... ایسی وارفتگی...

سمعان احمد کی دلگیری اسے گنگ کرگئی۔کیا وہ واقعی اس قدر خوش قسمت تھی۔

"دل تو چاہ رہا تھا کہ تمہیں اتنا ضرور ستائوں کہ کم از کم تم آئندہ کبھی تم اپنی ضد پر اڑنے سے پہلے ہزار بار تو ضرور سوچو۔مگر دیکھ لو تمہارے معاملے میں اللہ نے کتنا گداز و مہربان دل دیا ہے۔اُدھر تمہاری آنکھ سے آنسو نکلا نہیں اِدھر میں ساری ناراضگی بھولا نہیں۔" سمعان احمد کے والہانہ پن لیے انداز، بہ شدتوں و بے قراریوں سے گھبرا کر اس نے ایک دم سمعان احمد کے حصار کو توڑتے پیچھے ہٹنا چاہا تھا مگر گرفت میں بلا کی سختی تھی۔

"اوں... ہوں... اب نہیں... بہت صبر کرلیا میں نے اور بہت ستالیا تم نے مجھے۔بڑا امتحان لیا تم نے میری محبت، میرے خوابوں کا۔آج میری محبت کی فتح کا دن ہے۔پہلی بار باضابطہ طور پر تم اس گھر میں ہو۔میری والدہ اور اپنی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

ساس صاحبہ کے راضی نامے سے اور بہت سے لوگوں کی موجودگی میں خود چل کر میرے کمرے میں آئی ہو۔کبھی یہی تمہاری ڈیمانڈ تھیں جو آج تکمیل پاگئی ہیں۔مجھے

روکنا فضول ہے۔" بے پناہ والہانہ پن سمیٹے، محبت وشدت کا مظاہرہ کرتے سمعان نے اپنے ارادوں کا اظہار کیا تھا اور زرش سر سے پائوں تک لرز کر رہ گئی۔

"سمعان... پلیز..." وہ لرز کر پیچھے ہٹی اور سمعان کھل کر ہنسا۔اس کے لبوں سے اپنا نام سُن کر دل میں جلترنگ سے بجے تھے۔گویا اطراف میں ساز گونج اٹھے ہوں۔

"میں نے تمہیں ایک بار کہا تھا کہ تم اگر میری محبت کی انتہاء دیکھو تو اپنے ہونے پر فخر کرو گی۔یہ تو اک جھلک ہے۔ابھی تو پوری فلم باقی ہے، اپنی محبتوں کی۔اپنے سچے کھرے جذبوں کی بار آوری کی۔" نہایت شرارت سے کہتے اس کی طرف پیش قدمی کی۔

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

"جذبے سچے ہوں اور مستقل مزاجی فطرت کا حصہ ہو تو منزل کا حصول قطعی مشکل نہیں رہتا۔یہ میری محبتوں کی جیت ہے پھر مانتی ہو نا۔" وہ اس طرح کھڑی تھی کہ رُخ آئینے کی طرف تھا، سمعان احمد نے آگے جھک کر پوچھا۔

"سنا تھا کہ اگر محبت ہو اور شدتیں حد سے بڑھ جائیں تو بعض اوقات ان کو زوال آنے لگتاہے مگر میرا یقین ہے کہ اگر انسان توازن کی راہ پر قائم رہے تو اک دن ضرور محبتوں کی جیت ہوتی ہے۔" زرش نے صرف ایک پل کو نگاہ اٹھا کر آئینے میں دکھائی دیتے سمعان احمد کے بھر پور عکس کو دیکھا۔

جگر جگر کرتی آنکھیں اور محبت سے گندھا لہجہ۔اس نے گھبرا کر پلکوں کی چلمن گرالی۔سمعان نے ہنس کر اس کا رُخ اپنی طرف کرلیا۔

"کچھ نہیں کہوگی۔آج کے لیے، کوئی لفظ، کوئی جگنو، کوئی اشعار؟" سمعان چھیڑ رہا تھا اور زرش کوئی جائے فرار نہ پاتے سمعان احمد کے کشادہ سینے میں منہ چھپا گئی اور یہ واقعی سمعان احمد کے سچے جذبوں اور والہانہ محبتوں کی

مزید اردو کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں:
www.pakistanipoint.com

جیت تھی کہ آج سب حالات سازگار تھے۔یوں کہ وہ سر اٹھا کر پوری دنیا کے سامنے فخر سے جی سکتی تھی۔محبت اعتدال کے ترازو میں ہی برقرار رہنی ہے ورنہ زندگی بے توازن ہوجائے تو جذبوں کا یہ بے توازن پن ساری زندگی کی خوشیوں کو کھاجاتا ہے اور جذباتیت عمر بھر کا خسارہ جھولی میں ڈال دیتی ہے اگر توازن کا دامن ایک بار ہاتھ سے چھوٹ جائے تو...

ختم شد